ترجمانِ اسلام لاہور

سہ روزہ — جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

زیر سرپرستی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

رجسٹرڈ نمبر ایل — چیف ایڈیٹر غلام غوث ہزاروی — مسئول: عبدالواحد — معاون: عبدالقادر قاسمی — مینیجنگ ایڈیٹر قاضی خدا بخش

ٹیلیفون نمبر — بدل اشتراک: سالانہ ۶ روپیے، ششماہی ۳ روپیہ ۸ آنے — قیمت فی پرچہ: دو آنے

جلد ۱ — ۸، ۱۲، ۱۷ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۳، ۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء موافق ۱۸، ۲۲ اسوج ۲۰۱۴ سمہ بکرمی — شمارہ ۳۰-۲۸

متفرق خبریں

پاکستان کی خارجہ پالیسی

پشاور صدر مملکت میجر جنرل اسکندر مرزا نے ایک جرگہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ افغانستان اور دوسرے مسلم ملکوں سے خوشگوار تعلقات کا قیام پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد ہے انہوں نے کہا پاکستان تمام مسلم ممالک سے خوشگوار دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے مگر خدا معلوم مصر شام۔ الجزائر یمن اور عمان کس جرم کی سزا بھگت رہے ہیں

نیشنل زنانہ ہسپتال یا فحاشی کا اڈہ

لاہور۔ قلعہ گوجر سنگھ پولیس نے نیشنل زنانہ ہسپتال نزد چوک بوہڑ والا میوروڈ پر چھاپہ مار کر سولہ اشخاص کو بد چلنی کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ ملزمان میں بری فوج کے دو لفٹیننٹ پاکستان فضائی فوج کا ایک ملازم نو بدمعاش عورتیں اور چار تانگے والے جوان عورتوں کے ایجنٹ بھی شامل ہیں ایک شب رات پولیس نے ان عورتوں اور مردوں کو رنگ رلیاں

شاہ اردن کا اعلان

عمان :۔ اردن کے شاہ حسین نے اردنی پارلیمنٹ کی افتتاح کے موقعہ پر پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہم ان لوگوں کو دوست بنانا چاہتے ہیں جو ہمیں اپنا دوست بنانا چاہتے ہیں اور تخریبی عناصر کے خلاف ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

روس میں نیا ایوان دہریت

وی آنا۔ نئے روسی سرکاری خبریں بتایا گیا ہے۔ کہ نئے ایوان دہریت کی رسم افتتاح گذشتہ اتوار کو دونی آنا شہر کے ثقافتی محل میں انجام پذیر ہوئی تھی۔

اس قسم کے الحاد اور بے دینی کے ادارے عرصہ دراز سے سارے روس میں قائم ہیں۔ ان میں سے۔ اکثر مسجدوں اور گرجاؤں میں قائم کئے گئے ہیں۔

ایک یونٹ اور انتخابات

مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ سردار رشید نے اخبار نویسوں کے ایک سوال کا جواب دیتے کہا کہ ری پبلکن پارٹی ایک یونٹ توڑنے کا وعدہ کر چکی ہے اور قومی اسمبلی میں جب بھی یہ تجویز پیش ہوئی ہماری پارٹی اس کی حمایت کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے انتخابی کمیشن کے اس اعلان کا کہ عام انتخابات آئندہ سال نومبر کے پہلے ہفتہ ہوں گے خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ہماری خواہش

شاخیں مکمل تیاری کی طرف توجہ کریں۔

صدر اسکندر مرزا نے قبائلی کو تلقین کی ہے کہ آئندہ انتخابات میں وہ ایسے نمائندے منتخب کریں۔ جو دل سے ملک کی فلاح چاہتے ہوں۔ اسی طرح پاکستان طاقتور اور قوم خوشحال ہو سکتی ہے۔

تحفظ

مرکزی وزیر مواصلات میاں جعفر شاہ نے کہا کہ میں حکومت کو ریل کے حادثوں کی روک تھام اور مسافروں اور ان کے لواحقین کی حفاظت کے سلسلے میں کچھ تجاویز پیش کر رہا ہوں۔

ان تجاویز میں مسافروں کے لئے لازمی بیمے کی سکیم اور ریلوے کے ان ملازمین کو عبرت ناک سزا دینا شامل ہے جن کی غفلت سے کوئی حادثہ پیش آئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مرکزی کابینہ نے یہ تجاویز منظور کریں تو پھر انہیں قانون کی شکل میں قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔

گمبر سے واپس کراچی پہنچے تو کہا گمبر میں ریل کے حادثے سے بے اندازہ نقصان ہوا ہے۔ سرسری اندازے کے مطابق صرف محکمہ ریلوے کو ۲۵ سے ۳۰ لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ۱۶۳ افراد ہلاک اور ۸۵ زخمی ہوئے ۷۵ زخمیوں کو اوکاڑہ ہسپتال میں اور باقی ماندہ کو منٹگمری ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ انہوں نے ان خبروں سے عدم اتفاق کیا کہ حادثے میں ۱۰۰ سے زائد افراد ہلاک ہوئے

گندم :۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق مغربی پاکستان کے محکمہ خوراک نے اب تک ۲ لاکھ ۸ ہزار ایک سو ٹن سے زیادہ گندم فراہم کی ہے جو مقررہ حد سے ۲۴ ہزار ٹن کم ہے۔ قولوا حطۃ نغفر لکم الآیۃ

تونس کے ایک گاؤں پر فرانسیسی طیاروں کی بمباری

فرانس کے فوجی طیاروں نے تونس کے ایک گاؤں سکیت سیدی یوسف پر بمباری کی جس سے تین افراد زخمی ہوئے۔ بعد میں ایک لڑکی ہلاک ہو گئی۔ اس بمباری کے ساتھ ہی الجزائر کی طرف سے تونس کے علاقہ پر مشین گنوں سے گولیاں چلائی گئیں۔ تونس کے صدر نے آج اعلان کیا ہے۔ کہ ان کی حکومت نے فرانس سے اپنا سفیر واپس بلا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ الجزائر کے قومی محاذ آزادی کے نمائندہ مسٹر شریف جلال نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر سہروردی اور پاکستان کے دوسرے سیاسی رہنماؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ امریکہ سے درخواست کریں کہ فرانس کو اسلحہ فراہم نہ کیا

امریکی پالیسی پر صدر ناصر کا تبصرہ

پانچ سال تک امریکی پالیسی کو آزمانے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جہاں تک عربوں کا تعلق ہے۔ اس کے تین مقصد ہیں ایک تو یہ موجودہ صورت حال ہی کو قائم رکھنے کا فیصلہ کر کے اسرائیل کے لئے مطلع صاف کر دیا جائے دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ عارضی صلح کی موجودہ لائن دائمی سرحد بن جائے اور فلسطین کے عربوں کو تمام حقوق سے محروم کر دیا جائے

دوسرے یہ کہ ایک ایسا دفاعی عہد نامہ مسلط کر دیا جائے جس سے صرف امریکی اغراض پوری ہوں۔

تیسرے یہ کہ عربوں کو مجبور کر دیا جائے۔ کہ تمام بین الاقوامی معاملات میں صرف امریکی پالیسی کی حمایت کریں۔ اور اس طرح عرب ملکوں کو امریکی حلقہ اثر کے اندر لے آیا جائے۔

مشرق وسطیٰ کے دفاع کا منصوبہ جو عرب ملکوں کو ۱۹۵۱ء میں پیش کیا گیا تھا۔ اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے امریکہ کی پہلی کوشش تھی۔ لیکن اس کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ اور اس وقت عرب ممالک کو مشرق وسطیٰ کے دفاع کے لئے امریکی منصوبے کا ذکر بھی گوارا نہ تھا۔ دوسری کوشش بغداد پیکٹ کی شکل میں ہوئی۔ لیکن بغداد پیکٹ کو بھی عرب ملکوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور اب وہ بھی ایک بے حرکت اور بے جان اتحاد بن کر رہ گیا ہے۔

پھر ہتھیاروں کی اجارہ داری حاصل کرنے کی شکل میں۔ ایک اور کوشش کی گئی لیکن عرب قوموں کے اس عزم کے مقابل وہ موثر نہیں ہو سکی۔ کہ وہ اپنے دفاع کے قانونی حق سے دست بردار نہیں ہوں گی

سیلاب کی تباہ کاریاں

ملتان :۔ ضلع ملتان میں دریائے راوی کے سیلاب سے سرکاری اور غیر سرکاری عمارتوں اور فصلوں کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی مالیت کا اندازہ ایک کروڑ ستائیس لاکھ ۳۹ ہزار روپیہ کیا گیا ہے کسی نقصان جان کی اطلاع نہیں۔

دریائے راوی کے سیلاب سے ۲۱۴ دیہات و قصبات کی ۶۵۳ مربع میل اراضی زیرآب آ گئی۔ ایک لاکھ ۷۳ ہزار ایکڑ سے زیادہ زیر کاشت اراضی زیرآب آ گئی۔ جس میں ۴۸ ہزار چھ سو چھتر ایکڑ اراضی کی کھڑی فصلیں بھی شامل ہیں۔ جن کی مالیت ۸۴ لاکھ ۴۰ ہزار چار سو چالیس ہے۔ سیلاب سے ۳۱ ہزار دو سو من غیر سرکاری اناج ضائع ہوا۔ جس کی ۳۱ لاکھ ۵۸ ہزار روپیہ ہے اس کے علاوہ ۳۴ ہزار ۹ سو چالیس من بھوسہ سیلاب میں بہہ گیا جس کی قیمت ۳۱ لاکھ ۶ ہزار روپیہ تھی ضلع بھر میں ۳۸۵ مکانات گرے اور ۱۱ ہزار ایک سو ۳۰ مکانات کو نقصان پہنچا اس نقصان کا اندازہ ۸ لاکھ ۳۳ ہزار روپیہ ہے۔

غازی خدابخش منیجنگ ایڈیٹر

پچیس سالہ جلاوطن انقلابی۔ عبید اللہ سندھی

تیسری منزل : دیوبند اور دہلی میں ۱۳۳۳ھ تک

سندھ کو واپسی :— اڑھائی سال میں دیوبند کی تعلیم سے فارغ ہوئے تو ۲۰ رجادی الثانی ۱۳۰۸ھ کو سیدھے امروٹ شریف پہنچے لیکن دس دن پہلے مرشد وصال فرما چکے تھے۔ جناب کے خلیفہ دوم مولانا تاج محمودؒ کے پاس امروٹ ضلع سکھر میں چلے گئے۔ انہوں نے وہاں شادی کروائی ۱۳۱۵ھ تک سات سال ان کے ظل عاطفت میں اطمینان کے ساتھ مطالعہ کرتے رہے۔ گوٹھ پیر جھنڈا ضلع حیدرآباد میں راشدی طریقے کے پیر صاحب العلم (جھنڈے والے) کے پاس دینی علوم کا بے نظیر کتب خانہ تھا۔ آپ کی تکمیل مطالعہ میں اس کتب خانہ کے فیض کا بہت بڑا دخل ہے۔

آپ کی علمی تحقیقات کا مرکز :—

فقہ وحدیث کی تحقیق و تطبیق میں اور ایسا ہی قرآن عظیم کی تفسیر میں حضرت مولانا محمد قاسم دیوبندی سے شروع کر کے امام ولی اللہ دہلوی تک سلسلۂ علماء آپ کا رہبر بنا اور آپ نے انہیں امام بنا لیا۔ آپ کو علمی اور سیاسی ترقی میں اس سلسلے سے باہر جانے کی ضرورت پیش نہ آئی اس سے آپ کی تمام کوششیں ایک اصول پر منتظم ہوگئیں۔ آپ نے دہلی میں قبلہ نما کا مطالعہ کیا اس کے معارف آپ کی روح سے پیوست ہو گئے حدیث کی تحقیق میں حجۃ اللہ کا تعارف ہو چکا تھا اس کے مطالعہ سے اطمینان نصیب ہو گیا۔ آپ نے علماء کی ایک جماعت کو حجۃ اللہ پڑھائی اور خود کافی عرصہ بعد حضرت شیخ الہندؒ سے پڑھی

طریقہ قادریہ :—

اس عرصہ میں طریقہ قادریہ اور نقشبندیہ مجددیہ کے اشغال واذکار آپ اپنی طاقت کے مطابق حضرت سید العارفین کے خلیفہ اعظم مولانا ابوالسراج دین پوری سے سیکھتے رہے علاوہ ازیں اگر آپ کی کوئی دنیاوی ضرورت امروٹ میں پوری نہ ہوتی تو دین پور سے ہو گئی۔

آپ کا سیاسی میلان :—

سات سال کے مطالعہ کے دوران میں مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ کی آپ نے سوانح عمری دیکھی دیوبند کی طالب علمی نے بہت واقعات اور حکایات سے آشنا کر دیا تھا۔ اتفاقاً کتاب "سوانح احمدیہ" مل گئی۔ اس میں اول تو تحریک کے مسلسل واقعات اور آخر میں خطوط کا حصہ ہے جو مولانا اسمٰعیل شہیدؒ نے لکھے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے اس تحریک کا اصول اور طریق کار کو آپ سمجھ گئے چنانچہ آپ نے سیاسی طور پر اس تحریک سے اپنے آپ کو وابستہ کر لیا اور اسی طریق پر کام کرنا شروع کر دیا پنجاب کے لاہور کے بجائے ہندوستان کے دہلی شہر کو مرکز بنایا اور دہلی سے کابل تک اپنا ملک سمجھا۔

دوبارہ دیوبند میں :—

یہ فکر تھا کہ ۱۳۱۵ھ میں پھر دیوبند پہنچے اپنے مطالعہ کے نمونے کے طور پر دو رسالے لکھ کر ساتھ لے گئے ایک علم حدیث میں

تو دوبارہ زبان مبارک سے پڑھانے کی اجازت فرمائی۔ جہاد کے بعض مسائل کے ضمن میں آپ نے اپنی جماعت کا ذکر کیا حضرتؒ نے بہت پسند فرمایا اور چند اصلاحات کا مشورہ دے کر اسے اتحاد اسلام کی ایک کڑی بنا دیا اس کام کو جاری رکھنے کی وصیت فرمائی اس کے بعد آپ کے تمام تعلیمی اور سیاسی مشاغل حضرتؒ سے وابستہ رہے آپ کے نومسلم ہونے کی وجہ سے بھی آپ سے کچھ زیادہ شفقت ومحبت سے پیش آتے لیکن جب اپنے فکر کا تعارف کرایا تو محسوس کیا کہ حضرت کے دل میں آپ کی محبت سوگنا بڑھ گئی ہے چنانچہ اس روز سے اپنی تحریک کا خاص رکن بنا لیا۔

آپ کے جتنے ہم عمر حضرت شیخ الہندؒ سے ملنے والے تھے ان سب میں آپ سے زیادہ سیاسیات میں کوئی قابل اعتماد نہ تھے نیز ولی اللٰہی خاندان کی علمی تحقیقات میں بھی حضرت کے نزدیک کوئی آپ کا ہم مرتبہ نہ تھا۔ ان دو باتوں کے علاوہ دوسری باتوں میں حضرت کے بعض شاگرد آپ سے بڑھے ہوئے تھے۔

مولوی عزیز گل نے آپ کو بتایا کہ جب حضرت مالٹا میں اسیر تھے تو اپنے شاگردوں پر رائے زنی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا "میری جماعت میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ہر فن میں دخل رکھتے ہیں جیسے مولانا کفایت اللہ اور ایسے بھی ہیں جو حکمت وسیاست دونوں میں ماہر ہیں جیسے مولانا عبید اللہ سندھی۔ حکمت سے مراد شاہ ولی اللہؒ کی ہے اور سیاست تو آپ کا بچپن سے مشغلہ تھا چنانچہ جب بین الاقوامی سیاستدانوں کی سیاست سامنے آئی تو آپ نے ان کی اکثر غلطیاں ظاہر کیں۔ جنہیں انہوں نے تسلیم کیا۔ ہندوستانی سیاست میں خاص طور پر آپ کا کوئی ہم پلہ نہ تھا۔

مدرسہ دار الرشاد کی بنیاد :—

کچھ عرصہ بعد آپ حضرت شیخ الہندؒ سے رخصت ہو کر امروٹ سندھ میں واپس آ گئے دو سال تک ایک مطبع جاری رکھا اس کے ذریعے بعض عربی اور سندھی میں نایاب کتابیں طبع ہوئیں ایک ماہوار رسالہ ہدایت الاخوان بھی شائع کرتے رہے ساتھ ہی مدرسہ بنانے کی فکر بھی دامنگیر رہی کیونکہ اس کے بغیر کام ترقی پاتا دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اس کیلئے دوسری جگہ کی تلاش میں حیران تھے کہ حضرت مولانا رشد اللہ پیر صاحب العلم رابع نے ۱۳۱۹ھ میں آپ کی تجویز کے مطابق مدرسہ قائم کرنے کا ارادہ فرمایا۔ آپ کی تجویز پر دار الرشاد نام رکھا اور آپ سات سال اس میں علمی وانتظامی تمام اختیارات کے ساتھ کام کرتے رہے چنانچہ خود حضرت مولانا شیخ الہندؒ اور مولانا شیخ حسین بن انصاری یمانی اس مدرسہ میں امتحان لینے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس مدرسہ میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور امام مالکؒ کو بھی خواب میں دیکھا۔

گیا اور وہاں آپ سے مفصل حالات سنے آخر حکم دیا کہ آپ دیوبند میں رہ کر کام کریں اور سندھ سے تعلق قائم رکھیں چنانچہ اسی سال ۲۷ رمضان کو جمعیۃ الانصار قائم کی دنیا کے ہر حصے میں دیوبند کے فارغ التحصیل طلباء پھیلے ہوئے تھے۔ انہیں منظم کیا گیا مولانا محمد صادق صاحب سندھی، مولانا ابو محمد احمد صاحب لاہوری اور آپ کے عزیز مولانا احمد علی صاحب آپ کے معاون تھے چار سال تک آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے اس کام کو کیا لیکن بعض رجعت پسند علماء کو یہ ترقی ایک آنکھ نہ بھائی چنانچہ کفر تک کا فتویٰ تیار ہونے لگا غیر ہندوستانی حکومت اس کو گوارا نہ کر سکی یہ خطرناک سمجھی چنانچہ اس مدرسے کے نظم ونسق میں انتظامی قوت بر سر اقتدار آنے لگی آپ اسے گوارا نہ کر سکے تھے جب دیکھا کہ دیوبند کی انقلابی تحریک فنا ہو رہی ہے تو اپنا استعفا پیش کر کے چل دیئے۔ حضرت مولانا شیخ الہندؒ دیوبند میں نہ تھے وہ آپ کو رستے میں سہارنپور کے اسٹیشن پر ملے آپ نے اپنے استعفے کا ذکر کیا حضرت نے فرمایا "الحمد للہ میرے دل سے بوجھ ہلکا ہو گیا ہے" پھر فرمایا کب آؤ گے؟ آپ نے فرمایا پندرہ دن کے بعد چنانچہ پندرہ دن کے بعد ہو گیا تو میرا استعفیٰ مجھے واپس دے دیا اور حکم دیا کہ دہلی جا کر نظارت المعارف جاری کرو۔ تم ہمارے ساتھ کام کرو ہم تمہارے ساتھ کام کریں گے اس سے آپ خوش ہو گئے۔ حضرت نے اپنا پیرہن اتار کر پہنایا اور دہلی چلے گئے

نظارت المعارف :—

حضرت مولانا شیخ الہند کے ارشاد پر نظارت المعارف ۱۳۳۱ھ میں قائم ہوئی آپ کا کام دیوبند سے دہلی میں منتقل ہوا خود حضرت سرپرست ہوئے حکیم اجمل خاں اور نواب وقار الملک کو انتظام میں شریک کیا جس طرح چار سال دیوبند میں رکھ کر حضرت نے بیرون ہند کے فارغ التحصیل دیوبندی علماء سے آپ کا تعارف کرایا اسی طرح دہلی میں بھیج کر نوجوان طاقت سے تعارف کرایا پہلے ڈاکٹر انصاری سے ملاقات کرائی پھر ان کے ذریعے مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا محمد علی مرحوم سے ملایا تخمیناً دو سال میں مسلمانان ہند کی سیاسی طاقت سے واقف کیا ہم حضرت شیخ الہندؒ کے طریقے پر قائم رہے قرآن حکیم کے پڑھانے میں کسی جگہ عام علماء کی روش کے خلاف ترجمہ کرتے تو آپ اعتراض کرنے والے کو شاہ ولی اللہ شاہ عبد العزیز، شاہ اسمٰعیل شہید مولانا محمد قاسم اور شیخ الہندؒ مولانا محمود حسنؒ میں سے کسی ایک کی سند پیش کر کے مطمئن کر دیتے حجۃ اللہ البالغہ کے اسباق بھی شروع کر دیئے۔

آپ نے پچاس پچاس روپے کے دو وظیفے بھی مقرر کئے ایک گریجویٹ طالب علم کے لئے اور ایک مولوی کے لئے۔ جب کام چل نکلا تو ایک دن بیگم صاحبہ بھوپال نے آپ سے پوچھا۔ کہ ہم ایک زنانہ یونیورسٹی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں آپ کیا مدد دیں گے آپ نے جواب دیا جب یونیورسٹی قائم ہو گی تو ہم قرآن حکیم پڑھانے کے لئے دو معلم دیں گے خوش ہو گئیں اور پچاس پچاس روپے کے دونوں وظیفے خود جاری کر دیئے۔

مولوی حمید الدین فراہی ندوۃ العلماء کی مجلس انتظامیہ کے

(اداریہ)

ترجمان اسلام

مورخہ
...اکتوبر ۵۷ء

مدیر اعلیٰ
غلام غوث ہزاروی

وفادارانہ دوستی کی ضرورت

عالمی سیاسیات | مشرق وسطیٰ میں روسی نفوذ

کوئی نہیں جانتا کہ روس اور امریکہ کی مسابقت (دگھوڑ دوڑ) تمام دنیا کو پریشان کر رکھا ہے۔ ان ہر دو میں سے ہر ایک کی خواہش ہے کہ میرے دھڑے میں زیادہ ممالک ہوں زر، آباد اور تیل کے ذخائر والے علاقے میرے زیر اثر ہوں۔ اس وقت اس دوڑ دھوپ کے دو مرکز ہیں۔ ہنگری مشرق وسطیٰ مگر مشرق وسطیٰ کی صورت حال زیادہ نازک ہو گئی ہے۔ شام اور مصر میں روسی اثر و رسوخ نے مستقل گھر کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں امریکہ اور مغربی ممالک کی غلط کاریوں کو دخل ہے۔ یا یہ صورت حال اسلام اور اسلامی ممالک کے لئے مفید ہے یا مضر۔ اس بحث سے قطع نظر کرکے یہاں ہم اپنے حلیف امریکہ پر اس کی ہمالہ کے برابر غلطی واضح کرنا چاہتے ہیں۔ گزشتہ جنگ مصر میں جب کہ فرانسیسی اور انگریزی بھیڑیے مصر کی سرزمین پر اتر کر اپنی بہیمانہ خواہشوں کی تکمیل کرنا چاہتے تھے اور مصری نوجوان حیران کن طریقہ پر داد شجاعت دیتے ہوئے ایک ایک چیز پر سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے تھے۔ جب کہ تمام دنیا کی نگاہیں مصری حالات پر مرکوز تھیں۔

اس وقت بلگانن نے ایک دھمکی دی اور چین نے رضاکاروں کی بھرتی کا اعلان کر دیا جس کے بعد سلامتی کونسل نے فرانس، انگریز اور یہود کو مصر کی سرزمین سے نکل جانے کا حکم دیا اور پھر جلد از جلد اس حکم کی تعمیل کرائی گئی ممکن ہے۔ حملہ آوروں کی ذلت اور مصریوں کی جیت میں اس دھمکی کے علاوہ اور اسباب بھی مؤثر ہوں۔ لیکن اس دھمکی سے روس و چین کے متعلق دنیا بھر میں دوست ہمدردی اور وفاداری کا پروپیگنڈا ہو گیا۔ ظاہر ہے۔ کہ عرب ممالک پر اس طرز عمل کا عموماً اور مصر و شام پر خصوصاً زیادہ اثر ہوا ہوگا۔

اب دوسرا موقعہ آیا۔ کہ مشرق وسطیٰ میں جنگ چھڑ جانے کا پروپیگنڈا کیا گیا۔ روس اور اس کے حامیوں نے کہا کہ اردن اور ترکی وغیرہ شام پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ امریکہ اور اس کے حواریوں نے کہا کہ شام اردن پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ بہر حال شام پر مختلف طریقوں سے اثرات ڈالنے کی کوشش ہوئی۔ اس موقعہ پر شام کے دوست روس نے ترکی کو دھمکی ہی نہیں بلکہ ایک قسم کا الٹی میٹم دیدیا کہ اگر شام کے خلاف کاروائیوں میں ترکی نے شرکت کی تو اس کے فوجی اڈوں کو تباہ کر دیا جائے گا۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ جب روس شام کی خاطر ترکی کو نوٹس دیتا ہے۔ مصر کے لئے لنڈن اور پیرس کی تخریب کا اور بھارت کے لئے دیگر (حق تشخیص) استعمال کریگا کہ روس دوستوں کے حق میں وفادار اور اس کی دوستی پائیدار و نفع بخش ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ روس کے اس طرز عمل کے مقابلہ میں امریکہ کشمیر کے مسئلہ میں جنگ تو جنگ ہے زبانی حمایت کرکے بھارت کو ناراض کرنے سے بھی ہچکچاتا ہے۔ ہم چونکہ اپنی حکومت کے ذریعہ سے کئے ہوئے معاہدوں کی وجہ سے امریکہ کے دوست اور حلیف ہیں۔ اس لئے اس کو دوستانہ مشورہ دیتے ہیں کہ اگر یہی طریقہ عمل جاری رہا امریکہ اپنے سابق ملکوں میں اپنے وقار اور ساکھ کی حفاظت کیونکر کر سکے گا۔ پھر ایشیا افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں روسی نفوذ اور وبائے اشتراکیت کا جتنا شیوع ہوگا۔ اس کی بڑی ذمہ داری امریکی طرز عمل پر ہی عائد ہوگی۔ اشتراکیت کا سیلاب صرف اس طرح نہیں رک سکتا کہ مودودی صاحب یا کوئی اور صاحب قلم اس کے خلاف کتابیں لکھ دیں یا چند اخبار اس کو برا بھلا کہتے ہیں۔

امریکہ کو مشورہ

ہماری دیانتدارانہ رائے یہ ہے۔ کہ اگر امریکہ پاکستان کی دوستی یا پاکستانی مسلمانوں کے مذہبی احساسات سے اشتراکیت کے خلاف کام لینے کا آرزومند ہے تو اس کو دو کام کرنے پڑیں گے ایک تو یہ کہ وہ کھل کر صفائی سے ہماری مشکلات میں ساتھ دینے کا اعلان کرے۔ تاکہ ہماری جنگ اس کی جنگ اور اس کی جنگ ہماری جنگ ہو سکے۔ اور ہم اپنی مشکلات پر قابو پاکر مفید تر دوست بن سکیں۔ پاکستان پر ہندوستانی فوجی طاقت کا کوئی رعب نہیں ہے۔ لیکن یہ بات قطعاً غیر معقول ہے کہ ہندوستانی کو اپنے دوست ممالک پر پورا پورا اعتماد ہو۔ اور پاکستان کے دوست ممالک اس کو اس کے دشمن ممالک کے مقابلہ میں ابھی سے تنہا چھوڑنے کی باتیں کرنے لگیں۔

اسی طرح یہ امر بھی نا قابل فہم ہے۔ کہ امریکہ کے دشمنوں سے ہماری دشمنی ہو جائے اور ہمارے دشمنوں سے اس کی دوستی ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ امریکہ ہندوستان کو مدد دینے کی پالیسی کو یکدم ترک کر دے بلکہ وہ ساری امداد بھی پاکستان کو دینا شروع کر دے اس دلیرانہ اقدام سے پاکستان ایک سال کے اندر قابل رشک پوزیشن حاصل کر سکے گا ورنہ دونوں کو مدد دینا دو کشتیوں میں سوار ہونا ہے۔ جو کسی طرح ساحل مراد تک پہنچنے کا ذریعہ نہیں ہو سکتا ہاں ایک بات اور ضروری ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

امریکہ کو اگر یہ خیال ہو کہ بھارت کے مقابلہ میں پاکستان کمزور ہے۔ پہلے تو یہ خیال قطعاً غلط ہے امریکہ نے پنجابی اور سرحدی پٹھانوں کا جذبہ جہاد نہیں دیکھا مسلمان شراب پی کر نہیں لڑا کرتا۔ مسلمان مرنے کی ہونے کے باوجود مسلمان سے میدان نہیں جیتا جاسکتا کیا نیم مسلح پٹھانوں نے پچھلے دنوں دس دن کے اندر اندر سری نگر کے پاس ڈیرے نہیں ڈال دیئے تھے۔ اور کیا ترکی روس کی سرحد پر ہو کر بھی روس سے ڈرا ہے؟

لیکن اگر پاکستان کی دلی دوستی میں امریکہ کو خطرات نظر آتے ہیں۔ تو پھر وہ کیوں پاکستان کی امداد کرکے بھارت کو روس کی گود میں جانے پر مجبور کرتا ہے۔ اس کو چاہئیے کہ وہ بھارت سے جنگی معاہدہ کرے۔ پاکستان کا خدا حافظ اور اگر دونوں ہی ملکوں کی دوستی ضروری ہو۔ تو پھر اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ بھارت اور پاکستان کے مابہ النزاع مسائل کو حل کرنے میں مدد دے۔ جب تک ان کا جھگڑا ختم نہیں ہو جاتا۔ ان دونوں سے دوستی کو قائم رکھنا سمجھ میں نہیں آتا۔ جو دو کشتیوں میں سوار ہونے کے مترادف ہے۔

شذرات

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

لیڈروں سے دردمندانہ اپیل

جس طرح ون یونٹ بناوہ اظہر من الشمس ہے طوعاً و کرہاً صوبجاتی اسمبلیوں نے اسکو منظور کرکے سفارشیں کیں اور مرکزی گورنمنٹ نے اس کی اجازت دیدی اب اس طرز پر صوبائی اسمبلی نے اسکی مخالفت کا ریزولیشن پاس کر دیا اور اسی مرکزی اسمبلی میں اسپر بحث ہوتی ہے جس نے اسکو پاس کیا تھا۔ چاہئیے یہ تھا کہ ہمارے اکابر قوم سنجیدگی سے ہر ہر مسئلہ پر غور کرتے اور ملک وقت کے مفاد کے پیش نظر ایماندارانہ فیصلے صادر کرتے پھر اکثریت کے فیصلوں کو مل کر کامیاب بناتے۔ مگر ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہماری اسمبلیوں کے بعض افراد اپنی قومی ذمہ داریوں کا قطعاً احساس نہیں کرتے بلکہ ذمہ دار نہ عہدوں کے مالک بھی افراط و تفریط کے شکار ہو جاتے ہیں۔ ون یونٹ کے مخالفوں کو غدار کہنا کتنی بری اور بڑی بات ہے۔ لیکن اسکا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ دوسری طرف نیشنل پارٹی کے ڈپٹی لیڈر کا بیان چھپا اخبارات میں آیا کہ وزیر اعظم سہروردی اگر یونٹ توڑنے کی مخالفت کریں گے تو ان کی وزارت کو بدل دیا جائیگا یہ بے ضرورت تیز بیانی ہے اور بعینہ اسی طرح ہے جس طرح روس نے نخواہ مخواہ طاقت کے زعم میں ترکی کو دھمکی دی تھی۔ اب خبارات میں مرزا اسکندر اور سہروردی دونوں کا بیان آیا ——— وہ بھی ان کے بلند مرتبے اور نازک ترین ذمہ داریوں کے مطابق نہیں ہے جیسے کہ پیر الہی بخش کے بیان سے چڑھ کر بیان دیا ہو۔ ملک کے ذمہ دار حضرات ان ملک گیر مسائل کو جذبات سے حل کرنے کی کوشش کرکے لاینحل نہ بنائیں۔

سردار نشتر صاحب کا نعرہ مردانہ

مسلم لیگ سے اختلاف کے باوجود سردار نشتر صاحب کی بعض خوبیوں کا اعتراف کرنا پڑتا ہے پچھلے دنوں انہوں نے اپنی تقریر میں یہ مردانہ نعرہ لگایا کہ ہم پاکستان کو ایران نہیں بننے دیں گے۔ ہم تو جمہوریت کے لئے بہت اقدام بھی کر سکتے ہیں۔ ہم وزارت سے صدارت اور صدارت سے بادشاہت نہیں چلنے دیں گے۔ سردار صاحب کے بیان کی ہم صرف اسلئے تعریف کرتے ہیں کہ اس میں جان ہے اور نعرہ مردانہ ہے۔ اور مسلم قوم کے ہر فرد کا فرض

جمعیۃ علمائے اسلام کی تبلیغی تنظیمی سرگرمیاں

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علمائے اسلام کا پروگرام

یکم – دوئم اکتوبر ۵۷ء منگری چک ۵۳

۳ – ۴ ء پشاور اجلاس تبلیغ القرآن والسنۃ

۵ – ء عمر زئی مجاہد آباد ملاقات حاجی صاحب مد ظلہ

۶ – اکتوبر جلسہ چارسدہ

۷ – ء روانگی بفہ ہزارہ

۸ – ۹ اکتوبر قیام بفہ

۱۰ – اکتوبر روانگی ملتان

۱۱ – ء جلسہ قاسم العلوم ملتان

۱۲ – ۱۳ اکتوبر خانیوال وغیرہ ضلع ملتان

۱۴ – ء روانگی ڈیرہ اسمٰعیل خان

۱۵ – ۱۶ ء جمعیۃ علماء کانفرنس ڈیرہ اسمٰعیل خان

۱۷ – اکتوبر روانگی لاہور

خاکسار خدا بخش ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

جمعیۃ علماء اسلام بنوں کا عظیم الشان جلسہ

بنوں ۲۳ ستمبر ۵۷ء کو مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے قائم مقام صدر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (قاسم العلوم ملتان) اور ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی نے ضلع بنوں کا دورہ شروع کیا۔ ۲۳ ستمبر کی رات کو جناح پارک بنوں میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا الحاج محمد حقانی صاحب مدرس مدرسہ عربیہ سراج العلوم میں منعقد ہوا۔

بے شمار پبلک تھی ماضی قریب میں اس میدان میں ایسا کامیاب جلسہ نہیں ہوا۔ مولانا غلام غوث نے مفصل تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان کے بقاء استحکام کے لئے اسلامی آئین کے بغیر چارہ نہیں ہے ملک میں ایک فرنگی زدہ طبقہ ہے جن کو یورپ و امریکہ کی تقلید کے بغیر کچھ نہیں سوجھتا۔ اسی تنگ دور میں ان لوگوں نے ملک کے دس سال تباہ کر دئیے۔ آپ نے بتایا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے اگلے انتخاب میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب تک حکومت میں بہتر نمائندے نہیں ہونگے اس وقت تک ملک کی مذہبی اور اقتصادی حالت نہیں سدھر سکتی۔ لا کمیشن میں بے دین عناصر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے آپ نے اعلان کیا کہ ہم کسی غلط قانون کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے تقریر میں جماعت اسلامی کے امیر مودودی صاحب پر بھی تنقید کی اور اہل اسلام کو شیعوں کی بدعات محرم میں شریک ہونے کی تلقین کی۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ بے دین لوگ جو خلاف اسلام آئین تیار کریں گے۔ اسلام کے نام سے بعد کی نسلیں اس کو نقلی اسلام سمجھ کر گمراہ ہونگی۔ اس کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ عائلی کمیشن نے اسلام کے نام سے عورت کو طلاق کا حق دیا اور خاوند کو بغیر سرکاری اجازت کے نکاح ثانی سے روکا۔ آپ کی پُر مغز تقریر کے بعد جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔ [illegible]

ہو کر خدمت دین۔ کا عہد کیا۔ عوام نے تعاون کا یقین دلایا۔

فقط العبد (مولانا مرلوی) حضرت علی الحسینی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء بنوں سوکڑی۔

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام ضلع پشاور کی سرگرمیاں

حضرت العلامہ مولانا مولوی عبداللہ جان صاحب فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء اسلام ضلع پشاور نے حضرت مولانا فضل مولیٰ صاحب صدر المدرسین خلجی کنڈر خیل صاحب حضرت مولانا میاں محمد جان صاحب شیخ الحدیث مہتمم دار العلوم حمایت الاسلام مولانا آمین الحق صدر جمعیۃ العلماء اسلام بازوزی حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب صدر جمعیۃ علمائے اسلام ضلع پشاور کے ہمراہ مقام سفید سنگ مسلم آباد خلجی کنڈر خیل تحصیل پشاور حصارہ بالا عزیز شیخ شبقدر کنوزائی آباز ائی تاجر گھڑی دار الشکوم احباب آف بیرزو منہ خیل تحصیل چارسدہ تومن گھڑی اکبر پورہ پبی تحصیل نوشہرہ وغیرہ موزوں مقامات کا دورہ کیا آپ نے عظیم الشان اجتماعات میں تقاریر کرتے ہوئے مسلمانوں کو جمعیۃ علمائے اسلام کی پروگرام اغراض و مقاصد اور حقیقی نصب العین سے روشناس کیا آپ نے کہا کہ ملک میں مسلمانوں کی واحد رہنما جماعت صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے منشور پر عمل پیرا ہو کر آپ ملک اور قوم کو مستحکم بنا سکتے ہیں مولانا نے تمام پاکستانی مسلمانوں سے اپیل کی ہے وہ جمعیۃ علماء اسلام کے پوزیشن کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور مستحکم بنائیں۔ فقط (مولانا) محمد عثمان ناظم جمعیۃ علمائے اسلام ممبر ورکنگ جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔

جمعیۃ علمائے اسلام نوشہرہ کی سرگرمیاں

آج مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۷ء کو بوقت بعد نماز جمعہ حسب اعلان سابق جمعیت علماء اسلام نوشہرہ کے زیر اہتمام مسجد بابا کرم شاہ مرحوم و مغفور ہفتہ وار جلسہ زیر صدارت عالیجناب حافظ زرین صاحب امام مسجد منعقد ہوا۔

جناب صدر کے حکم کی تعمیل میں ڈاکٹر میاں الطاف گل ہیڈ ماسٹر نے حالات حاضرہ اور جمعیت کی پالیسی پر سیر حاصل تقریر کی اور مندرجہ ذیل تجاویز اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

تجاویز:- (۱) لا کمیشن کی جلد از جلد دوبارہ تشکیل کی جائے۔ اور موجودہ ارکان کی جگہ ان علماء کرام کو شامل کریں جن کا مطالبہ مرکزی جمعیت علماء اسلام ہونے کیا ہے۔

(۲) حکومت پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی ملک اور قوم کے لئے نقصان دہ ہے۔ ہماری حکومت کی خارجہ پالیسی مکمل آزاد اور تمام اقوام عالم کی دوستی پر مبنی ہونی چاہیئے

(۳) یہ کہ مغربی پاکستان کی وحدت (ون یونٹ) کو توڑنے کا فیصلہ کر کے عام انتخابات ہونا چاہیئے۔ یا کم از کم ایک یونٹ کی توڑ پھوڑ کی وجہ سے عام انتخابات میں تاخیر واقع نہ ہونے دیں۔ عام انتخابات جلد از جلد منعقد کرائے جائیں۔

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر الطاف گل رکن جمعیت علماء اسلام نوشہرہ

جمعیۃ علمائے اسلام انار کلی لاہور کے زیر اہتمام

لاہور ۔ سیرت النبی پر ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا عبد الحنان صاحب۔ رکن مرکزی جمعیۃ علماء اسلام اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نے تقاریر کیں۔ ہر دو حضرت نے جناب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم (آپ) کی سیرت مبارکہ عوام کے سامنے رکھی اور یہ بتلایا کہ وہ سیرت کیا تھی اور آج ہم کن جرائم میں مبتلا ہیں۔ لوگوں کو احکام شرعیہ پر چلنے کی ہدایت کی اور دلائل سے واضح طور پر ثابت فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسوۂ حسنہ احادیث مقدسہ، اور خلفائے راشدین کی پیروی لازمی ہے۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے ارشاد فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ وہ آئندہ انتخابات میں حصہ لے گی۔

اس کے بعد چند اہم ریزولیوشن پورے جوش و خروش سے پاس ہوئے جنہیں سب سے اہم ریزولیوشن جو صدر کی جانب سے پیش کیا گیا تھا۔ کہ "ایک کتاب بعنوان کمینٹری آن ہدایہ اور مسلمان پاکستان میں طبع ہوئی ہے۔ جس میں رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لفظ " Imposter " جس کی تشریح انگریزی آکسفورڈ ڈکشنری میں بہروپئے سے کی گئی ہے۔ استعمال کیا گیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ اجلاس جمہوریہ اسلامیہ پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کتاب کو فوراً ضبط کر لیا جائے اور مصنف اور پبلشر کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے

دوسرا ریزولیوشن حسب ذیل پیش کیا گیا۔ جو بالاتفاق پاس ہوا۔ جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ عظیم الشان جلسہ حکومت پاکستان کے اس اقدام کو جمہوریت اور شخصی و جماعتی آزادی کے خلاف سمجھتا ہے اور حقارت سے دیکھتا ہے۔ جو اس نے جمعیۃ علماء اسلام کے ذمہ دار ارکان خصوصاً حضرت مولانا غلام غوث صاحب پر بعض علاقوں میں داخلہ پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ یہ جلسہ حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ وہ تمام ایسے افراد سے پابندی دور کر کے آئین پاکستان کا احترام کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ انار کلی لاہور کے امیر مولانا محمد طفیل صاحب نے تیسرا ریزولیوشن پیش کیا کہ یہ عظیم الشان جلسہ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قانونی کمیشن میں جن ارکان کا انتخاب کیا گیا ہے وہ نہایت ناقص ہیں۔ خاص طور پر مسٹر غلام احمد پرویز جو کہ منکر حدیث ہیں۔ اور فتنہ عظیم کے بانی مبانی اور علم بردار ہیں۔ اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اندر اس زہر کو پھیلا رہے ہیں۔

نیز مسٹر [illegible] کے بارہ میں جن کا یہ اعلان اور چیلنج تھا کہ قرآن پاک میں سود کی حرمت نہیں۔ اور دیگر ایسے اشخاص جو دینی اعتبار سے ناقابل اور غیر مستند ہیں چونکہ ان لوگوں کی نامزدگی اسلامی دستور اور قانون کی صریح توہین ہے۔ لہٰذا یہ اجتماع عظیم پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ان لوگوں کو لا کمیشن سے فوراً نکال دیا جائے اور صحیح معنی میں ان حضرات کو منتخب کیا جائے جو قرآن و سنت فقہ اسلامی اصول فقہ، اصول حدیث اور تعلیمات اسلامیہ و قرآنیہ کے پورے ماہر ہوں۔ ایک بجے رات دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

مولانا محمد ابراہیم نائب امیر شہر لاہور کا انتقام قابل داد تھا۔

افسروں پر غبن کا سنگین الزام

پشاور ایک قبائلی نے صدر مملکت کی موجودگی میں کہا کہ پاکستان میں تمام تر قوم اور لیڈروں کے درمیان بد دیانتی سے پھیلا ہے ہم غریب قبائلیوں نے پاکستان و کشمیر کی آزادی کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ مگر ہمارے آفیسر

حکومت اور منکرین حدیث کو چیلنج

از مولانا قاضی شمس الدین صاحب

عامۃ المسلمین قطعاً نہیں مانتے لیکن ہماری معزز حکومت منکر حدیث غلام احمد پرویز کو بانس پر چڑھا رہی ہے۔ اور شاید اسی لئے اس کو اب تک پالا پوسا ہے۔ حکومت کی اس سینہ زوری کے جواب میں منکر حدیث اور حکومت دونوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ حکومت چار ممتاز چوٹی کے جج منتخب کرے اور چار ممتاز مستند عالم چاہے وہ سنی ہوں یا شیعہ لیکن حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی اور مولانا خیر محمد صاحب جالندھری کی طرح مسلم علماء ہوں ان آٹھ منصفین کے سامنے میری اور پرویز کی گفتگو کرائی جائے اگر ان آٹھ حضرات کی اکثریت کے سامنے پرویز کی علمی دیانت کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑتی نظر آئیں اور ثابت ہو جائے کہ وہ اس منصب کے ہرگز قابل نہیں جس کے لئے اس کو نامزد کیا گیا ہے تو حکومت اس کی سرپرستی ترک کر کے اس کو لاء کمیشن سے علیحدہ کر دے کیا حکومت عبد العزیز کنانی اور بشر مریسی کے مناظرہ کی یاد تازہ کرے گی اور کیا پرویز اس چیلنج کو قبول کرے گا۔

(شمس الدین مدرسہ نصرۃ العلوم۔ گوجرانوالہ)

حمایت حدیث کا اثر — باطل کی بوکھلاہٹ

(از عبد القیوم مانسہرہ ہزارہ)

(الف) راولپنڈی کے اخبار تعمیر مورخہ ۱۰ ستمبر میں ایک مقالہ چھپا جس کا عنوان تھا حدیث اور اس کا مقام کسی مقصود حسین صاحب گیلانی نے لکھا تھا۔ اس کو پڑھ کر مانسہرہ کے چند بزرگوں نے موقر جریدہ تعمیر والوں کو لکھا کہ جن مضامین سے انکار حدیث کی بو آتی ہو وہ شائع نہ فرمایا کریں۔ اس پر بعض دوسرے بوکھلا گئے اور مانسہرہ کے ان بزرگوں کو تنگ نظر، کم علم اور متعصب وغیرہ القاب سے نواز کر دل کی بھڑاس نکالی۔ مقالہ میں پہلے ایک سوالیہ فقرہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقالہ نگار اپنے جہل کی پیاس بجھانی چاہتا ہے۔ مگر بعد کے مضمون سے جس میں اس نے مفروضے قائم کئے ہیں۔ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ خیر سے پرویز (مد ظلہ) سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اپنے علم کے غلط زعم میں تمام مقتدایان دین کو بھی اسی رنگ میں رنگنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں اصل سوال منکر حدیث کا تھا۔

(ب) ——— سنئے جناب! منکر حدیث کی تعریف

حدیث پاک کا منکر وہ شخص ہے جو اس روایت کو صحیح (بر اصطلاح محدثین) تسلیم نہ کرے جس کا راوی مسلمان عادل تام الضبط ہو اور روایۃ علت و شذوذ سے مبرا ہو صاحب موصوف کو چاہیئے کہ پہلے کسی عالم دین سے اس تعریف کے اجزاء (مادہ) اور ہیئت ترکیبیہ (صورت) کو سمجھے اور پھر غلام احمد صاحب سے دریافت کریں کہ کیا وہ اسے تسلیم کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں کرتے تو کیوں؟ جب کہ وہ ایسے مؤرخین پر ایمان لاتے ہیں جنہوں نے اپنے راویوں میں عدالت (وہ ملکہ ہوتا ہے جس میں پایا جائے اسے ارتکاب کبائر، اصرار علی الصغائر سے روکتا ہے) اور تام الضبط محفوظ عن الغفلۃ و شذوذ تو کیا نفس اسلام کی شرط بھی نہیں لگائی۔ فرعون، نمرود، شداد اور ابو جہل جیسے راویوں سے بھی روایۃ نقل کرنے سے گریز نہیں کیا۔ اور اسلامیین کے ماسوائے جو ہزار، دو ہزار ۱۰۰۰ برس قبل مسیح یا ایک سو سال بعد مسیح کے ادب سے ہی کیا منکرین حدیث کی عقل ہے جو ان مؤرخین کی روایات پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور امام بخاری جیسے بزرگوں کی مستند روایتوں کو رد کرتے ہیں۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔ خیر لیکن اس سے کیا کہ جب کہ وہ حدیث صحیح کی تعریف بھی نہیں جانتے۔ کیا مقصود حسین صاحب گیلانی یہ بتا سکتے ہیں کہ امام بخاری، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے مندرج تعریف کے مطابق کسی ایک حدیث کا انکار کیا ہے۔ یا صاحب موصوف نے غلام احمد صاحب کی والہانہ عقیدت سے مجبور ہو کر اپنے دلی جذبہ کا اظہار کرتے ہوئے پاکستانی مسلمانوں کو پرویز صاحب کی لاء کمیشن کی موجودگی پر اظہار اطمینان کرنے کی تلقین کی ہے یاد رکھئے۔ پاکستانی مسلمان کبھی بھی ایسے لوگوں پر جو حدیث پاک کے منکر ہوں اپنی طمانیت قلب کا اظہار نہیں کر سکتا۔

(ج) میرے دوست عبد القیوم کو جو میرے ہم نام ہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ایک فریب خوردہ اور بر خود غلط آدمی دین کے بارہ میں دوسروں کو بھی مبتلائے فریب کرتا ہے تو ایک صحیح مسلمان کا بحکم خدا اور رسول فرض ہو جاتا ہے۔ کہ نہی عن المنکر کرے۔ اسی ادائے فرض پر آپ خواہ مخواہ عنبر تر ہو کر لا تنابزوا بالالقاب کے حکم قرآنی کے خلاف ورزی کے مرتکب ہو کر اہل مانسہرہ پر برس پڑے۔ آپ ان منکرین حدیث کی کب تک خیر منائیں گے اب تو قرآنی احکام کے خلاف بھی لب کشائی شروع ہو گئی ہے۔ خیر سے مانسہرہ میں اسی کلاس کا ماسٹر مسمی غلام جان ہے جس نے اپنی بدبودار خرافات کتابچہ کی شکل میں نکالی ہے جس کے خلاف مفتی اعظم ہزارہ حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب خطیب ایبٹ آباد نے توہین مذہب کا استغاثہ دائر کر رکھا ہے۔

ضرورت ہے کہ ناصح مشفق حضرات پہلے اپنے مبلغ علم اور اپنی بات کو تول لیں پھر بولیں۔

(عبد القیوم مانسہرہ)

عالم اسلام

شام اور مصر کی مشترکہ کمان

شام کے کمانڈر انچیف جنرل نخیف زہری کرنل عبد الحمید سراج سربراہ خفیہ پولیس کے ہمراہ قاہرہ سے واپس دمشق آ گئے معلوم ہوا ہے کہ شام پر حملہ کی صورت میں شام اور مصر کی افواج کو مشترکہ کمان میں دینے کے سوال پر غور کیا گیا۔

روس کابل کی مدد کرے گا

کوئٹہ۔ معلوم ہوا ہے کہ افغانستان روس سے دس کروڑ ڈالر کی امداد لے گا۔ اس رقم سے افغانستان روس سے طیارے ٹینک اور توپیں خریدے گا۔ افغانستان اپنے فوجی محکموں میں کارکردگی کو تیز بنانے کے لئے روس کے فوجی ماہرین کی خدمات بھی حاصل کر رہا ہے (جنگ کراچی ۱۹ ستمبر)

کوئٹہ کا ہنگامہ

جلکر اور فلم کے خلاف عوام کا غصہ علمائے اسلام کی گرفتاری اور رہائی

۱۴ ستمبر کوئٹہ (بد) اطلاع ملی کہ کوئٹہ کے سینماؤں میں ایک فلم چل رہی ہے جس کا نام پاکستانی ہو کالی سوشل فلم دربار حبیب ہے علمائے اس کے خلاف اور جلکہ کے خلاف احتجاج کیا۔ عوام نے ان پر حملہ کر دیا۔ شہر میں زبردست کشیدگی ہے۔ پولیس نے چالیس افراد وغیرہ کو نقصان پہنچا۔ ہجوم اسی وقت منتشر ہوا جب وہ گرفتار شدہ علماء کو رہا کر دیا گیا۔ ہجوم نے طوائف کے اڈوں کو بھی تباہ کیا۔ کئی آدمی اور تین طوائف زخمی ہو گئیں۔ ہجوم کو منتشر کرنے میں پولیس کو طاقت خرچ کرنی پڑی۔ اگرچہ حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ مگر حکومت نے نہ فلم پر ابھی تک پابندی لگائی اور نہ شہر میں کشیدگی ختم ہوئی ہے۔

عراق عراق کو امریکہ کی طرف سے طے شدہ فوجی امداد کی دوسری قسط پہنچنے والی ہے۔ اور عراقی آدمیوں کو فوجی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے مغربی جرمنی اور امریکہ بھیجے جانے کی تجویز ہو رہی ہے۔

شام شام سے بظاہر جنگ کے بادل چھٹ چکے ہیں۔ شام نے تمام عرب ممالک کو یقین دلایا ہے کہ وہ کسی پر حملہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اور اسکی جنگی تیاری بھی روسی طاقت سے اپنی حفاظت کے لئے ہے۔

مصر مصر نے نہر سویز ہضم کر لی مسلم جنگ کو اس نے سیاسی جنگ کے ذریعہ فتح کیا۔ اب فرانس اور برطانیہ اس سے اپنے اپنے اموال کے سلسلہ میں گفتگو کرنے پر مجبور ہیں۔

مراکش میں اسلامی سوشلسٹ پارٹی قائم ہو گئی جس کا مقصد الجزائری جہاد میں حریت پسندوں کی امداد کرنا ہے۔

ٹیونس ٹیونس نے اعلان کیا تھا کہ اگر ہم کو مغربی ممالک اسلحہ نہ دیں گے تو ہم مجبور ہو کر روس سے خریدیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کے زیر اثر ممالک نے اسلحہ دینا منظور کر لیا ہے۔ اور اسی لئے ٹیونس نے کہا ہے کہ ہمیں خواہ مخواہ اشتراکیت سے رشتہ جوڑنے کی ضرورت نہیں

یمن یمن پر بمباری کی اطلاع دوبارہ آئی ہے۔ انگریز کا دماغ ابھی پورا پورا درست نہیں ہوا۔

فلسطین معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کو اپنی بین الاقوامی پالیسی کو شکست سے بچانے کے لئے عربوں اور یہودیوں کے درمیان مداخلت کی پالیسی اور یہودی امداد ترک کرنی پڑے گی۔ ورنہ مشرق وسطی کے عرب ممالک میں اس کا اثر بالکل ختم ہو جائے گا

بقیہ شذرات

لحاظ بھی نہ کرے لیکن پاکستانی سربراہوں کے درمیان اس طرز کلام کو کوئی دردمند پاکستانی پسند نہیں کر سکتا۔ جمہوریت کی حفاظت ضروری ہے مگر اس کے لئے عملی پروگرام ہونا چاہیئے۔ اور اس میں بھی اسلامی اصولوں کا لحاظ فرض اولین ہے اگر جمہوریت اسلام کے منافی ہے تو اسمیں اور لادینی حکومت یا اشتراکیت میں کیا فرق ہے

آگ میں کودو اور جلو نہیں۔

(عورتوں کی فریاد)

کراچی کی انجمن خواتین (اپوا کی بیگمات) نے جلسہ کر کے چیف کمشنر کراچی سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ عورتوں کو چھیڑنے کا انسداد کیا جائے یوم عاشورا میں عورتوں کو مردوں نے جس طرح پریشان کیا ہے اس کی مذمت کی گئی۔ ہمیں افسوس ہے کہ عورتیں غلط کار لوگوں اور عیش پسندوں کے پروپیگنڈے میں جو بے حیائی و عصمت کو تباہ کر دیتی ہیں۔ پھر جب بے حیا ہو کر وہ آزادی سے مخلوط اجتماعات میں آ کر ان کی دلی آرزوؤں کو بر لاتی اور اسکے نتیجہ میں اپنی آنکھوں پر حملے اور ناموس پر ڈاکے دیکھتی ہیں تو چیخ اٹھتی ہیں۔ اگر یہ چیخنا چلانا حقیقت پر مبنی ہوتا تو وہ ٹھنڈے دل سے اس کے دواعی و اسباب

اسلامی جہاد

خطبہ صدارت

جہاد کانفرنس ملتان

گزشتہ سے پیوستہ

از خامہ جناب حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی ،

علماء کرام کی قربانیاں

اسلام کی پوری تاریخ میں اشاعت اسلام اور بقاء اسلام اور دشمنانِ اسلام کے خلاف اسلام منصوبوں کو شکست دینے کے سلسلے میں باوجود بے سروسامانی کے جو بے لوث قربانیاں علماء کرام نے دی ہیں۔ ان کی نظیر نہیں مل سکتی

علماء اسلام اور جہاد۔

جیسا کہ ہم نے قبل ازیں بیان کیا ہے کہ مسلمانوں کی حیاتِ ملی ہمیشہ جہاد سے وابستہ رہی ہے۔ جب تک مسلمانوں میں جہاد کا سلسلہ جاری رہا۔ مسلمانوں کی عظمت اور ہیبت سے دنیا کانپتی تھی۔ اور اسلام بھی روز بروز بڑھتا جاتا تھا۔ لیکن جب مسلمانوں نے جہاد چھوڑا۔ اور نفس پرستی کے دھندوں میں مصروف ہوگئے۔ تو مسلمانوں کا زوال شروع ہوا علماء اسلام کی قربانیوں کا اندازہ چند واقعاتِ ذیل سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ جو اسلامی تاریخ میں کافی اہمیت کے حامل ہیں۔

(۱) ہندوستان اور پاکستان کی سرزمین میں اسلام نے اس وقت قدم رکھا۔ جب کہ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں مجاہدین اسلام یہاں آئے۔ جیسا کہ زینی دحلان نے اپنی کتاب فتوحاتِ اسلامیہ میں لکھا ہے۔ ان اولین مجاہدین کی تعداد چھ ہزار تھی۔ ان میں باقاعدہ علماء و قضاۃ موجود تھے۔ بلکہ سلف کی عام حالت کے مطابق اکثریت اہل علم کی تھی۔ اور اُن کے مجاہدانہ کارناموں کا نتیجہ تھا۔ کہ یہ ظلمت کدہ نور ایمان سے معمور ہوا۔ اور آج تک معمور ہے۔ پاکستان کا موجودہ دارالسلطنت "کراچی" ان بزرگوں کے مفتوحہ رقبہ کا ایک حصہ ہے۔

(۲) اسلام کے دوسرے مجاہد اعظم جنہوں نے اس ظلمت کدہ میں چراغِ ایمان روشن کیا۔ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ خود علم حدیث کے بہت بڑے عالم یا مغرب زدہ طبقے کی اصطلاح میں ملا تھے۔ دیکھو تاریخ ابن خلکان ص ۸۶ ج ۲۔

وکان مولعا بعلم الحدیث وکانوا یسمعون الحدیث من بین یدیہ وھو یسمع وکان یستفسر الاحادیث۔

اس کے علاوہ اُن کے لشکر میں شرعی فیصلہ جات کے لئے قضاۃ ــــــــ اور درس علم کے لئے علماء کرام ہمراہ تھے۔ بلکہ فاتحانہ حملہ میں۔ شیخ ابوالحسن خرقانی کا جبہ بھی لشکر کا ہمراہ تھا۔ اکثریت ان مجاہدین کی تھی۔ جو دین کا علم رکھتے تھے۔ ان حضرات کی قربانیوں سے ہند فتح ہوا۔

(۳) اسلام کا تیسرا مجاہد جس نے نہ صرف ہندوستان کو فتح کیا بلکہ ہندوستان میں باقاعدہ مستقل حکومت کی بنیاد ڈالی۔ جو کسی نہ کسی شکل میں ۱۸۵۷ء تک موجود رہی۔ ....

فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ امام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ سلطان غوری کے لشکر پر ہندوستان کے حملہ کے وقت روزانہ صبح کو درس قرآن دیا کرتے تھے۔ اُس فتح کی تحریک بھی ہندوستان کے ایک صوفی عالم خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی طرف سے ہوئی تھی۔ تحریکِ فتح ہند کا سبب خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ کا وہ خط تھا۔ جس میں انہوں نے سلطان غوری کو لکھا۔ کہ مجھے خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہند کی فتح محمد غوری کے لئے مقدر ہے۔ اس خط کا یہ اثر ہوا۔ کہ آپ نے فوراً علماء و فضلاء اور مجاہدین اسلام کا ایک لشکر تیار کیا۔ اور حضور علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل کے لئے جہاد ہند کے لئے بڑھے اور ہندوستان آپ کے ہاتھوں فتح ہوا۔ ہمارے سابقہ نظام تعلیم کے پیش نظر اسلامی فتوحات کا سلسلہ جن اسلامی لشکروں سے وابستہ رہا ہے۔ اُن کے افراد سب تعلیم یافتہ ہوتے تھے۔ اور تعلیم کا کوئی دوسرا نظام دینی تعلیم کے سوا اُس زمانے میں موجود نہ تھا۔ اس لئے یہاں افسرانِ فوج سب کے سب علماء یا مغرب زدہ طبقہ کی اصطلاح میں مُلا ہوتے تھے کوئی شخص یہ دعوٰے نہیں کر سکتا تھا۔ کہ مندرجہ صدر تینوں مجاہدین کی فوج میں یا فتوحاتِ اسلامیہ کے کسی بھی گزشتہ جہاد میں کوئی گریجویٹ یا مسٹر موجود تھا۔ مجاہدینِ اسلام کی قربانیوں سے جو ملک بھی اسلام کے مفتوحہ دائرہ میں آیا ہے وہ سب علماء کرام یا علماء کے زیر اثر مسلمانوں کی کمائی ہے۔ دورِ مغربیت میں ہم نے کچھ کمایا نہیں۔ بلکہ کھویا ہے۔ یہ تمام مُلا کی دستار کی کمائی ہے نہ مسٹر پتلون کی۔ بلکہ دستار نے جو کچھ کمایا۔ پتلون نے کھایا۔ اور مُلا کو گالی دے دے کر کھایا۔

سکھ اور انگریزی اقتدار کے خلاف جہاد اور علماءؒ

ان دو بڑی طاقتوں کے خلاف سب سے پہلا جہاد حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اسماعیل شہید اور مولانا عبدالحی صاحب اور ان کے دیگر رفقاء نے کیا۔ جن میں اکثریت علماء کی تھی۔ ۱۲۳۹ھ میں ان حضرات نے جہاد کی تیاری شروع کی۔ جب مجاہدین کی تعداد دو ہزار کو پہونچی تو آپ نے کوچ کا حکم دیا۔ کچھ دن ٹونک میں قیام فرما کر اجمیر اور لیدانا ہی دہلی تشریف لائے سیل مرحمہ ۱۲۴۱ھ مطابق ۱۸۲۶ء کو دیوبند بہاولپور پانی پت، کرنال، تھانیسر وغیرہ سے گذرتے ہوئے بالیر کوٹلہ پہونچے اور وہاں ممدوٹ سے بہاولپور حیدر آباد سندھ شکارپور خان گڑھ (حال جیکب آباد) ڈھاڈر درہ بولان پشین قندھار سے ہو کر کابل پہونچے اور کابل سے پشاور تشریف لائے۔ اور نوشکی قیام کر کے نوشہرہ پہونچے۔ اسی اثناء میں سیکڑوں بندگان خدا نے بیعت کی جب ۱۲۴۲ھ میں لوگوں نے آپ سے بیعت کی تو آپ کی قیادت کے تحت سردارانِ پشاور اور یوسف زئی اور ہندوستانی مجاہدین کی مجموعہ فوج کی تعداد ایک لاکھ تھی جو امیر المومنین سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہر حکم پر جان فدا کر دینے کے لئے تیار تھی۔ اس وقت یہ تعداد ہندوستان کو دوبارہ فتح کرنے اور سکھ انگریز کی متحدہ طاقت کو شکست دینے کے لئے کافی تھی۔

افسوس علماء کرام کی اس مقدس جماعت کی مخالفت اگر اقتدار پرست سرداران درانی اور امراء اور قبر پرست پیروں کی طرف سے نہ کی جاتی تو ہندوستان کی تاریخ دوسری ہوتی۔ انگریز ہندو سکھ راج کا نام ونشان تک نہ ہوتا بلکہ مدت ہوئی کہ بعد خلافتِ راشدہ کے طرز پر ایک ایسی مثالی حکومت قائم ہو جاتی جو تمام عالم اسلام بلکہ کل دنیا کی راہنمائی کرتی۔ لیکن اقتدار اور دولت کے پرستوں نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق اس مقدس جماعت کی مخالفت شروع کی۔ جس کے نتیجہ میں علماء کرام کی ایک بڑی تعداد کو خود اپنی قوم کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرنا پڑا۔ جو بقول سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے وجود کا مکھن تھا۔ آج بھی یہی مرض ہے کہ جن لوگوں کو مذہب سے صورۃً و سیرۃً کوئی تعلق نہیں وہ دعویٰ دار مذہب بن کر موریوں پر پرس رہے ہیں۔ علماء کرام کا استقلال دیکھو کہ علماء کے ساتھ خود مسلمان امراء کے ہاتھوں خونی غداری کا یہ واقعہ ۱۲۴۶ھ کو پیش آیا لیکن بقیۃ السیف علماء نے آزاد قبائل کے کوہستان میں بیٹھ کر تقریباً ایک سو آٹھ برس تک یعنی قیام پاکستان تک اپنے مشن کو کسی نہ کسی صورت میں جاری رکھا۔

جہاد حریت ۱۸۵۷ء

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو عام طور پر چربی لگے ہوئے کارتوس کے ہنگامی واقعہ سے منسوب کیا جاتا ہے

یہ انتساب اس حد تک درست ہے کہ اس معاملہ نے ماچس کا کام دیا لیکن مٹی کے کسی ڈھیلے یا راکھ کے ڈھیر کو اگر آپ ماچس رگڑ کر لگائیں تو کیا آگ بھڑک سکے گی؟ ہرگز نہیں، البتہ اگر آپ اُسی ماچس کو ایندھن یا کوئلہ پر رکھ دیں گے۔ تو فوراً آگ بھڑک جائے گی ایسا کیوں ہوتا ہے اس لئے کہ ایندھن اور کوئلہ میں آتشی مواد پہلے سے موجود تھے اور خاک یا راکھ میں نہیں تھے ماچس کا کام موجود کو بھڑکانا ہے معدوم کو موجود کرنا نہیں۔ ۱۸۵۷ء میں فوجی اور غیر فوجی اس لئے بھڑک کر مشتعل ہوئے۔ کہ ان کے قلوب میں انگریزوں کے خلاف بغض ونفرت کا آتشی مواد پہلے سے موجود تھا۔ اور وہ مواد خود انگریزوں کا پیدا کردہ تھا۔ جس کے اسباب حسب ذیل تھے۔

(۱) انگریزوں نے سمجھا کہ مسلمانوں کا اقتدار پرست اور امراء طبقہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ اور عام مسلمانوں کو نوکری وغیرہ کا لالچ دلا کر وہ اپنے وصعب کا بنا سکتے ہیں۔ لیکن علماء کا طبقہ ایسا ہے کہ وہ کسی طرح ان کے قابو میں نہیں آ سکتا اس لئے ان کو خطرہ تھا کہ علماء کا طبقہ کسی بھی وقت علم جہاد بلند کر کے ان کا اقتدار ختم کر سکتے ہیں، کیونکہ مسلمانوں میں ان کا وقار موجود تھا۔ اس لئے انگریزوں کو برطانوی راج کے استحکام کے لئے علماء کو ختم کر دینے کی فکر ہوئی۔ چنانچہ اسی اسکیم کے ماتحت گورنر زوبی نے صاف الفاظ میں رپورٹ کی، کہ شرعی عدالتوں اور محکمہ قضا کی وجہ سے علماء کا وقار مسلمانوں میں بڑھ رہا ہے لہذا ان کو ختم کر دینا ضروری ہے۔

علماء کے وقار کو ختم کر دینے کی غرض سے انگریزوں نے شرعی عدالتوں کو ختم کیا۔ اور دینی تعلیم اوقاف کو ضبط کیا۔

(۱) چنانچہ گورنر زوبی کی رپورٹ کے بعد انگریزوں نے شرعی عدالتوں اور قاضیوں کو ختم کر دینے کا اعلان کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پہلے کی

آزادی کی موت

گزشتہ سے پیوستہ

از: مولانا محمد اشفاق خان صاحب غزنوی کرشن نگر لاہور

ی ہوائی جہاز اور بمباری کا منظر:- یہ چھوٹے
ے جو تمہارے سامنے فضا میں اڑتے پھرتے ہیں ان
ے یا حدود قہار ہوائی جہازوں کا کام لے لیتے ہیں۔
ہیں بڑی بڑی فیکٹریاں قائم کرکے ہوائی جہاز تیار کریں۔
دہ ذرہ ان کے لئے ہوائی جہازوں سے زیادہ احسن کام دے
یہ چیتر پرندے وہ بمباری کرتے ہیں۔ جس سے
بوار لشکر اور بڑے بڑے جسیم ہاتھی تباہ برباد ہو جاتے
ں کی پوری فوج و سپاہ کا یہ حال ہو جاتا ہے جس طرح
ے آگے کا کھایا ہوا بھس۔ کیا تم نے طاقت کے نشہ میں
مہ (بادشاہ حبشہ کی طرف سے یمن میں ایک حاکم)
جو بہت سا لشکر اور ہاتھی لیکر خانہ کعبہ کو مسمار کرنے
وہ خانہ کعبہ کی طرف کیا بڑھ رہا تھا۔ گویا اپنی موت و ہلاکت
ورسوائی کی طرف بڑھ رہا تھا یکایک خدائی و فضائی بیڑے نے
ادر آناً فاناً اسے اپنی بمباری سے تباہ کردیا۔ خدائی فضائی
ا۔ سمندر کی طرف سے سبز اور زرد رنگ کے چھوٹے
پرندوں کا غول تھا جن کی چونچ اور پنجوں میں چھوٹی چھوٹی
تھیں۔ جو انہوں نے اس لشکر پر برسائیں۔ خدا کی قدرت سے وہ کنکر
ین بندوق کی گولی، اور توپ کے بم سے زیادہ کام کرتی تھیں
نکر ایک طرف سے گھس کر دوسری طرف نکل جاتی اور ایک
طرح کا سمی (زہریلا) مادہ چھوڑ جاتی۔ جس سے آدمی وہیں
رجاتا تھا۔

الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل، الم یجعل کیدھم
یل وارسل علیھم طیرًا ابابیل ترمیھم بحجارۃ من
فجعلھم کعصف ماکول (الفیل پ ۳۰)

عذاب کا کوڑا:- رب المشرقین والمغربین جب اپنے
کا کوڑا برساتے ہیں تو زبردست ڈیل ڈول والی قوم عاد اولیٰ
متعلق خود ہی گواہی دیئے رہے ہیں۔ کہ اس وقت دنیا میں
قوم جیسی کوئی قوم مضبوط و طاقتور نہ تھی، ان کی عمارتیں
ی اگر یا وہ یکتائے زمانہ تھی اور قوم ثمود جس کی تمدنی ترقی
ئت کا یہ حال تھا کہ پہاڑ کے پتھروں کو تراش کر بڑے بڑے
ر مضبوط قلعے بناتے تھے۔ گویا اپنے زمانہ میں بڑے ترقی یافتہ
سر و سامان سے لیس تھے! اور فرعون جیسا جابر و ظالم زبردست
ر توت والا۔ سب کے سب صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح
دے جاتے ہیں۔ اور یہ سر و سامان ان کے کسی کام نہ آسکے

الم تر کیف فعل ربک بعاد ارم ذات العماد التی لم
یخلق مثلھا فی البلاد وثمود الذین جابوا الصخر بالواد وفرعون
ی الاوتاد الذین طغوا فی البلاد فاکثروا فیھا الفساد فصب
علیھم ربک سوط عذاب ان ربک لبالمرصاد (پ ۳۰ سورۃ
الفجر) ترجمہ: تو نے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے عاد کے

سارے شہروں میں اور ثمود کے ساتھ، جنہوں نے تراشا پتھروں کو
وادی میں اور فرعون کے ساتھ وہ میخوں والا۔ یہ سب تھے۔
جنہوں نے بہت سر اٹھایا ملکوں میں پھر بہت ڈالی ان میں خرابی
پھر پھینکا ان پر تیرے رب نے کوڑا عذاب کا بیشک تیرا رب لگا ہے
رگھات میں (ترجمہ شیخ الہند رح)

ہوا:- یہ ہوا جس پر تمہاری زندگی اور زندگی کی تمام شورشوں
کا دار و مدار ہے جس کا اور تمہارا ہر وقت کا چولی دامن کا سا ساتھ
ہے۔ اگر رب شرق و غرب کی حکومت تمہارے خلاف اعلان جنگ
کردے۔ تو تمہارا یہ سب سے بڑا رفیق حیات ہر وقت و ہر لحظہ
کا انیس و غمخوار بھی تمہارے خلاف خدائی لشکر میں صف آرا نظر آتا ہے
اور یہی حیات بخش ہوا۔ رسوا کن و ذلیل موت کا پیغام بن جاتی ہے
پھر یہی سب سے بڑا ہمدرد و دوست نہایت کامیاب اور زبردست
دشمن ثابت ہوتا ہے۔ یہی ہوا تمہارے مضبوط و محفوظ، ناقابل
تسخیر قلعوں کو توڑ کر رکھ دیتی ہے۔ ولما جاء امرنا نجینا ھودًا
والذین اٰمنوا معہ برحمۃ منا ونجینٰھم من عذاب غلیظ۔
(ھود پ ۱۲) ترجمہ:- اور جب پہنچا حکم ہمارا بچا دیا ہم نے ہود کو اور جو
لوگ ایمان لائے تھے اس کے ساتھ اپنی رحمت سے اور بچا دیا ان کو
ایک بھاری عذاب سے،

دیکھو، ہود علیہ السلام کی سرکش و نافرمان قوم پر اسی قسم کا عذاب
آیا تھا۔ "یعنی سات رات اور آٹھ دن مسلسل آندھی کا طوفان آیا۔ مکان
گر گئے، چھتیں اڑ گئیں درخت جڑ سے اکھڑ کر کہیں کے کہیں جا پڑے۔ ہوا
ہوا ایسی مسموم تھی۔ کہ آدمی کی ناک میں داخل ہو کر نیچے سے نکل جاتی
اور جسم کو پارہ پارہ کر ڈالتی تھی" (حاشیہ علامہ عثمانی رح)

زمین:- یہ زمین، جس پر تمہاری تمام طاقتوں اور مادی
ترقیوں کا دار و مدار ہے۔ جس نے تمہارے تمام مہلک انسانیت ہتھیار
و آلات آغوش حفاظت میں رکھے ہوئے ہیں۔ اور جس کی وسعت
قلبی نے تمہارے غرور و تکبر علو و تمرد کے پھیلنے اور بڑھنے کے لئے میدان
کھلا چھوڑ رکھا ہے، اور یہ زمین جسے تم اپنے مغرورانہ قدموں سے
شب و روز روندتے ہو اور اپنی من مانی کاروائیوں کے سبب جہاں
سے چاہتے ہو کھود ڈالتے ہو اور جہاں چاہتے ہو۔ ہزاروں من
وزنی عمارتیں اور قلعے بناتے ہو۔ یہی اور یقین کرو صرف یہی زمین
جس پر تم نے حفاظت و سلامتی کے لئے بڑے بڑے مضبوط و
مستحکم قلعے بنا رکھے ہیں۔ خدائی فوج و سپاہ اور سامان عذاب
و عتاب الٰہی کا ایک زبردست ہتھیار ہے۔ جب کبھی رب مشرق
و مغرب کی حکومت کا نافرمان اور باغی انسانوں کے خلاف اعلان
جنگ ہوتا ہے۔ تو یہ ان انسانوں کی بستیوں کو ہلاک و برباد
کر دینے کا واحد ذریعہ بن جاتی ہے۔ اسی زمین کی امنے اسی جنبش
نے کتنے مغرور و متکبر، مادی سر و سامان سے لیس اور تمدن
و تہذیب کی بلند چوٹیوں کو سر کرنے والے جابرہ کے بڑے بڑے

ان میں خاک کے ہزاروں من وزنی ڈھیر کے نیچے دفن کر دیا۔ جس طرح
کہ یہاں کبھی آبادی و انسانی زندگی کے آثار تک نہ تھے،

اگر خدائے برتر و توانا جو ان مغرب و مشرق کی فانی طاقتوں
کا خالق اور انہیں نیست و نابود کر دینے پر قادر ہے۔ اور تمہیں ان
سے زیادہ قوت و شوکت و عظمت و ہیبت دینے پر اسی طرح قادر
ہے جس طرح تمہارے آباؤ اجداد کو اسے اپنے فضل خاص سے اس
دنیا میں تم سے پہلے وہ شوکت و عظمت، وہ رعب و جلال، وہ
ہیبت و سطوت و مقبولیت اور انسانیت کی خدمت کا وہ شرف
عظیم بخشا تھا۔ جس کے سامنے مشرق و مغرب کی شوکت و عظمت
ہیچ ہے اُن کا رعب و جلال رائی کے برابر نہیں۔ ان کی ہیبت
و سطوت پاسنگ بھی نہیں اور ان کی مقبولیت و خدمت انسانیہ
و امن عالم کا جھوٹا دعویٰ شرماتا ہے۔ وہی خدائے برتر و توانا
اگر تمہارے خلاف اس زمین کو ذرا سی بھی جنبش عذاب دیدے،
تو اس پر کا تمام خود ساختہ ساز و سامان حفاظت و بقا، اور آرام
و آسائش تمہاری ہلاکت کا ذریعہ بن سکتا ہے گویا تم نے خود ہی اپنی
ہلاکت و موت، اور ذلت نکبت کا سامان اکٹھا کیا تھا۔ سنو!
اس قسم کا عذاب حضرت صالح علیہ السلام کی سرکش و نافرمان اور
مشرک قوم پر آیا تھا۔ فاخذتھم الرجفۃ فاصبحوا فی دارھم
جٰثمین (اعراف) پس آپکڑا ان کو زلزلے نے پھر صبح کو رہ گئے
اپنے گھروں میں اوندھے پڑے،

آب:- پانی اگرچہ انسانی زندگی کے لئے ہوا اور
زمین سے کم ضروری نہیں اور اس کے بغیر انسانی و حیوانی زندگی
کا بقاء ممکن نہیں ہے۔ لیکن حیات انسانی کا اتنا بڑا خدمت گار
اور محسن و مربی بھی۔ خدائے احکم الحاکمین کی فوج کا ایک رکن ہے
اور یہ بھی خدائی لشکر میں انسانوں کے خلاف صف بستہ نظر آتا ہے
جب کبھی بھی خدائی حکومت کی طرف سے سرکش و نافرمان انسانوں
کے خلاف اعلان جنگ ہوتا ہے اس نے بھی اپنی ہلاکت خیزیاں
خیز طاقت کا ایک تاریخی مظاہرہ کرکے انسانوں کو بتلا دیا ہے۔
کہ میں اگرچہ انسانوں کی خدمت کے لئے وقف ہوں اور ایک
خدائی خدمتگار ہوں۔ گوناگوں فائدوں اور انسانی حیات کے لئے
قدرت کا ایک کھلا اور عام فیضان ہوں۔ میں اگرچہ بے دست و پا
ہوں۔ اور ضرر رسانی کے لئے اگرچہ مجھ میں ایک ادنیٰ کانٹا بھی نہیں
ایک شجر بے خار ہوں۔ کبر و نخوت کا علو اور ظلم و تشدد کا عنصر اگرچہ
مجھ میں سرے سے موجود بھی نہیں رکھتی۔ ناصح سیل ہوں۔ کسی دشمن
کے سامنے میں اگرچہ اپنے پاؤں تک پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ لیکن
میں خدائے احکم الحاکمین کا فرمانبردار و مطیع ہوں۔ میں سرکش و
نافرمان انسانوں کے لئے بحکم خداوندی سراسر زحمت ہوں۔ میں
گوناگوں مضرتوں اور نہایت بے کسی اور بے بسی کی انسانی موت
کے لئے قدرت کا ایک کھلا اور عام پیغام ہوں۔ میں سراپا خونخوار
دست و پا ہوں میرے ایک ایک قطرے کے اندر ہزار ہزار خار مغیلاں
ہیں۔ جو باغی انسانوں کے گوشت و پوست میں اتر جانے کے
لئے ہر وقت تیار ہیں۔ بڑی بڑی مغرور گردنیں، میری چال شاہانی
اور عذابی روانی سے گھوم کر میرے مقدموں آگری ہیں۔ کتنے
پہاڑوں کی کمر ان کو میری لکڑ دانے توڑ کر رکھ دیا ہے۔ اور
کتنے بلند و بالا پہاڑوں اور درختوں کی چوٹیوں اور انسانوں
کی مغرور و سرکش کھوپڑیوں کو میری ژالہ باری نے پیس کر خاک کے

بقیہ :- خطبہ صدارت

تعداد جو ع۱۷۵۶ھ تھی اس اعلان کے بعد ع۱۸۶۶ء تک پہونچی (تاریخ مسلمانان ہند ڈاکر ہنٹر)

(۲) مسلمانوں کے ارباب خیر حضرات نے اسلامی اور دینی تعلیم کے لئے جو جائدادیں وقف کی تھیں ۔ انگریزی حکومت نے ضبطی کا اعلان کیا ۔ ان موقوفہ جائدادوں کی مقدار بقول جیمس گرانٹ ممتمد بنگال کے چوتھے حصے کے برابر تھی ۔

(۳) وقف ہگلی جس کو حاجی محمد حسن نے دینی تعلیم کے لئے باقاعدہ وقف کیا تھا ۔ ان کو ضبط کر کے انگریزی تعلیم پر صرف کیا گیا ۔ اور دینی مدرسہ کو کالج میں تبدیل کیا گیا ۔ اس کالج کے طلبہ کی تعداد تین سو تھی ۔ جن میں صرف تین طالب مسلمان تھے ۔

(۴) مسلمانوں کو پولیس فوج عدالت اور انتظامی عہدوں سے ایک بہت بڑی حد تک محروم کیا گیا ۔ یہاں تک کہ کلکتہ جیسے شہر میں مسلمانوں کے پاس چٹھی رسانی اور چپڑاسی کے سوا کچھ نہ تھا ۔ تاریخ ڈاکٹر ہنٹر ص ۱۹۴ ، ص ۱۵۸ یہ سب کچھ مسلمانوں کے دین اور دنیا تباہ کرنے کا سامان تھا ۔ جس کو عام مسلمانوں اور بالخصوص علمائے اسلام نے محسوس کیا اور ان کو انگریزوں کے اس طرز عمل سے دکھ پہونچا اور انگریزوں سے ان کو سخت نفرت پیدا ہو گئی

(۵) اس کے علاوہ ہندوستان کی طویل المدت اسلامی دور حکومت میں کبھی بھی کسی کے مذہب پر اعلانیہ اعتراضات نہیں ہوئے تھے ۔ لیکن بقول ہنٹر عیسائی پادری برملا و برسر بازار اسلام پر توہین آمیز اعتراضات کرتے تھے بغض و نفرت کی یہ وہ آتشی مواد تھے جن پر کارتوسوں والے معاملہ نے ماچس کا کام دیا ۔ علمائے کرام کی طرف سے سب سے پہلے حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی دور رس نگاہ قبل از وقت ان نتائج تک پہونچی جو انگریزی راج سے پیدا ہونے والے تھے ۔ چنانچہ آپ نے فتاویٰ عزیزی میں ایک مفصل جواب کے ضمن میں یہ صاف لکھ دیا ۔

دریں تقدیر معمورہ انگریز و اشباہ الیشاں بلا شبہ دار الحرب است شاہ صاحب موصوف چونکہ علماء ہند کے استاذ الکل تھے ۔ اس لئے آپ کے اس فتویٰ نے جنگ حریت کے لئے سنگ بنیاد کا کام دیا اور جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں علماء کرام کی شرکت کا محرک ہوا اس جنگ میں مسلمانوں نے عموماً اور علماء کرام نے خصوصاً اپنے اسلاف کے مجاہدانہ کارناموں کی یاد تازہ کر کے اس بیدردی سے لڑے کہ قریب تھا کہ ہندوستان میں انگریزی حکومت صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ۔ چنانچہ انگریزی افسروں نے ہندوستان سے فرار ہونے کیلئے بحری جہاز بھی طلب کئے تھے اور جہاز پہونچ بھی گئے تھے ۔ لیکن مسلمانوں کے زر پرست اور جاہ پسند اسلام دشمن طبقہ کی غداری یہاں بھی انگریزوں کے کام آئی اور انہوں نے لالچ میں آکر انگریزوں کو کامیاب بنا دینے کیلئے وہ غداری کی کہ مسلمانوں اور علماء کرام کی تمام قربانیاں رائیگاں گئیں اور انگریزوں کی شکست کو انہوں نے فتح میں تبدیل کیا اور فتح کے بعد انگریزوں نے مسلمانوں اور علماء کو اس بیدردی کے ساتھ قتل کیا کہ خون کی ندیاں بہہ گئیں ۔ جو مختصراً درج ذیل ہے ۔

بقیہ : پچیس سالہ جلاوطن انقلابی

جو کچھ دیکھتا ہوں یہ تو ندوۃ العلما کا مشن ہے آپ نے اس پر کیوں چھاپہ مارا ؟ آپ دیوبند کے مولویوں ہی سے کام لیجئے یہ تو آپ نے ہم سے لڑائی کا محاذ پیدا کر دیا ''

اس پر آپ نے انہیں اپنا پروگرام سمجھایا کہ آپ مسجدوں کی تنظیم کرنا چاہتے ہیں آپ ایک گریجوایٹ اور ایک مولوی کو ملا کر ایک آدمی مانتے ہیں ۔ مسجد میں خطبہ اور امامت مولوی کا کام ہو گا اور محلے کا تمام اقتصادی پروگرام اس گریجوایٹ کی نگرانی میں ہو گا مسجد میں جھاڑو دینے والا آدمی میٹرک تک پڑھا ہوا ہو گا اسی طرح کوئی دوسرا خادم بھی میٹرک سے کم درجہ کا نہ ہو گا ۔ مسجد میں ایک لائبریری ہو گی ۔ محلے کی تمام خیرات مسجد کے فنڈ میں جمع کی جائے گی ۔ مولوی حمید الدین فراہی سن کر فرمانے لگے آپ نے یہ بات ہم سے تو کہہ دی لیکن کسی اور سے نہ کہہ دیں اگر حکومت کو علم ہو گیا تو وہ کبھی اس تحریک کو چلنے نہ دیگی میں جا کر مولانا شبلی سے اس کا ذکر کرونگا وہ علی گڑھ کے تمام اولڈ بوائز کو جو ان کے شاگرد ہیں خاص طور پر خط لکھیں گے ۔ چنانچہ وہ سب آپ کی مدد کرینگے

انہی دنوں یورپ کی قوموں نے جنگ طرابلس اور جنگ بلقان شروع کر دی ترکوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی تدبیریں سوچی جانے لگیں ۔ ہندوستان کے غیور مسلمانوں کے لئے بھی نازک وقت تھا ۔

شیخ الہند مولانا محمود حسن رح بھی بے چین تھے کہ کس طریقے سے اس مصیبت کا مقابلہ کیا جائے انہوں نے غور فرمایا تو یہی معلوم ہوا کہ ہندوستان کی غلامی یعنی ہندو بیرون ہند کے مسلمانوں کے خلاف دشمن کی مدد کر رہی ہے چنانچہ ان تمام مسلمانوں کی نجات کا راستہ یہ سوچا کہ ہندوستان کو اس غیر طاغوتی حکومت کی لعنت سے پہلے پاک کیا جائے اس کے لئے ہندوستان سے باہر اسلامی حکومتوں سے راہ و رسم پیدا کر کے ان سے امداد حاصل کرنا ضروری تھا ۔ دوسرے ہندوستان کے اندر بسنے والی اقوام میں اتفاق پیدا کرنا اہم امر تھا ۔

مولانا شیخ الہند کا اشارہ

ہندوستان سے باہر تعلقات پیدا کرنے کے لئے آپ کے پاس حضرت مولانا عبید اللہ رح سندھی سے بڑھ کر کوئی اور سیاستدان نہ تھا لہذا آپ کو کابل کی طرف جانے کا اشارہ کیا اور خود حجاز کوچ کرنے کا ارادہ کیا آپ ہندوستانی مسلمانوں کی تربیت میں مصروف تھے اس لئے اپنے استاد کے اشارے کی طرف توجہ نہ کر سکے ۔ لیکن جب مولانا شیخ الہند رح نے اس امر کی طرف زیادہ توجہ کی تو آپ ہندوستان چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ۔ زاد راہ پاس نہیں باقاعدہ پروگرام سامنے نہیں لیکن استاد کے ارشاد پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھے ۔ چنانچہ کابل پہنچنے کی سکیم سوچنے لگے ۔

آپ نے جس حالت میں ۱۳۳۲ھ سے ہندوستان میں زندگی بسر کی اس سے حکومت ہند خوب واقف تھی آپ کا نصب العین تو کسی سے مخفی نہ تھا ۔ لیکن آپ کا کام اتنا تیز نہ تھا کہ حکومت آپ کو معطل کرنا ضروری سمجھے آپ کی معیت میں سی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ کے جو لوگ مقرر ہوئے ان سے آپ کا برتاؤ اچھا رہتا اس کا آپ کی آزادی میں کافی اثر تھا ۔ جیسا کہ پہلے ذکر کر

الہند محمود حسن رح کو رخصت کرنے کے لئے گیا تھا ۔ آپ اپنی ... سے واقف تھے آپ نے بڑی بڑی امیدیں باندھ ... کی کوشش : کی آپ کو خیال تک نہ تھا کہ کابل پہنچ کر ... سے کم عرصہ میں اپنا ارادہ کسی ذمہ دار افسر پر ظاہر ... خوش ہوتے تو محض اس وجہ سے کہ خدا نے آپ کو ... کا حکم مانتے ہوئے ملک چھوڑنے کی توفیق عطا فرمائی ۔

پشاور میں مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس ... آپ ان میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہو گئے مولانا ... شوکت علی مرحوم بھی وہاں پہنچے آپ نے ایک رسالہ تبلیغ ... سے لکھا جسے انیس احمد بی ۔ اے ۔ نے اجلاس میں ... زادی کا چرچا ہوا ۔ آپ خود ایک پرجوش تقریر ارشاد ... عش عش کر اٹھے ۔ اس کے بعد آپ گوٹھ پیر جھنڈا ... الرشاد میں پہنچے وہاں مولانا عبد اللہ لغاری سے کچھ رقم ... کہا اور کابل روانہ ہونے کا اشارہ کیا ۔ انہوں نے رقم ... ہونے کی تیاری شروع کر دی اس کا علم پیر رشد اللہ ...

بقیہ :- آزادی کی موت

ہلاکت کا اندازہ کرنا چاہتے ہو ۔ تو حضرت نوح ... کا زمانہ یاد کرو ۔ حتیٰ اذا جاء امرنا وفار التنور ...

ترجمہ :- یہاں تک کہ آ پہنچا حکم ہمارا ۔ اور جوش مارا ... یعنی نوح علیہ السلام کشتی تیار کرتے رہے ، یہاں تک ... موافق خدا کا حکم پہنچ گیا ۔ بادلوں کو کہ برس پڑیں ... پڑے ، اور فرشتوں کو کہ تعذیب وغیرہ کے متعلق ... منصبی ادا کریں ، تو اوپر سے بارش آئی اور نیچے ز... سے چشموں کی طرح جوش مار کر پانی ابلنے لگا حتیٰ ... پکانے کے تنوروں میں بھی جہاں آگ بھڑکی ہوتی ہے ... ابل پڑا الخ ..... (حاشیہ علامہ عثمانی رحم)

ناظم مرکزیہ کا دورۂ سندھ و بلوچستان

لاہور ۲ / اکتوبر ۔ حضرت مولانا محمد عبد القادر قاسمی ناظم مرکزی جمعیۃ ... مغربی پاکستان حسب ذیل پروگرام کے مطابق سندھ اور بلوچستان کے دورہ پر ... رہے ہیں متعلقہ احباب دورہ کو کامیاب بنانے میں تعاون کریں یاد رہے ... مولانا محمد عبید اللہ صاحب درخواستی کی معیت میں ہو گا مگر آپ ۲۶ / اکتوبر ... دورہ میں شامل نہیں ہونگے ۔ ۔ ۔ غازی ...

تاریخ	دن	مقام	تاریخ	دن	مقام
۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ / اکتوبر	جمعہ تا اتوار	جلسہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان	۲۷ / اکتوبر	اتوار	شاہ پور ...
۱۴ /	...	پیر تیام ملتان	۲۸ /	...	روانگی
۱۵ ، ۱۶ ، ۱۷ /	منگل تا جمعرات	جمعیۃ کانفرنس بہاولپور لیاقت پور	۲۹ /	منگل	...
۱۸ /	جمعہ	سکھر	۳۰ /	بدھ	تھل ...
۱۹ /	ہفتہ	شکار پور	۳۱ /	جمعرات	...
۲۰ /	اتوار	ٹھل ضلع جیکب آباد	یکم نومبر	جمعہ	جا...
۲۱ /	پیر	لاڑکانہ		

نوٹ :- اس دورہ میں دفتری ... بحال تنظیم رضا کاران کا استحکام ... کی وضاحت اور رسالت خاطر ... جمعیۃ مرکزیہ کی کہانیں اور ... کے خصوصی اجتماع میں ...

۲۲ / ، بدھ ، دادو ضلع لاڑکانہ
۲۳ / ، بدھ ، حیدر آباد سندھ
۲۴ / ، جمعرات ، نوابشاہ نواب پور ضلع نوابشاہ
۲۵ / ، جمعہ ، ٹنڈو محمد خان ضلع نوابشاہ

سہ روزہ
ترجمان اسلام لاہور
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن
زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

رجسٹرڈ نمبر ایل
چیف ایڈیٹر
غلام غوث ہزاروی
مسئول: عبدالواحد
معاون: عبدالقادر قاسمی
مینیجنگ ایڈیٹر
غازی خدا بخش

ٹیلیفون نمبر
بدل اشتراک
سالانہ ۶/ روپے
ششماہی ۳/۸ روپے
قیمت
فی پرچہ: دو آنے

جلد ۱ | ۱۲، ۱۴، ۱۶ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۵، ۷، ۹ دسمبر ۱۹۵۷ء موافق ۲۰، ۲۲، ۲۴ مگھر ۲۰۱۴ بکرمی | شمارہ ۴۳، ۴۴، ۴۵

جہاد اسلامی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ الجہاد ماض الی یوم القیامۃ۔ کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ دنیا میں ہزاروں انقلابات آئیں ہزاروں نظریے بدل جائیں مگر جو بات آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہو کر رہے گی۔ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں آسکتی۔ مرزائے قادیانی نے انگریز کی خاطر جہاد کو حرام قرار دیا مگر ایسے ہزاروں کذابوں کی متفقہ جدوجہد سے بھی آپ کے فرمودہ جات میں سر مو فرق نہیں آیا اور نہ آسکتا ہے۔ ایک جگہ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق کہ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر ڈٹی رہے گی (او کما قال) اللہ کی شان کہ دین اسلام کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے ائمہ دین فقہاء اسلام اولیاء کرام اور سلاطین اسلام سے کرائی۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آنے والے نئے دور کے عین مطابق اسلامی علوم کے جواہر پارے بکھیر رکھ دیئے جن سے آج تک تشنگان علوم جھولیاں بھر رہے ہیں۔ آپ کے پاک خاندان کا زمانہ گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت کے لئے حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے خاندان کو چن لیا۔ آپ کے ذریعہ دار العلوم دیوبند قائم کیا۔ جس سے لاکھوں مخلوق خدا نے مستفید ہو کر اسلام کی شعاعوں سے عرب و عجم کو منور کیا۔ آج بلا مبالغہ لاکھوں کی تعداد میں دنیا کے ہر ہر خطہ میں فضلاء دیوبند دین متین کی خدمت کر رہے ہیں۔ آج پاکستان کے اندر رفض۔ مرزائیت پرویزیت۔ چکڑالویت۔ الحاد و زندقہ اور ہر طرح کے مذہبی فتنوں اور بے دینیوں کے مقابلہ میں ہر ہر قصبہ ہر ہر شہر میں یہی مجاہدین ڈٹے ہوئے ہیں۔ دشمنوں کے پاس ایک ہی ہتھیار ہے جو سرحد پار کے حریت پسند مجاہدین کو بدنام کرنے اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی مرحوم اور شاہ اسمٰعیل شہید کے نام لیوا غازیوں سے مسلمانوں کو متنفر کرنے کے لئے انگریزوں نے ایجاد

بچنے کے لئے ان کے پیچھے ایسی ہی فوج لگا دی جائے۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد اور پیشگوئی کے عین مطابق یہ حضرات علماء بغیر کسی خوف ملامت کے درس گاہوں خانقاہوں میں مساجد کے ممبروں پر بازاروں اور سڑکوں میں اسٹیجوں پر امریکہ ایشیا اور یورپ کے میدانوں میں مصروف اعلاء کلمۃ اللہ ہیں۔ دوسری طرف پہلی حدیث کے موافق مجاہدین اسلام جہاد بالسیف کے فریضہ کو صدیوں سے مسلسل ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔

خلافت راشدہ تو منہج نبوت پر اسی مبارک رنگ میں رنگی ہوئی تھی۔ اس کے بعد بنو امیہ اور بنی عباس کے زمانہ میں پھر بعد کے زمانوں تک بلا انقطاع اطراف عالم میں جہاد جاری رہا۔

پھر یہ دولت آل عثمان (ترکوں) کے حصہ میں آئی انہوں نے تمام یورپ کے مقابلہ میں سینکڑوں برس تنہا جہاد کیا۔ جب کہ ممالک عرب و افریقہ بھی خلیفہ سے وابستہ تھے۔ ہندوستان میں جہاد شروع ہوا۔ کلکتہ تک جاری رہا۔ ادھر سے بند ہوا۔ دکن میں شروع ہو گیا مغلوں کو زوال ہوا۔ میسور میں جنگ ہوئی۔ بنگال سندھ پر انگریز نے قبضہ کیا تو قبائل اور مجاہدین نے باوجود سازوسامان کی کمی کے پچاس ساٹھ سال انگریزوں کو ناک چنے چبوا لئے ادھر کام سرد ہو گیا تو مصر اور افریقہ میں خمخانہ توحید سے شراب شہادت کے جام بٹنے لگے۔ بعض اخباری اطلاعات کے مطابق الجزائر کے ۵ لاکھ عرب گزشتہ اڑھائی سال میں شہید ہو گئے لیکن یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

وہاں نصرت سے موت و حیات کی کش مکش جاری ہے اور اب نئی خبر یہ ہے۔ کہ ہسپانوی مراکش کے مسلمانوں نے اسپین کے خلاف جہاد شروع کر دیا۔ مجاہدین نے ایک شہر کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔

دشمن کی تازہ دم فوجیں جدید اسلحہ جنگ کے ساتھ ان پر آگ برسا رہی ہیں۔ غازیان کرام آتشیں طوفان کی موجوں سے کھیل رہے ہیں۔ یمن میں بھی برطانوی سامراج کی قبر کھودنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں

اگر ادھر کام ٹھنڈا ہونے لگے ادھر کشمیر میں انشاء اللہ تعالیٰ جہاد جاری ہو جائے گا۔ خدا کرے کہ یہ جہاد انگریز اور امریکہ کی خاطر نہ ہو کہ وہ ہندوستان کو جھکانے کے لئے ہمیں استعمال کریں۔ اور پھر بقول سفیر امریکہ متعینہ دہلی امریکہ ہمارے ہی خلاف نبرد آزما ہو۔ بہر حال۔ (اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے)

جہاد جاری ہے اور جاری رہے گا مسلمان کی جان و مال سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ جب مانگے پیش کرنا ہمارا فرض ہے اور خوشی کا مقام یہ ہے کہ پھر اس کے عوض وہ جنت کی بادشاہت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ۔

تمام اہل اسلام کا فرض ہے۔ کہ وہ عرب مجاہدین کے لئے دن رات اور نمازوں کے بعد دعائیں مانگیں۔ قنوت نازلہ پڑھیں۔

پاکستان کو امریکی پادریوں کی تنظیم میں شامل ہونے سے گریز کرنا چاہیے

سیاسی جماعتیں سیاسی رسہ کشی میں مبتلا ہیں، ہمارے رہنما ہمارے دشمن ہیں

امریکی گندم میں عیسائیت کے جراثیم سموئے ہوتے ہیں، مولانا غلام غوث ہزاروی کی تقریر

پشاور۔ یکم دسمبر۔ ہمارے ملک میں جب بھی امریکہ، برطانیہ یا کسی اور ملک سے کوئی عیسائی مشن آیا ہے تو اس مشن کے پادریوں کو ان میں چھ چھ مرتبہ جلسے کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ انہیں اپنی عیسائیت کا پرچار کرنے کی عام اجازت ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ انہیں کسی مسلمان کو عیسائی بنانے پر بھی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ لیکن بدقسمتی دیکھئے۔ کہ مسلم ملک میں مسلمانوں کی اکثریت میں علماء اسلام کی تقریروں اور

اور یہی اسلامی آئین کا شیوہ ہے۔" یہ الفاظ آج یہاں چوک یادگار
میں جمعیۃ علمائے اسلام سرحد کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے
خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہے۔ جلسہ
عام کی صدارت کے فرائض مولانا گل بادشاہ صاحب نے انجام دیئے
مولانا غلام غوث ہزاروی نے موجودہ حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے
کہا۔ کہ آج ملک میں جو افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی
تمام تر ذمہ داری سیاسی لیڈروں۔ وکلا۔ گورنروں اور وزرار
پر عائد ہوتی ہے۔ ان لوگوں نے محض ذاتی مفاد کی خاطر
قوم و ملک کو تباہ کر دیا ہے۔ جس جماعت کی حکومت،
برسر اقتدار آئی اس نے عوام کو لوٹنے کی کوشش کی۔ آج
کراچی میں ہمارے لیڈر ہماری قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے
پارلیمنٹ میں جمع ہوتے ہیں۔ خود غرض لیڈروں کی وجہ سے
آج ملک میں غنڈہ گردی زوروں پر ہے۔ جس کی تازہ مثال
یہ ہے۔ کہ کل پارلیمنٹ میں چند غنڈے گھس گئے۔ اور انہوں
نے وزرا اور ممبروں کی توہین کی۔ پارلیمنٹ میں ہمارے ممبروں
کا یہ حال ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کو غیر ملکی ایجنٹ اور غدار
تک کہتے ہیں۔ ایسے خود غرض لیڈروں کی وجہ سے ہم بیرونی ممالک
میں رسوا ہو رہے ہیں۔ آج بیرونی دنیا میں ہمارا مذاق اڑایا
جا رہا ہے۔ کیونکہ ہمارے لیڈر صرف اور صرف ذاتی
مفاد کے لئے سب کچھ کرتے ہیں۔ انہیں قومی مفاد کی
ذرہ بھر پرواہ نہیں ہے۔ آج جو لوگ ہماری رہنمائی کا دعوےٰ
کر رہے ہیں وہ ہمارے رہنما نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ہمارے
دشمن ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ملکی مفاد کو مٹی میں ملا دیا ہے۔
دس سال کے عرصے میں ملک میں کوئی تعمیری کام نہیں ہوا۔
سیاسی جماعتیں سیاسی رسہ کشی میں مصروف ہیں۔ ہر
جماعت کا یہ منشا ہے۔ کہ کسی طرح سے وہ برسر اقتدار آ
جائے چاہے قوم جہنم میں ہی کیوں نہ چلی جائے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے ملک کی خارجہ پالیسی کا
ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک میں ایسے لوگ پائے جاتے
ہیں کہ ہماری نجات امریکہ کے پاس ہے انہوں نے کہا کہ موجودہ
حالات میں جب کہ امریکہ اور روس جو دنیا کے زیادہ سے
زیادہ ممالک کو اپنے قبضہ میں کرنے کی کوشش میں مصروف
ہیں ہمیں چاہئے کہ ان دو عظیم ممالک کی کش مکش سے کنارہ
کش رہیں۔ اگر ہم نے کسی ایک کا ساتھ دیا تو ہم ان کے ہائیڈروجن
بموں کا شکار ہو جائیں گے اور ہمارا یہ ملک مفت میں تباہ و
برباد ہو جائے گا۔ اگر اس سے قبل دو عظیم جنگیں لڑی جا چکی
ہیں جس سے کافی جانی و مالی نقصان ہوا ہے اور اگر تیسری
جنگ روس و امریکہ کے درمیان چھڑ گئی تو اس سے دنیا بالکل
تباہ ہو جائے گی اگر ہم اپنی سلامتی چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ
ہم ایسے حالات میں کنارہ کش رہیں تو بہت بہتر ہوگا۔ مولانا ہزاروی
نے کہا کہ اس وقت دنیا میں دو نظریوں کے درمیان جنگ ہے
ایک کمیونزم ہے جس کا نصب العین یہ ہے کہ جاگیرداروں اور
سرمایہ داروں سے سب کچھ چھین کر غریبوں میں تقسیم کیا جائے گا۔
اگرچہ یہ نظام غریبوں کے لئے اچھا ہے لیکن کمیونزم تبلیغ کی اجازت
نہیں دیتا دوسری طرف سرمایہ دارانہ نظام ہے جس کا مقصد یہ ہے
کہ سرمایہ دار زیادہ سے زیادہ امیر ہو اور سب کچھ امیر کے پاس

دونوں نظام اچھے نہیں ہیں۔ کیونکہ ان دونوں سے بہتر
اسلام کا نظام موجود ہے آج جو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم امریکہ
کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے وہ سخت غلطی پر ہیں۔

جلسہ جمعیۃ علماء

ہماری ترقی کا راز اسلام کے زریں اصولوں
پر عمل درآمد کرنے میں مضمر ہے اگر ہم نے اسلام کا دامن مضبوطی
سے تھامے رکھا تو ہماری تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔ مولانا
ہزاروی نے ملک میں بڑھتی ہوئی غربت کا ذکر کرتے ہوئے
کہا کہ ملک کو آزاد ہوئے دس برس ہو گئے ہیں آج سے
دس برس قبل غریبوں کی جو حالت تھی وہی حالت آج
بھی ہے آزادی حاصل کرنے کے بعد اگر کسی نے ترقی کی
ہے تو صرف سرمایہ داروں نے کی ہے غربت زیادہ
سے زیادہ ہو گیا ہے۔ پاکستان کی زیادہ تر آبادی غریبوں
پر مشتمل ہے غریب آزادی کے مزے سے محروم ہیں۔ کیونکہ
آزادی سے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا جس وقت تک
غریبوں کے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ اس وقت تک ملک
صحیح معنوں میں آسودہ حال خوشحال اور آزاد نہیں کہلا
سکتا مولانا ہزاروی نے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے یہ اعلان
کیا کہ ملک کی حالت کو بہتر بنانے اسلامی قوانین کے نفاذ
اور اسلام کی سربلندی کے لئے جمعیۃ علماء اسلام نے آئندہ
عام انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہم نے یہ فیصلہ
اس لئے کیا ہے کہ دس سال میں جو لوگ برسر اقتدار رہے ہیں
انہوں نے ذاتی مفادات کے لئے کام کئے ہیں بد اخلاقی، رشوت
ستانی رقص و سرود، شراب نوشی، زناکاری اور دیگر غیر
اخلاقی رسم و رواج میں انہوں نے دس سال کے عرصہ میں اسلامی قوانین
قرآن و سنت کی تعلیمات کی طرف کوئی توجہ نہیں دی ہے۔
اس دفعہ جمعیۃ علماء اسلام کو ووٹ دے کر کامیاب بنائیں
اور آزمائش کریں کہ ہم ملک سے برے کاموں کے اڈوں کو
ختم کر دیں گے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے قوم سے درخواست کی کہ آئندہ
وہ ایسے لوگوں کو ہرگز منتخب نہ کریں جو فحش رسم و رواج اور ذاتی
مفادات کے لئے کام کرتے ہیں بددیانت لوگوں کو کامیاب نہ بنا
کر زناکاری، شراب نوشی، رقص و سرود، رشوت ستانی
اور چور بازاری کے اڈوں کو برقرار رکھنے والوں کا خاتمہ کریں
تاکہ ملک صحیح معنوں میں ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے جب
تک بددیانت لوگوں کو آپ منتخب کرکے بھیجتے رہیں گے اس وقت
تک غربت و افلاس ملک میں بڑھتا رہے گا اور ہم دوسروں کے
دست نگر رہیں گے مولانا موصوف نے حکومت کی اس
پالیسی پر نکتہ چینی کی کہ غیر مسلموں کو تو ملک میں ہر طرح کی تبلیغ
کرنے کا حق حاصل ہے لیکن اہل سنت کو بالکل تبلیغ کی اجازت
نہیں انہوں نے عیسائیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ
اس ملک میں تبلیغ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے تقریباً
تیس ہزار مسلمان عیسائی ہوئے ہیں۔ ہم امریکی گندم اور گھی
کے بھوکے نہیں ہیں اس گندم میں جراثیم ہیں عیسائیوں
نے ہمارے ملک میں اپنے تبلیغی پروپیگنڈہ کی بناء پر
ہزاروں لوگوں کو عیسائی بنا لیا ہے ہم امریکی گندم سے امریکہ کے

دن تک قرآن اور اسلام پر حملے کئے اور پھر مسلمانوں سے کہا
کہ کوئی مسلمان جواب دے جب جمعیۃ علماء اسلام نے
پادری کا جواب دینے کے لئے جلسہ کا بندوبست کیا تو ضلع
کے ڈپٹی کمشنر نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی انہوں نے کہا کہ
لوگ صحابہ کرام کی شان میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرتے ہیں
اگر ہم کسی قسم کا جلسہ منعقد کرنا چاہیں تو اس پر پابندی
جاتی ہے قادیانیوں کو ہر طرح کی کھلم کھلا اجازت ہے
کوئی پابندی ہے تو صرف جمعیۃ علماء اسلام کے لئے
حکومت نے اس سلسلہ میں بندوبست نہ کیا تو اس سے
زبردست فسادات برپا ہو جائیں گے کیونکہ ہم قرآن اور صحابہ
کرام پر حملے ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

انقلابی کونسل :-

مولانا غلام غوث ہزاروی نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا
کہ آج اس ملک میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو ڈکٹیٹرشپ
کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور یہ بہانے تراش رہے ہیں کہ ملک
میں جمہوریت ناکامیاب ہو گئی ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر خان صاحب
کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ اس ملک میں انقلابی کونسل قائم کرنا
چاہتے ہیں۔ جنہوں نے کل ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ "ہم جمہوریت کے اہل
نہیں ہیں۔ اس لئے دس آدمیوں کی کونسل بنا دی جائے" مولانا
ہزاروی نے کہا کہ ڈاکٹر خان صاحب خود جمہوریت کے نا اہل ہوں
گے قوم ہر لحاظ سے جمہوریت کی اہل ہے جو لوگ ایسے
نعرے بلند کرتے ہیں۔ ان کے دماغ خراب ہیں۔

ایک یونٹ :-

مولانا صاحب موصوف نے ایک یونٹ کا ذکر کرتے
ہوئے کہا کہ ہمیں ایک یونٹ یا دس یونٹوں سے کوئی سروکار
نہیں ہے آج ملک میں دو قسم کی جماعتیں پائی جاتی ہیں ایک
یونٹ برقرار رکھنے کی حمایت کرتی ہے اور دوسری اس کے خاتمے
کی حمایت کرتی ہے ہم ہر اس جماعت سے معاہدہ کرنے
کے لئے تیار ہیں چاہے وہ یونٹ کی حمایت کرنے والی ہو
یا مخالفت جو ہمارے مندرجہ ذیل مطالبات مانے (۱) ملک میں
اسلامی قوانین کا نفاذ (۲) قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے
(۳) ملک میں تمام بڑے بڑے عہدوں پر مسلمانوں کو تعینات کیا
جائے (۴) عیسائیوں کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے۔ جمعیۃ
علمائے اسلام سرحد کے صدر گل بادشاہ صاحب نے تقریر کرتے
ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام مذہبی اور سیاسی جماعت ہے
جس کا نصب العین اللہ کی راہ دکھانا۔ اسلامی تعلیمات کو ملک
میں رائج کرنا۔ ملک میں قرآن و سنت کے قوانین نافذ کرنا ہے
انہوں نے کہا کہ ہم اسلامی نظام کے بغیر بالکل ترقی نہیں کر سکتے
بشکریہ الجمعیۃ

" معذرت "

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی
سرگرمیاں اور مراسلات کثرت سے ہمارے پاس جمع
ہو چکے ہیں انہیں آئندہ اشاعت میں اختصار سے درج
کر دیا جائے گا۔ اس دفعہ پشاور میں ارکان جمعیۃ کی سرگرمیوں
کا اندراج ضروری تھا۔ اراکین جمعیۃ معذور سمجھیں (۲) پشاور میں جمعیۃ
کے انتخابی اجلاس میں شریک ہونے والے حضرات کے اسماء گرامی

ترجمان اسلام

مدیر اعلیٰ
غلام غوث ہزاروی

اسلامی احکام سے پہلوتہی کرنے کا منحوس نتیجہ

مخلوط اور جداگانہ کی جنگ

[اسلا]می فلسفہ

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے ۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام پر [عمل] کرنے سے جہاں قیامت میں نجات و درجات [نص]یب ہوتے ہیں وہاں دنیا میں بھی برکات نازل اور [مشک]لات کم ہوتی ہیں ۔ اور دن بدن ثبات میں [...]ز اور اطمینان میں ترقی ہوتی رہتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ [...] مخلوق کو بنایا انسان کو پیدا کیا ۔ اس کی تمام ضروریات [...]ے مطالبہ کے بغیر ہی اس کی پیدائش سے بھی [...]ے مہیا کردیں وہی اس کے صلاح و فلاح اور [نقص]ان و خسران کے اسباب و موجبات کو پوری طرح [جانت]ا ہے ۔ ارشاد قرآنی ہے ۔ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ [...] خدا خود اپنی بنائی ہوئی چیز کو بنائے ہوئے انسان [...]یں جانتا ۔ بے شک وہ انسان کی ذات و صفات [او]ر اس کے اعمال و افعال کا خالق اس کے منافع [و م]ضار کا عالم ہے ۔ اور اسی لئے اس نے جن امور [...] ارتکاب سے اپنے بندوں کو روکا ہے ۔ اور [جن] امور کے کرنے کا حکم دیا ہے ۔ ان کو [تر]ک کرنے سے سراسر نقصان ہی نقصان ہوتا ہے ۔ اس کے بالعکس اوامر کی تعمیل اور نواہی سے اجتناب میں دین و دنیا کی بھلائیاں مضمر ہوتی ہیں [...] اسلام کے عہد اول سے لے کر مسلسل ایک ہزار [س]ال تک کی تاریخ میں کوئی بتلا سکتا ہے ۔ کہ [مس]لمانوں نے اس کے خلاف عقیدہ اختیار کیا [او]ر کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے ۔ کہ مقتضیات [ا]سلام پر عمل کرنے سے مسلمانوں نے نقصان اٹھایا [...] نہیں بلکہ اس ایک ہزار سال کی طویل مدت تک [با]وجود بہت سی کوتاہیوں کے اسلام کی روشنی [...]یلتی ہی گئی اور مسلمان قومیں بیسیوں حکومتوں [مي]ں تقسیم ہو کر بھی ملکوں کو فتح ہی کرتی چلی گئیں [ا]ور جب مغربی تہذیب کا دور آیا ۔ عہدوں پر [فا]ئز ہونے کے لئے علوم غربیہ سے آراستہ ہونے کی بجائے مغربی علوم کا سیکھنا ضروری اور ساتھ ہی اسلامی اعمال کا اہتمام کم ہو گیا ۔ نصرت و اقبال کی جگہ نکبت و ادبار نے لے لی ۔

خانہ جنگی

پاکستان میں چند دنوں سے نحوست کے بادل چھائے ہوئے ہیں ۔ ہمارے [...]

القاب و خطابات سے نوازا جا رہا ہے ۔ ایک دوسرے کے پبلک جلسوں میں بد اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہڑبونگ مچائی جاتی ہے ۔

وزارتیں بنتی اور ٹوٹتی ہیں ۔ سازشیں کی جاتی ہیں ۔ ایک دوسرے کی تذلیل کے درپے ہے ۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ وزیروں یا اسمبلی کے ممبروں پر حملے کئے جاتے ہیں اور پتھر پھینکے جا رہے ہیں ۔ اسی پر بس نہیں ۔ وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان کے بیان کے مطابق مادر زاد ننگے ہو کر ناچنے کے پرانے حربے استعمال اور ساتھ ہی بازاری اشارے کئے جاتے ہیں ۔ قوم کو الّو بنا کر دھوکے سے ووٹ حاصل کرکے جانے والے بڑے بڑے رہنما حل مشکلات میں مصروف ہیں لیکن یہ ان کے بس کا روگ نہیں وہ سب کسی نہ کسی پارٹی میں داخل ہونے کی وجہ سے فریق جنگ ہیں ۔

فیصلے کا طریقہ

فیصلہ تو کوئی ثالث ہی کر سکتا ہے ۔ ثالث کون بن سکتا ہے ۔ روس وامریکہ جیسے ملک بھی دھڑے بندی میں مبتلا اور بدنام ہیں بلکہ سچ پوچھیں تو باقی دنیا کی ساری پریشانی کی جڑ یہی مغربی ممالک ہیں یہیں سے انتشار و انتقام کی آبیاری ہوتی ہے ۔

بہرحال یہ ساری نحوست احکام اسلام سے پہلوتہی کرنے کا نتیجہ ہے ۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے مشاجرات و نزاعات میں خدا و رسول کے سامنے جھک جائیں

اِذَا تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْئٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ

(جب تم کسی بات میں الجھ جاؤ تو اس کو خدا و رسول کی طرف لے آؤ ۔ (قرآن و حدیث پر فیصلہ کرو) آج حالت یہ ہے کہ ہر آدمی یا ہر پارٹی اپنے طریق کار کو عین اسلام اور دوسرے کی بات کو اسلام دشمنی قرار دیتی ہے ۔ اپنی مقصد برآری کے لئے اسلام کا نام استعمال ہوتا ہے ۔ لیکن اسلام کے احکام سمجھنے کی کوشش یا ان کے آگے ہتھیار ڈال دینے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں ۔ حالانکہ صحیح فیصلہ اب [...]

کی تعمیل میں سب کا بھلا ہے

انتخابی نزاع

جنگ آزادی کے دوران میں ہندو مسلم حقوق کے حل کرنے کے لئے جداگانہ انتخاب کا طریقہ اختیار کیا گیا ۔ اور جب اس سے بھی مقصد پورا نہ ہوا تو آخری علاج ملکی تقسیم اور تاسیس پاکستان قرار پایا ۔ جس کا مطلب یہ تھا ۔ کہ ہندو مسلمان دو قومیں ہیں اور ان کی الگ الگ حکومت ہونی چاہئے مسلم لیگ کی قیادت میں مسلمانی لیڈروں نے قطعی فیصلہ کر لیا کہ تقسیم کے بغیر کوئی بات منظور نہ ہوگی اور گاندھی نے کہہ دیا کہ ملک کی تقسیم گائے کی بوٹیاں کرنا ہے ۔ دونوں فریق کی ضد سے خطرہ پیدا ہو گیا کہ اس طرح کہیں ہندو مسلمان دائمی خانہ جنگی میں مبتلا رہ کر انگریزی غلامی کی عمر دراز نہ کر دیں اس لئے آزادی پسند مسلمانوں کے ایک طبقہ نے کہہ دیا کہ مذہباً دو قومیں ہیں مگر بحیثیت ہندوستانی ہونے اور ایک ملک میں بسنے کے دونوں کو مل کر انگریز کو نکالنا اور مل کر حکومت کرنے کی صورت اختیار کر لی ۔ کہ اگر ایک فریق نہ جھکتا تو ملک کی آزادی کا خواب بے تعبیر ہو کر رہ جاتا ۔ خدائے تعالیٰ کی مہربانی سے جنگ عظیم چھڑ گئی جس کے نتیجہ میں برطانیہ کی طاقت ختم ہو کر رہ گئی اب اس کو ہندوستان کے مطالبہ آزادی کے سامنے جھکنے کے بغیر کوئی چارہ کار ہی نہ تھا ۔ الحمد للہ کہ کسی صورت میں بھی ہوا ۔ انگریز کی غلامی کا جوا ہماری گردنوں سے اتر گیا اور ملک آزاد ہو کر مسلمان کی حکومت جدا اور ہندو کی جدا بن گئی ۔

آج ہماری مملکت کا نام اسلامیہ جمہوریہ پاکستان ہے

بے محل بحث

اب یہ اسلامی ملک ہے اسلامی جمہوریہ ہے ۔ اس کا نظام حکومت اور اس کا قانون اسلامی ہی ہونا چاہئے ۔ اب یہاں دو قوموں کی نظریے کی جنگ نہیں ۔ دو قوموں کی بحث کا نتیجہ نکل آیا اور ہر قوم کی جدا جدا حکومت بن گئی ۔ اب یہ ملک ایک ہی قوم کا ہے ۔ اور اسی ایک قوم کا قانون یہاں رائج ہوگا وہ قانون اسلام ہے ۔ جب کسی مجبوری سے اکٹھی حکومت کرنی تھی یا ایک ہی اسمبلی میں بیٹھنا تھا ۔ اس کے احکام الگ تھے لیکن جب صرف مسلمان قوم کی حکومت ہے اور علیحدہ حکومت ہے ۔ اور بنی بھی اسلام کے نام پر ہے اب یہاں صرف اسلام کے اصول نافذ ہوں گے ۔ اسلامی اصول کی رو سے اسلامی حکومت میں کوئی غیر مسلم نہ قانون بنانے کے لئے شریک ہو سکتا ہے اور نہ حکومت و ولایت چلانے کے لئے نہ غیر مسلم مجلس تشریعیہ (قانون سازی) کا ممبر ہو سکتا ہے نہ ہئیت حاکمہ (مجلس وزراء) کا ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔ لَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا (اللہ تعالیٰ کافروں کو اہل ایمان پر برتری کی کوئی سبیل نہیں بنائے گا) دوسری جگہ ارشاد ہے ۔ لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ اپنے سوا کسی [...]

میں کسی غیر مسلم کو کلیدی اسامی پر فائز نہیں کیا جا سکتا اور نہ جبرًا یا کلاً اس کو ولایت و اختیار تفویض کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا غیر مسلموں کو اسلامی نقطۂ نظر سے نہ جداگانہ طریقِ انتخاب سے۔ نہ وہ وزیر بن سکتے ہیں۔ نہ گورنر اور نہ صدر جمہوریہ ہی۔ محکمہ قضا و عدالت کے لئے تو غیر مسلم کا تقرر بالکل ایسا ہی ہے جیسے مسجد کا کوئی امام کسی ہری چند کو بنا دیا جائے۔ بنابریں اب یہ بحث بالکل بے محل ہے۔ کہ انتخابات جداگانہ ہوں یا مخلوط۔ انتخاب مسلمان کریں گے۔ مسلمان ممبر بنیں گے اور مسلمان ہی وزیر، صدر یا گورنر بن کر حکومت کریں گے۔ ہمارے سرکاری رازوں میں کسی غیر مسلم کو شریک نہیں کیا جا سکتا۔

عقیدہ کی کمزوری

تعجب ہے کہ مخلوط انتخاب پر اعتراض ہے۔ اور مخلوط وزارت اور مخلوط حکومت پر کوئی اعتراض نہیں۔ انتخابات میں ہندوؤں کے اثرات کو مہلک سمجھا جاتا ہے اور اصل حکومت کے اندر ان کی بلاواسطہ مداخلت میں کوئی ضرر نظر نہیں آتا۔ کل کی بات ہے کہ مسٹر منڈل پاکستان کے وزیر قانون بنائے گئے اس نے جا کر سارے راز بھارت کو بتا دیئے۔

یہ ہمارے عقیدے کی کمزوری ہے۔ کہ ہم اس اسلامی اٹل قانون کو بیان کرنے یا اس پر عمل کرنے سے گھبراتے ہیں۔ کہ دنیا والے ہم کو تنگ خیال کہیں گے۔ یہ روشن خیالی اور رواداری کا زمانہ ہے وغیرہ وغیرہ حالانکہ دنیا کی سب سے بڑی دو حکومتوں یعنی روس اور امریکہ کے ہاں خود اس اصول پر عمل ہو رہا ہے۔ روس کی کمیونسٹ حکومت کا کوئی ممبر غیر کمیونسٹ نہیں ہو سکتا نہ امریکہ کی جمہوری حکومت میں کوئی کمیونسٹ داخل ہو سکتا ہے۔ بات بھی یہی ہے۔ جب ایک اصول کی حکومت ہے تو جو شخص سرے سے اس اصول کو ہی نہیں مانتا وہ اس اصول کی حکومت کو کیسے چلا سکتا ہے۔ ہاں بھاڑے کا ٹٹو ہو کر تنخواہ کے لئے اپنے ضمیر کے خلاف کرے تو کرے لیکن پھر ایسے بے ضمیر انسان کا کیا اعتبار ہے۔ ہمارا تو خیال ہے کہ امریکہ اور روس نے یہ قانون اسلام ہی سے چرایا ہے مگر خود مسلمان ہے کہ اس پر عمل کرنے سے گھبراتا ہے۔

مضحکہ خیز دلیل

اب یہ کہنا کہ دو قوموں کا نظریہ پاکستان کا بنیادی نظریہ ہے۔ کس قدر مضحکہ خیز ہے۔ دو قومیں ہونے کی وجہ سے تو علیحدہ حکومت بن گئی اب تو یہاں ایک قوم کی حکومت ہے۔ اسی کا آئین اور صرف اسی کے ممبر۔ اسی کی اسمبلی اور اسی کی کیبنٹ ہونی چاہیئے تقسیم سے پہلے دو قوموں کی بحث تو مسلمان کی ہندوؤں سے علیحدہ حکومت بنانے کے لئے تھی۔ اب یہ بحث اس لئے کی جاتی ہے کہ اس کے ذریعہ ہندوؤں کو مسلمان حکومت میں گھسیڑا جائے۔ اس وقت یہ بحث ہندوؤں سے بچنے کے لئے تھی۔

اب ہندوؤں کو اپنی حکومت میں دخیل بنانے کے

کمزوری کی ایک وجہ

ہمارے لیڈر اس سے ڈرتے ہیں کہ مشرقی پاکستان میں ایک کروڑ کے قریب ہندو ہیں ان کو ناراض نہیں کیا جا سکتا ہم کہتے ہیں پھر تم نے یہ تمام بحثیں کیوں چھیڑ رکھی ہیں۔ کیا دو قوموں اور ایک قوم کی بحث سے وہ خوش ہوتے ہیں۔ یا اس بحث سے ان کو اعتماد میں لیا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہندو قوم کے بارہ میں یہ خیال کرنا ہی غلط ہے کہ وہ اپنی قوم کی بجائے مسلمانوں سے زیادہ ہمدردی کر سکتی ہے۔ یہاں تو آپ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اپنے سیاسی مخالف مسلمانوں کے بارہ میں کہتے ہو کہ ان کا مرکز دہلی ہے تو ہندوؤں کا کیا کہنا وہ ضرور ادھر ہی دیکھیں گے۔

صاف بات

صاف بات یہ ہے کہ اسلامی حکومت غیر مسلموں کو حکومت میں شریک نہیں کرتی البتہ غیر مسلم ذمیوں کی جان و مال عزت و آبرو اور مذہبی رسوم و معابد کی حفاظت کی ذمہ دار ہے قانونی حقوق مسلمانوں کی طرح ان کو حاصل ہیں۔ اگر ہم پکے اور سچے مسلمان بن جائیں اور ہمارے قول و عمل کے مطابق ہیں دنیا والے کسی طرح شک نہ کریں تو ہندو ہمارے ماتحت رہنے کو خدا کی رحمت سمجھیں خیر القرون اور مابعد کے زمانوں میں بھی غیر مسلم حکومت میں داخل نہ تھے لیکن اسلامی عدل و انصاف اور انسانی مساوات پر فدا ہوتے کو تیار تھے۔ کیا سندھ کے لاکھوں ہندوؤں نے اسلامی نظام کے تحت رہ کر اسلام کی خاطر اپنی قوم سے لڑائیاں نہیں کیں۔

اگر جداگانوی اور مخلوطی مسلمان دونوں قرآن پاک کے اس حکم کے سامنے جھک جائیں اور یہ فیصلہ کر دیں کہ الیکشن صرف مسلمانوں کے ووٹوں سے ہو ممبر صرف مسلمان بنیں۔ اور حکومت کی ذمہ داری صرف ان پر ہو البتہ غیر مسلم رعایا کے حقوق کی حفاظت اس شان سے کرنے کی قطعی ضمانت ہو جس شان سے اسلام چاہتا ہے تو پھر کسی نزاع کی صورت باقی نہ رہیگی۔ اور غیر مسلموں کو اطمینان بھی ہوگا۔ اور اگر وہ اس صورت حال کو قبول نہ کریں تو ان کی مرضی۔ یا ہمارے ملک میں قانون کا احترام کرے ہوئے ہیں۔ یا پھر برابر برابر رعایا کی آبادی کا تبادلہ کر کے ہمیشہ کے لئے اس قضیہ کو دفنا دیا جائے بہر حال یا ان کا اعتماد حاصل کیا جائے۔ یا ان کے شر سے بچنے کے لئے قابل اعتماد تدبیر اختیار کی جائے۔ دو قوموں کے نظریہ کی بحث مسلمان قوم کے نفع کے لئے تھی اب اس کو ہندو قوم کے نفع کے لئے استعمال نہ کیا جانا چاہیئے

بحث کا افسوسناک پہلو

جداگانہ اور مخلوط بحث کا ایک افسوسناک پہلو یہ ہے کہ جداگانوی حضرات کا دو قومی نعرہ بظاہر ہندوؤں

قوم ہندوؤں پر اعتبار نہیں کرتی۔ حتیٰ کہ ان کے ووٹ سے کامیاب ہونے والے مسلمان ممبروں کو بھی مسلم... میں۔ اب مخلوطیے بھی کہنے لگ گئے کہ جداگانہ ... ہندوؤں کے ہاتھ میں قوت آجائے گی۔ توازن ... کے پاس ہوگی وہ جس کو چاہیں گے وزیر بنا... اور مخلوط انتخاب میں ہندوؤں کے چندہ ... کامیاب ہو سکیں گے۔ گویا اب مسلمانوں کے ... سے نفرت کرنے اور ان سے بچنے کے لئے جو ... مؤثر سمجھتے ہیں۔ اختیار کئے ہوئے ہیں کیا یہ ... کرکے ہم ان کو خود دوسروں کی وفاداری کے لئے ... نہیں کرتے۔ کیا اچھا ہو کہ ہم ہر طرح ان کی ... کے تمام حقوق کی پوری حفاظت کرتے ہوئے ... کرتے کہ اور حکومت میں ان کو شریک کرنے کی ... اسلام نہیں دیتا اس طرح وہ ہم کو مذہباً معذور ... اور مستقبل میں ہمارے اسلامی سلوک سے وہ ... کے لئے مطمئن بھی ہو جاتے۔

اسی لئے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس عاملہ نے اپنے لاہور کے اجلاس میں شریعت کی روشنی میں یہ قطعی فیصلہ کر دیا کہ غیر مسلم افراد کو مجلس وزراء یا مجلس قانون ساز ... کسی طرح نہیں لیا جا سکتا بچانیے مخلوط طریقہ ... بچا ہے جداگانہ طریقہ انتخاب سے۔

”آہ اسیر مالٹا“

مولانا مدنی کا ارتحال مسلمانانِ عالم کا ناقابل تلافی نقصان

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ جمعیۃ علمائے ہند کے صدر، دار العلوم ... کے سرپرست اسیر مالٹا شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد مدنی دو بج کر ۴۵ منٹ پر اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون،

جمعیۃ علمائے ہند کے صدر مولانا مدنی کی وفات حسرت آیات کی خبر معلوم ہوتے ہی جمعیۃ علمائے اسلام لاہور کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اور اجلاس میں مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد منظور کی گئی۔

جمعیۃ علمائے اسلام لاہور کا یہ اجلاس حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ کے ارتحال کو دنیائے اسلام کے لئے ایک سانحۂ عظیم قرار دیتا ہے حضرت مدنی کی وفات حسرت آیات سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچا ہے وہ ناقابلِ تلافی ہے۔ حق تعالیٰ سے ہم سب بخلوص قلب دعاگو ہیں کہ وہ حضرت اقدس کو اپنی جوارِ رحمت میں مقامِ عالی عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائے۔ جمعیت تمام مسلمانانِ پاکستان سے دعا ...

تنظیمی تبلیغی سرگرمیاں

جمعیۃ علمائے اسلام کے زعماء کی روح پرور اور ہمت افزا تقاریر

علامہ شمس الحق افغانی سابق وزیر معارف قلات کی صدارت میں سرحد کا علاقائی اجلاس

پشاور میں ہم نے جو کچھ سنا ——— غازی خدابخش مینجنگ ایڈیٹر

ہر وزارت انگریز کے ڈگر پر چلتے ہوئے علماء کو کچلنے کی ناکام کوشش کرتی رہی لیکن علماء نے ایک سال میں جو حیرت انگیز تنظیمی و تبلیغی کام کیا ہے۔ وہ ایک معجزے سے کم نہیں ——— گل بادشاہ امیر سرحد۔

جمعیۃ علماء اسلام جداگانہ یا مخلوط انتخاب کے جھگڑے میں الجھے بغیر دیندار امیدواروں کو کامیاب بنانے کا بیڑا اٹھا چکی ہے وہ اسلام کی تعلیم کے مطابق کسی غیر مسلم کے ہاتھ میں اقتدار دینے کے لئے تیار نہیں۔ وہ عملی طور پر غلبۂ اسلام چاہتی ہے ——— غلام غوث ناظم اعلےٰ مرکزیہ

ستر کروڑ مسلمانوں کی ملی اور دینی حفاظت علماء کا کام ہے۔ قرآن و حدیث میں انہی کے درجے بلند ہیں تمام کائنات میں مومن ہی کو برتری حاصل ہو کیونکہ یہ نعمتِ ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔ لہذا اس کے لئے قوت کا ہونا ضروری ہے۔ پہرہ دار کمزور ہوگا تو مال لٹ جائے گا۔ طاقت ور ہوگا تو ڈاکو شکست کھا جائیں گے ——— شمس الحق افغانی

بتاریخ ۱۳ نومبر ۵۷ء بمقام پشاور زیر صدارت حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف قلات بلوچستان منعقد ہوا۔

بعد از تلاوت قرآنِ حکیم مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے فرمایا کہ آج ہی علماء کرام سرگرم عمل نہیں بلکہ قبل ازیں انگریز کا اخراج علماء کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے ان کوششوں کی ایک طویل تاریخ ہے اگرچہ علماء پر مختلف مصائب کے پہاڑ گرائے گئے لیکن علماء نے مردانہ وار مصائب کا سامنا کیا۔

اس وقت بھی ہر وزارت انگریز کے ڈگر پر چلتے ہوئے علماء کو کچلنے کی ناکام کوشش کرتی رہی لیکن علماء نے ایک سال میں جو حیرت انگیز تنظیمی کام کیا ہے۔ وہ ایک معجزے سے کم نہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام جہاں ایک تبلیغی جماعت ہے وہاں ایک مضبوط سیاسی جماعت بھی ہے جس کا اب اعتراف کیا جا رہا ہے۔ لیکن باوجود اس کے جمعیۃ کے لئے ابھی کام کا کافی میدان باقی ہے ملک ملت کے حقیقی خیرخواہ علماء ہیں۔ کیونکہ وہ پاکستان میں دین کی حفاظت و سربلندی چاہتے ہیں دین کی حفاظت و سربلندی ہی میں پاکستان کا استحکام ہے صدر مرزا سکندر پاکستان کا اتنا خیرخواہ نہیں جتنا کہ ایک حقیقی عالم خیرخواہ ہے علماء امریکہ کی غلامی کے گڑھے میں قوم کو نہیں دھکیل رہے علماء خدا کی بندگی کی طرف قوم کو دعوت دے رہے ہیں اس میں قوم کی سرفرازی و سربلندی ہے۔ اب میری رسمی پوزیشن ختم ہوگئی ہے اب نیا انتخاب ہونا چاہئیے علماء کو اور اب زیادہ ہمت سے کام کرنا ہے اس لئے کہ لادینیت اور سرمایہ داری کا متحدہ محاذ علماء کے خلاف نیت کام کر رہا ہے۔

مرکزی جمعیۃ نے ارشاد فرمایا کہ پاکستان سے پہلے اگر علماء میں اختلاف تھا۔ تو پاکستان بننے کے بعد سب کا ایک مقصد ہوگیا کہ پاکستان میں اسلام کا عادلانہ نظام قائم ہو جس سے لوگوں میں خوشحالی ہو لیکن نو سال کی مہلت ارباب اقتدار کو دی گئی جب دیکھا کہ عادلانہ نظام کی بجائے ظلم کا دور دورہ ہو رہا ہے۔ ملک زیادہ افلاس و غربت میں گھرا جا رہا ہے۔ تو علماء نے ایک مقصد بنایا کہ دین کی حفاظت کی جائے جس سے سب روگ دور ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی قیادت میں کام شروع کیا افسوس حضرت کی وفات کے بعد کام بے جان ہوگیا لہٰذا گذشتہ سال ملتان میں کنونشن ہوئی حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی کو صدر مرکزیہ چنا گیا۔ جس سے کام میں پھر جان پیدا ہونے لگی اگرچہ طاغوتی قوتیں کہتی رہیں۔ کہ ملا کو ختم کر دیا لیکن جمعیۃ کا باقاعدہ دستور ملتان میں علامہ شمس الحق کی موجودگی میں پیش ہوا اب انتخابی منشور چھپا دستور کے مطابق اب جمعیۃ کا عارضی انتخاب ختم ہوا اور تین سال کے لئے یہاں نیا علاقائی صوبہ سرحد کا انتخاب ہو رہا ہے۔ جمعیۃ ہی کو راہنمائی کا حق پہنچتا ہے پھر انجمن میں ہر تنظیم میں ہر مدرسے میں علماء موجود ہیں جو اسلام کا نام بلند کرنا چاہتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے سوا کوئی پارٹی خواہ عوامی ہو یا نیشنل یا کوئی دوسری اسلام کو ٹھوس بنیادوں پر قائم نہیں کرنا چاہتی اس لئے سب کی یہی کوشش ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کو توڑا جائے مرزائی پارٹی نے دو سال ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ جمعیۃ کو توڑ دے لیکن خود ہی مرزائی چیف سیکرٹری ٹوٹ گیا

خلاف موثر آواز اٹھائی۔

علاوہ ازیں ہم نے کسی الیکشن میں شیعہ سنی سوال پیدا نہ کیا لیکن شیعہ جماعت نے بھی شیعہ حکومت کا خواب دیکھتے ہوئے اہل سنت والجماعت پر مظالم ڈھانے شروع کئے اور ان کے معزز خلفاء کے خلاف لاؤڈ سپیکر پر تقاریر شروع کیں ان کی بے باکی کی انتہا ہوگئی تھی۔ آخر انہیں بھی جمعیۃ علماء اسلام نے شکست فاش دی۔

اب اہل شر رقص و سرود کی محفلوں کو فروغ دے رہے ہیں۔ سینماؤں کی بہتات سے مختلف قسم کی رنگ رلیوں سے اخلاق تباہ کئے جا رہے ہیں۔ بے حیائی کا ایک طوفان امڈا آ رہا ہے۔ حکومت کی تمام طاقت اس کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ اگر پارٹیاں متفق ہو کر اس کا مقابلہ کرتیں تو علماء تبلیغ ہی کے کام میں مصروف رہتے لیکن جب پارٹیاں اپنے اقتدار کی جنگ میں ہی مصروف رہیں تو جمعیۃ علماء اسلام نے سیاسی کام بھی اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ماضی میں امام حنبلؒ اور دیگر جید علماء ربانی کو جس طرح حکومتوں نے مصائب میں ڈالا جمعیۃ علماء اسلام کو بھی مصیبتوں میں پھنسایا لیکن جس طرح اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے میں اور اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے علماء کرام سے کام لیا۔ مثلاً امام ولی اللہؒ اور ان کی جماعت حق کی حمایت کے لئے تیار ہوئی اسی طرح آج جمعیۃ علماء اسلام۔ جداگانہ یا مخلوط انتخاب کے جھگڑے میں الجھے بغیر دیندار امیدواروں کو کامیاب بنانے کا بیڑا اٹھا چکی ہے۔ کہ وہ اسلام کی تعلیم کے مطابق کسی غیر مسلم کو اقتدار دینے کے لئے

چہ عیسائی مشنریوں کو کھلی چھٹی دی ہوئی ہے جس
چالیس ہزار مسلمان کو مرتد کر دیا گیا ہے اس کے
ابلے میں جمعیۃ علماء اسلام کے ہر قدم قدم پر پابندی لگائی
ری ہے۔ منٹگمری میں گزشتہ مہینوں عیسائی پادری تو
یہ کفر کا پرچار کرتا رہا۔ جب وہاں کی جمعیۃ نے
م کی تبلیغ کرنے کا اعلان کیا تو جھٹ اس پر پابندی
گئی۔ اور لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت
دی گئی۔

ایک طرف نام نہاد مدعیان اسلام نے جمعیۃ کے
ف زہر اگلنا شروع کر دیا۔ اخبارات میں مخالفت
نے لگی۔ علماء کو تو حلوے مانڈے کا طعنہ دیا جانے
۔ لیکن جو جمعیۃ کی تنظیم کا جال ملک بھر میں پھیلا حق
ب اور باطل مغلوب ہونے لگا۔ چنانچہ جمعیۃ کی تین
و شاخیں قائم ہوگئیں یاد رکھا جائے پلیٹ فارم کی
اقت توپ و تفنگ سے بھی زیادہ ہے انگریز کو بادی
سلحہ سے نہیں نکالا گیا۔ بلکہ دلائل و براہین سے اس کے
لاف مسلمانوں کو منظم کیا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کسی پارٹی
دُم چھلا بننے کے لئے تیار نہیں اس کی اپنی ایک
نظیم ہے جس کا مقصد پھر عرض کرتا ہوں اسلام کی حفاظت
ہے اور اسلام کے قانون کو نافذ کرنا ہے۔ ہم نے اقتدار
پسند طبقے کو کافی مہلت دی ہے۔ اب ہم ایسی طاقت
پیدا کرنا چاہتے ہیں جو سارے ملک پر حاوی ہو کر اسلام
کو سربلند کرے یہی ہمارا مقصد ہے۔ اس کے لئے
منظم تحریر و تقریر سے عوام میں شعور پیدا کرنے کی
ضرورت ہے بے شک ہمارا اخبار ابھی خسارے میں ہے
لیکن امریکی مدد یا گرانٹ پر ہماری نظر نہیں ہمارا بھروسہ
خداوند تعالیٰ پر ہے وہ دین پسند طبقے کے ذریعے اسے
پاؤں پر کھڑا کرے گا۔

اب یہاں آئندہ تین سال کے لئے علاقائی جمعیۃ
کے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ صدر کی جگہ
آئندہ امیر کا لفظ استعمال کیا جائے گا۔ آپ حضرات!
اہلیت کو بھی دیکھیں عہدہ دار میں علم و عمل کی طاقت
ہو گزشتہ خدمت گزاری پیش نظر ہو۔ علم بھی ہو
ہمت بھی ہو۔ کام کرنے کا جذبہ ہو۔ کیونکہ علماء کا اولین
فرض ہے۔ کہ وہ اسلام کے لئے خلوص و استقلال سے
کام کریں۔ دین پسند اگر علماء کا ساتھ دیں تاکہ ملک میں مقصد
غلبہ اسلام کو حاصل کیا جائے۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ خدا
را احساس کمتری کو دور کرو یہ انگریز کا پیدا کردہ ہے اللہ
کے فضل سے علماء میں کام کرنے کی استعداد ہے مزید
ہمت درکار ہے۔ انشاء اللہ ہم غالب ہوں گے۔

صدر مجلس علامہ شمس الحق افغانی نے آخر میں فرمایا ہمارا
یہ اجتماع ایک مقصد کے ماتحت ہے۔ مولانا سید گل بادشاہ
اور مولانا غلام غوث نے کافی روشنی ڈالی ہے۔ میں مختصراً
تین باتوں کے متعلق چند جملے عرض کرتا ہوں۔ اول جمعیۃ
کی ضرورت اہمیت دوم احساس کمتری کے متعلق اور

مسلمانوں کا ایک وجود ہے۔ لیکن درحقیقت تین وجود
ہیں۔ ایک حیوانی دوسرا انسانی اور تیسرا اسلامی۔
دنیا میں ستر کروڑ مسلمان ہیں۔ اس سارے عالم
اسلام کا حیوانی وجود تو حیوانوں کی طرح چلتا پھرتا حرکت
کرتا ہے۔ اٹھتا ہے بیٹھتا ہے۔ اور کھاتا پیتا ہے
چڑیا سے ہاتھی تک سب اس کے ساتھ برابر ہیں۔ اور
انسانی وجود وہ ہے جو انجام و عواقب اور نتائج کو سوچتا
ہے سمجھتا ہے تفکر سے آئندہ حالات معلوم کرتا ہے ذہن
کی رسائی سے علوم معارف حاصل کرتا ہے عقل کی روشنی
میں حیران کن کام کرتا ہے۔ اس میں اور انسان بھی
شریک ہیں۔ یہ عمومی اور اشتراکی نہیں ٹوٹتے
نہیں۔ لیکن جس وجود کی وجہ سے مسلمان بلند مرتبہ ہے
وہ ہے۔ اسلامی وجود پہلے وجود تو غیر اختیاری اور
یہ اختیاری ہے۔ ایک آدمی چاہے تو اپنا ایمان قائم رکھ
سکتا ہے چاہے تو چھوڑ سکتا ہے۔ اور توڑ سکتا ہے
اس کی حفاظت کے لئے آدم علیہ السلام سے حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء کرام کوشاں رہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مژدہ سنایا کہ اس
وجود کی حکومت گیتیہ" روئے زمین سے مٹ
نہیں سکتی اگر کوئی ایسا وقت آجاتا تو دنیا ہی ختم
ہو جائے گی جب تک ایک مسلمان کا وجود باقی ہے
یہ دنیا قائم ہے یہ آدمی خواہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتا
ہے۔ سے اسلام کا درد ہوگا وہ عالم ہوگا۔ انبیاء
کی اس کے پاس وراثت ہوگی یہ مالی وراثت
نہیں یہ تو کارکردگی ہے۔ یہ علماء کو حاصل ہے چنانچہ
ستر کروڑ مسلمانوں کی ملی اور اپنی حفاظت علماء کا کام
ہے۔ لہٰذا قرآن و حدیث میں انہی کے درجے بلند ہیں
تمام کائنات میں مومن ہی کو برتری حاصل ہے۔ کیونکہ
یہ نعمت ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔ لہٰذا اس کے
لئے قوت کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ پہرہ دار کمزور ہوگا
تو مال لٹ جائے گا۔ پہرہ دار طاقتور ہوگا تو ڈاکو
شکست کھا جائیں گے۔

غیر اسلامی قوت نہیں بلکہ اسلام کی اندرونی قوت
بھی الحاد و زندقہ کے پھیلانے میں صرف ہوگی۔ ہمارا
دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا رہا۔ انہوں نے
اسلام شکن قوت صرف کی ہمارے فولادی قلعوں
کو پاش پاش کرنا چاہا وہ اسلام کو ختم کرنے کے
درپے رہے۔ انہیں تخریبی تحریکات ہی پسند ہیں۔

ایک صاحب کو رسالہ نگار پڑھ کر کچھ شکوک
پیدا ہوئے تو پوچھنے آئے ہم نے کہا۔ یہ رسالہ کیوں پڑھا
اگر کوئی زہر کو مٹھائی میں لپیٹ کر دے تو کھا لیں گے
کہنے لگے نہیں خیال تھا کہ اگر عقیدہ درست نہ رہا
تو آپ جیسے بزرگ درست کر دیں گے ہم نے کہا
کبھی اس تصور کے تحت ناک یا کان کو بھی زخمی کیا کہ
جا کر ڈاکٹر سے درست کرائیں گے کہنے لگے نہیں۔

سے نفرت حاصل ہوگی اور اگر ہم منتشر ہو
کو ابھرنے کا موقع ملے گا۔

احساس کمتری کے متعلق عرض ہے کہ ہم
مایوس ہیں۔ کہ بس ہم کچھ نہیں یہ کیوں اس
کی طاقتیں خود اسلام سے برسرپیکار ہیں مسلمان
تو کس سہارے پر ہمارے گرد و پیش میں اگر
تو صحیح عالم کبھی شکست نہیں مان سکتا اس لئے ہمیں
شکست نہیں ہو سکتی ہاں حالات موجودہ میں
پستی ، بلندی ممکن ہے۔ لیکن کیا ہم چرچل سے بھی کم
جس کے ملک پر جب ہٹلر نے ہوائی جہازوں سے
حملے کئے تو وہ اسلحہ سے خالی ہونے لگا۔ لیکن ا
حوصلہ نہ ہارا اور ہمیشہ کہتا رہا آخری فتح ہماری
اس کے ضمیر کی آواز تھی اسی طرح آپ کا بھی آسما
پر یقین ہو تو آپ کبھی شکست نہیں کھا سکتے علماء
کام کو کوئی مٹا نہیں سکتا ہم شکست کو کیسے مان سکتے
جب کہ مومن کی برتری کا اعلان خداوند تعالیٰ ک
تو پھر احساس کمتری کیوں ؟

مرزا سکندر اگر کسی شخص کے متعلق اعلان کر
کہ اسے وزیر بنا دیا گیا ہے لیکن پشاور میں کوئی بھنگی کہے ک
شخص وزیر نہیں ہے۔ تو اس بھنگی کی بات کون ما
دس کروڑ بھنگی بھی اس کی تائید کریں تو پھر بھی ک
نہیں مانے گا۔ کیونکہ ادھر صدر مرزا سکندر کا بیان
اگرچہ وہ انسانی لوازمات میں اس بھنگی کے مساوی ہے لیکن ج
اللہ تعالیٰ کا اعلان ہوگا تو دو اور دو چار ہی کی طرح برح
اپنی طاقت کو آپ سمجھیں قلات میں ایک

ایک وزیر تعلیم نے ہم سے شکایت کی کہ فلاں مولوی
لڑکیوں کی تعلیم کے خلاف تقریر کر کے ہمارا ایک گرلز
بند کرا دیا آپ ایسے مولویوں کو ٹھیک کر دیں۔ ہم
کابینہ کے اس وزیر سے کہا کہ دیکھا ایک مولوی کی
طاقت ہے آپ کے خیال میں پاکستان میں کتنی مسا
ہوں گی وہ یہ ہے کوئی دس لاکھ ہوں گی۔ ہم نے کہا ہر
کے پیچھے دس نمازی بھی ہوں تو آپ کے خلاف مولو
کی صحیح بات صبح سنیں کچھ سمجھیں ظہر کو پھر سنیں کچھ سمجھ
پھر عصر پھر مغرب اور پھر عشاء کو سنیں تو سب سمجھ
جائیں گے اور آپ سے بدول ہو جائیں گے پھر ہر
کے دس دس نمازیوں کے گھر کے اہل و عیال سنیں
وہ بھی آپ کے خلاف ہو جائیں گے۔ کہیں مولوی کی با
صورِ اسرافیل نہ ثابت ہو گی۔ مولوی کو اپنی طاقت کا
نہیں۔ ہاتھی کو بھی اپنی طاقت کا علم نہیں ہوتا تو پودے
کو سونڈ میں لپیٹ کر آہستہ جھٹکے دیتا ہے۔ اور تو لنگ
بعض اوقات وہ معمولی پودے پر پورے زور سے جھٹ
لگاتا ہے۔ اور اپنی طاقت کو خواہ مخواہ ضائع کرتا ہے اس
طرح علماء میں طاقت موجود ہے لیکن اندازہ نہیں کرتے
گورنر کی بات میں وہ وزن نہیں جو مولوی کی بات میں
اس کے ایک نعرۂ حیدری سے محکمہ تعلیم میں ہلچل مچ سکتی

صوبہ سرحد کی جمعیۃ علماء اسلام کے اہم مرکزی اجلاس کی اہم تجاویز

پشاور یکم دسمبر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد کی صدارت میں مرکزی اجلاس نے مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق آراء منظور کیں۔

تجویز ۱

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کا یہ مرکزی اجلاس اس افسوسناک حقیقت کا اظہار فرض سمجھتا ہے۔ کہ پاکستان میں عرصہ دس سال سے نفاذ احکام شریعت کو ٹال کر ارباب اختیار و اقتدار نے اسلام اور پاکستان کے اصلی غرض وغایت سے بے اعتنائی برت کر خطرناک اجتماعی و قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اہل ملک کی وحدت تباہ ہو کر مختلف نظریات کی حمایت کرتے ہوئے وہ اس میں دست وگریباں ہیں جس کی وجہ سے ملکی نظم ونسق اور استحکام کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہیں دے سکے۔ یہ اجلاس تمام پارٹیوں کو متوجہ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ بحیثیت مسلمان فوراً قرآن وسنت پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے ورنہ کروڑوں گناہوں۔ بے اعتدالیوں اور تمام افتراق وانشقاق کی ذمہ داری ان پر عائد ہوگی۔

تجویز ۲

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کا یہ مرکزی اجلاس پاکستان کے مجوزہ دستور کو الفاظ کی بھول بھلیوں میں اصل مقاصد سے فرار کے مترادف اور اسلامی نقطۂ نظر سے قطعاً ناکافی ہی نہیں بلکہ مضر سمجھتا ہے۔ اس میں اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کا تسلیم کرکے آخری فیصلہ اسمبلی کی اکثریت کے حوالہ کیا گیا ہے۔ اس میں یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون نہ بنے گا۔ لیکن اس دستور میں جن دفعات کو قطعی شکل دیدی گئی ہے۔ وہ خود قرآن وسنت کے خلاف ہیں۔ مثلاً صدر جمہوریہ کے لئے مسلمان ہونے کی شرط کے باوجود اس میں مرزائی کا صدر بن سکنا اور مرزائی عیسائی اور ہندوؤں تک کے لئے۔ وزارت عظمیٰ اور محکمہ قضا کے ہر عہدہ پر فائز ہونے کا جواز ارتداد اور کفر کی تبلیغ کی اجازت وغیرہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ دستور مرتب کرنے والوں کی نگاہ کے سامنے قرآن وسنت کا وہ مفہوم نہیں ہے۔ جو چودہ سو سال سے امت مسلمہ کے ہاں مسلم رہا ہے۔

یہ اجلاس اس سلسلہ میں موجودہ ارباب اقتدار سے مایوس ہو کر عامۃ المسلمین کو متوجہ کرتا ہے۔ کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہو کر اس دستور کو بدلنے اور صحیح اسلامی دستور بنانے اور اس کو فوراً نافذ کرنے کی خاطر جدوجہد میں شریک ہوں۔

کے بارہ میں اس حقیقت کا اظہار ضروری سمجھتا ہے۔ کہ کشمیر کی آزادی کشمیریوں کا پیدائشی حق ہے۔ اور یہ کہ کشمیر کے فیصلے کے لئے اہل کشمیر کے استصواب کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ جس کو اب تک یو۔ این۔ او۔ اپنی بے عملی کی وجہ سے کامیاب نہیں کرا سکا یہ اجلاس حکومت پاکستان کو مشورہ دیتا ہے۔ کہ اگر کشمیر میں استصواب رائے کے لئے بھارت تیار نہ ہو۔ اور یو۔ این۔ او۔ اس کو نہ منوا سکے تو وہ امریکہ و روس کی دھڑہ بندیوں سے مکمل علیحدگی کا اعلان کرکے محض اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر برادران کشمیر کے لئے جہاد کا اعلان کرے۔ پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کی عملی حمایت اس کے ساتھ ہوگی۔

تجویز ۴

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا یہ مرکزی اجلاس صوبائی و مرکزی حکومت پاکستان کے اس طریق کار کو احکام اسلام کے صریح خلاف ورزی قرار دیتا ہے۔ کہ پاکستان بننے کے بعد یہاں گمراہی کے مکمل انسداد کی بجائے ملک کے گوشہ گوشہ میں مرزائیت کی تبلیغ۔ ربوہ میں سازشوں کی تکمیل اور کھلے بندوں حدیث رسول کے خلاف پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ عیسائی پادریوں نے ملک میں دجل و فریب سے اشاعت عیسویت کا جال بچھا دیا ہے۔ متعصب شیعہ اخباروں اور لیڈروں نے علی الاعلان صحابہ کرامؓ کی عزت پر حملے شروع کر رکھے ہیں۔ علماء حق و بزرگان دین کی توہین ہو رہی ہے۔ جس کو دیکھ کر ایک آدمی یہ رائے قائم کرنے میں معذور سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ حکومت کے منشا کے مطابق یا کم از کم اس کی غلط کاری کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ یہ اجلاس حکومت کو اس کے فرائض کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اور عام اہل اسلام سے اپیل کرتا ہے۔ کہ مذہب اسلام کی حفاظت کا صرف یہ طریقہ ہے۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر اہل حق کی منظم طاقت سے تمام فتنوں کا دفاع کیا جائے۔

تجویز ۵

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا یہ مرکزی اجلاس عام اہل اسلام کو اس حقیقت سے مطلع کرنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ پاکستان میں فحش بے حیائی بے غیرتی بد اخلاقی اور بے دینی کا حیرت انگیز فروغ گمراہ اور غلط کار لیڈروں کی اسلام کے خلاف سازش کا نتیجہ ہے۔ اس سلسلہ میں سرکار اور سرکاری حکام کی سرپرستی ناقابل برداشت ہے۔ جس سے دن بدن حکومت اور رعایا میں منافرت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اور سب سے زیادہ افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ اقتدار کے لئے ساری پارٹیاں اس صورت حال کے خلاف کچھ کہنے سے

یہ اجلاس حکومت اور ملکی پارٹیوں کو صورت حال کی اصلاح کے لئے سختی سے متوجہ کرتا ہے۔ عوام پر واضح کرتا ہے کہ اس دینی اور قومی کیریکٹر کی حفاظت ان کو خود کرنی ہوگی جس کے لئے موجودہ قیادت اور حکومت کو آئینی طور پر تبدیل کرنا سب سے اولین فرض

تجویز ۶

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا یہ مرکزی اجلاس سرحد مسلمانوں کے ان جذبات کو حکومت پر واضح کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء سرحد کے سابق دفتر واقعہ بکہ توت پشاور پر حکومت کا قبضہ اور مفتی سرحد حضرت مولانا عبید اللہ صاحب پوپلزئی خطیب پشاور کی تنخواہ عدم ادائیگی (زمانہ قید ختم نبوت کی) جس کے لئے حکومت کے ذمہ داروں نے چند بار وعدے بھی کئے ہیں۔ سابق انتقامی کارروائی کو بحال رکھنے کے مترادف ہے یہ اجلاس پشاور ڈویژن کے حکام سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ دفتر کو جمعیۃ کے حوالہ کریں اور حضرت مفتی موصوف کو مشاہرہ دینے کا حکم جاری کریں

تجویز ۷

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا یہ مرکزی اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے۔ کہ حکومت اوقاف کے انتظامات میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے۔ کہ

(۱) اوقاف کی رقم واقفین کے منشاء کے خلاف استعمال نہ کی جائے۔

(۲) اوقاف کے انتظامات کے لئے علماء و ذمہ دار افراد کا ایک بورڈ قائم کیا جائے۔

(۳) ائمہ مساجد اور خطباء اور معلمین دینیات کو معقول اور مطابق کفایت تنخواہیں دی جائیں۔ ان کے باقاعدہ گریڈ مقرر کئے جائیں۔ موجودہ صورت میں دین سے استہزار کے مترادف ہے۔ معلمین دینیات کی پوزیشن دوسرے ٹیچروں سے کم رکھنا کسی طرح مناسب نہیں۔

(۴) اوقاف سے مساجد کی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف زیادہ توجہ دی جائے۔

(۵) کسی کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال کرنے کی خاطر اوقاف سے تنخواہیں نہ دی جائیں۔

تجویز ۸

جمعیۃ علماء اسلام سرحد ملک کی موجودہ پارٹیوں کے سر پھٹول اور ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کی پالیسی پر اظہار افسوس کرتی ہے۔ اور اپیل کرتا ہے۔ کہ جداگانہ۔ مخلوط اور یونٹ کے مسائل کو اہم دینی مسائل کی حیثیت دے کر ایک دوسرے کو غدار اور دشمن ملک کے خطابات سے نہ نوازیں۔ اور اہل ملک پر رحم کرکے آپس میں سر جوڑ کر بیٹھیں۔ اور محض ملکی نظم ونسق کی بہتری اور قومی یک جہتی کے اصول کے پیش نظر برادرانہ سوچ بچار سے اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہوں۔

تجویز ۹

یہ اجلاس مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے

یہ اجلاس انگریزی کے مقابلہ میں مشرقی علوم کے بارہ [illegible] حکومت کی پالیسی کو غلامانہ ذہنیت کے جراثیم کی بقا کا نتیجہ [illegible]ھتا ہے ——— اور مطالبہ کرتا ہے ——— کہ

تجویز نمبر ۱۰

(ا) مشرقی علوم کے امتحانات کو میٹرک کی قید سے آزاد [illegible] جائے۔ (ب) کالجوں میں ذریعہ تعلیم اردو قرار دیا جائے [illegible] (ج) اور اردو کو سرکاری زبان قرار دینے کے باوجود [illegible]التوں وغیرہ میں اسی پرانے ڈگر پر چلنے کی پالیسی کو یک[illegible]ت ترک کرکے ساری کارروائی اردو میں کی جائے۔ اور اہل [illegible]ت کی سہولت کے لئے علاقائی زبانوں کی سرپرستی کیجائے۔

تجویز نمبر ۱۱

یہ اجلاس اعلان کرتا ہے۔ کہ جہاد آزادی میں الجزائر کے [illegible] عربوں کی ہر ممکن ہمدردی اہل اسلام پر فرض ہے۔ اہل پاکستان [illegible] جس طرح الجزائر کے مجاہدین سے ہمدردی کا اظہار اور حکو[illegible] حکومت کو فرانس کے خلاف اقدام کرنے کی ترغیب دی [illegible]ہے۔ جہاں وہ اسلامی اخوۃ کا مظاہرہ کرنے کی وجہ سے [illegible]قابل آفرین ہے۔ وہاں پاکستان گورنمنٹ کی اس بارہ میں [illegible]سرد مہری اور وحشیانہ مظالم کے مرتکب فرانس سے دوستانہ [illegible]روابط کو قابل نفرین تصور کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ [illegible]ہ اپنا تمام اثر و رسوخ استعمال کرکے عالم اسلام کی حقیقی [illegible]خیر خواہی کا ثبوت دے۔

تجویز نمبر ۱۲

"انتخابات"

یہ اجلاس افسوس کے ساتھ اس عقیدے کا اظہار [illegible]کرتا ہے۔ کہ ارباب حکومت نے مختلف طریقوں سے اپنے [illegible]اعلانات کا وقار و اعتماد کھو کر اہل ملک کو دلدل میں پھنسا دیا [illegible]ہے یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ [illegible]پہلی فرصت میں مندرجہ ذیل امور کا اعلان کرکے عوام سے [illegible]اعتماد کو حاصل اور تمام بے چینی کو دور کرے۔

(ا) یہ کہ پاکستان میں انقلابی کونسل یا ڈکٹیٹرشپ کا کوئی [illegible]تصور موجود نہیں۔

(ب) ملک میں اسلام کی روشنی میں صحیح جمہوریت کے [illegible]قیام کے لئے انتخابات جلد از جلد کرائے جائیں گے اور مقررہ [illegible]تاریخ کو پھر نہ بدلا جائے گا۔

(ج) انتخابات میں ایک بیلٹ بکس کی اسکیم کو منسوخ [illegible]کرکے ہر امیدوار کے لئے علیحدہ علیحدہ رنگوں کے بکس [illegible]رکھے جائیں گے تاکہ بددیانت افسروں کی غلط چرخی لگانے [illegible]کا خطرہ نہ رہے۔

(د) انتخابات میں اسلام کا نام استعمال کرنے اور ہر طرح [illegible]کی تقریر و تحریر کی آزادی رہے گی۔

(س) انتخابی فہرستوں میں مرزائیوں کو مسلمانوں کے [illegible]ساتھ شامل نہ کیا جائے گا۔

تجویز نمبر ۱۳

یہ اجلاس پاکستان کی خوشحالی اور اسلامی اصول عدل [illegible]و مساوات کے پیش نظر ملک کے مفلوک الحال طبقات کے

(ا) کم درجے کے ملازمین کی تنخواہیں بڑھائی جائیں ان کو جائز اور مناسب طریقہ سے زندگی بسر کرنے کا موقعہ دیا جائے۔

(ب) مزدوروں کی مزدوری زیادہ اور اوقات کار میں ان کے حالات کے مطابق کمی کی جائے۔

(ج) کسانوں اور کم درجہ کے زمینداروں کی ہمت افزائی کرکے تعلیم میں چاہے وہ فنی کیوں نہ ہو ایسی سہولتیں مہیا کی جائیں۔ کہ غریب طبقہ بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہو

(د) مہاجرین کی تمام تکالیف کا خاتمہ کیا جائے۔ اور ان کو مستقل حقوق دے کر ان کیلئے باطمینان زندگی بسر کرنے کا انتظام کیا جائے

(س) کوئی ایسا مہاجر نہ رہے۔ ہندوستانی پنجابی ہو یا کشمیری جس کے لئے مکان اور روزگار کا انتظام نہ ہو۔

تجویز نمبر ۱۴

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا یہ مرکزی اجلاس پرانے خلافتی کارکن علی گل خان مرحوم، حکیم احمد شاہ صاحب تمانزئی والا، مولانا رحمت اللہ صاحب تنگی اور مولانا عبدالحمید صاحب تور ڈھیری حاجی مولانا محمد اشرف صاحب مرحوم کی وفات پر ان کے متعلقین سے اظہار ہمدردی اور مرحومین کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں مقام مغفرت فرمائے

تجویز نمبر ۱۵

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا یہ مرکزی اجلاس مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور ان کی مسلسل مساعی کو جس سے ملک بھر میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم ملک گیر دینی پلیٹ فارم تیار ہو گیا ہے۔ احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور تمام علماء دین اور تمام شاخوں سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کریں تاکہ اسلامی مطالبات منوانے ملک میں اسلام کی ترویج اور جلد از جلد عادلانہ نظام کے قیام میں سہولت ہو سکے۔

تجویز نمبر ۱۶

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان کے ان مساعی کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ جو انہوں نے ہوتی مردان سے طوائفوں کے اڈے کو ختم کرنے کے لئے جاری رکھے ہیں اور ڈپٹی کمشنر صاحب مردان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ جلد از جلد حسب وعدہ مردان سے طوائفوں کے اڈے ختم کرکے عامۃ المسلمین کے جذبات اسلامی کا احترام کرے

تجویز نمبر ۱۷

یہ اجلاس اس پالیسی کی جو حکومت مختلف مقامات پر جمعیۃ علماء اسلام کے جلسوں یا لاؤڈ سپیکر یا مقررین پر پابندیاں عائد کرتی ہے۔ سخت مذمت کرتا اور اس کو آزادانہ انتخابات کے اعلانات کے خلاف تصور کرتا ہے اور حضرت مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مستونگ (قلات ڈویژن) کی بالکل بے گناہ گرفتاری اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ بعض حکام پارٹی بازی کے

صفحہ ۶ سے آگے

طاقت ہے۔ جس کا اس نے اندازہ نہیں لگایا [illegible] اسے احساس کہتری ہے۔

آخر میں انتخاب کے سلسلے میں چند اصول عرض [illegible] ہوں ان کے ماتحت انتخاب ہوگا تو آئندہ تنظیم مستحکم [illegible] پاکستان سے پہلے علماء میں اختلاف ممکن تھا لیکن بعد [illegible] اختلافی بات کو راکھ بنا دیا اب تڑپ ہے نیا جوش [illegible] اور نیا ولولہ ہے اس لئے کہ ایک مقصد ہے وہ کیا [illegible] کی سربلندی ہے اگر کسی بات میں علاقے کو کوئی شک [illegible] تو اوپر مرکز ہے اس سے دور کرایا جا سکتا ہے۔

مختلف خیال علماء نے کراچی میں جمع ہوکر اپنے اتفاق [illegible] کا ثبوت دیدیا مسٹر قدم قدم پر لڑتے ہیں۔ اور اقتدار [illegible] ان میں جاری ہے۔ خیر تو یہ ضروری نہیں کہ سب سے بڑا عالم ہی امیر ہے آنحضرت ﷺ کی زندگی میں جنگ موتہ کے لئے امارت کا عہدہ زید کے سپرد کیا گیا اور اکابر صحابہؓ ان کے جھنڈے تلے تھے۔ مدینہ منورہ کی صدارت کا عہدہ عبداللہ بن مکتوم کے پاس تھا جو نابینا صحابی تھے۔ وہا[illegible] میں مفتی کفایت اللہ صدر تھے حالانکہ ان کے اساتذہ مو[illegible] تھے اور کسی استاد کے دل میں کسی قسم کا ولولہ پیدا نہیں [illegible] تھا کیونکہ کوئی مالی مفاد مدنظر نہیں کسی برتری کا خیال نہیں [illegible] خدمت ہے۔ کہ شب و روز اس کا خیال ہے۔

ہاں جمعیۃ کی امارت کے لئے کسی حد تک عالم ہو[illegible] ضروری ہے، چاہیے اس سے بڑا عالم موجود ہو۔ دوسر[illegible] علمی استعداد کے علاوہ ہم فکر ہونا ضروری ہے۔ مقصد [illegible] متفق ہو اسلام کا محافظ ہو۔ تیسرے تجربہ کار ہو [illegible] بڑا ئی بڑی چیز ہے لیکن اگر تجربہ نہیں تو بڑائی کام نہیں دیتی۔ میری مثال آپ کے سامنے ہے طب یونانی کا علم حاصل کیا بلکہ سند بھی لی اپنے عزیز کو بھی پڑھایا لیکن [illegible] بھی بیمار ہوتا ہے۔ تو نسخہ اس سے لکھواتا ہوں کیونکہ تجربہ نہیں لہٰذا علم کے علاوہ عملی تجربہ نہایت ضروری ہے۔ امارت کے لئے علمیت ہم فکری اور تجربہ چاہئے اور [illegible] سب کچھ ہو چوتھی چیز ہمت ہی نہ ہو تو سب بیکار [illegible] کی ضرورت ہے۔ دوڑ دھوپ اور جد و جہد چاہئیے۔ ہمت کا اندا[illegible] کارکردگی سے معلوم ہوتا ہے کوئی پچاس لاکھ روپیہ [illegible] کرے تو اتنا کام نہیں ہو سکتا جتنا ایک سال میں ہوا ہے یہ سب چیزیں اب انتخاب میں پیش نظر رہیں۔

ازیں بعد مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے فرمایا امیر [illegible] کے لئے جن اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہمارے علاقے کے سابق صدر مولانا سید گل بادشاہ میں تمام اکمل طریق [illegible] موجود ہیں۔ ان کی استعداد، ان کا تجربہ اور ان کی ہمت سب پر عیاں ہے لہٰذا میں آئندہ تین سال کی امارت کے لئے ان کا نام نامی پیش کرتا ہوں اس کی تائید مولانا احمد حسین [illegible] مہتمم دارالعلوم [illegible] نے کی چنانچہ بالاتفاق آراء وہ امیر منتخب ہو گئے۔

مولانا عبدالرحیم صاحب نے نائب امیر کے لئے مولانا عبدالسلام صاحب کا نام جو نائب صدر ضلع پشاور [illegible]

جلد ۱ | ۱۴، ۱۸، ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ مطابق ۷، ۱۱، نومبر ۱۹۵۷ء موافق ۲۲، ۲۶ کاتک ۲۰۱۴ سمت بکرمی | شمارہ ۱۳، ۱۴

عالم اسلام

شام :— بیروت کی اطلاع ہے کہ شام میں حمص کے مقام پر تیل صاف کرنے والے کارخانہ کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کا منصوبہ روسی ماہرین نے تیار کیا تھا۔ وہی نگرانی کریں گے۔ تعمیر کا ٹھیکہ چیکوسلواکیہ کی ایک فرم کو دیا گیا ہے۔ پیرس کی اطلاع ہے۔ کہ روس و شام کے درمیان معاہدہ کی بنا پر روس ملک شام میں ریلوے۔ بند۔ بجلی گھر اور سڑکیں تعمیر کرے گا۔ اور وسیع پیمانہ پر آبپاشی کا بھی انتظام کرے گا۔

شام اور ترکی میں :— جنگ کا خطرہ ٹل گیا ہے۔ دو طرفہ سرحدات پر فوجوں نے مشقیں کیں۔ روس و امریکہ کے ذرائع نے اشتعال انگیز بیانات شائع کرائے۔ لیکن الحمد للہ تعالیٰ کہ جنگ نہ ہوئی اور نہ جنگ کے محرکات موجود ہیں۔ دونوں علیحدہ علیحدہ دو دھڑوں میں منسلک ہیں اس لئے غلط پروپگنڈے کو خوب ہوا دی گئی۔

مصر :— برلن کی اطلاع ہے کہ عنقریب مصر مشرقی جرمنی میں اپنا تجارتی دفتر کھولیگا۔ مشرقی جرمنی کے وزیر تجارت مسٹر راؤ ڈشنے کہا کہ ہمارا اور مصر کا اکثر بین الاقوامی مسائل میں اتفاق ہے۔ مصر میں طالب علموں کی رائے شماری ہوگی سو فی صدی طلبہ ... یہودیوں سے جنگ کرنا چاہتے ہیں۔

الجزائر :— الجزائر میں جہاد آزادی جاری ہے۔ قاہرہ کی اطلاع ہے کہ مصر کی ہم سرکاری خبر رساں الجنبی مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی نے الجزائر کی تحریک آزادی کے ایک ترجمان کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ نومبر کے آخری ہفتہ میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں الجزائر کا مسئلہ پیش کیا جائے گا۔

یمن :— [illegible]

مدد سے کیا ۔ لیکن یمنی فوج نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور حملہ کو پسپا کر دیا۔

پاکستان :— پاکستان میں وزارتی بحران ختم تو نہیں ہوا البتہ کچھ عرصہ کے لئے دب گیا ہے۔ موجودہ وزارت عظمیٰ کی پالیسی سے ایک طرف سابق وزیر اعظم سہروردی کو طریقہ انتخاب کے سلسلہ میں اختلاف ہے۔ اور ساتھ ہی وہ اپنی علیحدگی کو غیر قانونی بتا کر صدر مرزا کے خلاف آئین کے خلاف ورزی کا الزام لگاتے ہیں۔ صدر کے حامی امجد علی جواب دیتے ہیں تو ایک اور مرکزی ذمہ دار امجد علی کی تردید کر دیتے ہیں۔ دوسری طرف نیشنل عوامی پارٹی ون یونٹ کے مسئلہ میں سختی سے مرکزی سرکاری پالیسی کی مخالفت کرتی اور یہاں تک کہتی ہے۔ کہ اس کے لئے قربانیاں دی جائیں گی۔ سول نافرمانی بھی کی جا سکتی ہے۔ اور مولانا بھاشانی نے مردان میں تقریر کرتے ہوئے حسب روائت اخبار جنگ کراچی ۲۹ اکتوبر یہاں تک کہہ دیا ہے۔ کہ پاکستان میں دس سال سے جو حکومت کر رہے ہیں۔ وہ غیر ملکی ایجنٹ ہیں۔ یہ لوگ امریکہ، برطانیہ اور روس کے اشاروں پر چل رہے ہیں۔ اور اسی لئے کشمیر کا مسئلہ اب تک حل نہیں ہوا۔ مولانا نے خارجہ پالیسی پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ کہ غیر ممالک میں ہماری ساکھ باقی نہیں رہی ہے۔

سہروردی جابجا جلسے کر رہے ہیں۔ اور مسلم لیگ اور ری پبلیکن ہر دو کے خلاف لکھ رہے ہیں۔ کہ نیشنل پارٹی نے پہلے مسلم لیگ کو بے وقوف بنایا پھر ری پبلیکن کو۔ نیشنل عوامی پارٹی پہلے یونٹ کو توڑے گی پھر تمام ملک پر ہاتھ چلایا جائے گا یہ پارٹی بھارت سے سازش میں شریک ہے۔ اور ہمیں کشمیر سے دست بردار کرنا چاہتی ہے۔ بنگال مشرقی میں مولانا اطہر علی صاحب یوم جداگانہ منانا چاہتے ہیں۔ اور عوامی لیگ یوم مخلوط۔ ایک فریق مخلوطیوں کو ہندوؤں کا ایجنٹ قرار دیتا ہے اور دوسرا جداگانیوں کو ملامت کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ اس طرح ہندوؤں کے ہاتھ میں طاقت کا توازن دینا چاہتے ہیں ہم تو ان الزام تراشیوں اور ایک دوسرے کو غدار و ملک دشمن قرار دینے کے خلاف ہیں۔ وہ لوگ جو مسلم لیگ کے ستون تھے۔ آج ایک دوسرے کو ملک کا دشمن قرار دیکر کوئی اچھی خدمت انجام نہیں دیتے۔ اختلاف رائے کا حق سب کو حاصل ہے

گورمانی۔ دولتانہ۔ کھوڑو۔ نشتر۔ مجیب الرحمٰن۔ سہروردی وغیرہم کا ایک دوسرے کے خلاف ایسے سخت قسم کے ریمارک پاکستانی قوم کے بھرم کو مٹا دینے کے مترادف ہے۔

شاہ سعود کی تازہ شادی :— بیروت کی اطلاع ہے۔ مسٹر ممتاز صلح نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ اس کی ۱۶ سالہ لڑکی مسماۃ قریاں کی شادی شاہ سعود سے ہو جائے۔ جن کی عمر ۵۵ سال ہے یہ لبنان کے وزیر اعظم سمیع صلح کی صاحبزادی ہے یوں الیقین اس شادی کا ایک ہفتے کے اندر ہو جائے گا۔ جب کہ اس کے بارہ میں قطعی فیصلہ ہو گا۔

پیرے کہ دم زِ عشق زند بس غنیمت است۔

بیروت لبنان :— بیروت کے اخبارات اکثر الیہا پروپگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ جس سے عرب ممالک میں اختلافات زیادہ ہو سکیں آج کل وہ یہ اطلاعات دے رہے ہیں۔ کہ مصر کے ناصر اور شاہ سعود میں عرب اقوام کی لیڈری کے لئے رقیبانہ جنگ شروع ہے مصری اخبارات شاہ سعود کو امریکہ کا ایجنٹ لکھ رہے ہیں اور اب عربوں میں دو دھڑے بن چکے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اس میں حقیقت کم اور پروپگنڈا زیادہ ہے۔

شاہ سعود کا دورہ :— شاہ سعود کو سوڈان کا دورہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ وہ دورہ پر جائیں گے بظاہر مقصد صرف دونوں ممالک کے تعلقات کو بہتر اور مضبوط بنایا ہے

مشرق وسطیٰ :— نیویارک۔ برطانیہ کے لیبر لیڈر مسٹر بیون نے کہا ہے۔ کہ امریکہ کے آئزن ہاور نے مشرق وسطیٰ کے لئے اپنا منصوبہ پیش کر کے روس کو شرارتوں کا موقعہ دیدیا ہے۔ ورنہ روس والوں نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ مشرق وسطیٰ میں نہ روس ہتھیار بھیجے اور نہ امریکہ۔

کشمیر :— کشمیری سرحدات پر زبردست فوجی نقل و حرکت شروع ہو گئی ہے۔ بھارت نے تقریباً ڈیڑھ لاکھ فوج کشمیر میں جمع کر رکھی ہے۔ اور ایک اطلاع ہے۔ کہ پونچھ میں دوسرا ہوائی اڈا بھارت نے تعمیر کر لیا ہے۔

بخشی غلام محمد کا کہنا ہے۔ کہ ہم کسی خارجی فوج یا مبصر

تنظیم انصار الاسلام

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے دستور اساسی کی دفعہ ۲۲ میں شعبہ خدمت خلق ہے۔ جمعیۃ کے ہر رضا کار کو انصار الاسلام کہتے ہیں اس کے لئے مندرجہ ذیل اوصاف ضروری ہیں :۔

(۱) یہ پابند نماز ہوگا کیونکہ یہ نماز ہی کی برکت سے نیکی کی طرف آتا ہے۔ اور برائی سے رکتا ہے۔ اس کا ایک تعلق اپنے خالق سے ہے۔ اور دوسرا تعلق اس خالق کی مخلوق سے ہے یہ دونو تعلقات کو درست رکھے گا۔

(۲) یہ اپنی وردی میں ملبوس ہوگا اس کے سر پہ سرخ سیاہی مائل ٹوپی ہوگی دو پاکٹ والی خاکی قمیص اور پتلون یا سفید جامہ پہنے ہوگا۔ یہی اس کی وردی ہے اس پر انصار الاسلام کا بیج لگا ہوگا۔

(۳) حدیث :۔ خیر الناس من ینفع الناس کے مطابق یہ مخلوق خدا کو نفع پہنچانے کے لئے ہر جائز خدمت کے لئے تیار ہوگا۔ یہ باہمت ہوگا ہر نیک کام میں سبقت لے جانے کی کوشش کرے گا۔

(۴) یہ سید المرسلین، خاتم النبین، شفیع المذنبین حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانتا ہوگا۔ آنحضرت اور صحابہ کرام کے طریقے کا پابند ہوگا۔

(۵) یہ نیکی کا حکم کریگا اور برائی سے دوسروں کو روکے گا۔

(۶) یہ قرآن حکیم کے پڑھنے یا پڑھانے کے لئے روزانہ وقت نکالے گا۔

(۷) یہ کبیرہ گناہوں سے ضرور پرہیز کریگا اور صغیرہ گناہوں سے بھی بچنے کی کوشش کریگا۔

(۸) غلبہ اسلام اس کی زندگی کا مقصد ہوگا۔

(۹) یہ ایمانداروں کے لئے نرم اور کافروں کے مقابلے میں سخت ہوگا۔

(۱۰) یہ اپنے ہر کام میں رضائے الٰہی چاہنے والا اور مستقل مزاج ہوگا۔

انصار الاسلام کی پریڈ عربی میں ہوگی لہذا انگریزی الفاظ کے مقابلے میں عربی الفاظ اور ان کے معانی درج ذیل ہیں :۔

نمبر شمار	عربی الفاظ	ترجمہ انگریزی	ترجمہ اردو
۱	صفًا	فالن	ایک لائن میں بغل بہ بغل کھڑے ہو جاؤ۔
۲	تهيّؤا	اٹن شن	ہوشیار ہو جاؤ۔
۳	التفتوا يمينًا	رائیٹ ڈریس	دائیں طرف سر گھما کر دیکھو اور صف سیدھی کرو
۴	عدّوا عن اليمين	بائی دا رائٹ نمبر	داہنی طرف سے گنتی کرو۔
۵	قوموا راحتًا	سٹینڈ ایٹ ایز	آرام سے کھڑے ہو جاؤ۔
۶	راحةً	ایزی	زیادہ آرام سے کھڑے ہو جاؤ۔
۷	صفّين	ٹو رینکس فالن	دو قطاریں بن جاؤ
۸	صفًا واحدًا	سنگل رینک فالن	ایک قطار بن جاؤ۔
۹	صفوا اربعًا	فارم فورز	دو صفوں سے چار صفیں بناؤ۔
۱۰	صفّين	فارم ٹو ڈیپ	چار سے دو صفیں بناؤ۔
۱۱	الى اليمين	رائٹ ٹرن	دائیں طرف گھومو
۱۲	الى اليسار	لیفٹ ٹرن	بائیں طرف گھومو۔ پھرو۔
۱۳	انقلابًا تامًا	اباؤٹ ٹرن	دائیں طرف گھوم کر پیٹھ کی طرف منہ کرو۔
۱۴	امشوا	کوئیک مارچ	دایاں قدم زمین پر مار کر بایاں پاؤں نکال کر چلو
۱۵	يسار ۔ يمين	لفٹ۔ رائٹ	بایاں ۔ دایاں ۔
۱۶	يمينًا ويسارًا انقلبوا	آوٹ لائن وہیل	بایاں آدمی اپنی بائیں طرف اور دایاں اپنی دائیں طرف واپس مڑے
۱۷	انصرفوا الى الوسط	ان لائن وہیل	اپنے اپنے اندر کی طرف سے واپس مڑو۔
[illegible]	... الى اليمين	[illegible]	[illegible]
۱۹	الى اليمين	رائٹ وہیل	چلتے ہوئے دائیں طرف مڑو۔
۲۰	الى اليسار	لیفٹ وہیل	چلتے ہوئے بائیں طرف مڑو۔
۲۱	بدّلوا الاقدام	چینج سٹیپ	قدم تبدیل کرو۔
۲۲	اضربوا الاقدام قيامًا	مارک ٹائم	کھڑے ہو کر زمین پر قدم مارو۔
۲۳	اسعوا	ڈبل مارچ	دوڑو۔
۲۴	اضربوا الاقدام سرعةً وقيامًا	ڈبل مارک ٹائم	دوڑتے ہوئے کھڑے ہو کر تیزی سے قدم مارو
۲۵	الى اليمين	بائی دا رائٹ	چلتے ہوئے دائیں طرف جاؤ
۲۶	الى اليسار	بائی دا لیفٹ	چلتے ہوئے بائیں طرف جاؤ۔
۲۷	عين اليمين	آئیز رائٹ	دائیں طرف دونوں آنکھوں کی کنکھیوں سے دیکھو
۲۸	عين اليسار	آئیز لیفٹ	بائیں " " " " " "
۲۹	ارجعوا	آئیز فرنٹ	سامنے دیکھو۔ پہلی حالت پر آجاؤ۔
۳۰	قفوا	ہالٹ	کھڑے ہو جاؤ
۳۱	تفسّحوا اليمين	رائٹ اوپن مارچ	دائیں طرف کھل جاؤ۔
۳۲	تفسّحوا اليسار	لیفٹ اوپن مارچ	بائیں طرف کھل جاؤ۔
۳۳	فاصلة اليد	—	ہاتھ کی لمبائی برابر رکھو
۳۴	حيّوا	سلوٹ	سلام علیکم کہو۔
۳۵	صلوا الى اليمين	رائٹ کلوز مارچ	دائیں طرف ملو۔
۳۶	صلوا الى اليسار	لیفٹ کلوز مارچ	بائیں طرف ملو۔
۳۷	انتشروا	ڈس مس	بکھر جاؤ
۳۸	قوموا	سٹینڈ اپ	کھڑے ہو جاؤ۔
۳۹	اجلسوا	سٹ ڈاؤن	بیٹھ جاؤ۔

نمبر شمار	عربی الفاظ	ترجمہ انگریزی	ترجمہ اردو
۱	ارفعوا السلاح	سلوپ آرمز	ہتھیار کندھے پر رکھو۔
۲	ضعوا السلاح	آرڈر آرمز	ہتھیار نیچے لاؤ۔
۳	احضروا السلاح	پریزنٹ آرمز	ہتھیار سلامی کے لئے منہ کے سامنے لاؤ۔
۴	اخرجوا السلاح	آوٹ سائڈ آرمز	ہتھیار اپنے باہر کی طرف نکالو۔
۵	توسّطوا السلاح	ان سائڈ آرمز	ہتھیار اپنے اندر کی طرف نکالو۔
۶	بدّلوا السلاح	چینج آرمز	ہتھیار تبدیل کرو۔
۷	راحة السلاح	ایزی آرمز	ہتھیار کو آرام کی حالت پر اٹھاؤ۔
۸	علّقوا السلاح	ٹریل آرمز	ہتھیار کو دائیں ہاتھ میں لٹکاؤ۔

ترجمان اسلام

مینجنگ ایڈیٹر غازی خدا بخش

مورخہ ۷ ، ۱۱ نومبر ۵۸ء

غلبۂ دینِ اسلام

ہماری ڈاک میں ایسے خطوط بھی ہمیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ موصول ہوتے ہیں جن میں لکھا ہوتا ہے ۔ کہ ہم نے جمیعت علمار اسلام تو قائم کر لی اب ہمیں مرکزی دفتر سے ہدایات موصول ہوں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے اس کا مختصر سا جواب تو یہ ہے ۔ کہ آپ کا دستورِ اساسی چھپا ہوا ہے اس میں اغراض و مقاصد لکھے ہوئے ہیں وہ آپ نے حاصل کرنے ہیں اب وہ کس طرح حاصل ہونگے اس کے لئے آگے قواعد و ضوابط پڑھیں ۔

لیکن بعض طبائع کے لئے اتنا کافی نہیں انہیں ہندی کی چندی درکار ہے ۔ بعض دوست مقاصد کی تفصیل چاہتے ہوں تو عرض ہے ۔ کہ اگر دلّی کے قلعے تک پہنچنا ہو تو پہلے کئی ایک مقامات سے گزرنا پڑے گا ۔ خواہ پیدل چلیں ، خواہ ریل پر سوار ہوں یا ہوائی جہاز پر اگر یں بہرحال پہلے امرتسر پہنچنا ہوگا اس سے آگے کئی اور قلعے آئیں گے تب جا کر دلّی کا لال قلعہ آئے گا ۔

دوستو! قرآن حکیم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے سید المرسلین ، خاتم النبیین ، شفیع المذنبین حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو دُنیا میں بھیجنے کا بعض جگہ مقصد ارشاد فرمایا ہے بس وہی مقصد ہماری اور آپ کی زندگی کا مقصد ہونا چاہیئے اور وہی مقصد ہے جمیعۃ علمار اسلام کا خواہ وہ جمیعۃ ابتدائی ہو ضلعی ہو علاقائی ہو یا مرکزی ہو سب کا مقصد ایک اور ایک ہی ہے تو وہ مقصد قرآن حکیم کی کس آیت میں ہے وہ یہ ہے :-

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ (یعنی اللہ تعالےٰ نے ہی اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچا دین ــ صحیح اور پائدار قانون ـــــ دے کر بھیجا کہ وہ اُسے مجموعہ ہائے قوانین پر غالب کر دے)

اس سچے دین کا کیا نام ہے جسے کل دنیا کے دینوں پر غالب کرنا ہے ۔ اس کا نام ہے اسلام اب اس اسلام کے لئے ہم نے اللہ تعالےٰ سے ایک گھر مانگا ۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے وہ دیا جس کا نام ہم نے رکھا پاکستان ۔ تو پہلا مطالبہ ہمارا یہ ہے کہ دلّی بلکہ واشنگٹن دور ماسکو پرویں

پاکستان میں اُسے قائم کریں ہماری ہر سرکاری عمارت پر مصنوعی اسلام کا جھنڈا نہ لہرائے بلکہ حقیقی اسلام کا جھنڈا لہرائے جو لوگ سرکاری عمارتوں میں کام کرتے ہیں ان پر حقیقی اسلام غالب نہیں اِلّا ماشار اللہ وہ لوگ حقیقی اسلام کو سمجھنا بھی نہیں چاہتے چنانچہ انہوں نے اسلامی دستور بنانے کے لئے جو لار کمیشن مقرر کیا تو اس میں بعض ایسے آدمی داخل کر دیئے ۔ جنہیں قرآن حکیم میں جو اسلام کا قانون ہے کوئی قانون نظر ہی نہیں آیا مثلاً مسٹر بروہی اور قرآن حکیم کے قانون کی تشریح ہے حدیث شریف کسی کو اس تشریح پر اعتراض ہے ۔ مثلاً مسٹر پرویز ۔ اب کیسے سمجھا جائے کہ لا کمیشن میں ان لوگوں کی موجودگی سے حقیقی اسلام کا قانون بن جائے گا اور وہ پاکستان میں قائم کر دیا جائے گا ہم تو سمجھتے ہیں یہ مذاق ہو رہا ہے تو ہمارا مطالبہ یہ بھی ہے کہ بروہی اور پرویز کی جگہ ایسے دینبدار علمار کرام مقرر کریں جو باقاعدہ مستند ہوں پھر جن کا تقوےٰ بھی مسلم ہو تب اسلامی دستور بنے گا ۔ اور وہ پاکستان میں قائم ہوگا اور ایسے دنیا بھر میں غالب کر سکیں گے

دوستو! جمیعۃ علمار اسلام کے اساسی دستور کو پڑھیں تو اس کے اغراض و مقاصد میں پہلے یہی چیز دکھائی دے گی اقامت دین اور اشاعت اسلام ہو۔

اس کے لئے دین کے سمجھنے والوں یعنی علمار کرام سے دین پسند عوام جڑ جائیں مل جائیں اور سب اکٹھے ہو کر آئندہ انتخاب پر ایسے نمائندے چنیں جو حقیقی اسلام کو نہ صرف پاکستان میں قائم کریں ۔ بلکہ مذکورہ بالا آیت کے مطابق تمام دنیا میں ہر ہر دین پر دین اسلام کو غالب کرتے ہوئے اس قانون کو نافذ کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جائیں جس طرح آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سارے عرب میں بڑھے اور پھر اسی طریق پر آپ کے صحابہؓ ساری دنیا میں بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ روم شام سب جگہ دینِ اسلام کو غالب کر کے چھوڑا ۔

سے اصلاح شروع کریں اور دائیں بائیں بھیلیں اگر آپ کی جمعیۃ کے کام میں خلوص اور استقلال ہوگا ۔ تو انشار اللہ تعالےٰ آپ ہی کامیاب ہوں گے ۔

جہادِ دینی کے دلدادہ حاجی ترنگ زئی ۔

حاجی ترنگ زئی :- مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے علاوہ جن مشاہیر کو حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحریک میں ہم نوا اور ہم خیال بنایا ۔ ان میں سے نہایت سرگرم ممبر جناب حاجی ترنگ زئی صاحب ہیں ۔

ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور میں موضع اتمان زئی کے قریب ایک گاؤں ہے ۔ حاجی صاحب موصوف اسی گاؤں کے باشندے تھے ۔ ان کا نام نامی فضل واحد تھا ۔ لیکن اس نام سے مشہور نہ تھے ۔ نہایت متقی پرہیزگار اور صاحب علم و عمل اور مشہور پیرانِ طریقت و سلوک میں سے تھے ۔ اور حضرت مولانا شاہ نجم الدین صاحب مرحوم معروف بہ ہڈے ملّا کے خلیفہ اور جانشین تھے ۔ حضرت مولانا نجم الدین صاحب ہڈے ملّا حضرت شاہ مولانا عبدالغفور صواتی معروف بہ حضرت صوات صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور جانشین تھے ۔ حضرت صوات صاحب اور حضرت ہڈے ملّا صاحب ان اطراف (صوبہ سرحد) میں بہت زیادہ با اثر غیور مجاہد گزرے ہیں ۔ ان حضرات نے اپنے اپنے زمانے میں انگریزی اقتدار کے خلاف سالہا سال علم جہاد بلند رکھا تھا ۔ اور انگریزی اقتدار کو حد سے زیادہ نقصان پہنچاتے رہے تھے ۔ حاجی فضل واحد صاحب (حاجی ترنگ زئی صاحب) بھی اپنے پیرانِ طریقت کے قدم بہ قدم تھے ۔ جذباتِ حریت آزادی اور جہاد دینی کے حد سے زیادہ دلدادہ تھے ۔ انگریزی علاقہ ضلع پشاور میں خدماتِ دینیہ تبلیغ و تسلیک میں ابتدا سے مشغول تھے ۔ ضلع پشاور اور یاغستان میں ہزارہا ہزار ان کے مریدین اور مخلصین تھے ۔ اور انتہائی شہرت اور مقبولیت کے مالک تھے ۔ ان اطراف میں عام مسلمانوں میں جس قدر قبولیت ان کی تھی کسی دوسرے پیر کی نہ تھی ۔

حضرت شیخ الہند نے بار بار مولانا عبیداللہ صاحب اور مولانا عزیز گل صاحب کو ان کی خدمت میں بھیج کر اپنے مشن میں داخل کیا اور جہاد حریت کے لئے آمادہ کیا اور استدعا کی کہ وہ وطن سے آزاد علاقہ (یاغستان) میں ہجرت کر کے چلے جائیں اور وہاں کے مرکز کو سنبھالیں اور اپنے شاگردوں کو (جو کہ بے شمار تھے ۔ اپنے اپنے علاقوں میں تعلیم و تدریس میں مشغول تھے) لکھا کہ حاجی ترنگ زئی صاحب کی تابعداری کریں اور ان کی امداد و اعانت میں کسی کوتاہی کو روا نہ رکھیں ۔ چنانچہ ۱۹۱۴ء میں اعلانِ جنگ عمومی کے بعد حاجی ترنگ زئی وہاں چلے گئے ۔ از نقش حیات

جمعیۃ علمائے اسلام کی تبلیغی تنظیمی سرگرمیاں

جمعیۃ علمائے اسلام جہلم کا اجلاس

زیر صدارت امیر شہر حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ کے کارکنوں نے بڑی گرم جوشی سے حصہ لیا۔ صاحب صدر نے تمام کارکنوں کو جمعیۃ کی توسیع و ترقی کے لئے مستعدی سے کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور خدمت اسلام خدمت خلق آپس میں ہمدردی و اخوت اور لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آنے کے لئے کہا۔ مولانا عبد الحلیم صاحب امیر جمعیۃ کالا گجراں نے تمام کارکنوں کو متوجہ کیا کہ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد لوگوں کے سامنے پوری وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کی اپنے اندر اہلیت پیدا کریں۔ اور اس کام کو سرگرمی سے سرانجام دیں۔

آخر میں مندرجہ ذیل امور طے پائے۔

(۱) مرکز کی ہدایت کے مطابق جمعیت کے اخبار ترجمان اسلام کا یکم نومبر سے ہفتہ منایا جائے اور اخبار کے خریدار زیادہ سے زیادہ مہیا کئے جائیں۔

(۲) جمعیۃ کے اخراجات کے لئے ماہوار چندہ دینے والے ممبر بنائے ہیں۔

(۳) رکن سازی کی مہم تیز تر کی جائے۔ آخر رضا کاروں کی جمعیۃ انصار الاسلام کا سالار چوہدری محمد ہاشم صاحب کو منتخب کیا گیا۔

از شیخ عبد الرشید ناظم جمعیۃ علمائے اسلام شہر جہلم۔

جمعیۃ علمائے اسلام سرگودہا

جمعیۃ کے پروگرام کے تحت ایک وفد زیر قیادت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ ضلع و مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودہا نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ فرمایا۔ شاہ پور صدر ایک عام اجلاس ہوا جس میں حضرت امیر کے علاوہ حضرت مولانا قاری جلیل الرحمان صاحب نائب امیر ضلع مولانا عبد الکریم صاحب۔ حضرت مولانا قاری عبد السمیع صاحب نائب ناظم جمعیۃ ضلع و قاری محمد شفیع نے تقاریر فرمائیں۔

جھاوریاں تحصیل شاہ پور۔ زیر صدارت مولانا مولا بخش مہتمم مدرسہ فیضیہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امیر ضلع کے علاوہ حضرت مولانا صالح محمد مولانا قاری عبد السمیع نائب ناظم جمعیۃ قاری محمد شفیع و دیگر مقامی علماء نے تقریریں فرمائیں اور عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا اور برسر اقتدار طبقہ کی مسلسل ناکامیوں سے تبصرہ فرمایا۔ الحمد للہ جلسہ نہایت ہی کامیاب رہا عوام نے اپنے تعاون کا مکمل یقین دلایا۔ تشکیلیں جمعیۃ عنقریب ہو جائیں گی۔

یہ وفد بیربل شریف ضلع سرگودہا پہنچا وہاں کے عوام نے وفد کا پر جوش خیر مقدم کیا۔ رات کو زیر صدارت پیر طریقت حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عمر صاحب سجادہ نشین بیربل شریف ایک جلسہ عام ہوا عوام نے بہت پسند کیا۔ الحمد للہ کہ یہ دورہ نہایت کامیاب رہا بروز ہفتہ ۱۱ نومبر کو حضرت امیر کی قیادت میں ایک دفعہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا کا دورہ شروع کرے گا۔

ناظم دفتر جمعیت علمائے اسلام مغربی پاکستان سرگودہا

ٹھل سندھ میں جمعیۃ علمائے اسلام کا ایک عظیم الشان جلسہ

علماء ناظم مرکز جمعیۃ علماء اسلام لاہور۔ بسرپرستی و اہتمام مولانا الحافظ المولوی محمد زکریا صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ٹھل سندھ زیر صدارت حضرت مولانا مولوی محمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ امروٹ شریف ضلع سکھر سندھ منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً پچاس مقامی علماء کے علاوہ عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

علماء کے لئے طعام و قیام کا انتظام اچھا تھا۔ جناب مولوی محمد عبد القادر قاسمی ناظم مرکزیہ نے ایک مختصر اور جامع تقریر فرمائی۔ جس میں اراکین و معاونین حضرات جمعیۃ کے لئے خصوصی ہدایات بیان فرمائیں۔

دوسرے جلسے کی صدارت مولانا محمد زکریا نے کی مختصر خطبۂ صدارت کے بعد پھر حضرت ناظم مرکزیہ اسلام کی خوبیوں اور فضائل بیان کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر فاضلانہ تقریر ارشاد فرمائی۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت اور ضرورت محسوس کرائی اور عوام کو اس میں شامل ہونے کے لئے ترغیب دی۔ اور دینی احکام کی پابندی کے لئے جذبہ پیدا کیا۔ عوام نے مولانا موصوف کو تقریر پر خراج تحسین ادا کیا۔

آخر میں حکومت کی بدعنوانیاں واضح کیں۔ مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق آراء پاس ہوئیں۔ لاؤڈ اسپیکر کا مکمل انتظام تھا۔ حضرت مولانا موصوف کے بعد مولانا حافظ الحدیث محمد عبد اللہ صاحب درخواستی نے فضائل اسلام اور توحید باریتعالیٰ پر مدلل و مکمل تقریر بیان فرمائی۔ نیز باشندگان اپر سندھ کو جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کرنے اور اس کے نظریہ کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے تاکید کی

تجاویز

(۱) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے۔ کہ چونکہ حکومت پاکستان اسلام اور قرآن کے نام سے حاصل کی گئی ہے۔ اس لئے جس قدر قربانیاں دی گئیں۔ وہ صفحۂ تاریخ پر نمایاں ہیں وہ تقاضا کرتی ہیں۔ کہ پاکستان کے اندر نظام اسلامی اور قانون قرآنی ہونا چاہئیے جس میں حکومت پاکستان کے بہبودی اور فلاح کا راز مضمر ہے۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے۔ کہ حکومت نے دستور اسلامی کے مسودہ تیار کرنے کے لئے جو منکرین قرآن مجید و سنت نبوی کو یعنی پرویز اور بروہی لاء کمیشن میں نامزد عام مسلمانوں کر کے ان کی جگہ جمعیۃ علماء اسلام کے مستند اکابرین کو [illegible] کیا جائے۔

(۳) پاکستان کی خوش حالی اور بہبودی نہری پانی پر [illegible] لہذا حکومت کو چاہئیے کہ نہری پانی کا فیصلہ جلد از جلد اقوام [illegible] سے کرائے تاکہ پاکستان کی حکومت اپنی پوری قوت [illegible] سے سرسبز و شاداب ہو۔

(۴) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے۔ کہ کشمیر میں رائے شماری [illegible] فیصلہ اقوام متحدہ سے جلد از جلد کرایا جائے ورنہ کشمیر [illegible] حصول کے لئے ہم تمام مسلمان اپنی جان و مال کی قربانی سے [illegible] نہ کریں۔ الجزائر عمان اردن اور مصری مظلوموں کے لئے [illegible] نصرت کی گئی۔

ضلعی جمعیت ٹھل سندھ کے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

(۱) امیر ۔ مولانا المولوی الحاج دھنی بخش صاحب

(۲) نائب ۔ مولانا مولوی عمر الدین صاحب

(۳) ناظم اعلیٰ ۔ مولانا مولوی الحاج میر محمد صاحب

(۴) نائب ناظم محمد صالح کلاتھ مرچنٹ

(۵) خازن ״

(۶) محاسب مولانا نور محمد صاحب۔

محمد یوسف عفا عنہ۔ ناظم ابتدائی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ گوٹھ دلیلپور تحصیل ٹھل سندھ۔

جمعیۃ علماء اسلام بستی دین پور شریف متصل بہاولنگر کے زیر اہتمام

بعد نماز صبح حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب دامت برکاتہم کا درس قرآن ہوا۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ بحمد اللہ تعالیٰ اس کام میں کامیابی ہوئی اور مسجد دین پور میں جماعت کی تشکیل کی گئی۔

مندرجہ ذیل عہدہدار منتخب ہوئے۔

(۱) امیر جماعت:۔ جناب حضرت مولانا صاحبزادہ عبد الرحمٰن صاحب

(۲) ناظم اعلیٰ:۔ مولوی حافظ محمد عبد الکریم خیر المدارس مدرسہ انوار ہدایت دین پور شریف۔

(۳) نائب ناظم:۔ مولوی حافظ امیر یار صاحب مدرس مدرسہ انوار الہدایت۔

(۴) ناظم:۔ صاحبزادہ حافظ عطاء الرحمٰن صاحب

(۵) سرپرست۔ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب مدظلہ العالی درخواستی خانپور۔

منڈی بہاؤالدین کی جامع مسجد

میں علماء کرام اور دیگر معززحضرات کا ایک اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب خلیفۂ مجاز حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ برائے تشکیل شاخ جمعیت علماء اسلام منعقد ہوا۔ جمعیت علماء اسلام کے اغراض و مقاصد خطیب جامع مسجد کے بیان کرنے کے بعد مندرجہ ذیل عہدیداروں اور ممبران انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب عمل میں آیا اور تمام کاروائی اتفاق آراء سے ہوئی۔

(۱) صدر حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی خطیب جامع مسجد منڈی بہاؤالدین

تھانوی صاحب۔
نائب صدر حضرت مولانا عزیز الدین صاحب جامعہ مسجد نوہ
(۲) ناظم اعلیٰ ۔ مولانا غلام محمد صاحب فاضل دیوبند
ناظم ۔ خواجہ عبدالحبیب صاحب
ناظم نشر و اشاعت ۔ صوفی رحیم الدین صاحب
نائب ناظم ۔ سید افتخار حسین فخر
خازن ۔ حکیم غلام نبی صاحب فریدی میڈیکل ہال

اسمائے گرامی اراکین مجلس منتظمہ

(۱) حضرت مولانا محمد اشرف صاحب استاذ العلماء (۲) شیخ عبدالحق صاحب کمیشن ایجنٹ رئیس اعظم منڈی بہاؤالدین میونسپل کمشنر (۳) حکیم سید بشیر احمد صاحب فاضل دیوبند (۴) مولانا عبدالمجید صاحب فاضل دیوبند۔ (۵) جناب حکیم محمد شریف صاحب فاضل دیوبند (۶) حافظ نذیر احمد صاحب (۷) ماسٹر فیاض احمد صاحب (۸) منشی ابراہیم خاں صاحب (۹) حافظ محمد یامین صاحب (۱۰) ڈاکٹر سعید احمد صاحب سبزواری (۱۱) مولوی نور محمد صاحب ۔ ٹھیکیدار (۱۲) حافظ محمد شفیع صاحب۔
(۱۳) شیخ حاجی محمد اسماعیل صاحب صدر مدرسہ انوار العلوم (۱۴) شیخ محمد الیاس صاحب ۔ قریشی ۔ (۱۵) مولانا مولوی محمد امین صاحب مدرس مدرسہ انوار العلوم (۱۶) حضرت مولانا حبیب اللہ شاہ صاحب فاضل دیوبند (۱۷) محمود صاحب باردانہ فروش ۔ (۱۸) شیخ شمس الدین صاحب (۱۹) حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی (۲۰) حافظ شرف الدین صاحب ۔ (۲۱) شیخ اللہ دتہ صاحب پراچہ مالک گلاس واچ ہاؤس (۲۲) شیخ غلام مرتضےٰ صاحب قریشی ۔ (۲۳) مستری حبیب الرحمٰن صاحب ۔ (۲۴) صوفی رحیم الدین صاحب واسو والے ۔ (۲۵) برکت اللہ صاحب (۲۶) جناب عبدالعزیز صاحب کمیشن ایجنٹ (۲۷) ماسٹر احمد خاں صاحب صوفی پورہ ۔

ناظم جمعیت علماء اسلام منڈی بہاؤالدین

ضلع ہزارہ بمقام شنکیاری مدرسہ تجوید القرآن علاقہ پکھلی بالا

میں جمعیت علماء اسلام کی ایک اہم اجلاس زیر صدارت جناب الحاج مولانا مولوی فضل حق صاحب ساکن اچھڑیاں منعقد ہوا۔
جس میں علاقہ بھر کے ممتاز علماء کرام مثلاً مولانا عبدالودود صاحب فاضل دیوبند صدر عقیل ۔ خان ملاں صاحب بفہ ۔ مولانا عبدالقادر صاحب بفہ ۔ مولانا عبدالرحمان صاحب ڈھوڈیال قاضی صاحب ڈھوڈیال ۔ مفتی ارحمٰن ڈھوڈیال ۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب چوکنا ۔ مولانا مولوی سیف الرحمٰن صاحب ٹانڈہ ۔ رحمت گل صاحب پکھلی پول ۔ محمد ابراہیم سم ۔ نیز مولانا عبدالوہاب صاحب مولانا محمد حیات صاحب ۔ امیر خاں صاحب ۔ عبدالرشید صاحب مسٹر محمد یعقوب خاں بزاز ۔ میر عجب خان صاحب ۔ قاری حافظ حبیب الرحمٰن صاحب ۔ وغیرہ حضرات نے شرکت کی ۔
مولانا عبدالحئی صاحب ۔ خطیب شنکیاری نے جمعیت علماء اسلام کے موجودہ پروگرام اور علماء حق کی جدوجہد پر ایک فاضلانہ مقالہ پڑھا ۔
حضرت مولانا عبدالودود صاحب بفہ ، مولانا محمد ابراہیم

جمعیت علماء ۔ اسلام کی اہمیت علماء کے مقام ۔ تدریس مدارس اسلامیہ ۔ پر اپنے فاضلانہ خیالات کا اظہار فرما کر اس بات پر زور دیا کہ علماء کرام کو جمع ہو کر دین کے لئے کوشش کرنی چاہیئے نیز وعدہ فرمایا کہ جمعیت علماء اسلام کے ماتحت امیر جماعت سے پورا پورا تعاون کریں گے ۔
مندرجہ ذیل انتخاب ہوا ۔
امیر ۔ حضرت مولانا عبدالحئی صاحب خطیب شنکیاری
نائب ، مولانا حضرت احمد صاحب ۔ شنکیاری
ناظم اعلیٰ ۔ حکیم محمد ہارونی ۔ شنکیاری
نائب ناظم ، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب ٹانڈہ
خزانچی ۔ عبداللہ صاحب تمباہ
سالار اعلیٰ ۔ رحمت گل صاحب پکھلی پول
نائب :۔ فرید الدین صاحب ڈھوڈیال
مجلس عاملہ :۔ قاضی صاحب ڈھوڈیال مولوی فضل الرحمٰن صاحب مولوی سید محمد صاحب ڈھوڈیال ۔ مولوی عبدالحکیم صاحب ، حاجی عبدالجبار صاحب ، مولوی عبدالحلیم صاحب ۔ مولوی محمد اسرائیل صاحب ، مولوی سیف الرحمٰن صاحب ۔ مولوی امیر زمان صاحب ۔ ٹانڈہ ۔ حاجی مولانا مولوی فضل حق صاحب ۔ حاجی گوہر ایمان خاں صاحب اچھڑیاں ۔ مولوی عمر صاحب ، مولوی غلام سرور صاحب ۔ اچھڑ لو استاد صاحب کوٹلی پائیں والا ۔ مولوی عبدالوہاب صاحب ۔ مولوی عبدالرشید صاحب ۔ شنکیاری ۔ یعقوب خان بزاز ۔ عبداللہ خان بزاز ۔ میر عجب خان ۔ اکبر خان ۔ الحاج مولانا نور الاسلام صاحب ۔ حاجی شاہزادہ خان بیدادی صاحب زادہ صاحب محمد اسحاق ۔ عجب خان ۔ شمام آخر میں صدارت کی طرف سے مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں جلسہ دعاء کے بعد ختم ہوا ۔

تجویز ۱

جمعیت علماء اسلام پکھلی بالا شنکیاری کا یہ نمائندہ اجلاس مرکزی حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ لاء کمیشن سے مسٹر غلام احمد پرویز وغیرہ منکرین حدیث و قرآن کو علیٰحدہ کر دے ۔ ورنہ جمعیت علماء اسلام پاکستان و دیگر مسلمان ان کے سفارش کردہ قوانین کو ہرگز قبول نہ کریں گے ۔

تجویز ۲

جمعیت علماء یہ اجلاس مملکت اسلامی پاکستان کے اندر عیسائیوں ۔ مرزائیوں و دیگر لا مذہب اداروں کی تبلیغی سرگرمیوں کو تباہ کن تصور کرتا ہے ۔ اور حکومت پاکستان سے استدعا کرتا ہے کہ وہ ملک میں فتنہ ارتداد کو بند کر دے ۔
نیز جن جن علماء کرام پر جہاں جہاں پابندیاں عائد کی ہیں ۔ انہیں واپس لے تاکہ تبلیغ اسلام عام ہو سکے اور ملک سے فتنہ و فساد دور ہو۔

تجویز ۳

یہ اجلاس انتخابی قوانین میں اس دفعہ کے اخراج کا مطالبہ کرتا ہے کہ دوران انتخابات میں مذہب کا نام استعمال نہیں کیا جا سکے گا ، یہ دفعہ بذات خود غیر اسلامی ہے ۔

تجویز ۴

کرتی ہے کہ وہ علاقہ پکھلی میں غلہ کے ڈپو عام کرے ۔ نیز کنٹرول شدہ غلہ دیانتدار اور ہمدرد ہاتھوں میں دے تاکہ بہتر تقسیم ہو سکے ۔ نیز جن لوگوں کے راشن کارڈ نہیں یا گم ہو گئے ہیں ، انہیں نئے راشن کارڈ دیئے جائیں تاکہ وہ غلہ سے محروم نہ ہوں ۔
حکیم محمد ہارون ناظم جمعیت علماء اسلام شنکیاری علاقہ ہزارہ

اظہار تشکر

چارسدہ :۔ حضرت مولانا میاں محمد شفیق صاحب صدر میلاد کمیٹی بازار چارسدہ و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جنوبی شبقدر کے ایک بیان میں اہالیان بڑانگ ، باجڑہ ، چارسدہ ، قاضی خیل قدیم ، قاضی خیل جدید وغیرہ کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے اجلاس عید میلاد النبی بمقام غازی گل بابا بازار چارسدہ کو پوری طرح کامیاب کیا خصوصاً رضاکار مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ان کے حسن انتظام اجلاس عید میلاد النبی نہایت باوقار اور پر سکون ماحول میں انجام پذیر ہوا ۔ مزید برآں مقامی علماء کرام کا بیحد شکریہ ہوا ۔ مزید برآں مقامی علماء کرام کا بیحد شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے نہ صرف اجلاس میں شرکت کی بلکہ ممبران میلاد کمیٹی بازار چارسدہ کو تعاون کا یقین دلا کر حوصلہ افزائی فرمائی ۔
مولانا موصوف نے بتایا کہ میں تہ دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو دین و دنیا کی سرخروئی و کامیابی نصیب فرمائیں ۔
جنہوں نے کسی قسم کی مالی و بدنی خدمت کر کے عید میلاد النبی کے عظیم الشان اجلاس کو کامیاب کیا ۔

گنے کے نرخ سے غریب کاشتکاروں میں مایوسی پھیل گئی

پشاور ۔ مولانا عزیز الرحمان صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ گنے کی قیمت امسال جو پہلے کی طرح رکھا گیا ہے ۔ بیحد مایوس کن ہے ۔
مولانا نے کہا کہ یہ تو اس وقت کا نرخ ہے جب کہ چینی پندرہ آنہ فی سیر بکتی تھی ۔ اب جب کہ چینی کی قیمت میں پانچ آنہ فی سیر کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ تو انصاف کا تقاضا تھا کہ گنے کے نرخ میں بھی اضافہ کر دیا جاتا ۔ جب کہ صرف نرخ کے اضافہ میں کارخانہ داروں کو لاکھوں روپوں کا فائدہ ہوا ہے ۔
مولانا نے آگے چل کر فرمایا کہ حکومت کے موجودہ غیر منصفانہ رویہ سے غریب کاشتکار مزید غریب میں مبتلا ہونگے اور سرمایہ دار بے پناہ دولتمند بن جائیں گے ۔ جس کی وجہ سے وہ مزید عیاشیوں میں مصروف ہو کر پاکستان کے خرابی کا باعث بنیں گے ۔
کلا ان الانسان لیطغیٰ ان راٰہ استغنیٰ
اس لئے میں حکومت سے بروئے انصاف اپیل کرتا ہوں ۔ کہ وہ گنے کا نرخ کم از کم سوا دو روپیہ (2/4) فی من مقرر کرنے کا اعلان کر دے ۔

باہمت ناظم مرکزیہ

نے اپنے ڈیڑھ ماہ کے طویل دورے میں ایک ہفتہ کی مزید توسیع فرمائی چنانچہ وہ ۱۲ رنومبر کو واپس مرکزی دفتر میں تشریف لا رہے ہیں ۔ تمام شاخوں نے ان سے تعاون کیا ہم سب شکر گزار ہیں ۔
(ناظم دفتر مرکزیہ)

از غلام خدا بخش منجنگ ایڈیٹر

پاکستان اور نظامِ جمہوری

یہ جمہوری نظام ہمارے آئین کی رو سے جمہوریہ پاکستان میں بھی اپنی پوری طاقت کے ساتھ نافذ ہونے والا ہے آج اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ عوام کو جمہوریت کا صحیح مفہوم سمجھایا جائے۔ اور انہیں ان کے ووٹ کی قیمت بتائی جائے تاکہ وہ آنے والی جمہوریت سے صحیح طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔

شاہی نظام میں نظم و انتظام کی تمام خرابیوں کا ذمہ دار ایک شخص یعنی بادشاہ کو قرار دے کر عوام فی الجملہ اپنے ضمیر کو مطمئن کر سکتے تھے لیکن اب ملک کے نظم و نسق کی تمام ذمہ داری جھونپڑی میں بسنے والے انسان سے لے کر محلات میں رہنے والے امیر تک ہر شخص کے کندھے پر براہ راست آ پڑی ہے اس لئے اب ہر شخص خداوند تعالےٰ اور انسانی ضمیر کے سامنے ذمہ دار ہوگا۔

اٹھارہویں صدی عیسوی کے آغاز تک برعظیم پاک و ہند میں مغلیہ حکومت اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ قائم تھی جس کے تخت پر اورنگ زیب عالمگیرؒ جیسا شہنشاہ متمکن تھا۔ اس کی حکومت راس کماری سے کشمیر تک اور آسام سے وسط ایشیا تک پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن اسی زمانے میں ایک نئی شانِ الٰہی ظہور پذیر ہونے والی تھی۔ یعنی اب دنیا سے شاہی نظام اُٹھ جانے والا تھا۔ اس انسانی ادارے سے انسانیت کی جو خدمت ہوئی اس کا فائدہ اب ختم ہو چکا تھا اب حکمت الٰہی ایک نیا ادارہ تخلیق کرنے والی تھی۔

اس صدی کے شروع میں اورنگ زیب عالمگیرؒ کی وفات سے چند سال پیشتر دہلی میں امام ولی اللہؒ پیدا ہوئے جو اس نئے دور کا افتتاح کرنے والے تھے۔ حظیرۃ القدس میں نئی شانِ الٰہی کا ظہور دیکھ کر اور اس کے تقاضے معلوم کر کے امام ولی اللہ نے اپنی کتاب بدور بازغہ میں آنے والے سیاسی نظام کا نقشہ یوں کھینچا:۔

فصل مبحث الارتفاق الثالث۔ صفحہ ۷۲-۷۳

وَلَمَّا کَانَتْ اِقَامَۃُ السُّنَّۃِ فِی الْمَدِیْنَۃِ التَّامَّۃِ عِنْدَ الْاِجْتِمَاعِ الْکَثِیْرِ وَتَبَایُنِ طَبَائِعِھِمْ وَ اَغْرَاضِھِمْ لَا تَتَیَسَّرُ عِنْدَ الْآرَاءِ الْمُتَشَتِّتَۃِ غَالِبًا وَجَبَ حِیْنَئِذٍ اِقَامَۃُ رَجُلٍ وَاحِدٍ یُقِیْمُھَا وَالرَّجُلُ الْوَاحِدُ الْمُتَکَفِّلُ بِھَا جَمِیْعًا ھُوَ الْاِمَامُ الْحَقُّ وَقَلَّمَا یُوْجَدُ ذٰلِکَ وَالْاَکْثَرُ وُقُوْعًا ھُوَ اَنْ یَکُوْنَ الْقَائِمُ بِاُمُوْرِھِنَّ اَوْ ثَلَاثَۃُ رَجُلٍ وَاحِدٌ وَّ الْبَاقِیْ رَجُلٌ اٰخَرُ۔

ترجمہ: کامل شہر میں اجتماع کثیر ہوتا ہے اور لوگوں کی طبیعتوں میں اور غرضوں میں اختلاف ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں ایک صالح نظام کے قیام کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جب آراء میں اختلاف ہوتا ہو تو ایک ایسے شخص کی ضرورت آ پڑتی ہے جو یہ نظام قائم رکھے جو شخص شہریت کے تمام شعبوں کا ذمہ دار بن جائے وہی امام برحق ہوتا ہے لیکن معاشرے میں کسی ایسے شخص کا پایا جانا نادر ہے جس میں امامت کی تمام صفات کلی طور پر پائی جائیں البتہ اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ کسی ایک شخص میں

اور تین صفتیں موجود ہوتی ہیں۔

گویا امام ولی اللہ کے نزدیک شہری زندگی کے انتظام کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جس میں امامت کی وہ تمام شروط پائی جائیں جو وہ معین کر چکے ہیں لیکن ان کے نزدیک یہ نصب العین تقریباً ناقابل حصول ہے ان کے نزدیک جو امر ممکن ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص میں امامت کی ایک شرط پائی جاتی کسی میں دو کسی میں تین ظاہر ہے کہ امام صاحب کے نزدیک نبی کے سوا کسی ایک شخص کا جامع الشروط ہونا عملی طور پر ناممکن ہے اس لئے وہ شخصی امریت کی بجائے ایک ایسے سیاسی نظام کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ جو بہت سے نمائندہ لوگوں پر مشتمل ہو چنانچہ امام صاحب بدور بازغہ کی اسی فصل میں شہر کی یہ تعریف کرتے ہیں۔

مبحث الارتفاق الثالث صفحہ ۷۱

"اَلَیْسَ اَنَّ النَّاسَ اِذَا تَعَامَلُوْا ھٰذِہِ الْمُعَامَلَاتِ وَاخْتَارَ کُلُّ رَجُلٍ بِکَسْبِہٖ وَاسْتَعَانَ بَعْضُھُمْ بِبَعْضٍ وَجَاءَتِ الْمُبَادَلَاتُ وَالْمُعَاوَنَاتُ فَلَابُدَّ اَنْ تَکُوْنَ جَمَاعَاتٌ مِنَ النَّاسِ رَبْطًا مِنَ الْفَلَّاحِیْنَ وَالتَّاجِرِیْنَ وَالْحَائِکِیْنَ وَغَیْرِھِمْ وَھٰذِہِ الْجَمَاعَاتُ بِتِلْکَ الرَّبْطِ ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ فِی الْحَقِیْقَۃِ وَلَیْسَتِ الْمَدِیْنَۃُ فِی الْحَقِیْقَۃِ اِسْمًا لِلسُّوْرِ وَالسُّوْقِ وَالْحِصْنِ حَتّٰی لَوْ کَانَ قُرًی مُتَقَارِبَۃٌ فِیْھَا جَمَاعَاتٌ یُعَامِلُ بَعْضُھَا بَعْضًا سَمَّیْنَاھَا مَدِیْنَۃً اَیْضًا وَ ... بِذٰلِکَ الرَّبْطِ شَیْءٌ وَاحِدٌ وَکُلُّ ... وَاَھْلُ بَیْتٍ مِنْہُ یُضَاھِیْ عُضْوًا مِنْ اَعْضَاءِ الْوَاحِدِ"

ترجمہ:۔ کیا یہ نہیں ہے کہ جب لوگوں میں معاملات ہونے لگتے ہیں اور ہر شخص اپنے پیشے میں متخصص ہو جاتا ہے اور لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور مبادلات و معاونات شروع ہو جاتے ہیں تو معاشرے میں کاشتکار، تاجر اور پارچہ باف وغیرہ کی جماعتوں میں ایک قسم کا ربط پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ حقیقت میں ان جماعتوں اور ان کے درمیان اس ارتباط

نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر چند گاؤں پاس پاس ہوں جن کی جماعتوں میں آپس میں معاملات ہوں تو ہم انہیں شہر ہی کہیں گے شہر اس ارتباط ... ایک شخصیت حاصل کر لیتا ہے۔ یہ جماعتیں اور ... اس شخصیت کے اعضاء ہوتے ہیں۔ اور وہ آگے الفاظ ... فرماتے ہیں۔

وَلَمَّا وَحْدَۃٌ اَبْتَغٰی فَلَا بُدَّ مِنْ حِفْظِ ... الْوَحْدَۃِ عَلٰی صِحَّتِھَا ثُمَّ تَکْمِیْلِ مَنَافِعِ ... وَالتَّدْبِیْرِ الَّذِیْ بِہٖ تُوْجَدُ الصِّحَّۃُ ... ھُوَ الْاِمَامُ فِی الْحَقِیْقَۃِ وَلَیْسَ الْاِمَامُ ... ھُوَ الشَّخْصُ الْوَاحِدُ الْاِنْسَانِیُّ اَلْبَتَّۃَ ... اِذَا تَوَلَّاہُ مُسْتَعِدٌّ لَھَا مُتَنَبِّہٌ بِنَفْسِہٖ ... ضَبْطَ الْاُمُوْرِ کُلَّ الضَّبْطِ وَیَکُوْنُ اِمَامًا ... فَاَبِھِمِ الْقَوْلَ۔

ترجمہ:۔ اس وحدت شخصی کی صحت منزل ... اس کے منافع کی تکمیل اور اس نظامِ تدبیر کے تحفظ کی ... ضرورت رہتی ہے جس سے اس شہری شخصیت ... صحت قائم ہو اور وہ تکمیل پا سکے اس نظامِ تدبیر کا ... حقیقت میں امام ہے ورنہ ہمارے نزدیک امام ... مراد کوئی انسانی شخص نہیں ہے۔ گو کوئی مستعد انسان ... ڈکٹیٹر یا آمر کی حیثیت سے شہر کا نظام سنبھال ... اور اس کے ذریعے، شہر کا نظام پوری طرح صلاح ... پذیر ہو جائے تو اسے بھی بظاہر امام کہا جا سکتا ہے۔

امام صاحب رح کے ان بیانات سے ظاہر ہے کہ ... وہ شخصی آمریت اور بادشاہت، و ملوکیت کی جگہ ... ایسا نظام آتا ہوا دیکھتے ہیں جو قومی نمائندوں پر مشتمل ... چنانچہ فرماتے ہیں:۔

وَالْمُدُنُ النَّاقِصَۃُ قَدْ یُوْجَدُ ھُنَاکَ ... بِحَسَبِ کُلِّ حَاجَۃٍ سُنَنٌ مُصْطَلَحَۃٌ عَلَیْھَا ... اَوْ رَئِیْسُ کُلِّ اَھْلِ صِنَاعَۃٍ یَعْمَلُ ... اَوِ اجْتِمَاعٌ مِنْ عُقَلَاءِ الْقَوْمِ وَکُبَرَائِھِمْ ...

ترجمہ:۔ ناقص شہروں میں بعض اچھی باتیں ... پائی جاتی ہیں جن پر لوگوں کا اجماع ہو گیا ہوتا ہے۔ ... ہر ایک صنعت کے چودھری بن جاتے ہیں جن کی راہ ... پر لوگ چلتے ہیں اور کبھی معاشرے کے عقلاء ... بزرگوں کا اجتماع پیدا ہو جاتا ہے۔

امام صاحب رح کے اس اقتباس میں انسانی معاشرے ... کی ترقی کے مختلف مدارج میں نظامِ حکومت کی طرف ... کیا گیا ہے۔ یعنی کسی منزل میں سیاسی نظام حکومت ... ہوتا اس کی بجائے معاشرے کی اچھی رسمیں ہی اس کی ... کرتی ہیں اسے سیاسیات جدیدہ کی اصطلاح میں ... کزم (Anarchism) یا نراج کہتے ... ہیں۔ یعنی کسی ایسی حکومت کا عدم قیام جو محکمہ جات کی مدد ... سے حکومت کرتی ہو یورپ کے بعض ملکوں میں اہل فکر اس ... نظام کے داعی اب تک موجود ہیں۔

معاشرے میں حکومت کی دوسری شکل صنعت ...

(Guildsmen) کہا جاتا ہے۔ یعنی ہر
پیشے کے لوگ اپنے میں سے ایک شخص کو اپنا چودھری
[مقرر] کر لیتے ہیں۔ وہ اس پیشے کے لوگوں پر حکومت
[کرتا] ہے۔

اس اقتباس میں امام صاحب رح کا تیسرا فکر ہمارے
لئے سب سے زیادہ قابل غور ہے۔ اِجْتِمَاعُ مِنْ عُقَلَاءِ
الْبِلَادِ وَمُدَبِّرِيهِمْ یعنی حکومت ایسے لوگوں
کے ہاتھوں میں سونپنا جو عقل و دانش اور علم و حکمت یا
روحانی اخلاق و صفات عالیہ کی وجہ سے قوم میں سربر
آوردگی حاصل کر چکے ہوں یہ پارلیمنٹری گورنمنٹ کا تصور
ہے۔ جو تاریخ اسلام میں سب سے پہلے امام ولی اللہ نے
پیش کیا اور اس زمانے میں پیش کیا جب دنیا کے کسی
خطے میں اس قسم کا نظام موجود نہیں تھا۔ کم سے کم
عالم اسلام اس سے بالکل نابلد تھا۔ اور ملوکیت کے
شکنجے میں پھنسا ہوا تھا۔ لیکن یہ وہ نظام تھا جو عنقریب انسانی
معاشرے میں ظہور پذیر ہونے والا تھا۔

یہ جمہوری نظام ہمارے آئین کی رو سے جمہوریہ
پاکستان میں بھی اپنی پوری طاقت کے ساتھ نافذ ہونے
والا ہے۔ آج اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ عوام
کو جمہوریت کا صحیح مفہوم سمجھایا جائے اور انہیں ان کے
ووٹ کی قیمت بتائی جائے تاکہ وہ آنے والی جمہوریت
سے صحیح طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔

شاہی نظام میں نظم و انتظام کی تمام خرابیوں کا ذمہ
دار ایک شخص یعنی بادشاہ کو قرار دے کر عوام فی الجملہ اپنے
ضمیر کو مطمئن کر سکتے تھے۔ لیکن اب ملک کے نظم و نسق کی
تمام ذمہ داری جھونپڑی میں بسنے والے انسان سے لے
کر محلات میں رہنے والے امیر تک ہر شخص کے کندھے پر
براہ راست آپڑی ہے اس لئے اب ہر شخص خداوند تعالی
اور انسانی ضمیر کے سامنے ذمہ دار ہوگا۔

لیکن اب سوال یہ ہے کہ اس آئین کا مافیہ
(contents) کیا ہوگا اگر ہمارے منتخب کردہ
اراکین پارلیمنٹ میں سے ہر ایک شخص عقل و دانش کا
پتلا بھی ہو۔ لیکن ان تمام اراکین کے غور و فکر کی بنیاد
ایک فکر یعنی فلسفے پر نہ ہو تو ان کی دانشمندی انہیں
انتشار آراء سے نہیں روک سکتی۔ پاکستان کے استحکام
کے لئے آج ایک چیز اور صرف ایک چیز کی ضرورت ہے۔ اور
وہ یہ کہ اس کی سیاست، تعلیم، اخلاقیات، اقتصادیات
معاشیات اور معاشریات غرض زندگی کے تمام باقی شعبوں
کی بنیاد ایک ترقی کن نظام فکر (Philosophy) پر ہو
جو قرن اول سے ماخوذ ہو اور اسلامی زندگی کے تمام شعبے اسی
نظام فکر سے انقادہ (inspiration) حاصل
کریں تاریخ اسلام میں ایسا حکیم اور فلسفی جس نے انسانی زندگی
کی طبیعاتی اور مابعد الطبیعاتی شعبوں پر غور کر کے
اپنے غور و فکر کے نتائج کو قرآن و سنت کے مطابق
بیان کیا ہو اس کا تعلق خطیرۃ القدس ...

اخلاقیات، معاشیات، معاشریات، اجتماعیات،
(sociology) تاریخ عالم از آدم تا ایں دم،
تاریخ اسلام، نفسیات عالیہ (Higher Psychology)
حقائق و اسرار دین وغیرہ پر نہایت سیر حاصل بحث کی ہے اور
ان کے زمانے تک انسانی زندگی کے یہ شعبے خیر القرون سے جتنے
ہٹ گئے ان سب کی اصلاح کی تدابیر پیش کیں۔

حضرات! ہمارے اس مضمون کو پڑھ کر قارئین کرام وقتی
طور پر ہی محظوظ نہ ہوں بلکہ عملی پروگرام بھی ہونا چاہیئے۔ وہ
پروگرام دو قسم کا ہو سکتا ہے ایک تو آئندہ انتخاب میں عوام
کے لئے ہو جو ہماری فوری ضرورت کو پورا کرنے والا ہو اور دوسرا
ایک مستقل پروگرام ہو وہ ہمارے نمائندوں کے لئے ہو پہلے
پروگرام کے ذریعہ ہم عوام میں شعور پیدا کریں کہ وہ ووٹ کی
قیمت کو سمجھتے ہوئے اسے استعمال کریں۔ اور دوسرے پروگرام
کے ذریعے ہم ایسے نمائندے تیار کریں جو ولی اللہی فکر کے حامل
ہوں تاکہ اس فکری یک جہتی کی وجہ سے ملک کے سیاسی،
معاشی، اخلاقی، روحانی اور مذہبی شعبوں میں کامل ربط
پیدا کر سکیں۔

قارئین کرام!

امام صاحب رح کے ان افکار کے پیش کرنے کے بعد
نہایت ادب سے امام صاحب رح موصوف ہی کے الفاظ
میں عرض کیا جاتا ہے۔

يَجِبُ بَذْلُ الْجُهْدِ عَلَى أَهْلِ الْآرَاءِ
الْكُلِّيَّةِ فِي إِشَاعَةِ الْحَقِّ وَتَثْبِيتِهِ وَ
إِخْمَالِ الْبَاطِلِ وَخَذْلِهِ۔

حجۃ اللہ البالغہ جلد اول صفحہ ۵۰

ترجمہ:۔ جو لوگ اجتماعی رنگ میں سوچتے ہیں ان
کا فرض ہے کہ وہ حق کی اشاعت اور اس کے جاری
کرنے اور باطل کو بے قدر کرنے اور اسے روکنے کے
لئے اپنی تمام کوششیں صرف کر دیں

بھائیو!

صرف تمناؤں اور بے جان دعاؤں سے کبھی کوئی انقلاب
برپا نہیں ہوا دنیا کا ہر انقلاب عزم بالجزم اور ہمت کلی سے
ہوا ہے۔ یہی دعا مقبول کے بنیادی عناصر ہیں جن کا ہر
ایک مسلمان مکلف ہے۔ چنانچہ اگر کسی لادینی جماعت نے بھی عزم
مصمم اور ہمت بلند کا یہ نصاب پورا کر دیا تو اس کے پروگرام
کے صحیح حصے کی تائید خطیرۃ القدس سے ہوئی اور وہ
جزوی طور پر کامیاب ہو گئی اس کے مقابلے میں دیندار
خدا پرست اور خطیرۃ القدس میں فنا ہونے کا دعوے کرنے
والی جماعتیں ارادے اور ہمت کا نصاب پورا نہ کرنے کی
وجہ سے ناکام رہیں۔ روس و چین کا انقلاب آپ کے سامنے
ہے برعظیم پاک و ہند کی سرحدیں ان دونوں ملکوں سے ملتی
ہیں جو انقلاب عظیم آچکا ہے وہ ہمارے برعظیم کے دروازوں پر
دستک دے رہا ہے۔ کیا ہمارے علماء اس چیلنج کو قبول
کریں گے اور اسلامی اصول اجتماعیات پر انقلاب برپا کریں
گے ... ایک انقلاب ہے جو اشتراکی لادینیت اور مغربی

الزمان محمد رسول اللہ والذین معہ کی جماعت کے ذریعے
سے ایران و روم کی مشرقی و مغربی لادینی شہنشاہیوں
کو برباد کیا۔

آج بھی دنیا مشرق و مغرب کے دو بلاکوں میں تقسیم
ہو چکی ہے۔ کیا مسلمان قرن اول کی اسلامی انقلابی سپرٹ
کا مظاہرہ کریں گے۔ عوام کے مذہبی رہنما ہونے کی وجہ سے
ہمارے علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ مشرق و مغرب کی
آویزش میں فیصلہ کن حصہ لینے کے لئے پاکستان کو تیار
کریں اور اس کے لئے امام ولی اللہ دہلوی رح کے فلسفے کے
سوا اس وقت اور کوئی جامع چیز موجود نہیں ہے۔ کاش
ہم اللہ تعالے کی اس عظیم الشان نعمت کی قدر کریں۔ اور
اس سے کام لے کر خدا تعالے کا نام دنیا میں بلند کریں
اور دنیا میں یہ نقشہ از سر نو قائم ہو جائے کہ۔ هُوَ الَّذِي
أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ
عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ :۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۔

بقیہ عالم اسلام

مسلم لیگیوں کی فوجوں کو نقل و حرکت سے روکے کھڑا ہے
خدا کرے مشرقی لیگ اور مغربی لیگ (نشتر لیگ) میں تعاون
ہو سکے۔

کراچی:۔ جو انقلاب ہوتا ہے کراچی سے شروع ہو
کر کراچی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے۔ وزارتی جوڑ
توڑ کے لئے دوڑ دھوپ جاری تھی بالآخر کراچی پہنچ کر
جہاں دنیا بھر کے مبصرین کی بصیرتوں کا روحانی فیض بھی غالباً
شریک ہوتا ہے۔ قطعی فیصلہ ہو گیا۔ اگرچہ پارٹیوں میں
اور پھوٹ پڑ گئی یا زیادہ ہو گئی۔ لیکن خوش قسمت افراد
قلمدان وزارت سنبھالنے میں کامیاب ہو گئے۔ بہتوں
کی پرانی مرادیں پوری ہو گئیں۔ ہمارے صدر محترم کی پانچوں
انگلیاں گھی میں تھیں امجد علی وزیر ہو جاتے یا چندریگر
ہو گئے وہ تو داخلی ہی ہیں اب لا کمیشن کے بارہ میں ملک
گیر مطالبہ کے پیش نظر کراچی میں غور و فکر ہو رہا ہے۔
بیچارہ پرویز خوش ہو رہا تھا کہ لاہور میں کمیشن کے
اجلاس میں براجمان ہو کر ملت اسلامیہ کی چھاتی پر مونگ دلونگا
مگر خدا کا کرنا کیا ہوا کہ حکومت نے اجلاس نہ کرنے دیا۔
بلکہ کراچی بلا لیا۔ اب امیر جمعیۃ علماء اسلام کراچی حضرت مولانا
فضل احمد صاحب علاقہ کھڈہ نے اطلاع دی ہے کہ کراچی میں پرویز
کو کمیشن سے علیحدہ کرنے پر غور ہو رہا ہے۔ اگر یہ دھکا پرویز کو
لگ جائے شاید ہوش ٹھکانے لگ جائیں اور انکار حدیث
کے کفریہ عقیدہ سے توبہ کی توفیق مل جائے۔ ورنہ وہاں بھی مر...

متفرق خبریں

چاند تک ۲۴ گھنٹے کا سفر : اوٹاوہ ۲۹ر اکتوبر - روسی سائنس دانوں کو امید ہے کہ چوبیس گھنٹے میں چاند پر پہنچا جا سکے گا

تین سال کا فضائی سفر : روس فضائی سفر کے لئے جو پروگرام تیار کر رہا ہے - جس میں مریخ اور چاند کا سفر شامل ہوگا - جس میں سفر کرنے والے واپس زمین پر آسکیں گے - اس کے لئے تقریباً تین سال کا عرصہ اور ضروریات مہیا کرنی ہونگی

مظفر علی قزلباش (شیعہ لیڈر) صوبے سے مرکز میں

نواب سر مظفر علی قزلباش نے مغربی پاکستان کی کابینہ سے استعفار دے دیا ہے - آپ اب مرکزی وزیر صنعت ہیں

یہودیوں پر خدا کا غضب : ۲۹ر اکتوبر - بیت المقدس میں اسرائیل کی پارلیمنٹ میں کسی پر اسرار شخص نے بم پھینک دیا - جس کے پھٹنے سے وزیر اعظم (یہودی) اور وزیر مذہب اور وزیر مواصلات زخمی ہو گئے ہیں - ایک کا شانہ اڑ گیا - ایک کا منہ جھلس گیا - اول الذکر کے بازو زخمی ہوگئے ..

صدر جمہوریہ کا نجی دورہ اور دورہ کا خرچ

لندن - ۲۹ر اکتوبر :- صدر مرزا کے ایک ترجمان نے کہا کہ صدر کی کوئی سرکاری مصروفیت نہیں ہے - وہ قطعی نجی طور پر لندن آئے ہیں - دس دن تک نجی قیام کریں گے پھر وہ پیرس جا کر تین دن نجی قیام فرمائیں گے - پھر سرکاری دورہ شروع ہوگا - ۲۴ر نومبر تک کراچی پہنچیں گے - خدا جانے اس نجی دورے کا خرچ سرکاری خزانہ پر پڑے گا یا صدر کے جیب سے ادا ہوگا - ہمارا خیال تو یہ ہے - کہ صدر جہاں جا کر نشینند صدر است - ان کا سارا دورہ سرکاری ہے وہ لندن میں کیوں وہاں کے اعلیٰ سیاستدانوں سے پاکستان کے تازہ حالات کے بارہ میں مشورے سے لیکر سرکاری کام انجام نہ دیں -

حیدرآباد سندھ میں فحاشی کے بے شمار اڈے -

حیدرآباد ۲۹ر اکتوبر کراچی سے نکلے ہوئے غنڈوں نے اپنا مرکز حیدرآباد سندھ بنا ڈالا ہے - اب وہاں بے شمار فحاشی کے اڈے ہیں دن دھاڑے لڑکیوں کی فروخت کا کاروبار جاری ہے - نوآموز غنڈوں کو تربیت دی جا رہی ہے - سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر انیس الرحمٰن عارف نے ایک چھاپہ میں ۴۲ سے زائد لڑکیاں برآمد کیں - لطیف آباد کالونی نمبر ۱ بد معاشی میں اول نمبر ہے - (انجام ۳۱ اکتوبر)

رضوی حیدرآبادی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نہرو کو دھمکیاں دینا بے کار ہے وہ ہمارے اندرونی اختلافات دیکھ کر ہنس رہے ہیں - افسوس کہ پاکستان میں تجارت و املاک حاصل کرنے کے لئے جنگ چھڑی ہوئی ہے - (انجام)

صدر جمہوریہ کی داشتہ : ۲۷ر اکتوبر کو لاہور میں مسٹر سہروردی کے جلسہ میں محترم آغا شورش کشمیری نے جو سیاسیات میں ایک خاص رائے رکھتے ہیں - ایک خاص بات فرمائی ہے - کہ ری پبلیکن پارٹی صدر (جمہوریہ) کی داشتہ ہے اس کا پہلا نکاح مسٹر سہروردی سے ہوا تھا - اور دوسرا اب مسٹر چندریگر سے ہوا ہے -

شورش صاحب محترم کی یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ صدر محترم کی داشتہ سے نکاح کی جرأت سہروردی صاحب بغیر اجازت صدر کس طرح کر سکتے ہیں - اگر نکاح متعہ ہے جو شیعوں کے ہاں جائز ہے اور جس کو مودودی صاحب نے بھی اضطرار کی حالت میں جائز لکھ دیا ہے تو پھر چندریگر پر اعتراض نہیں ہو سکتا متعہ کر لیا تو کیا ہوا - اگر نکاح متعہ یا موقت نہیں ہے جائز شرعی نکاح ہے - تو سہروردی نے طلاق کیوں دی - جس کا اتنا وبال ہوا کہ وزارت سے ہاتھ دھونے پڑ گئے - اگر بغیر طلاق کے دوسرا نکاح ہوا ہے تو داشتہ سے نکاح ہی کیوں کیا تھا - اس طرح کی بے باکیوں اور لاابالی پن کا یہی نتیجہ ہوا کرتا ہے -

ہم محترم آغا صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے - کہ پاکستانی سربراہوں کے ذکر خیر میں اگر ان کی داشتاؤں کا ذکر نہ آئے تو بہتر ہوگا - اور اگر کرنا ہی ہے تو مجازی نہیں اصلی داشتاؤں کا ہونا چاہئے تاکہ عوام کو عبرت حاصل ہو -

ایک پیسہ فی کس : آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس میں وزیر تجارت فضل الرحمان صاحب کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا - اس میں کہا گیا ہے - کہ پاکستان میں تعلیمی خرچ ایک پیسہ فی کس پڑتا ہے - پاکستان دوسرے ممالک سے تعلیمی حالت میں کمزور اور پیچھے ہے - اس پر حکومت کی یہ بے پرواہی اور سرد مہری کتنی افسوس ناک ہے -

سرکاری کفایت شعاری : شوکت تھانوی کو شکایت ہے - کہ سرکاری اسٹیشنری کے ضمن میں مستعمل لفافے دوبارہ استعمال کئے جاتے ہیں اور ان پر چیپیاں لگا لگا کر سرکاری ڈاک روانہ ہونے لگتی ہے - گویا سرکاری خزانہ نے خرچ میں کفایت شعاری کر کے وہ خسارا پورا کیا جا رہا ہے - جو بڑے عہدہ داروں کی تنخواہوں - ان کے نت نئے نئے الاؤنسوں - ان کے بنگلوں کی آرائش و زیبائش - ان کے موٹروں کے اخراجات - ان کے دوروں

شوکت تھانوی صاحب فرماتے ہیں - کہ وزیروں کا تقرر - ہر وزیر کے عملے کے لشکر جرار کا تقرر ... دفاتر اور فرنیچر اور دفتروں اور گھروں میں ٹیلیفون وغیرہ اخراجات کے ہوتے مستعمل لفافوں پر چیپیاں ... استعمال کرنے سے کامیابی نہیں ہو سکتی - ہمیں ... صاحب سے کلی اتفاق ہے فضول خرچی ... تو جوجو کی بچت سے کام نہیں چلتا - یہ رقص و ... یہ شرابوں کا استعمال - یہ آئے دن کے ... کے دورے - ثقافت کے نام سے ناچنے ... ہمت افزائی اور بیگم افروزہ بیگم کے رقاصی ... ہزار روپے کا خرچ اور اسی طرح کے ہزاروں ... بے کار اخراجات کے ہوتے ہوئے - لفافوں ... لگانا حقیقت کا منہ چڑانا ہے -

اخباری نمائندوں کا دورہ : مسٹر سہروردی نے اپنے ہمراہ دورے میں بنگال کے چند اخباری ... رکھ چھوڑے ہیں - کہا جاتا ہے کہ یہ نمائندے ... انہی کے خرچ پر دورہ کر رہے ہیں -

پاکستانی بحریہ کی جنگی مشق : پاکستانی بحریہ ... دستہ نے ۳۱ر اکتوبر کو صبح ۹ بجے سے ۴ بجے ... گولہ باری کی مشق کی -

دفاعی ہفتہ : سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - ... پاکستان شہری دفاع کے محکمہ نے ... کیا ہے - کہ آنے والے جمعہ سے ہفتہ تک دفاعی ... منایا جائے گا - ہوائی جہاز سے اشتہارات گرائے ... گے اور دفاع کی اہمیت ذہن نشین کی جائے گی ...

سینما دیکھنے کی برکت : کراچی ۳۰ر اکتوبر دو نوجوان ... دوسرا شو دیکھنے کے بعد ... کے ایک ہوٹل میں چائے پینے کے لئے گئیں تو منیجر ... بتیاں بجھا دیں اس کے چھ آدمیوں نے ان کے ساتھ ... کالا کیا - لڑکیوں نے پولیس میں رپورٹ درج کرا... ہوئے کہا ہے کہ وہ کیپیٹل سینما دیکھنے کے بعد گھر جا... راستہ بھول گئی تھیں اور چائے پینے کے لئے ہوٹل ... گئیں - (عجیب بات ہے گھر کا راستہ بھول گئیں تو ... میں چائے پینے کیوں جا بیٹھیں - ادارہ)

بے پردگی کی برکت : کراچی ۲۸ر اکتوبر :- بولٹن ... کے مصروف علاقہ میں ایک ... عورت پھل خریدنے لگی ایک نوجوان نے اس کو باہوں میں ... کر کے اس کے رخساروں کو چوم لیا اور جب تک لوگ متوجہ ... ہوئے وہ رکشا میں بیٹھ کر فرار ہو گیا -

جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کا ترجمان

ترجمان اسلام

لاہور

روزنامہ

ہفت روزہ ایڈیشن

سرپرست
حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ

مدیر اعلیٰ
...ام غوث ہزاروی

بدل اشتراک
سالانہ نو روپے
ششماہی پانچ روپے
مینجنگ ایڈیٹر
غازی خدا بخش

جلد ۱ || ۸ و ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ مطابق ۷ و ۱۰ جولائی ۱۹۵۷ء || شمارہ ۴ و ۵

مردِ مومن

...ردِ ازل کی نوا مردِ مومن
زمیں پر ہے ظلِ خدا مردِ مومن

...یندہ انبیا مردِ مومن
ہے آئینہ حق نما مردِ مومن

...ونہ ہی حسنِ تقویم کا ہے
شہنشاہ یہ ہفت اقلیم کا ہے

...ر صداقت کا معمار ہے یہ
سعادت کے لشکر کا سالار ہے یہ

...الت سے مصروفِ پیکار ہے یہ
شرارت کی گردن پہ تلوار ہے یہ

...ہا ہے انصاف کا بول بالا
اندھیروں میں ہے اس کے دم سے اجالا

...ی ہے عالم میں امن و اماں کا
یہ حامی ہے دنیا میں ہر ناتواں کا

...فظ حقوقِ زمین و زماں کا
زمیں پر ہے اور راز داں آسماں کا

...ڑتا ہے یہ عرش تک شاہراہیں
فرشتوں کی پڑتی ہیں اس پر نگاہیں

...ی زمینوں کا سر کرنے والا
مہالک میں سینہ سپر کرنے والا

...ری منزلوں سے گزر کرنے والا
پہاڑوں کے سینوں میں گھر کرنے والا

عمل کو عمل کی جزا جانتا ہے
مصیبت کو ایماں فزا جانتا ہے

قضا کو رضائے خدا جانتا ہے
فنا کو پیامِ بقا جانتا ہے

مصائب کو خاطر میں لاتا نہیں یہ
بلاؤں سے آنکھیں چراتا نہیں یہ

ملا ہے اسی کو وہ پاکیزہ جوہر
جہاں جس سے ہوتا ہے دم میں مسخر

زمانے میں جس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ ہے دولتِ عشقِ محبوبِ داور

یہ پہلی نشانی ہے مردِ خدا کی
کہ الفت ہے دل میں نہ ہرگز دنیا کی

عجب چیز ہے عشقِ شاہِ مدینہ
یہی تو ہے عشقِ حقیقی کا زینہ

ہے معمور اس عشق سے جس کا سینہ
اسی کا ہے مرنا اسی کا ہے جینا

مزے اس کے سلمان و حیدر سے پوچھو
اویس و بلال و ابوذر سے پوچھو

تڑپ اس کی جس دل میں ہوتی ہے پیدا
وہ کوہِ گراں کو سمجھتا ہے تنکا

نہیں اس کو بس آرزو کی پروا
پہاڑ اس کے رستے میں حائل نہ دریا

سرِ عرشِ اعلیٰ رسائی ہے اس کی
...

وہ رخ پھیر دیتا ہے سیلِ رواں کا
جگر کاٹ دیتا ہے کوہِ گراں کا

مجلس عاملہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے
اجلاس ملتان کی قراردادیں

مسلم ہائی سکول کے شاندار ہال میں مجلس عاملہ کے اجلاس زیر صدارت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ صدر مرکزیہ منعقد ہوئے۔ حاضرین اجلاس: حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ صدر مرکزیہ لاہور (۲) حضرت مولانا شمس الحق صاحب پشاور (۳) مولانا سید گل بادشاہ صاحب مردان (۴) مولانا عرض محمد صاحب کوئٹہ (۵) مولانا حبیب اللہ صاحب منٹگمری (۶) مولانا عبدالکریم صاحب کلاچی (۷) مولانا عبداللطیف صاحب جہلم (۸) مولانا قاضی عبدالرحمٰن صاحب کراچی (۹) مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ (۱۰) مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ (۱۱) مولانا مفتی عبداللہ صاحب ملتان (۱۲) مولانا مفتی محمود صاحب ملتان۔ (۱۳) محمد عبدالقادر قاسمی ناظم مرکزیہ (۱۴) مولانا غلام اللہ خاں صاحب راولپنڈی۔

ایجنڈا پر پوری بحث ہوئی۔ جس کی روشنی میں درج ذیل تجاویز پاس ہوئیں:

۱۔ انتخابی منشور مرتب ہوا جس کو آئندہ اشاعت میں شامل کیا جائے گا۔ ارکان مجلس عاملہ کا زیادہ تر وقت انتخابی منشور کی ترتیب، پارلیمنٹری بورڈ کی تشکیل اور اس کے متعلق وضاحتی بیان اور قراردادوں پر صرف ہوا۔

۲۔ قرار پایا کہ مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی سالانہ کانفرنس اور سالانہ انتخاب ماہ ستمبر میں ہونا چاہیئے جس کی تاریخ کا اعلان مرکز کی طرف سے کیا جائے، قبل ازیں تمام ذیلی انتخابات مکمل کر لئے جائیں۔

۳۔ دستوری رپورٹ کے سلسلہ میں قرار پایا کہ محترم صدر مرکزیہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ جناب ناظم اعلیٰ اور مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزیہ کی پیش کردہ دستوری رپورٹ پر ہفتہ عشرہ کے اندر غور فرما کر فیصلہ کریں جن کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوگا۔

۴۔ مسلمانان الجزائر کی ہمدردی پر ایک قرارداد منظور ہوئی جس کے لئے طے ہوا کہ پاکستان میں تمام اسلامی ممالک کے سفارت خانوں اور اسلامی پریس سے تعاون کی اپیل کی جائے۔ اور ماتحت مجالس کو احتجاجی دن منانے کے لئے سرکلر بھیجا جائے اور قراردادوں کی انگریزی نقول تمام سفارت خانوں کو بھیجی جائیں۔

۵۔ مذہبی نزاع کے بارے میں ایک قرارداد منظور ہوئی۔

(محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہ ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

جمعیۃ علماء اسلام اور آنیوالے انتخابات

ہرگاہ کہ پاکستان بننے کے بعد ملک کا برسر اقتدار طبقہ مسلسل ۱۰ سال تک ملک وملت کے مفاد کو بری طرح پامال کرتا اور استحکام وطن کے بنیادی ذرائع اور نفاذ احکام اسلام سے سرد مہری برتتا رہا۔ شہری آزادی کے اعلانات کی مٹی پلید کی گئی، شخصی حقوق اور جمہوری اقدار کو تباہ کیا گیا۔ کالے قوانین کے ذریعہ حق وصداقت کی ہر آواز کو دبایا گیا۔ یہی نہیں مرکزی یا صوبائی اسمبلی نے حق کی حمایت میں جرأت مندانہ اقدام نہیں کیا۔ بلکہ بیشتر ممبران اسمبلی وارکان کابینہ نے ملک کی رائے عامہ کو پائے استحقار سے ٹھکرانے اور جمہوری جذبات و احساسات کے خلاف کہنے اور کرنے میں ذرا جھجک بھی محسوس نہیں کی۔

ہرگاہ کہ اس تمام دھاندلی اندھیر نگری اور ملک وملت کے مفاد سے اس صریح بے اعتنائی کا اصل سبب نااہل۔ غلط کار اور خود غرض اشخاص سے اسمبلی کی ترتیب اور حکومت کی تشکیل ہے۔ بنابریں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس عاملہ فیصلہ کرتی ہے کہ آنیوالے ملکی انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام حصہ لے کر مفاسد مذکورہ کی اصلاح اور معاشی بدحالی کو دور کرے گی اور اسلامی احکام کے نفاذ کی کوشش کرے گی۔

اس کے لئے یہ اجلاس پارلیمنٹری بورڈ کا تقرر ضروری تصور کرتا ہے۔ چنانچہ مجلس عاملہ صدر مرکزیہ حضرت مولانا احمد علی صاحب کو بورڈ کا صدر تجویز کرتی اور ان کو اختیار دیتی ہے کہ

آخر اگست تک حسب فیصلہ مجلس عاملہ بورڈ کے کام ممبروں کا اعلان فرما دیں۔

علمائے حق پر قاتلانہ حملوں کی مذمت

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس محترم صدر جمہوریہ پاکستان سکندر مرزا صاحب اور وزیر اعظم سہروردی صاحب اور گورنر مغربی پاکستان مسٹر مشتاق احمد صاحب گورمانی پر واضح کرتا ہے۔ کہ عرصۂ دراز سے اکابر علمائے حق کے خلاف ملک بھر کے اجتماعات میں نہایت ہی غیر ذمہ دارانہ طور پر اشتعال انگیزی اور توہین وتکفیر کرنے کی مذموم سرگرمیاں جاری ہیں جس کے نتیجے میں مختلف مقامات پر قاتلانہ حملے ہوئے۔ اور بعض مقامات پر قتل کی وارداتیں بھی ہوئیں۔ کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خاں ترنڈہ محمد پناہ تحصیل احمد پور شرقیہ۔ لورالائی۔ پشاور اور منڈی بہاؤالدین کے واقعات اس کا بیّن ثبوت ہیں ——!

تعجب ہے کہ حکومت پاکستان جس کے احساسات مرزائیوں کے سلسلہ میں اتنے لطیف اور ذکی ہیں۔ کہ موہوم خطرۂ نقض امن یا مرزا قادیانی کی جائز تردید کی بنا پر علماء کرام کے خلاف اس کی مشینری حرکت میں آجاتی ہے۔ لیکن مذکورہ بالا اشتعال انگیزی اور تشدد کے انسداد کے لئے کوئی موثر تدابیر نہیں اختیار کی جاتیں۔ حالانکہ حوادث مذکورہ کی نوعیت سے ظاہر ہے کہ ان کی پشت پر منظم سازش کارفرما ہے۔ یہ طرز عمل ہزاروں غلط فہمیوں کا موجب ہو سکتا ہے۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ علمائے دین کے بارہ میں موجودہ پالیسی پر جو کسی طرح ملک و ملت کے حق میں مفید نہیں ہو سکتی جلد از جلد نظر ثانی کرے۔

مجاہدین الجزائر سے ہمدردی

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس [عاملہ الجزائر] کے شہداء و مجاہدین کو جہاد فی سبیل اللہ اور استخلاص [وطن کے] سلسلہ میں ان کی عظیم قربانیوں پر خراج عقیدت و [تحسین] پیش کرتی ہے اور رب العزت سے دست بدعا [ہے کہ ان کی] مجاہدانہ مساعی کو قبول فرما کر ان کو اپنے مقصد میں [کامیاب کرے]۔

اس اجتماع کی رائے میں فرانسیسی استعمار کے [ہاتھوں] نہتے مظلوم الجزائریوں پر بے تحاشا بمباری۔ پھانسی، قید و بند میں سخت ترین تکالیف دینا۔ عورتوں اور بچوں [کو قتل] کرنا۔ رہائشی مکانات کا اڑا دینا اور دیگر انسانیت [سوز مظالم] کی نظیر پیش کرنے سے تاریخ قاصر ہے۔ لہٰذا مرکزی جمعیۃ [علماء] اسلام کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس

(ل) تمام اسلامی پریس سے عموماً اور پاکستانی پریس [سے خصوصاً] درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ان وحشیانہ مظالم کے خلاف جو فرانسیسی استعمار کی طرف سے الجزائر کے مظلوم مسلمانوں پر توڑے جا رہے ہیں اپنے تمام وسائل سے ایک عالمگیر [مہم] شروع کرے۔

(ب) یہ اجلاس دنیا کی سب سے بڑی مسلمان مملکت [کے] سربراہ (جناب سکندر مرزا صاحب) اور وزیر اعظم [سے درخواست] کرتا ہے۔ کہ وہ سلامتی کونسل میں اپنا پورا اثر ورسوخ [استعمال] کرکے الجزائر کے مسلمانوں کی ہر ممکن امداد کرے۔

(ج) یہ اجلاس مسلمانان پاکستان سے عموماً اور تمام مسلم [جماعتوں] سے خصوصاً درخواست کرتا ہے کہ وہ ملک گیر اجتماعات [منعقد کر کے] حکومت سے مسلمانان الجزائر کی مکمل حمایت کا مطالبہ [اور] فرانسیسی مظالم کے خلاف احتجاج کرے۔

(د) نیز مجلس عاملہ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ اگر فرانسیسی [مظالم] کا یہ سلسلہ بدستور ہی جاری رہے تو حکومت پاکستان [مسلمانان] پاکستان کے لئے ایسی تمام سہولتوں کا انتظام کرے جن [سے وہ] رضاکارانہ جیش کے ذریعہ مسلمانان الجزائر کی امداد کر سکیں۔

(س) یہ اجلاس جنرل سکرٹری اقوام متحدہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ الجزائر کے مسلمانوں پر فرانسیسی مظالم کو جلد از جلد بند [کرائیں] اور عالم اسلام کو مطمئن کریں۔

اخلاق عامہ کی اصلاح

مجلس عاملہ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام [کی] تمام ذیلی شاخیں اخلاق عامہ کی اصلاح کے لئے ہفتہ وار یا ماہوار تبلیغی اجتماعات منعقد کریں جن میں کفایت شعاری۔ ترک رسوم، سادہ زندگی، ترک فواحش ومنکرات کے لئے ترغیب و تلقین [اور] مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد پر زور دیں۔ صحیح اور اخلاقی لٹریچر [کے] انتظام کے لئے سوچیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں سنیں اور مسلمان نوجوانوں کو خدمت دین و خدمت خلق کے لئے تیار کریں۔

اگر ضرورت سمجھیں تو قصبہ شہر یا علاقہ کے بااثر مسلمانوں سے مل کر نوجوانوں کو اصلاح اخلاق و اصلاح رسوم کی طرف توجہ دلائیں اور نماز قائم کرنے کی ترغیب دیں۔ مساجد کی خدمت کریں۔ راتوں کو تعلیم کے اجراء پر سوچیں۔ جہاں تک ممکن ہو قرآن جاری کرنے کی سعی کریں۔ بہرحال جتنا بھی ہو سکے [illegible]

جمعیۃ علمائے اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

ریزولیوشن

[جو]لائی بروز جمعہ جامع مسجد شیرانوالہ لاہور میں مسلمانوں کا یہ اجتماع اس امر پر اظہار تشویش [کرتا ہے کہ] بعض بریلوی ائمہ مساجد لاؤڈ سپیکروں پر اپنی تقریروں میں دیوبندی فرقہ کے بزرگوں کے نام لیکر [غلط] علان براکہتے ہیں جس سے انکے خدام کی طبائع میں اشتعال پیدا کر کے صوبہ کی فضا کے [خراب ہونے] اور نقص امن کا خطرہ ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ [ایسی تقری]روں سے دل آزار تقریروں پر پابندی عائد کر کے ناخوشگوار واقعات کا سد باب کرے۔ (مولانا) احمد علی

[مختلف] اضلاع میں مبلغین کا تقرر

[حس]ب الارشاد حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزیہ نظام [جمعیۃ] کی توسیع اور اشاعت کے لیے مندرجہ ذیل سات اصلاع [میں] ضلعی مبلغین کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ مقامی جماعتیں، ممبر[ان] ...ری، کبھرتی رضاکاران اور مرکز کی مالی امداد میں ان مبلغین [حضر]ات سے تعاون کریں اور اپنے اپنے علاقوں میں جمعیۃ کی [شاخ]یں قائم کرنے کے لیے ان حضرات کو سہولتیں بہم پہنچائیں۔

[۱]۔ ضلع ملتان کے لیے مولوی قادر بخش صاحب فاروقی ملتان
[۲]۔ ضلع مظفرگڑھ کیلئے مولوی حافظ محمد غوث صاحب فاضل خیر المدارس
[۳]۔ ضلع میانوالی: مولوی عبد اللہ صاحب فاضل خیر المدارس ملتان
[۴]۔ ضلع جھنگ مولوی محمد سلیمان صاحب طارق فاضل خیر المدارس
[۵]۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور مولوی محمد افضل صاحب " " "
[۶]۔ ضلع رحیم یار خان: مولوی عبد الکریم صاحب علی پوری فاضل قاسم العلوم ملتان
[۷]۔ ضلع سیالکوٹ مولانا ضیاء القاسمی صاحب فاضل قاسم العلوم

لاہور شہر میں تقرر

لاہور شہر کی کثیر آبادی میں جہاں جمعیۃ کی بیسیوں شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ ان کو باہمی مربوط کرنے کے لیے اور انتظام جمعیۃ کو مضبوط تر بنانے کے لئے جہاں حضرت مولانا عبد الفتاح صاحب امیر جمعیۃ شہر لاہور اور محمد اشفاق خاں ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام کرشن نگر نے روزانہ دو گھنٹے کام کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔

وہاں حسب الحکم صدر مرکزیہ مولانا محمد صابر صاحب کا تقرر بدیں غرض عمل میں لایا گیا ہے۔ کہ آپ ممبر سازی کی مہم کو تیز تر کردیں۔ باہمت دینی حمیت رکھنے والے نوجوانوں کو جمعیۃ کے رضاکارانہ نظام انصار الاسلام سے منسلک کریں۔ مرکز کے مالی نظام کو مستحکم کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ معاونین پیدا کریں لہٰذا تمام عہدہ داران و ممبران جمعیۃ مولانا سے تعاون کریں۔

تشکیل جمعیۃ علمائے اسلام غوث پور کبیر والا

امیر: مولانا دوست محمد صاحب مدرس مدرسہ قاسمیہ غوث پور تفہیم
نائب امیر: حافظ ملازم حسین صاحب
ناظم اعلیٰ: مولانا مولوی اللہ بخش صاحب
نائب ناظم: سلطان محمود صاحب
خازن: حافظ عبد الحمید صاحب
...: مولوی فضل الٰہی صاحب

اوکاڑہ کی جہاد کانفرنس کا التوا

(اوکاڑہ بذریعہ فون) کچھ عرصہ سے عیسائی مشنریوں نے منٹگمری میں اسلام، قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رکیک حملے کر کے مسلمانوں کے جذبات کو شدید مجروح کر دیا تھا۔ جمہوریہ اسلامیہ پاکستان میں اسلام پر یہ نازیبا حملے اور فتنۂ ارتداد کو کون باغیرت مسلمان برداشت کر سکتا تھا۔ چنانچہ جب جواباً تبلیغی جلسے منعقد ہونے لگے تو فوراً ہی دفعہ ۱۴۴ حرکت میں آگئی۔ اور ڈپٹی کمشنر منٹگمری نے یکم جولائی سے دو ماہ کے لیے ضلع بھر میں جلسے اور جلوس کی ممانعت کر دی۔ جس کے نتیجہ میں جمعیۃ علمائے اسلام کے زیر اہتمام ۵۔۶۔۷ جولائی کو منعقد ہونیوالی جہاد کانفرنس اوکاڑہ کو بھی غیر معین عرصہ کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔

ڈپٹی کمشنر منٹگمری کا یہ غیر منصفانہ اقدام فتنۂ ارتداد کو کھلی دعوت ہے۔ جس کو کوئی پاکستانی برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔ حکومت پاکستان اس عاجلانہ اقدام میں فوری مداخلت کر کے مسلمانوں کے اضطراب کو ختم کرے۔

ناظم مرکزیہ کا تبلیغی دورہ

جناب مولانا محمد عبد القادر صاحب قاسمی ناظم مرکزیہ لاہور سے ۱۱رجولائی کو اپنے تنظیمی و تبلیغی دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ پروگرام مندرجہ ذیل ہے: ۱۲رجولائی جلال پور پیر والا ضلع ملتان۔ ۱۳رجولائی بہادر پور علاقہ جلال پور پیر والا۔ ۱۴رجولائی شجاع آباد ۱۵رجولائی۔ ۱۶رجولائی بہاولپور ضلعی اجتماع۔

(آفس سکرٹری غازی خدا بخش)

انتخاب جمعیۃ علمائے اسلام کمالیہ ضلع لائل پور

کمالیہ ۲۹رجون بروز جمعہ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب رائے پوری کی صدارت میں جمعیۃ علمائے اسلام کمالیہ کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر: مولانا حکیم محمد رمضان صاحب
نائب امیر: مولانا حکیم محمد اقبال صاحب
ناظم اعلیٰ: صدیق احمد کمالوی صاحب
نائب ناظم: ارشاد احمد انصاری صاحب

اجلاس مجلس شوریٰ حلقہ فیض باغ لاہور

...رجولائی کو بعد نماز عشاء حلقہ فیض باغ لاہور کی مجلس شوریٰ اور رضاکاروں کا ایک اجتماع بلایا گیا۔ جس میں سید عبد الفتاح صاحب خطیب جامع مسجد آسٹریلین و امیر جمعیۃ علمائے اسلام شہر لاہور نے مختصر سی تقریر میں جمعیۃ علمائے اسلام کے اغراض و مقاصد اور پروگرام کی وضاحت کی۔ چنانچہ تمام حاضرین نے مقاصد سے نہایت دلچسپی کا اظہار کیا اور مرکز کے امداد و تعاون کا وعدہ فرمایا۔

۱۲رجولائی کو یوم الجزائر منایا جائے!

حسب فیصلہ مجلس عاملہ مرکزی جمعیۃ علمائے اسلام مغربی پاکستان مجاہدین الجزائر کی تحریک آزادی سے ہمدردی۔ اور فرانسیسی استعمار کے انسانیت سوز مظالم۔ اقوام متحدہ کی بے اعتنائی اور اسلامی ممالک اور اسلامی پریس سے تعاون کی اپیل کرنے کے لیے بتاریخ ۱۲ر جولائی بروز جمعہ یوم احتجاج منایا جائے۔

تمام ... کو سرکلر بھیج دیا گیا ہے۔ لہٰذا تمام اجلاس میں قرارداد پاس کرانے کے بعد اس کی نقول تمام اخبارات مرکزی حکومت اور سفارت خانوں کو بھیجی جائیں۔ فقط

(محمد عبد القادر قاسمی غفرلہ ناظم مرکزی جمعیۃ علمائے اسلام مغربی پاکستان)

اسلامی جہاد

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی کا وہ خطبۂ صدارت جو آپ نے جہاد کانفرنس ملتان میں پڑھا۔ جس میں اسلامی جہاد کی حقیقت، علمائے کرام کی قربانیاں ۱۸۵۷ء کے واقعات، اشتراکیت اور سرمایہ داری کے مہلک نتائج اسلام کے عادلانہ نظام کی برکات اور دیگر علمی جواہر پارے پوری تفصیل سے جمع کیے گئے ہیں۔ قابل دید کتاب ہے۔ کتابی سائز صفحات ۸۰ قیمت صرف ۸ر

ملنے کا پتہ

مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

فضائل حج

از مولانا محمد زکریا صاحب محدث مظاہر العلوم سہارنپور

حج ایک ایسا فرض ہے جو ارکان اسلام میں داخل ہے آنحضرت صلعم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو باوجود قدرت کے حج بیت اللہ نہ کرے تو اختیار ہے کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

حضرت مولانا نے کتاب مذکور میں حج کی فرضیت اور اہمیت کے علاوہ حج کے فضائل اور حج کا طریقہ قرآن حکیم اور احادیث نبوی سے جمع فرماتے ہیں اور آخر میں بزرگان دین کے حالات اور مکشوفات تفصیل سے درج فرمائے ہیں۔ لاہور میں پہلی مرتبہ طبع ہوئی ہے تبلیغی جماعت کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ کاغذ سفید بہترین۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

منگوانے کا پتہ: مدنی کتب خانہ ۳۳ سرکلر روڈ بیرون اکبری گیٹ۔ لاہور

دنیا بھر کی خبریں

ملکی پیداوار میں ذخیرہ اندوزی اور سمگلنگ کا نتیجہ امریکہ کا پس خوردہ

کراچی ۳۰ جون پاکستان اس سال دوسرے ممالک سے غذائی اجناس خریدنے پر تقریباً ۶۵ کروڑ روپے خرچ کرے گا۔

واشنگٹن ۳۰ جون صدر آئزن ہاور نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ امریکہ کے فالتو غذائی ذخائر کسی نہ کسی صورت میں عرصہ دراز تک ہماری خارجہ پالیسی کے مقاصد کی تکمیل میں مفید ثابت ہوتے رہیں گے ——!

اقوام متحدہ کی یہودیت نوازی اور سعودی عرب کی بیچارگی

اقوام متحدہ ۲۰ جون۔ سعودی عرب نے دس ہفتوں سے بھی کم مدت میں اقوام متحدہ سے پانچویں بار احتجاج کیا ہے کہ اسرائیلی بحری اور ہوائی جہازوں نے اس کی علاقائی حدود میں ناجائز مداخلت کی ہے ——

ایرانی فوجی جنرل کی ہلاکت

تہران ۳۰ جون۔ ایرانی فوجی جنرل احمد شریف اور اس کے دو ساتھی جنوب مغربی ایران کے علاقے میں طیارہ رسے کے حادثے میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ جنرل تین امریکیوں کے قاتل دادشاہ بلوچ کی گرفتاری کے لئے پولیس کے دستوں کی سرگرمیوں کے معائنہ پر گیا تھا۔

طلبائے قدیم اورنٹیل کالج کی اہم کانفرنس

لاہور ۲۲ جون۔ اورنٹیل کالج کے طلبائے قدیم کی کانفرنس نے ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ موجودہ زمانہ کے تقاضوں اور ضروریات کے مطابق مشرقی زبانوں اور اسلامی علوم کی تعلیم کا جامع منصوبہ تیار کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے ——!

خون آشامی کی پیاس

پیرس ۲۴ جون۔ فرانس کی قومی اسمبلی میں الجزائر کے متعلق ایک بل پیش کیا گیا ہے جس میں فرانسیسی وزیر مقیم الجزائر کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دے کر سخت اقدام کرنے کا مطالبہ کیا گیا

نہرو کا وعظ

سٹاک ہالم ۲۵ جون۔ ہندوستانی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے دعویٰ کیا ہے کہ تاریخی اور ثقافتی و سیاسی اعتبار سے کشمیر ہندوستان کا حصہ ہے۔ اقوام متحدہ کو اس میں دخل نہیں دینا چاہیئے

لگے رہیں گے کشمیر

کراچی ۲۷ جون۔ صدر آئزن ہاور کی دعوت پر وزیر اعظم سہروردی کا دورۂ امریکہ سیاسی طور پر نہایت اہمیت کا حامل ہے مسٹر سہروردی صدر آئزن ہاور سے کشمیر اور نہری پانی کے مسائل اور مستقبل میں پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کی نوعیت پر بات چیت کریں گے۔

صحافت کی بے کسی

[illegible]

مجید لاہوری ایڈیٹر ہفت روزہ "نمکدان" حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ مرحوم یکتا ظرافت نگار اور بلند پایہ شاعر تھے۔ عوام کے احساسات کی خوب ترجمانی کرتے تھے۔ ان کی موت سے ملک ایک اچھے صحافی سے محروم ہو گیا۔

زود پشیماں

۲۷ جون۔ دول مشترکہ کی کانفرنس میں بین الاقوامی مسائل بالخصوص مشرق وسطیٰ اور مصر پر اینگلو فرانسیسی حملہ کے بعد پیدا ہونے والی صورت حالات پر غور کیا گیا۔

کشمیر کے بارے میں دل خوش کن پیشگوئی

مظفرآباد ۲۷ جون سردار محمد ابراہیم خاں صدر آزاد کشمیر نے جباری میں مسلم کانفرنس کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کشمیر اسلامی دنیا کا ایک حصہ ہے اور اسے لازماً اسلامی جمہوریہ پاکستان میں شامل کیا جائے گا۔

انسانی خون کی ارزانی

سکھر ۲۸ جون۔ سکھر سے ۵۴ میل مغرب میں بندوقوں سے مسلح افراد کی ایک جماعت نے حملہ کر کے ۱۲ آدمیوں کو ہلاک آٹھ کو شدید زخمی اور دو کو زندہ جلا دیا۔ ہلاک شدگان میں مرد — عورتیں اور بچے تک شامل ہیں ——

نہرو کا نہری پرنالہ

۲۹ جون ہندوستان کے ایک سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ معاہدہ کی رو سے ہندوستان نہری پانی کی سپلائی پاکستان کو جاری رکھے گا۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہندوستان ہر حال میں ڈیڑھ کروڑ مکعب فٹ پانی پاکستان کو سپلائی کرے

مصر اور الجزائری مجاہدین

قاہرہ ۳۰ جون۔ مصری اخبار الاہرام نے خبر دی ہے کہ الجزائر کے قوم پرستوں کے سرکردہ رہنما آج یہاں پہنچ گئے ہیں تاکہ حکومت مصر سے اہم سیاسی اور فوجی گفت و شنید کریں۔

از کہ گسستی و از کہ پیوستی

عمان ۳۰ جون۔ امریکہ اردن کو ایک کروڑ ڈالر (تقریباً ۵.۲ کروڑ پونڈ) کی مالیت کا فوجی سامان دے گا۔ یہ اس ایک کروڑ ڈالر کی امداد سے الگ ہے جو پچھلے مہینے اقتصادی ترقی کیلئے اردن کو دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ ایک کروڑ ڈالر کی ایک اور امداد بھی قبول کی گئی ہے۔ امداد غیر مشروط ہے۔ ہتھیار برطانیہ اور دوسرے ممالک سے خریدے جائیں گے۔

سوڈان کی عقلمندی

قاہرہ یکم جولائی سوڈان میں موجودہ قومی تحریک کا نعرہ مصر سے فوجی، اقتصادی اور ثقافتی اتحاد ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا۔ کہ معاہدہ بغداد اور منصوبہ آئزن ہاور جیسے غیر ملکی سمجھوتوں سے سوڈان الگ رہے گا۔" یہ ہیں وہ الفاظ جو سوڈان یونین کے سربراہ سید محمد سلام نے کہے ہیں۔

ملک گیر قحط کے خلاف ملک گیر سکیم

[illegible]

عام اجلاس شروع ہوا۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر مشتاق [illegible] نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ زرعی ترقی کے [illegible] قومی منصوبہ تیار کیا جائے۔ جس کے ذریعے بجلی، پا[illegible] اور سیلابوں کی روک تھام اور قابل زراعت زمین سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکے۔

غلط فہمی

لندن ۲ جولائی۔ مصر کے صدر ناصر نے ایک ٹیلیویژن [illegible] مصر اور برطانیہ کے بگڑے ہوئے تعلقات پر افسوس کا [illegible] کہا کہ مشرق وسطیٰ میں اس وقت جو طاقت چھائی ہوئی [illegible] قوم پرستی کی ہے کمیونزم کی نہیں۔ امریکہ اس قوم پر[illegible] کو کمیونزم سمجھ رہا ہے ——

مشرقی پاکستان میں طیارہ کی تباہی

پی آئی اے کا گم شدہ طیارہ جس میں ۲۴ مسافر سوار [illegible] کی صبح سے لاپتہ تھا۔ تلاش بسیار کے بعد ۴ جولائی کو [illegible] چودہ میل دور اس کا تباہ شدہ ڈھانچہ مل گیا ہے۔ سمندر [illegible] کی وجہ سے مسافروں اور عملے کے افراد میں سے کسی کے [illegible] ہونے کا امکان نہیں ——

ہماری درسگاہوں کی کارکردگی

لاہور ۴ جولائی: انٹرمیڈیٹ کے امتحان کے نتائج کا اعلا[ن] گیا اس سال امتحان میں ۱۵۲۹۹ طلباء شریک ہوئے تھے ۵۶۰۹ طالب علم کامیاب ہوئے نتیجہ ۳۶.۶ فی صدی رہا۔

نشستند و گفتند و برخاستند

لندن ۵ جولائی۔ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس جو ۲۶ جون سے شروع ہوئی تھی آج ختم ہو گئی، اس کانفرنس میں تخفیف اسلحہ، اقتصادی تعاون اقوام متحدہ کے استحکا[م] [مشرق] وسطیٰ اور نہر سویز کے حل طلب مسائل، ہنگری کے واقعات [پر] تشویش وغیرہ امور کے متعلق سوچا گیا ہے۔

وزرائے اعظم پاک و ہند کی ملاقات

لندن ۵ جولائی۔ پاکستان۔ ہندوستان اور برطانیہ کے [وزرائے] اعظم کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا۔ یہ اجلاس برطانوی وزیر اعظم [کی] درخواست پر ہوا۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ پچھلے ہفتے [وزیر اعظم] برطانیہ وزرائے اعظم پاک و ہند کے وزرائے اعظم سے علیحدہ علیحدہ کشمیر [اور] نہری پانی کے مسائل پر بات چیت کر چکے ہیں۔

جہان نو ہو رہا ہے پیدا یہ عالم پیر مر رہا ہے

قاہرہ ۵ جولائی الجزائر کے محاذ آزادی کے ایک سرکردہ [رہنما] سعید نے کہا کہ الجزائر نے پختہ عزم کر لیا ہے۔ کہ فرانس کو جواب جنگ سے دے اور ہمیں یقین ہے کہ آخری فتح ہماری [ہو گی]

غازی خدا بخش پرنٹر و پبلشر نے پنجاب [illegible] سے چھپوا کر دفتر سہ روزہ ترجمان اسلام [illegible] دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

٭ ٭ ٭

حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ صدر مرکزیہ جمعیۃ کی طرف سے پیغام تعزیت بھیجنے والوں کی خدمت میں

امام المحدثین عمدۃ المحققین جبل استقامت الجامع بین الشریعۃ والطریقۃ والفائق علی جمیع الاقران فی العلوم النقلیۃ والعقلیۃ شیخ العرب والعجم اعلیحضرت مولانا و مقتدانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر اس ناکارہ کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ادنیٰ غلام خیال فرما کر میرے نام پر پیغامات تعزیت بھیجے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ مجھے اس نسبت کے باعث یاد فرما رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ یہ نسبت بھی قیامت کے دن میری نجات کا باعث بن جائے گی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ میں جب ان کے مناقب جمعہ کے درس قرآن مجید میں یا جمعہ کے خطبہ میں ضمناً ذکر کیا کرتا تھا۔ تو بفضلہ تعالیٰ یہ چیز ثابت کر دیا کرتا تھا۔ کہ میرے حضرت مدنی کی نظیر پاکستان و ہندوستان میں تو نہیں ہے۔ بلکہ میرا عقیدہ ہے۔ کہ ان کی نظیر دنیا بھر میں نہیں ہے۔

مگر

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دنیا سے روپوش ہونے کے بعد اب میری حالت یہ ہے کہ دل پر اس کا اتنا صدمہ ہے۔ کہ میں حضرت کے وصال کا تصور بھی کروں تو طبیعت بے قابو ہو جاتی ہے۔ اور اپنی پوری طاقت سے طبیعت کو قابو میں رکھتا ہوں۔ اسی کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد گذشتہ جمعہ اپنی زبان سے حاضرین جمعہ سے دعاءِ مغفرت کی بھی درخواست نہیں کر سکا۔ دعاءِ مغفرت کیلئے اپنے چھوٹے بیٹے مولوی حمید اللہ سے کہا تھا۔ کہ حضرت کے وصال کی خبر تم پڑھ کر سنا دو۔ اور حاضرین سے مغفرت کی دعا کی درخواست کر دو۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے وقت میں بھی شامل ہو جاؤں گا۔ ان چند سطور کے ضبط تحریر میں لانے کا سبب پیغامات تعزیت بھیجنے والے حضرات کی توجہ ہے۔ میں نے یہ اخلاقی فرض خیال کیا ہے۔ کہ ان سب حضرات کی خدمت میں پیغامات تعزیت کا جواب بذریعہ "ترجمان اسلام" عرض کر دوں۔ میں ان حضرات کی اس عزت افزائی کا ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس گمان (خادمیۃ حضرت رحمۃ اللہ علیہ) کو میری نجات کا ذریعہ بنائے آمین

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک والانامہ اس ناکارہ کے نام

اس والانامہ کا باعث میرا ایک عریضہ ہے۔ جب ملک تقسیم ہوا تھا۔ اس وقت جمعیۃ علماء ہند نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ ہماری جمعیۃ کے جو ارکان پاکستان میں رہتے ہیں ہم جمعیۃ علماء ہند سے علیحدہ کرتے ہیں وہ پاکستان میں اپنی صوابدید کے مطابق کام

حضرات کے دامن سے وابستہ ہو کر ہمیں قیامت کے دن نجات کا بھروسہ تھا۔ انہوں نے ہمیں الگ کر دیا۔ یہ عریضہ "مکتوبات شیخ الاسلام" میں چھپ چکا ہے۔ اور مندرجہ ذیل حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا جواب بھی چھپ چکا ہے۔ جس کی اصل میں نے حرزِ ایمان بنا کر رکھی ہوئی ہے

وہ یہ ہے

درسید نا المحترم زید مجدکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ والانامہ باعث سرفرازی ہوا۔ مندرجہ مضامین سے سخت تاثر ہوا۔ محترما۔ کیا آپ سے علاقہ کسی انجمن کے وجود و عدم اور اس کی ممبری پر موقوف ہے۔ جس پر متاثر ہوئے ہیں کلا واللہ۔ ہم اور آپ حضرت شیخ الہند قدس اللہ سرہ العزیز کے دربار کے دریوزہ گر اور اس بناء پر خواجہ تاش ہیں۔ یہ روحانی تعلق کسی طرح ٹوٹ نہیں سکتا۔ اگر مادی اسباب حائل بھی ہو جائیں۔ تو کیا ہے۔ ہماری ارواح ایک ہی دربار دُربار کی حاضر باش ہیں۔ حفظنا اللہ وایاکم من کل سوء ورزقنا جمیعا رضاہ فی الدنیا والآخرۃ آمین گھر کے لوگوں اور صاحبزادوں اور دیگر احباب پرسان حال سے سلام مسنون عرض کر دیں۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ والسلام

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ

از دارالعلوم دیوبند ۳ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ

بعینہٖ اصلی والانامہ پیش کرنا مقصود تھا اس لئے تمام الفاظ محررہ لکھ دیے گئے ہیں ورنہ ۔۔۔۔۔۔

شعر

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

احقر الانام احمد علی عفی عنہ

تعزیتی پیغامات

ترجمانِ اسلام کے دفتر میں حضرت شیخ الہند مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر تعزیتی جلاسی کی کاروائی اور تعزیت کے پیغامات و مراسلات اسقدر موصول ہوئے ہیں کہ ترجمانِ اسلام میں ان کا علیحدہ علیحدہ درج کرنا ناممکن ہے۔ لہٰذا ان مقامات کی فہرست درج کر دی جاتی ہے جہاں حضرت کی زندگی کے حالات بیان کئے گئے متعدد بار قرآنِ حکیم ختم کر کے حضرت کی روح پر فتوح کو ثواب پہنچایا گیا۔ جہاں شہر کے مختلف علماءِ کرام، مدارس کے اساتذہ و طلبہ اور معززین شہر نے ملکر حضرت کیلئے دعائے مغفرت کی اور آپ کے اعزاء و اقرباء احباب و تلامذہ اور دارالعلوم دیوبند کے مہتمم و اساتذہ کو ہمدردی کے خطوط اور تار ارسال کئے گئے ——— مینجنگ ایڈیٹر

جامع مسجد شیرانوالا - لاہور - صدر مرکزیہ حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی

تحریک حسین آگاہی ملتان زیر صدارت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب صدر مرکزیہ

مقررین - مولانا خدا بخش صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ملتان و ناظم مذکان مجلس تحفظ ختم نبوت و مرکزی تنظیم اہلسنت، نائب امیر ضلع مولانا دوست محمد رکن مجلس عاملہ مولانا غلام اللہ خان صاحب مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب اور مولانا خیر محمد صاحب ——— المعلن قادر بخش فاروقی ناظم دفتر ملتان

جامع مسجد محبت خان جمعیۃ علماء اسلام سرحد زیر صدارت حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد

مقررین - مولانا عزیز الرحمٰن صاحب - مفتی عبدالقیوم صاحب - مولانا محمد حسین صاحب مولانا محمد ایوب صاحب بنوری - مولانا عبداللطیف صاحب مولانا عبدالحق صاحب مولانا عبدالرحمٰن صاحب - مولانا عبدالودود صاحب قریشی - پانچ مرتبہ ختم قرآن ایک لاکھ مرتبہ ختم کلمہ طیب - دارالعلوم سرحد، جامعہ اشرفیہ، جامع مسجد ہشت نگری دروازہ اور تمام مساجد شہر پشاور میں ایک ہفتہ قرآن کے ختم

جامع مسجد مدرسہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور (بہاولپور) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی

دارالعلوم الشہابیہ شاہزادہ رنگپورہ شہر سیالکوٹ مولانا محمد شریف صاحب کشمیری

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالا شہر - بصدارت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزیہ

دارالعلوم سرحد پشاور زیر صدارت مولانا محمد ایوب صاحب مسلسل ایک ہفتہ تک ختم قرآن مجید

جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی بمطابق پروگرام تیار کردہ امیر جمعیۃ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب و مولانا عبدالستار صاحب ناظم اعلیٰ

جمعیۃ اہل توحید و سنت راولپنڈی و جمعیۃ اہل حدیث اور مجلس تحفظ ختم نبوت وغیرہ جامع مسجد مدرسہ تعلیم القرآن میں

خانپور بہاولپور ڈویژن - مولانا غلام محمد ہزاروی ناظم جمعیۃ طلبہ اسلام

جمعیۃ اہل حدیث ضلع گوجرانوالا ——— ناظم اعلیٰ

جامع مسجد گنبد والی - جہلم - مولانا عبداللطیف صاحب فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم

مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ مرزا عبدالغنی صاحب ناظم اعلیٰ

زیارت کاکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرحد

جامع مسجد وانڈیا نوالی شہر ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان قاضی عطاء اللہ

مدرسہ نصرت العلوم نزد گھنٹہ گھر شہر گوجرانوالہ - عبدالحمید سواتی

مجلس تحفظ ختم نبوت - سکھر -

مدرسہ احیاء العلوم المدینہ - جامع مسجد صدیقیہ لیبر کالونی لائلپور عبدالغفور مہتمم

دارالعلوم عربیہ ٹل - کوہاٹ - حکیم مولانا احمد حسین صاحب فاضل دیوبند - و مولانا فضل معبود صاحب

احاطہ دارالعلوم سیف الاسلام کاٹو خان - مردان - مولانا عبدالقیوم صاحب فاضل دیوبند ——— معلن محمد رجب خان مہتمم

مدرسہ عربیہ اشرف المدارس رحیم یار خان محلہ قاضی علاقہ بہار لنگر قاضی نذیر احمد صاحب مہتمم

جامع مسجد تغلق آباد - مردان - مولانا حکیم سید صاحب شاہ

مدرسہ انوار الاسلام موچی دروازہ - لاہور - مولانا سید محمود صاحب معلن محمد حسین صاحب خازن

مسجد مقام مالی پورہ - لاہور - مولانا محمد ایوب صاحب

جامع مسجد کلاں کلاچی - ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان زیر صدارت مولانا محمد حلیم صاحب صدر مدرس سراج العلوم - بنوں -

مدرسہ نجم المدارس کلاچی - ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان مولانا عبدالکریم صاحب رکن مجلس منتظمہ مرکزیہ معلن امان اللہ ناظم دفتر جمعیۃ کلاچی

سنہری مسجد نواں پورہ - مولانا محمد علی صاحب - امیر جمعیۃ - معلن مولانا محمد حسین مولوی فاضل

جامع عربیہ سراج العلوم - جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا - مولانا مفتی محمد شفیع صاحب معلن محمد صادق آفس سیکرٹری

جامعہ اشرفیہ پشاور - سیف اللسان و مظفر شاہ

ولی اللہ سوسائٹی - ثمن آباد - لاہور - شیخ بشیر احمد بی - اے سیکریٹری

جمعیۃ علماء اسلام شیخوپورہ زیر صدارت مولانا امین الحق صاحب امیر جمعیۃ مقررین - مولوی سید ارشاد صاحب مولانا شیخ عبدالرحمٰن صاحب اعجاز احمد صاحب دیوبندی، مولانا محمد لطیف صاحب - معلن حکیم غازی لیاقت

انجمن اشاعت اسلام حیدرآباد (پاکستان) اراکین انجمن

ایک خط

مکرمی جناب غازی صاحب دامت معالیکم

سلام مسنون - آپ نے ناظم دفتر صاحبزادہ امان اللہ صاحب کے خط میں تسلیمات اور دو تین کلمات سے یاد فرمایا تھا خیال تھا اسکے جواب میں دل کھول کر خوشی خوشی بہت سی باتیں عرض کرونگا مگر تیرے آسمان نے کیا کیا لات یدیکھا یہ المناک

شامل ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون - واحسین اعمدہ ولی من نسلہ فاللہ خیر

حافظا وھو ارحم الراحمین

آسماں را حق بود گر خون ببارد بر زمیں

بر وصالِ شیخ مستعظم امیر المومنین

جانیوالے لاحوتی شہباز تو سدرۃ نشیں ہو کر فارغ البال ہو گئے مگر ... گھری ہوئی امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کا کیا بنے گا یہ ...

انّ المنیۃ لم تتلف بہ رجلا - بل تلفت علما للدین

دیوبند کے دردناک بھیانک منظر کا تو آج تصور ہی نہیں کیا جا ...

آہی گیا وقوع میں وہ حادثہ ابھی

سوہانِ روح و قلب تھا جسکا خیال بھی

نجم المدارس کے اساتذہ اور طلبہ نے بہتی ہوئی آنکھوں ختم قرآن مجید ... مولانا محمد حلیم صاحب صدر مدرس سراج العلوم کی صدارت میں جمعیۃ ... کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام ہوا کلمہ طیبہ سے ایصال ثواب کیا گیا ... داریوں سے غم میں لذت کی آمیزش تو ہوئی - لیکن صدمہ کو کوئی ... کبھی کبھی تو دل اس سانحہ کے وقوع سے ہی انکار کر دیتا ہے - ... فرمائے اور بچوں صفا باقیہ کی حفاظت کا غیب سے کوئی سامان ... خوش نصیب تھے مفتی اعظم کفایت اللہ رح دہلوی خوش قسمت ... الادب قدس اللہ سرہ اور با نصیب تھے مولانا حبیب احمد ... مناظر احسن گیلانی جنہیں یہ دن ... رسانحہ دیکھنے کی نوبت ہی ... امتحان ہے حضرت رائے پوری حضرت درخواستی اور سب بڑھ کر ... حضرت مولانا احمد صاحب مدظلہ العالی اور مولانا احمد سعید صاحب ... فخر الاسلام مولانا فخر الدین احمد مراد آبادی کے صبر و ضبط کا ... صاحبزادہ والا جاہ اور حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم کے قلب جگر ... پاک بلکہ عرب و عجم جملہ عالم اسلام کے ہزاروں نہیں لاکھوں علماء ... کیفیت رب کریم نے بھی عملہ ملک الموت سے پوچھا ہوگا ...

قطعۃ فؤادھم رشک نصیب ہیں مولانا سید گل بادشاہ ... کے پاس آخری ایام کا دستخطی مکتوب محبوب محفوظ ہے چند ... محترم مولانا عبدالحنان صاحب نے راولپنڈی سے عجیب ... فرحت آمیز قلم سے لکھا تھا دو سال سے پاسپورٹ کی کوشش ...

ہو رہا ہے گیا ہے دسمبر یا جنوری تک میں دیوبند حضرت مدنی کی قدمبوسی کیلئے ... فالحمد

عمر ہا در چرخ خیالیم فلک در حیرت خیال

فلک آوازہ بہر سو کند مے دانی

رشک می آیدش از وصل گراں جانِ ما

کیا عرض کیا جائے - نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن - دیوبند ... جلسہ کیلئے ہزاروں علماء اور لاکھوں متوسلین خوشی خوشی تیار ... تھے سال کے دن گن رہے تھے - ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ ... کیلئے تو سب کی تمناؤں کا خون ہو گیا ہے -

اے اللہ دارالعلوم تیرا ہے اور تو ہی خود اسکا کفیل رہ ...

ما اعطی وکل شئ عندہ باجل مسمی اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا ...

غازی صاحب خدا کا کرنا کہ بزم مودت مجلس تعزیت ... تقریباً عشرہ پہلے خواب میں جمال جہاں آراء کا دیدار ہوا ... میں رونق افروز ہیں لطف و کرم فرما رہے ہیں اور پھر ہم ... پار اسٹیشن دلنواں پر مشایعت کیلئے حاضر ہیں آنکھ کھلی تو ... دل کھٹک رہا تھا کہ یا اللہ خیر صبح نجم المدارس میں ختم قرآن ... خواجگان اور درس قرآن کے بعد صحت کاملہ عاجلہ کی دعا ... گا اجل مسمی ... آنا ہی تھا -

(اداریہ)
ترجمان اسلام
مورخہ ۱۲/۱۶ر دسمبر
مدیر اعلیٰ
غلام غوث ہزاروی

شیخ العرب والعجم کی وفات

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کون تھے؟ جن کی وفات سے آج عالم اسلام غم کدہ بنا ہوا ہے۔ جن کے فراق اور جدائی سے ہر دل بے قرار اور ہر آنکھ اشکبار ہے قلم کی نوک عاجز ہے کہ وہ اس مقدس ہستی کے بارہ میں جامع الفاظ میں کچھ لکھ سکے۔ لکھنے والوں کی فہرست میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے چند سطریں سپرد قلم کرتے ہوئے دل رنجور کو ذرا سا بہلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ کی سوانح کے بارہ میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جا رہا ہے۔ ہم کو یہاں چند مخصوص باتیں کہنی ہیں۔

سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کے سامنے بیٹھ کر آپ کی احادیث کا درس بارہ تیرہ برس تک متواتر دیتے رہنے سے کسی کی طاقت ہے۔ کہ وہ یہ بتلا سکے کہ رحمۃ للعلمین کے یہ عاشق زار اور پیارے مہمان اس دربار کے بحرِ معرفت سے کتنی بار سیراب ہوئے اور فنا و بقا کے کتنے جام نوش فرمائے۔

پھر اپنے شفیق مربی ولی کامل شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب کی حضوری میں مالٹا میں چند سال رہ کر اسیری میں انقطاع عن الخلق اور تبتل الی اللہ کے کتنے پر لطف منازل طے کئے

پھر ہندوستان آکر انگریزی غلامی کے خلاف جہاد کرتے ہوئے صبر و استقامت سے اپنوں اور پرائیوں کی اذیتوں کو اپنے محبوب آقائے مدنی کی سنت کے عین مطابق جھیلتے ہوئے ہر ہر قدم ہر ہر اذیت پر اور ہر ہر تکلیف میں کتنے درجاتِ علیا طے کئے

یہ کون سمجھ سکتا ہے کہ اس صعب ترین جہاد کے ساتھ ساتھ یہ پابندی اوقات بخاری شریف کے درس سے مرکز علوم اسلامیہ دیوبند میں بیٹھ

حق تعالیٰ کو عہد الست سے سرشار کرنے اور منزل مراد تک پہنچانے میں مصروف رہے۔

آج کی مادہ پرست دنیا اس لذت کو کیا جانے کہ اسی سال کے یہ بزرگ جن کی عمر مبارک گونا گوں مصائب و تکالیف مجاہدات اور ریاضات میں بسر ہوئی اپنی پیری اور ضعف جسمانی کے باوجود تراویح میں قرآن پاک اوروں سے سنتے اور نفلوں میں خود سناتے ہیں

پھر ہزاروں بندگان خدا کے والہانہ عشق و محبت کی یہ کیفیت کہ چھ ہزار آدمی ایک مجلس میں آپ کی دستار مبارک یا کسی کپڑے کو چھو کر داخل حلقۂ متوسلین ہونے کو سعادت عظمیٰ سمجھیں اور دنیا و ما فیہا پر اس کو ترجیح دیں

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

بہت کم ایسے بزرگ ہوتے ہیں جن کے ملکات میں اتنا رسوخ کیفیات میں اتنا دوام اور ذوق و شوق میں اتنا کمال ہو کہ حضرت مرحوم کی طرح سفر حضر میں اور اوراد و وظائف اور معمولات میں سر مو فرق نہ آئے۔ شریعت کی حدود کی باقاعدہ نگرانی ہو۔ غضب و فرحت کے حالات ان کے دل و دماغ اور جسد و روح کو متاثر نہ کر سکیں۔

آہ آج ہم ایسے باخدا اور ہمہ صفت موصوف ہستی کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئے۔ جو ایک طرف حامل شریعت تھی تو دوسری طرف ہادی طریقت اگر حفاظ قرآن کو آپ پر رشک تھا تو محدثین کرام کو فخر۔ اگر آپ کا زہد و اتقاء نمونۂ عمل تھا۔ تو علمی اور عملی سرگرمیاں درس عبرت تھیں۔ آپ کا مولد ہندوستان تھا۔ لیکن وطن مدینۃ الرسول۔ پھر مجاہدانہ حیثیت سے۔ ایک سپاہی کی طرح اس پیارے وطن سے دور

غربت اور موجب درجات و برکات ظاہری و باطنی خوبیوں کے سا... کو اپنے آقائے مدنی صلے اللہ تعالیٰ ... سے نسبی نسبت بھی حاصل تھی۔ آپ ... کرام کے پاک خاندان کے پاک نمونہ ... تھے ایک بار آپ کو دیکھا آپ ... کا گرویدہ ہو گیا۔ آپ کے خدمت خلق ... جذبے اور اس کی عملی شکلوں کو دیکھ ... سے مخالف کو بھی آپ کی علوِ شان کا اع... کرنا پڑتا تھا۔ تواضع اور انکسار آپ پر ... ہاتھ چومنے کی کوشش کرنے والا کامیا... ہو سکتا تھا۔ دسترخوان کی سادگی کشادگی نمونۂ اسلاف تھی۔ ایسے آدمی ... کمی نہیں ہے جنہوں نے آپ سے بیع... کی اور بیعت کے فوراً بعد ہی ان کی ... یکدم تبدیل ہو گئی۔ ایسے بزرگوں کے بار... کوئی کیا کہہ سکے گا۔ جن کے بلند مراتب ... و باطنی کمالات اور ہر طرح کی افضلیت بزرگی کے شاہد حضرت مولانا محمد زکریا صاح... شیخ الحدیث سہارنپور حضرت مولانا شاہ ... صاحب رائے پوری۔ حضرت مولانا احمد علی صاح... لاہور حضرت مولانا خان محمد صاحب مجددی کندیا... شریف حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب جامعہ اسلامیہ اور حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب (میاں چنوں) وغیرہ ہزاروں علماء کرام او... اولیاء عظام ہوں۔

ہر چند کہ آپ پر عبدیت کا بہت بڑا غلبہ تھا۔ ناممکن تھا کہ آپ اپنے کو کسی مسلمان سے بہتر سمجھتے لیکن کستوری کی خوشبو چھپی نہیں رہ سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے اسلاف کی طرح کرامات سے بھی نوازا تھا۔ جن کا اظہار کسی نہ کسی طرح خدام سے ہو گیا ورنہ وہاں ان باتوں کا ذکر ہی نہیں تھا۔ ایک بات مشہور ہے کہ آپ کو سرور کائنات علیہ الاسلام کی زیارت خواب میں نصیب ہوئی جس کی برکت سے تمام علوم متعارفہ آپ کو مستحضر ہو گئے ایک بار کا ذکر ہے کہ آپ سفر حج پر تشریف لے جا رہے تھے آپ کے رفیق سفر حضرت مولانا اعزاز علی صاحب مرحوم بھی تھے۔ تلاشی کا وقت آیا آپ کے صندوق میں ایک خلاف قانون چیز (از قسم اسلحہ) موجود تھی۔ جب افسر صندوق کے پاس آیا حضرت مولانا اعزاز علی صاحب نے آپ کی طرف دیکھا۔ آپ نے ...

جمیعۃ علمائے اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

علماء اسلام سرگودہا کی تنظیمی سرگرمیاں

جمیعۃ علماء اسلام سرگودہا کا ایک وفد زیر قیادت
مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمیعۃ علمائے اسلام
روانہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا قاری جلیل الرحمان
میر مولانا صالح محمد صاحب ناظم جامعہ عربیہ سراج
سرگودہا مولانا عنایت اللہ صاحب مبلغ سراج العلوم
محمد شفیع صاحب شامل تھے۔

…رات کوہڈالی میں ایک جلسہ عام ہوا جس میں مندرجہ بالا
…نے تقریریں کیں عوام کو جمیعۃ کے اغراض و مقاصد
…آگاہ کیا عوام نے جمیعۃ کے ساتھ پورے پورے
تعاون کا یقین دلایا اور ممبر سازی شروع کر دی

محمد صادق ناظم دفتر جمیعۃ علمائے اسلام سرگودہا۔

…ر الاسلام جمیعۃ علمائے اسلام منڈی حاصل پور

فہرست رضاکاران

(۱) سالار محمد اشرف شاہ ولد سید ذاکر حسین شاہ صدر جمیعۃ
…اسلام منڈی حاصل پور مشہدی دواخانہ۔
(۲) ڈاکٹر محمد شریف صاحب میڈیکل سٹورز
(۳) مولوی محمد یوسف سگریٹ فروش
(۴) مولوی جمال الدین شمس الدین زمیندار اٹرن مرچنٹ
(۵) مولوی عاشق حسین نیچہ فروش۔
(۶) چوہدری میاں خان نیچہ و کاٹھی فروش۔
(۷) چوہدری محمد بخش چک ۹۱ فتح
(۸) چودھری خادم حسین ۹۷ فتح منتھال۔
(۹) مولوی محمد موسےٰ آڑھتی منڈی حاصل پور
(۱۰) شمس الدین اٹرن مرچنٹ۔
(۱۱) چودھری اختر حسین دندان ساز۔

"جمیعۃ علماء اسلام کوئٹہ کے ایک وفد کا تبلیغی دورہ"

جمیعۃ علماء کوئٹہ کے ایک تبلیغی وفد نے قلات ڈویژن کے
…جنوبی علاقہ خضدار کا دورہ کیا وفد میں مولانا (عبد الوہاب) مولانا
…عرض محمد صاحب مولانا قاضی عبد العزیز مستونگ شامل تھے
خضدار میں جمیعۃ علماء اسلام کی بنیاد قائم کی گئی۔ بعد ازاں ایک
جلسہ ہوا جس میں اعلیٰ حضرت خان صاحب والئی قلات اور
دیگر سردار صاحبان بھی موجود تھے۔ حاضرین جلسہ کو حضرت
مولانا عرض محمد صاحب اور مولانا غلام محمد صاحب مساجد

تبلیغی جلسہ

احیاء قوانین کتاب و سنت پر بصیرت افروز تقاریر ہوئیں
یہ سرداروں اور خان صاحبان کا اجتماع اس غرض کے لئے
ہوا تھا۔ کہ اگر حکمران پاکستان کتاب و سنت کے احکام کو
نافذ کرنا نہیں چاہئیے۔ جو کہ انہوں نے دس سالہ دور میں
کچھ نہیں کیا تو اب اس اسلامی ریاست قلات کو اپنے پیر پہ
کھڑا ہونے کی اجازت دیں تاکہ وہ اپنی زندگی دینی و اسلامی
روایات کے موافق با حیاء اور با عزت بنائیں اور تو یہ
کہنا بجا ہوگا۔ کہ

مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں)

اس اسلامی ریاست میں شراب کو خان صاحب نے
ممنوع قرار دیا تھا۔ لیکن اب سیشن جج کو مقرر کر کے محکمہ شرعیہ
اور محکمہ معارف کو نیست و نابود کر دیا گیا ہے۔ شراب کی دوکانیں
از سر نو کھول دی گئیں ہیں۔

"تشکیل جمیعۃ علماء اسلام علاقہ سریاب۔ کوئٹہ"

صدر :۔ جناب قبلہ حاجی میر محمد صاحب دام فیضہ دمد ظلہ
نائب صدر :۔ مولانا اللہ بخش صاحب فاضل قاسم العلوم ملتان
ناظم اعلیٰ و سالار حضرت مولانا (عبد الوہاب) مہتمم مدرسہ عربیہ فیض القرآن
نائب ناظم :۔ جناب مولانا حاجی عبد القیوم صاحب فاضل مدرسہ
فیض القرآن سریاب۔
خزانچی : "عبد الوہاب عفی عنہ ناظم جمیعۃ علماء۔ سریاب کوئٹہ"

تشکیل جمیعۃ طلباء اسلام سراج العلوم سرگودھا

زیر سرپرستی جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان
صدر۔ مولانا شبیر محمد اختر جھنگوی شریک دورہ حدیث شریف
نائب صدر :۔ مولانا صبغۃ اللہ شبرانی " " " "
ناظم اعلیٰ :۔ قاضی شمس الدین برمی " " "
نائب ناظم :۔ مولانا محمد رفیق انبالوی متعلم درجہ ثانی۔
خازن :۔ مولانا محمد نواز شاہ پوری " " " " "
قاضی شمس الدین ناظم اعلیٰ جمیعۃ طلباء اسلام سراج العلوم سرگودہا

"ملتان جمیعۃ علماء اسلام کا ہفتہ وار اجلاس"

مسجد پر نگران مدرسہ عربیہ اسلامیہ نارو فیہ میں حسب
دستور سابقہ منعقد ہوا۔ امیر حضرت مولانا خدا بخش صاحب نے
درس قرآن حکیم دیا۔ حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب ناظم اعلیٰ نے
جماعتی خبروں پر تبصرہ فرمایا اور اخبار ترجمان اسلام سے رضاکاران انصار
الاسلام کے پریڈ کا شوق پڑھ کر سنائے مولانا نے مرکزی جماعت

مضبوط کریں گے نیز لا کمیشن سے پرویز کو نکالے جانے کے
خیال پر خوشی کا اظہار کیا کیونکہ پاکستان کا قانون قرآن و سنت
کے مطابق بنایا جائے گا۔ پرویز کو لا کمیشن میں ممبر رکھنا دستور
کی اس مشن کے ساتھ بغاوت کے مترادف تھا۔ شیخ محمد یوسف
صاحب۔ ناظم اعلیٰ نے ملکی سیاسی خبروں پر تبصرہ کیا۔ اور
انتخابی جھگڑے کا ذکر کرتے ہوئے شیخ صاحب نے فرمایا
کہ جداگانہ اور مخلوط انتخاب کی بحث اسلام سے کچھ تعلق نہیں
رکھتی کیونکہ کافر کو ووٹ دینے کا حق ہی نہیں ہے۔ مرکزی
جمیعۃ کے موقف کی تحریف کی گئی اور کہا مودودی صاحب کو
بھی تسلیم کرنا پڑا کہ اصل بات تو یہ ہے کہ اسلام میں کافر ووٹ
دے سکتا ہے۔ اور قانون سازی میں دخل دے سکتا ہے
حالانکہ جماعت اسلامی قیام پاکستان سے ہی اسلامی نظام حکومت
کے لئے پروپیگنڈہ کرتی رہی ہے مگر اس اہم مسئلہ پر مودودی
صاحب کا اخباری بیان اب پہلی دفعہ اخبارات میں شائع ہوا ہے
کشمیر اور دیگر ملکی مسائل پر اظہار خیال کرتے ہوئے شیخ صاحب
نے حکومت برطانیہ کے اس اعلان پر کڑی تنقید کی جس میں پاکستان
کے سفارت خانے کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ مخصوص مفاد کی خاطر
پاکستانی علاقہ گوادر کی واپسی کا مطالبہ سلطان مسقط سے
نہیں کیا جا سکے گا۔

نادر بخش فاروقی ناظم دفتر جمیعۃ علمائے اسلام حلقہ جنوبی پنجاب

"تقریب سعید"

ناظم اعلیٰ جمیعۃ علمائے اسلام حویلی لکھا سے لکھتا
نور محمد صاحب ریاض نعمانی کی شادی خانہ آبادی حضرت
علامہ مولانا نور محمد صاحب ریاض نعمانی صدر مدرس مدرسہ
انوار العلوم کی شادی خانہ آبادی چک ۵۶/۲ عارف والا میں
مولانا محمد دین صاحب کی دختر نیک اختر سے نہایت سادہ
ایک اسلامی طریق کے مطابق ہوئی۔ برات میں امیر المبلغین حضرت
مولانا محمد امیر الدین جلال آبادی کی شمولیت خاص طور پر قابل
ذکر ہے۔

حضرت مولانا موصوف کی دو تقریریں توحید اور
بدعات پر ہوئیں۔ سامعین نے بے حد پسند کیا اراکین جمیعۃ
اس موقع پر مولانا ریاض نعمانی کو مبارکباد پیش کرتے
ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ کریم اس جوڑے کو تا دیر
سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین

دعا گو قاری علاؤ الدین سالار جمیعۃ علمائے اسلام حویلی لکھا

جمیعۃ الطلباء دار العلوم لکی مروت ضلع بنوں کا اجلاس

زیر صدارت اعلیٰ حضرت علامہ مولانا نیاز محمد صاحب مہتمم
دار العلوم لکی مروت منعقد ہوا۔ اس میں اراکین جمیعۃ علماء نے
بھی پر زور شرکت فرمائی خصوصاً اعلیٰ حضرت مولانا محمد نواز
ناظم جمیعۃ علماء اسلام لکی مروت نے اس اجلاس میں شرکت کی
علماء اور طلبہ نے مؤثر تقاریر کیں اور یہ بات پر ملا قاطع
ثابت کی کہ آج کل جمیعۃ علماء اسلام کا استحکام زیادہ سے
زیادہ ضروری ہے بغیر اس کے پاکستان کا استحکام مشکل ہے بلکہ ممکن نہیں

مراسلات

از دفتر جمعیۃ علمائے اسلام سرگودہا

مندرجہ ذیل قرار دادیں سرگودہا کی تمام مساجد میں جمعیۃ علمائے اسلام کی طرف سے پاس کرائی گئیں
(۱) مسلمانان سرگودہا کا یہ عظیم الشان اجتماع سرگودہا جیسے غلہ خیز علاقہ میں گندم کی گرانی اور کمیابی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت مغربی پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اہالیان ضلع سرگودہا کے واسطے ارزاں نرخ پر گندم مہیا کرکے ڈپو کھولنے کا انتظام کرے ۔ (۲) موضع حسو بلیل ضلع جھنگ میں بعض ناعاقبت اندیش شرپسند عناصر کے اس قبیح فعل پر کہ خلیفہ ثانی حضرت فاروق اعظم کا شبیہ بنا کر توہین آمیز مظاہرہ کیا ہے ۔ مسلمانان سرگودہا کا یہ اجتماع عظیم پرزور احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے ملت کش افراد کو سزا دیکر ملت پاکستانیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے سے بچایا جائے کیونکہ ایسی نازیبا حرکت سواد اعظم اہلسنت کو صبر کا کھلا چیلنج ہے ۔
(۳) حضرت مولانا محمد صدیق ناظم اعلیٰ جمعیۃ اسلام مستونگ ، قلات ڈویژن جن کو جرگہ کے فیصلہ کے تحت دو سال قید بامشقت صرف اس لئے دی گئی ہے کہ وہ ایسے جلوس میں شامل تھے جو مسلمانان کوئٹہ چکلہ اور سینما کے خلاف بطور احتجاج نکال رہے تھے مسلمان سرگودہا کا یہ اجتماع پرزور احتجاج کرتا ہے کہ مولانا موصوف کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے ۔

محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علمائے اسلام سرگودہا ۔

کاروائی اجلاس تنظیم اہلسنت والجماعت

ڈیرہ عظیم خان ڈاکخانہ تانٹ لائز ایجنسی پیرانی خان بعد از نماز جمعہ ایک اجلاس زیر صدارت سردار نور محمد خان صاحب بلوچ احمد زئی بمقام جامع مسجد بلوچاں در تیغ موضع کندیوالی منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا مولوی نور محمد صاحب بلوچ احمدانی نے ایک مختصر مگر جامع تقریر فرمائی ۔ اور لوگوں کو حالات حاضرہ سے آگاہ فرمایا ۔ بعد تقریر حسب ذیل قرار دادیں ۔ باتفاق رائے پاس ہوئیں ۔

قرار داد ۱ ۔ حضرت مولانا مولوی محمد صدیق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کو بلوچستان کی نام نہاد جرگہ عدالت نے دو سال قید دیکر انہیں سی کلاس جیل میں بھیج دیا ہے ۔ جو کہ سراسر ناانصافی ہے ۔ مولانا موصوف کے خلاف جرم یہ ہے کہ وہ ایک باامن جلوس کی قیادت فرما رہے تھے ۔ آج کل جب کہ ہر شخص کو تقریری و تحریری آزادی ہے ۔ لہٰذا قدم جمہوریت کے تقاضوں کے خلاف ہے ۔

یہ اجلاس عزت مآب سردار عبد الرشید وزیر اعلیٰ کی خدمت میں پرزور اپیل کرتا ہے ۔ کہ مولانا موصوف کی رہائی کا حکم صادر فرما کر جمہوریت پسندی کی مثال قائم فرمائی جائے ۔

قرار داد ۲ ۔ مسٹر نذر عباس صاحب معطل شدہ ہیڈ ماسٹر ڈی ۔ بی مڈل سکول حسو بلیل ضلع جھنگ اور اس کے رفقائے کار کو بعد از تحقیقات پوری پوری سزا ملنی چاہئیے ۔ یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع جھنگ اور جناب چیئرمین صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ جھنگ سے توقع

یقیناً بدنما دھبہ ہے ۔ اسے ہمیشہ کے لئے مانع روزگار کرکے امن پسندی کی مثال قائم فرمائیں گے کیونکہ ایسے شخص ملک کے خرمن امن کو جلا کر راکھ کر دیا کرتے ہیں ۔

صدر جلسہ ۔ سردار نور محمد خان صاحب بلوچ احمدانی ۔

"اہالیان بورے والا کی اپیل"

بورے والا ضلع ملتان

جمعہ کے روز قبل از نماز جمعہ جامع مسجد میں ایک جم غفیر کے سامنے محمد عبد الغنی جالندھری نے خلیفہ دوم حضرت امیر المومنین عمر رض کے فضائل پر ایک جامع اور مبسوط تقریر کی ۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کئے گئے ۔

(۱) مسلمانان بورے والا اور مضافات کا یہ عظیم الشان اجتماع ان ابلیس سیرت انسانوں کو انتہائی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ جنہوں نے ضلع جھنگ کے قصبہ حسو بلیل میں امیر المومنین حضرت عمر رض کی توہین کر کے مسلمانان عالم کے دلوں کو مجروح کیا اور فرزندان توحید کے جذبات کو ٹھیس لگائی ہے ۔

ہم اسلامیان پاکستان دنیا بھر کے دشمنان صحابہ رض کو آگاہ کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ تن من ۔ دھن جان و مال سب کچھ ہم قربان کر سکتے ہیں لیکن زندگی کے کسی مرحلہ میں جانثاران محبوب خدا کی توہین برداشت نہیں کر سکتے ۔

۲ ۔ نیز یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جن شرپسند عناصر نے حضرت عمر رض کی توہین کی ہے ۔ انہیں ایسی قرار واقعی سزا دے جس سے آئندہ کسی خبیث روح کو ان انسان صورت ملائکہ سیرت اور مقدس ہستیوں کی توہین کرنے کی جرأت نہ ہو ۔

۳ ۔ اگر مرکزی حکومت رسالہ مرا کی اشاعت چھ ماہ کے لئے اس وجہ سے بند کر سکتی ہے کہ اس رسالہ کے ایک مضمون میں صدر پاکستان پر نکتہ چینی کی گئی تھی تو ناطق بالصواب امیر المومنین حضرت عمر رض کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو غنڈہ گردی میں گرفتار کر کے کیفر کردار تک کیوں نہیں پہنچایا جاتا ۔

محمد عبد الغنی جالندھری بورے والا

حکام اعلیٰ کی خدمت اقدس میں التجا

اہالیان منڈی حاصل پور میں سینما نورن ٹاکیز چل رہا ہے ۔ جس کے لئے ہم کئی بار درخواستیں وغیرہ دے چکے ہیں ۔ کہ سینما کا مالک دن رات میں کئی کئی بار لاؤڈ سپیکر ۔ ٹلی ۔ ڈھول ۔ باجہ کے ساتھ منادی اور فحش ریکارڈنگ کرتا رہتا ہے ۔ جس سے ہمارے بچوں اور عوام الناس کے اخلاق پر بہت برا اثر ہے ۔ نہ تو ہم اطمینان سے نماز ادا کر سکتے ہیں اور نہ ہی رات کو چین کے ساتھ سو سکتے ہیں ۔ لہٰذا ہماری حکومت کے اعلیٰ افسران کو چاہیئے ۔ کہ مفاد عامہ کا خیال رکھتے ہوئے ۔ مالک سینما کو مناسب ہدایت کریں ۔ اگر بدستور اسی طرح علی الاعلان فحش ریکارڈنگ ہوتی رہی تو اس کی فتنہ ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی ۔

جمعیت علمائے اسلام منڈی حاصل پور ۔

دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف احتجاج

یہ امر نہایت ہی افسوسناک ہے کہ ضلع منٹگمری پر پانچ سال سے دفعہ ۱۴۴ تھوڑے تھوڑے وقفوں کے ساتھ مسلسل مسلط چلی آ رہی ہے صورت حال یہ ہے کہ اس دفعہ کے تحت ایک حکم ۱۴ اکتوبر کو اختتام پذیر

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا سالانہ جلاس

مورخہ ۱۴ ، ۱۵ ، ۱۶ مارچ ۱۹۵۸ء جمعہ ۔ ہفتہ اتوار سرپرستی اکابر جمعیۃ علمائے اسلام و مجلس ختم نبوت تنظیم اہل سنت منعقد ہونا قرار پایا ہے ۔

فاضل رشیدی جالندھری ناظم جامعہ منٹگمری

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودہا کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۵۸ء اور یکم و ۲ مارچ ۱۹۵۸ء کو حسب سابق ہوگا ۔ جس میں پاکستان کے جید علماء اور مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے

بالخصوص مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف قلات ، مولانا محمد علی صاحب جالندھری ، مولانا غلام غوث صاحب سرحدی ، مولانا حبیب اللہ صاحب جامعہ رشیدیہ منٹگمری نے شرکت کا وعدہ فرما لیا ہے ۔ فقط ۔

المعلن ناظم مہتمم مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودہا ۔

غازی خدا بخش منیجنگ ایڈیٹر

گزشتہ سے پیوستہ

امام ولی اللہ دہلوی

"اندرون کے"

افکارِ خصوصی

"قومیت اور بین الاقوامیۃ"

آج دنیا میں قومیۃ اور بین الاقوامیۃ کا شور مچ
ہے۔ یورپ اور اُس کے زیر اثر ملک تو ایک
…ا چین، انڈونیشیا، بھارت، ایران، ٹرکی،
…م، لبنان، مصر اور مراکش سب ملکوں میں قومیت
…طنیت کی پکار ہے، بلکہ شاید یہ کہنا بھی غلط نہیں
… کہ بین الاقوامی نظام اسی لئے قائم نہیں ہوتا کہ تمام
…ں اپنے الگ الگ وجود کو منوانے پر تُلی بیٹھی
… یہ سب قومیں اپنے اپنے وطن کی حفاظت کرنا
…تی ہیں۔ بعض لوگ اس جذبے کو نہایت بُری نگاہ
…دیکھتے ہیں اور اسے اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں۔
مسلم حکماء میں سے صرف امام ولی اللہ دہلوی ایک
…یں، جنہوں نے اس مسئلے پر لکھا ہے اور حق یہ ہے
…ب لکھا ہے۔ وہ قومیت کو انسانی ترقی کی ایک منزل
…دیتے ہیں۔ لیکن اُن کے نزدیک قومیت کا صرف
…تصور اچھا ہے جو بین الاقومیت کا جزو بن سکے۔ وہ
… سے آگے بڑھ کر یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ جو قوم بین الاقوامیت
…مقام پر پہنچ کر گر جائے۔ وہ اگر زندہ رہنا چاہتی ہے تو
…الاقوامیت کے تصور کو اپنے اندر قائم رکھتے ہوئے
…ت کی منزل پر اپنے قدم مضبوطی سے جمالے، ورنہ وہ
… ہو جائے گی۔ قومی اور ملی سیاست کو اس
…جمع کرنا امام ولی اللہ ہی کا حصہ ہے۔ اس کی تفصیل
…کی کتابوں میں دیکھنے کے قابل ہے۔ اس زمانے
…جب قومیت اور بین الاقوامیت کے جھگڑے چل
…ہے ہیں۔ امام ولی اللہ کی حکمت (فلاسفی) کے بغیر
…ن اطمینان کے ساتھ آگے نہیں بڑھ سکتے۔

یورپ نے اپنی سیاسی اغراض کے لئے اسلامی
…کے اتحاد کو توڑنے کی غرض سے اُن ملکوں میں قوم
…پرستی کا صور پھونکا تو ہر مسلم قوم نے اس سے اثر لیا،
…یہاں تک کہ جنگ عمومی اوّل میں عرب ترکوں سے لڑگئے
…اس طرح اتحاد اسلام ٹوٹ گیا۔ اب مغربی اقوام
… دوسری اغراض کی خاطر قوموں کو جمع کرنے کا ڈھونگ
…رچا رہی ہیں۔ کبھی وہ جمعیۃ اقوام قائم کرتی ہیں۔ کبھی
…این۔ او (U.N.O) کا ہیولیٰ کھڑا کرتی ہیں۔ اگر ہم
…امام ولی اللہ دہلوی کی حکمتہ کا مطالعہ کر کے اسلام
اور انسانیت کے تقاضوں کو صحیح طور پر نہ سمجھا

پار کر چکے ہیں۔ اب یورپ کے دوسرے فریب پر آکر بین
الاقوامیت کی ایسی دلدل میں پھنس جائیں گے، جس
میں سے نکلنے کی راہ مشکل سے ملے گی۔ اسی مصیبت
سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ یہ کہ
مُسلم نوجوان امام ولی اللہ دہلوی کی حکمتہ کا مطالعہ
کریں اور اس کی روشنی میں اپنے قومی اور بین الاقوامی
مسئلے حل کریں۔

عالمگیر اتحاد کی بنیاد

دنیا قوم پروری کی منزل سے گزر کر بین الاقوامیت
کی طرف بڑھ رہی ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد جمعیۃ اقوام
کی بنیاد پڑی لیکن وہ اپنے اندرونی تضادات کی وجہ سے
چل نہ سکی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد ادارہ اقوام متحدہ
قائم کیا گیا ہے۔ اگرچہ اس کی بھی کامیابی معلوم پھر
بھی ان کوششوں سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ تمام
سمجھ دار قومیں ایک ایسے ادارے کی ضرورت محسوس کر
رہی ہیں۔ جو قوموں کے آپس کے جھگڑے چکائے۔
یورپ نے قوموں کے اتحاد کی بنیاد امن پر رکھی
یوں تو یہ بات کہ دنیا میں امن قائم کیا جائے اور جنگ
کو ختم کر دیا جائے بہت دلاویز اور دلکش معلوم ہوتی
ہے۔ لیکن گزشتہ تیس چالیس سال کا تجربہ شاہد
ہے۔ یہ نظریہ کامیاب نہیں ہو سکا۔ اس کی وجہ یہ
ہے۔ کہ خود امن کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ کیا امن اس
بات کا نام ہے کہ بڑی قومیں چھوٹی قوموں کو کھا جائیں
اور چھوٹی قومیں ان کے چنگل سے نکلنے کی کوشش نہ
کریں؟ یہ تو غلط بات ہے۔ اس اصول پر تو امن
نہیں ہو سکتا۔ امام ولی اللہ دہلوی ایک ایسا فکر دیتے
ہیں۔ جو حقیقت میں بین الاقوامی اتحاد کی بنیاد بن سکتا
ہے۔ اس سے ہماری مراد یہ ہے۔ کہ علمی نقطۂ نگاہ سے
وحدت الوجود کو تسلیم کیا جائے اور عملی نقطۂ نگاہ سے
انسانیت کو۔

امام صاحب نے اپنے فلسفے کی بنیاد ہی اس
بات پر رکھی ہے۔ کہ تمام انسانوں کی انسانیت ایک ہی
ہے۔ وہ دین کو انسانی فطرت کا مزاج قرار دیتے ہیں
وہ اس سے بلند اٹھتے ہیں۔ تو انسانی وحدت کو
وحدت الوجود کا جزو بنا دیتے ہیں۔ اس کے بعد
وحدت الوجود کی ایسی سائنٹفک تشریح کرتے ہیں

کرنا پڑے۔
اگر ہم اپنے اندرونی قومی مسائل امام صاحب کے
فلسفے کے مطابق درست کرنے کے بعد اسی بنیاد پر بین
الاقوامی اتحاد کا کام کریں تو یقین ہے۔ کہ ہم موجودہ ادارۂ اقوام
متحدہ سے زیادہ پائدار کام کر سکیں گے۔ اور اگر ہم اسلام کو اقوام
کی برادری میں اس فکر کے ذریعہ سے پیش کریں، جو اسلام
کی بنیاد ہے، تو یقین ہے کہ ہم وہاں بڑی عزت کا مقام حاصل
کر سکیں گے۔

"شخصی آمریت"

امام صاحب کی حکمتہ میں انسان کی اجتماعی ترقی
کا راستہ یہ رہا کہ جب وہ ارتفاق ثالث یعنی
اجتماعی ترقی کی تیسری منزل میں داخل ہوا تو لوگ اپنے
اپنے پیشے میں مختص ہو گئے۔ اور ان کی جماعتیں بن گئیں
ان جماعتوں کے مابین معاملات، مبادلات، اور معاونات
ہوئے۔ جن کے سبب سے ان جماعتوں کے درمیان روابط
قائم ہو گئے۔ ان جماعتوں اور ان کے باہمی روابط کے نظام کا نام امام
صاحب کی زبان میں مدینہ یا شہر ہے۔ جس کی وہ ایک مستقل
شخصیت مانتے ہیں۔ اور شہر میں بسنے والی جماعتوں اور گھرانوں
کو اُس "شخص" کا اعضاء قرار دیتے ہیں۔ شہر کو جو ترکیبی
وحدت حاصل ہے اُسے محفوظ رکھنا اور اس سے حاصل ہونے والے
منافع کی تکمیل شہری زندگی کا لازمہ ہے۔ امام صاحب کے نزدیک
ایسا نظام جو اس شخص یعنی شہر کی صحت قائم رکھے اور اس
سے حاصل ہو سکنے والے منافع کی تکمیل کرے "امام" کہلاتا
ہے۔ یہاں وہ صاف فرماتے ہیں۔ کہ "لیس الامام عندنا
ھو الشخص الواحد الا منساق" (بدور بازغہ)
یعنی ہمارے نزدیک امام سے مراد کوئی ایک انسان نہیں ہے۔
گویا امام صاحب شخصی آمریت (Personal Dictatorship)
کے قائل نہیں ہیں۔ یہی وہ فکر ہے جس پر آج کی قومی سیاست
چل سکتی ہے۔ یہ فکر تاریخ اسلام میں آج تک کسی مسلمان فلسفی
نے ظاہر نہیں کیا۔

"جمہوریت افکار امام ولی اللہ"

یہ بیان کرنے کے بعد کہ امام کی صفات کیا ہونی چاہئیں،
امام ولی اللہ دہلوی بالصراحت لکھتے ہیں۔ کہ کسی شخص میں ان تمام
صفات کا پایا جانا نادر و کمیاب ہے جو بات ممکن ہے۔ وہ یہ ہے
کہ کسی ایک شخص میں ایک صفت پائی جائے اور کسی میں
دوسری اس طرح ان کے الفاظ میں "اتباع اجتماع عقلاء
القوم و مُشوریھم" پیدا کر لیا جائے وہ معاشرے
کی حکومت چلائے یہ اجتماع جمہوریت کے سوا اور کیا شکل
اختیار کر سکتا ہے۔

یورپ کی پیدا کردہ جمہوریت غیر علمی مادہ پرستی
کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم اپنی جمہوریت کو امام ولی اللہ کے
فلسفہ عدلیہ کے مطابق قرآن حکیم کے تابع بنا لیں تو
ہم تباہی سے بچ سکتے ہیں۔ ورنہ ہمارا وہی حشر ہوگا
جو ٹرکی، اور عربی ممالک کا ہو چکا ہے۔

اداریہ

...یہ : —

حضرت مولانا اعزاز علی صاحب حیران
گئے — جب افسر کے جانے کے
صندوق کو دیکھا تو وہ چیز اسی طرح
جگہ دھری ہوئی تھی — اس طرح کی
کرامتوں کے سوا سب سے بڑی
حضرت کی استقامت تھی — کہ
شریعت کی تمام حدود کو قائم رکھتے ہوئے
— آپ کی بزرگانہ مصروفیتوں نے
کو جہاد آزادی سے نہ روکا اور نہ
آزادی آپ کو شدھی وغیرہ کے
جدوجہد سے روک سکی — نہ آپ نے دین کی
خدمات کو نظر انداز کیا نہ عملی طور پر
ادنیٰ سے ادنیٰ سنت کو کبھی ترک کیا — جماعتی
تعصب کی وجہ سے آپ نے کبھی اسلام کے اعلیٰ
مفاد سے پہلو تہی نہیں کی اور نہ اپنے مخالفین
کی زیادتیوں کا کبھی انتقام لیا —

تَفَرَّقَ الْأَنَامَ وَأَنْتَ مِنْهُمْ + فَإِنَّ
الْمِسْكَ بَعْضُ دَمِ الْغَزَالِ — اللہ تعالیٰ ہم
سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے

اس موقعہ پر ہم دار العلوم دیوبند کے مہتمم
حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ —
مدرسین و طلبہ اور حضرت مولانا مرحوم کے
تمام خلفاء متوسلین اور اولاد سے اظہار
ہمدردی اور ان کے لئے دعائے صبر
کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی
دعا کرتے ہیں کہ وہ ان تمام کو توفیق عطا
فرمائے کہ ہر ایک مولانا مدنی کے نمونہ پر
اپنے آپ کو تیار کرے اور دار العلوم
دیوبند کو ماضی کی طرح مستقبل میں بھی
اچھے سرپرست اور بلند پایہ مربی نصیب ہوں
خاص کر حضرت مہتمم مولانا قاری طیب صاحب
کے لئے دلی دعا ہے — کہ ان کو صبر عطا ہو اور ایسی
استقامت دوراندیشی اور غیبی امداد جیسے حضرت
مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قدس سرہٗ
کو علامہ دہر حافظ حدیث مولانا انور شاہ صاحب
کی جدائی کے وقت نصیب ہوئی تھی — ایم

خزاں کی دیکھ کر آمد کہا رو رو کے بلبل نے
چمن میں خانہ ویرانی کے سامان تیار ہو چکے ہیں

بقیہ: مراسلات

ہماری رائے میں اس دفعہ کا یہ استعمال صریحاً
غلط ہے — ہم اسے عوام کے محبوب شہری حقوق پر ناجائز
پابندی تصور کرتے ہیں جو جمہوریت کے منشا کے خلاف
اور اس کی بنیادوں پر ضرب کاری کی حیثیت رکھتی ہے
مزید قابل مذمت بات یہ ہے — کہ ضلعی حکام مختلف جماعتوں
کو جلسوں کے انعقاد اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت
دینے میں امتیاز روا رکھتے ہیں — جس سے بالکل عیاں
ہے — کہ ان کی نظر میں پبلک مفاد کی بجائے سیاسی
مقاصد زیادہ اہمیت رکھتے ہیں — اس لئے غیر
قانونی اور غیر منصفانہ رویے کے خلاف شدید احتجاج
کرتے ہیں —

ان حالات میں ہم ضلع کی تمام جماعتوں اور با اثر
حضرات سے پرزور اپیل کرتے ہیں — کہ وہ عوام کی شہری
آزادیوں پر اس حملہ کا سدباب کریں اور اپنی تمام
طاقتوں کو پُرامن طریقوں سے حرکت میں لاتے ہوئے
اس کی مکمل روک تھام کریں —

ضیاء الدین مولانا ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری
عنایت اللہ شیخ صدر سٹی مسلم لیگ اوکاڑہ —
عبد الرحمان چوہدری امیر جماعت اسلامی اوکاڑہ
سراج الدین منیر غازی امیر تحریک الاسلام والمجاہدین پاکستان
معین الدین لکھوی صدر جمعیۃ اہل حدیث ضلع منٹگمری
محمد افضل ملک کنوینر نیشنل عوامی پارٹی اوکاڑہ
عبد السلام جنرل سیکرٹری ٹیکسٹائل ورکرز یونین اوکاڑہ
ذاکر حسین سعید وائس پریذیڈنٹ انجمن صحافیاں اوکاڑہ
ضلع منٹگمری —
فضل حق شیخ صدر اہل سنت والجماعت اوکاڑہ
عبد الغفور خاں صدر ٹریڈرز ایسوسی ایشن غلہ منڈی اوکاڑہ
محمد ابراہیم میاں صدر کلاتھ ایسوسی ایشن اوکاڑہ
غلام نبی چوہدری صدر انجمن تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ
عبد الحمید ملک صدر کریانہ ایسوسی ایشن اوکاڑہ
قدرت علی راؤ سیکرٹری انجمن راجپوتاں اوکاڑہ و
کنوینر لیبر ویلفیئر کمیٹی ضلع منٹگمری
محمد اسماعیل صوفی صدر انجمن پاپوش سازاں اوکاڑہ

آفتاب شریعت حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر
مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد
کے قلبی تأثرات

حضرت شیخ الاسلام مرشدنا مولانا سید حسین احمد صاحب
مدنی قدس سرہٗ العزیز کی ذات بابرکت تمام اسلامی دنیا کے
لئے رحمت و سعادت تھی — حق تعالیٰ نے آپ کو علم و عمل اور
بہترین اخلاق کے وہ اعلیٰ جوہر عطا فرمائے تھے جو صدیوں
بعد کسی انسان کو عطا ہوتے ہیں — انہوں نے دربار حبیب میں

درس دیئے جس نے اپنے استاذ شیخ الہند کے ساتھ
مالٹا میں اسارت کے دن گزارے — جو دنیائے اسلام
کی اسلامی یونیورسٹی دار العلوم دیوبند کے ۳۵ سال صدر
الاساتذہ اور شیخ الحدیث رہے اور جو نصف صدی سے
علم و ارشاد کی مسند رفیع پر متمکن تھے اور لاکھوں تشنگان
دین کو برکات سے نوازا اور اصلاح باطنی اور ظاہری کے لئے
کروڑوں انسانوں نے آپ کا دامن تھاما اور فیوض و
برکات سے بہرہ مند ہوئے —

اور اعلاء کلمۃ اللہ کے سلسلہ میں انگریزی
شہنشاہیت سے ٹکر لی — اور کئی بار جیل جا کر سنت
یوسفی ہو کر پورا کیا آج اس ذات ستودہ صفات کا سایہ
ہمارے سروں سے اٹھ گیا — انا للہ وانا الیہ راجعون

خود مجھ جیسے ادنیٰ طالب علم اور نالائق کے
ساتھ حضرت کی جو خصوصی نوازشات اور شفقتیں تھیں
آج میں اس سے محروم ہو گیا دیوبند سے فراغت کے
بعد یہ سعادت مجھے بار بار نصیب ہوئی کہ حضرت کی
قدم بوسی کے لئے حاضر ہوتا تھا جمعیۃ علماء ہند کے مجلس
عاملہ کے جلسوں میں شرکت کے لئے دیوبند ہوتے ہوئے
اکٹھا حضرت کے ساتھ جاتا تھا —

حضرت کی خصوصی ہدایتیں اور نصیحتیں اور راہنمائی میری
جماعتی زندگی میں میری مشعل راہ تھیں مجھے سید صاحب کے
نام سے پکارتے تھے نینی جیل الٰہ آباد سے خصوصی خطوط
بھیجتے رہے —

آخری زیارت جون ۱۹۴۷ء میں جمعیۃ علماء ہند
اجلاس منعقدہ لکھنؤ میں ہوئی تقسیم کے بعد تین خطوط
سنٹرل جیل ہری پور اللہ رب العالمین پر مکمل اعتماد
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہونے
کے لئے بھیج دئے تھے —

اب تک دست مبارک سے خطوط بھیجتے تھے
سرزمین سرحد میں میں وہ خوش قسمت انسان تھا — کہ
حضرت کے خصوصی دست مبارک کے خطوط سے مشرف
ہوتا تھا — ایک خط جس میں عزیز سید جمیل الرحمٰن کے لئے
تعویذ اور دعا اور مولانا عزیز گل صاحب مولانا فتح گل
صاحب عبد الحق صاحب اکوڑہ خٹک مولانا عبد الرؤف صاحب
شیخ الحدیث اتمانزئی — مولانا محمد ایوب بنوری مہتمم دار العلوم
سرحد کے لئے ذکر سلام تھا ارسال کیا تھا — اور آخری
خط ۷ ربیع الثانی کو لکھا — آج میں ان شفقتوں سے
محروم ہو گیا یقیناً اس رنج و حزن کی حد نہیں جو ہم
محسوس کرتے ہیں دل کو یقین نہیں آتا کہ شیخ العرب والعجم
دنیا سے رخصت ہو گئے —

اور ہم کو یتیم چھوڑا بقول حضرت مولانا حفظ الرحمٰن
صاحب کسی انسان کی موت سے اس کے بچے یتیم اور عزیز
غمزدہ ہوتے ہیں مگر آج وہ عظیم شخصیت ہم سے جدا ہو گئی
کہ کوئی گھرانہ کنبہ کوئی خاندان نہیں بلکہ پورا عالم اسلام
یتیم ہو گیا — اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کو اپنی رحمتوں اور بخشش
سے ابدی فردوس میں اعلیٰ ترین مراتب نصیب فرمائے

متفرق خبریں

ملک نون کو وزارت بنانے کی دعوت

کراچی کی خبر ہے صدر مرزا اسکندر نے ملک فیروز خاں نون کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دی ہے۔ اور اس طرح ملک کا آئینی تعطل دور ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے مسٹر چندریگر نے جداگانہ طریق انتخاب کی بنیاد پر قومی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کی حمایت حاصل کرنے میں اپنی ناکامی سے صدر کو مطلع کر دیا تھا۔ ملک نون نے صدر کی دعوت منظور کر لی ہے۔ مسلم لیگ کے پندرہ کرشک سرمک پارٹی کے چار اور نظام اسلام کے تین ارکان کے سوا ایوان کے باقی تمام گروہوں کا ایک اجلاس ہوا جس میں وزارت سازی کے متعلق بات چیت کی گئی تقریباً ۱۲ گھنٹے کی یہ اعصابی جنگ ختم ہو گئی جس میں جداگانہ اور مخلوط طریق انتخاب کے حامیوں کے درمیان رسہ کشی ہو رہی تھی۔ جو بالکل غیر اسلامی مسئلہ پر تھی یعنی انتخاب مخلوط ہو یا جداگانہ دونو سے غیر مسلم کو اقتدار ملتا ہے جو ناجائز ہے۔

انڈونیشیا میں تمام ولندیزی املاک پر سرکاری قبضہ

حکومت انڈونیشیا نے اعلان کیا ہے اب حکومت نے ولندیزی املاک اپنی نگرانی میں لے لی ہیں۔ اور تمام ملازمین کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ کسی رکاوٹ کے بغیر سرکاری احکام کی تعمیل کریں۔

نیوگنی کو آزاد کرانے کے لئے رضاکار دستے کی ترتیب

ریڈیو پاکستان کی اطلاع ہے۔ کہ انڈونیشیا کے تمام فوجیوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ اور انہیں حکم دیا ہے کہ فوراً اپنی چوکیوں پر حاضر ہو جائیں یہ احکام انڈونیشیا کی موجودہ صورتِ حالات کے باعث صادر کئے گئے ہیں۔ مزید اطلاع ملی ہے۔ کہ جکارتہ میں ایک ہزار نوجوانوں کا ایک رضاکار دستہ تیار کیا گیا ہے جس کا مقصد مغربی نیوگنی سے ولندیزیوں کو نکالنا ہوگا۔

برطانیہ عیّار کی ایک اور سازش ناکام بنا دی گئی

قاہرہ ریڈیو نے کل امام عمان کے حوالے سے نشر کی ہے۔ کہ امام عمان غالب بن علی کو قتل کرانے کی سازش ناکام ہو کر رہ گئی ہے۔ جن تیس افراد کو اس کام پر مقرر کیا گیا تھا۔ اس وقت عمان کے حریت پسند برطانوی فوجوں کے اگلے مورچوں پر شدت سے حملے کر رہے ہیں۔ جس سے برطانوی فوج کا کافی نقصان ہوا ہے۔

یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خونریز ہے ساقی

کل رات سرکاری پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ عیدگاہ میں دیوبندی اور بریلوی خیالات کے مولویوں کے درمیان مذہبی بحث پر تصادم ہو گیا۔ فریقین کی تعداد آٹھ سو کے لگ بھگ تھی۔ دونوں طرف سے سنگباری میں ۱۲ افراد مجروح ہوئے صورت حال پر قابو پا لیا گیا ہے۔ چند افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ اب صورت حال معمول پر ہے۔

ضلع ڈیرہ غازی خاں میں خوفناک قحط

ڈیرہ غازی خاں اور اس کے ملحقہ علاقوں کے وفد کے رہنما اخوند عبدالکریم نے لاہور میں ایک پریس کانفرنس میں یہ انکشاف کیا ہے۔ کہ ڈیرہ غازی خاں اور اس کے ملحقہ علاقوں میں غلہ کی شدید گرانی کے سبب انتہائی خوفناک قحط کی سی کیفیت طاری ہو گئی ہے۔ مسلسل فاقوں کی وجہ سے کئی افراد لقمۂ اجل ہو چکے ہیں۔ فاقوں سے تنگ آکر لوگ اپنے بچے فروخت کر رہے ہیں۔ اگر بروقت امداد نہ کی گئی تو ہزاروں لوگ شدید بھوک سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دم توڑ دیں گے۔ خداوند تعالےٰ عیاش لوگوں کو ہدایت دے کہ عیاشی سے باز آئیں اور بھوکوں کی مدد کریں

زلزلے میں تین سو افراد ہلاک

تہران سے پہنچنے والی غیر مصدقہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مغربی ایران میں زلزلہ آجانے سے تین سو افراد ہلاک اور ۵ سو زخمی ہو گئے یا زخمی ہونے والوں کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہو سکی البتہ اطلاعات میں کہا گیا ہے۔ کہ متعدد افراد برف باری کے اس موسم میں بے گھر ہو گئے ہیں۔ کرمانشاہ کے دیہات ساحنہ اور پاسنگ میں زلزلے سے زیادہ تباہی ہوئی ہے اور وہاں کے لوگ ملبے کے ڈھیروں سے مردے نکالنے میں مصروف ہیں۔ آج یونان میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔

سانحہ حسو بلبل کے مجرموں کے خلاف مقدمہ چلانے کا مطالبہ

لاہور ۱۳ دسمبر آج یہاں مولانا احمد علی صدر مرکزی جمعیۃ علمائے اسلام۔ مولانا داؤد غزنوی صدر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث مغربی پاکستان۔ مولانا ابوالحسنات قادری صدر مرکزی جمعیۃ علماء پاکستان مولانا ابوالاعلیٰ مودودی امیر جماعت اسلامی اور مولانا عبدالستار نیازی نے سانحہ حسو بلبل کے بارے میں ایک مشترکہ بیان میں انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسلام کی خاطر اپنے بنیادی فرائض سے غفلت نہ برتے انصاف کا تقاضا ہے۔ کہ جن لوگوں نے جرم کیا ہے ان کو خواہ کیسے ہی با اثر ہوں ان کو کیفر کردار کو پہنچایا جائے۔ ان علماء نے ہزارہ کے اس وفد کے مطالبات کی پرزور حمایت کی جو کل لاہور آیا ہوا ہے۔

عالم اسلام

شام

اخبار "خلافت" بمبئی اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ امریکی طیارے شام کی سرحدات پر پرواز کرتے ہیں۔ شام گورنمنٹ کے مسلسل احتجاج کے باوجود ابھی تک امریکہ کے طرز عمل میں تبدیلی نہیں آئی۔ اسے کہتے ہیں چوری اور سینہ زوری۔ سچ ہے کہ آج کمزور ہونا ہی سب سے بڑا جرم ہے۔

سعودی عرب

اُدھر سعودی عرب نے صدر سلامتی کونسل اور سکرٹری جنرل اقوام متحدہ کے نام خط لکھا ہے۔ کہ یہودی سعودی عرب کے علاقہ میں مداخلت کر رہے ہیں۔ سعودی عرب کے نمائندے شیخ عبداللہ نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ کہ ۱۹ر جون کو دو اسرائیلی تارپیڈو کشتیاں سعودی عرب کے سمندروں میں گھس آئیں۔ ۲۰ر جون کو اسرائیلی بحری دستوں نے بھی اس علاقہ میں مداخلت کی۔

۲۲-۲۳ر جون کو اسرائیلی فوجی طیاروں نے سعودی عرب کی فضا میں کم بلندی پر پرواز کی۔ یہ تمام باتیں سلامتی کونسل کے ارکان کے علم میں لائی گئیں۔ سعودی عرب نے سخت احتجاج کیا ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

خلیج عقبہ

خلیج عقبہ سعودی عرب کا پہلا سمندری دفاعی مقام ہے۔ مصر پر برطانیہ وغیرہ کے حملہ سے قبل یہاں کے دونوں کناروں پر مصر اور سعودی عرب کی طاقت موجود رہتی تھی۔ اب یہاں خلیج عقبہ میں یہودیوں کے بحری جنگی جہاز کھڑے ہیں۔

ارض حجاز

سعودی عرب کے شاہ سعود نے حج کے موقعہ پر اسرائیل اور اس کے حامی ممالک کو متنبہ کیا ہے۔ کہ ہم اس خطرہ کو ہرگز برداشت نہ کریں گے اور قبل از جنگ کی حالت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔ چاہے اس میں ہمیں جانیں ہی دینی پڑیں۔ سلطان نے کہا یہودیوں کی یہ حرکت تمام مقامات مقدسہ کے لئے خطرناک ہے انہوں نے تمام اسلامی ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ اس خطرہ کو دور کرنے میں انکی امداد کریں۔

بیروت

ادھر لبنان کے دارالحکومت بیروت سے یہ پروپیگنڈہ ہو رہا ہے۔ کہ مصر اور شام والوں کے اختلافات سعودی عرب سے تیز تر ہوتے جا رہے ہیں۔ ہر دو ممالک سعودی عرب پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ اس نے عرب اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پروپیگنڈے میں دشمنان اسلام کا ہاتھ ہے۔

مصر

حالات کا رخ بدل رہا ہے۔ قاہرہ مصر ۵ر جولائی کی اطلاع ہے کہ صدر ناصر نے مسلح افواج کے سپہ سالار جنرل عبدالحکیم عمر کو بذریعہ ہوائی جہاز سعودی عرب بھیجا ہے۔ اس سے ایک ہفتہ قبل شاہ ناصر نے ایک ذاتی پیغام شاہ سعود کے پاس روانہ کیا تھا۔

جس سے چند گھنٹے پہلے عرب لیگ کے سکرٹری جنرل عبدالخالق حسنی سعودی عرب کے ...

میں شام برابر کا شریک ہے۔ دونوں ممالک کی خواہش ہے۔ کہ سعودی عرب کے ساتھ تعلقات پہلے کی طرح استوار ہو جائیں۔ جنرل عمر مذکور سعودی عرب کو اچانک ہی روانہ ہوئے اور عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے واپس آ کر اعلان کیا۔ کہ عرب اتحاد کو کوئی خطرہ نہیں ہے اور یہ کہ مجھے شاہ سعود کی کوششوں پر زیادہ اعتماد ہے۔

بہرحال جنرل عمر کی ریاض کو اچانک روانگی معنیٰ خیز ہے۔ خدا کرے کہ عرب ممالک کے اتحاد کو دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے جو دھکا لگا ہے۔ اس کی تلافی ہو جائے۔ حالات نے فریقین کو اچھا خاصا سبق دے دیا ہے۔

مصر میں روسی آبدوز کشتیاں

قاہرہ ۱۹ر جون۔ مشرق وسطیٰ کی نیم سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ مصر نے اپنے بحری بیڑے کے لئے تین آبدوز کشتیاں سوویٹ یونین سے خریدی ہیں۔ یہ آبدوز کشتیاں مصر کے سمندر میں اتر چکی ہیں۔ یروشلم کی اسرائیلی اطلاع یہ ہے۔ کہ یہودیوں کو اس خبر سے سخت تشویش لاحق ہو گئی ہے۔ اور وہ مصر کے اس اقدام کو اس علاقہ کے امن کے لئے خطرناک قرار دیتے ہیں۔ اور ان کا کہنا ہے کہ مصر کے پاس اس کی کوئی معقول دفاعی وجہ موجود نہیں۔

جب یہودیوں کے جہاز عربوں کے سمندر میں ڈیرے ڈال دیں۔ تو یہ معقول ہے اور جب ان کے ہوائی جہاز دوسروں کے گھروں پر اڑان کریں یہ بالکل معقول ہے۔ لیکن جب مصر کے بحریہ میں تین آبدوزوں کا اضافہ ہو جائے تو سب کی ماں مرنے لگے، سب کو پسو پڑ جائیں۔

ایک دل خوش کن تجویز

اخبار خلافت بمبئی رقم طراز ہے۔ کہ آج کل خلافت کی تحریک شروع ہو چکی ہے۔ ایک وقت تھا۔ کہ تمام عالم اسلام ایک خلیفۃ المسلمین کے زیر فرمان تھا۔ اس وقت ان کی طاقت مجتمع تھی۔ دنیا کی کوئی طاقت آنکھ اٹھا کر ان کو نہ دیکھ سکتی تھی۔ پھر ایک وقت آیا۔ کہ دنیا میں سینکڑوں مسلمان حکومتیں الگ بن گئیں ہی اتحاد قائم رہا۔ شیرازہ بکھر گیا۔ لیکن ترکوں کی برائے نام خلافت کا بھی اتنا اثر ضرور تھا۔ کہ ہر وقت تمام دول اسلام کے ایک ہونے کے امکانات تھے۔ خلافت کا رعب تھا۔ مصطفےٰ کمال پاشا کی دینی بے باکی اور غیر اسلامی تربیت نے جب خلافت کو ختم کر کے ترکی میں جمہوری حکومت قائم کر کے اعلان کیا۔ کہ ترکی ترک کے لئے اور ترک ترکی کے لئے۔ اس وقت سے یہ برائے نام شیرازہ بندی بھی ختم ہو گئی۔ اس وقت سے اب تک دنیا کے مسلم مفکرین احیائے خلافت کے لئے سوچتے رہے لیکن خلافت کے لئے بہترین اہل موجود نہ ہونے کی وجہ سے یہ مسئلہ ملتوی رہا۔ کیونکہ خلافت کے لئے ایک طاقت ور۔ ذی علم۔ با اثر، خود مختار اور نیک و خوش سیرت ہستی کی ضرورت تھی۔ جو حرمین شریفین کی بھی خادم ہو، ایسی ہستی مفقود تھی۔ خدا خدا کر کے موجودہ دور ...

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا چودہ نکاتی

انتخابی منشور

پاس کردہ اجلاس مجلس عاملہ منعقدہ ۲۹ر جون ۱۹۵۸ء ملتان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اما بعد : پاکستان بننے کے بعد ملک کا برسر اقتدار طبقہ مسلسل ۱۰ سال تک ملک و
ت کے مفاد کو بُری طرح پامال کرتا رہا اور استحکام وطن کے بنیادی ذرائع اور نفاذ احکام اسلام سے
سرد مہری برتتا رہا - شہری آزادی کے اعلانات کی مٹی پلید کی گئی - شخصی حقوق اور جمہوری اقدار کو تباہ
کیا گیا - کالے قوانین کے ذریعہ حق و صداقت کی ہر آواز کو دبایا گیا - یہی نہیں کہ مرکزی یا صوبائی اسمبلیوں
نے حق کی حمایت میں جرأت مندانہ اقدام نہیں کیا . بلکہ بیشتر ممبران اسمبلی وارکان کابینہ نے ملک کی رائے عامہ
کو پائے استحقار سے ٹھکرانے اور جمہوری جذبات و احساسات کے خلاف اقدام کرنے میں ذرا جھجک نہیں محسوس
کی - لاہور کا گذشتہ خونی ڈرامہ اس کی ایک ادنیٰ مثال ہے ۔

باوجود اس کے کہ ہمارے ملک میں پیداوار کی کثرت اور غذائی مواد کی نمایاں فراوانی تھی لیکن بعض خود
رض اور نافرض شناس ارباب اقتدار کی ناعاقبت اندیشی سے اب عوام پاکستان کی یہ حالت ہو گئی ہے . کہ
وہ ضروریات زندگی کے لئے ترس رہے ہیں اور ایک طویل عرصہ سے مبتلا قحط ہیں - ان داخلی مشکلات کے
عرصہ دس سال سے پاکستانی خارجہ پالیسی نے ملک کے انتشار میں ناقابل برداشت اضافہ کیا ہے جو
رف اسلامی طریقہ کار پر متفق ہونے سے رفع ہو سکتا ہے - ان تمام وجوہات کی بنا پر مرکزی
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے بہ حیثیت جماعت اس بات کا فیصلہ کیا ہے - کہ وہ انتخابات میں
حصہ لے کر صحیح دیانت دار مدبر فرض شناس اور پر خلوص ممبران منتخب کرنے میں قوم کی امداد کرے،
کہ قوم موجودہ ناقابل برداشت مشکلات سے نجات پا سکے - چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے
وم کی آگاہی اور صحیح رہنمائی کیلئے مندرجہ ذیل انتخابی منشور مرتب کر کے قوم کے سامنے پیش کیا ہے :-

جمعیۃ کا انتخابی منشور

۱ - پاکستان میں عادلانہ اسلامی نظام کا قیام

پاکستان میں اسلامی عادلانہ نظام کو قائم کرنا - جس
ے باشندگان پاکستان ایک طرف انسانیت کش سرمایہ داری
ر دوسری طرف الحاد آفریں اشتراکیت کے مضر اثرات
ے محفوظ رہ کر فطری معاشرتی نظام کی برکتوں سے مستفید
ہو سکیں -

۲ - دستور پاکستان

موجودہ پاس شدہ ملکی دستور کو صحیح معنوں میں اسلامی دستور
بنانا اور اس سے مخالف اسلام اصول و دفعات کو خارج کر کے
قوانین اسلام کے مطابق بنانا - مثلاً ہر غیر مسلم و مرتد کو
تمام کلیدی اسامیوں حتیٰ کہ وزارت عظمیٰ تک کے لئے فائز
ہونے کا حق دینا -
علاوہ عدلیہ میں سب جج سے لے کر چیف جج تک اہم
ذمہ دار عہدوں پر ہر غیر مسلم اور مرتد کو فائز ہونے کا حق
تسلیم کرنا - ہر پاکستانی کو کافر و مرتد بننے اور بنانے کی اجازت
دینا وغیرہ وغیرہ غیر اسلامی دفعات کو بدلنا -

۳ - پاکستان کی خارجہ پالیسی

(الف) پاکستان کی خارجہ پالیسی کو مکمل طور پر آزاد رکھنا
(ب) مسلم ممالک کے ساتھ اسلامی دوستانہ تعلقات کو مستحکم بنانا
(ج) غیر مسلم ممالک [illegible]
آزادانہ خارجہ پالیسی قطعاً متاثر نہ ہو -
(د) دنیا کے دو متحارب بلاکوں کی جنگ سے پاکستان کو علیحدہ
رکھنا اور ملکی دفاع استحکام اور سالمیت کے لئے زیادہ سے
زیادہ ملک کو تیار کرنا -

۴ - عدالت

(الف) ملک میں اسلام کا عادلانہ نظام قائم کرنا
(ب) عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ رکھنا
(ج) انصاف بلا معاوضہ کو عمل میں لانا اور کورٹ فیس کو ختم کرنا
(د) کم سے کم وقت میں مقدمات کا تصفیہ کرنا
(ر) انصاف کی راہ کی تمام رکاوٹوں (مثلاً رشوت ستانی، سفارش وغیرہ) کو دور کرنا

۵ - تعلیم

(الف) ایسا نصاب تعلیم مرتب کرنا - جو کہ ہماری دینی و دنیوی
ضروریات کا کفیل ہو - اور قوم میں غلامانہ ذہنیت
کے بجائے خود داری کا جوہر پیدا کرے -
(ب) تعلیم مفت اور عام کرنا -
(ج) طلباء کی صلاحیتوں کے مطابق بلا تخصیص ان کے لئے ترقی
کے مواقع مہیا کرنا -
(د) طلباء کی اخلاقی تربیت اور ان میں صحیح اسلامی روح پیدا
کرنے کا خاص اہتمام کرنا
(ر) ابتدائی و ثانوی تعلیم ہر علاقہ کے عوام کی پسندیدہ زبان
[illegible]
عدالتوں کمیٹیوں وغیرہ سے ختم کرنا اور اس کی جگہ پاکستان کی قو
زبان کو نافذ کرنا .
(ش) علوم مشرقی کی ترویج

۶ - صحت

(الف) ملک کے مختلف حصوں میں وسیع پیمانہ پر شفا خانے قا
کرنا جہاں دواؤں کی فراہمی کا مکمل انتظام ہو -
(ب) دیسی یونانی طریق علاج کی ہمت افزائی کرنا .

۷ - قیام امن

(الف) قیام امن و حفظ جان و مال و آبرو کے لئے ایسی تدابیر کو
عمل میں لانا جن سے ملک کا ہر باشندہ باطمینان زند
بسر کر سکے .

۸ - معاشیات

(الف) ایسی تدابیر کو عمل میں لانا جن سے ہر پاکستانی اپنی ضروریات
حیات کو کم سے کم قیمت پر خرید سکے - نیز ہر شخص کیلئے
اکتساب رزق کے مواقع فراہم کرنا
(ب) ملک میں جہاں کہیں کسان اور مزارع پر خلاف انسانیت
مظالم ہو رہے ہوں - ان کا مکمل سدباب کرنا اور مالک و
مزارع مزدور و کارخانہ دار کے نزاعات کو شرعی روشنی میں
ختم کرنا - نیز برطانوی عہد کی جاگیرداری کا خاتمہ -
(ج) تمام بے جا سرکاری مصارف کو ختم کرنا اور آمدنی کا زیادہ
سے زیادہ حصہ ملک کے غرباء پر صرف کرنا
(د) ملک کے وسائل معاش (زراعت، صنعت و حرفت، تجارت)
کو ترقی دینا -
(ر) پسماندہ آبادی کے علاقوں کی طرف خصوصی توجہ مبذول کرنا
(س) شرعی احکام کے مطابق ان لوگوں کی ضروریات زندگی
کو سرکاری خزانہ سے مفت مہیا کرنا جو اکتساب رزق
پر قادر نہ ہوں -
(ش) محنت پیشہ طبقہ کے حقوق کا تحفظ کرنا
(ص) ملازموں کی تنخواہوں میں ایسا صحیح تناسب قائم کرنا
جس سے تیسرے درجہ کے ملازمین کی تنخواہ ان کی ضروریات
زندگی کی کفیل ہو سکے -

۹ - معاشرت

(الف) ملک میں بے حیائی - عریانی، فحاشی رقص و سرود اور
فحش لٹریچر - شراب نوشی اور زناکاری وغیرہ تمام مخرب
اخلاق امور کو خلاف قانون قرار دینا -
اور ملک کے نوجوانوں میں مردانہ صفات، بہادرانہ
جذبات اور اعلیٰ اسلامی اخلاق پیدا کرنے کے لئے تمام
تدابیر کو عمل میں لانا
(ب) مسکرات کے تمام اقسام کے استعمال کو جرم قرار دینا
(ج) قمار بازی اور سود کی تمام صورتوں کو جرم قرار دینا

۱۰ - مواصلات

سلسلۂ مواصلات مثلاً ریلوے - بسوں - ڈاک ٹیلیفون
تار میں تمام موجودہ مشکلات اور تکالیف کو حل کرنا

۱۱ - زبان

صوبائی و نسلی تعصب کو ختم کرنا اور علاقائی حقوق کا تحفظ
[illegible]

سہ روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱ نمبر ۶ و ۷

مُدیر اعلیٰ غلام غوث ہزاروی

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ

علمائے دین

گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر زخمہائے سینہ را

غلامی کا برا ہو جب اس کے جراثیم کا استیلا ہوتا ہے تو دل و دماغ بھی ماؤف ہو جاتے ہیں۔ غلام قوم پر اگر اس کے جذبات شرافت فنا ہو جائیں ایک ایسا وقت آجاتا ہے۔ کہ اس کو اپنی قومی اور مذہبی خصوصیات میں کیڑے نظر آنے لگتے ہیں۔ لباس معاشرت تمدن میں وہ حاکم قوم کی نقالی میں فخر محسوس کرتی ہے۔ کسی مسلمان قوم کے ادبار کی آخری سرحد یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کے دل سے اپنے مذہبی عقائد اور احکام و روایات کی اہمیت نکل جائے۔ انگریز قوم کی ساحری نے ہمارے ملک میں ایسے ہی منحوس اثرات چھوڑ رکھے ہیں۔ یہاں انگریز نے ایسے غیر مرئی طریقہ سے اپنا جال پھیلایا کہ قوم کی قوم بدل گئی اور اسے پتہ بھی نہیں لگا۔ انگریز کو حق تھا۔ کہ وہ علماء کرام سے انتقام لینے اور صحیح اسلامی روایات کو مٹانے کی خاطر طبقۂ علماء کو بدنام و ذلیل کرے۔ لیکن ان مسلم نما افراد سے بڑھ کر ذلیل کون ہو سکتا ہے۔ جو دشمن کا آلۂ کار بن کر اس کے اغراض مشئومہ کی تکمیل کی خاطر اپنے مذہب اور مذہبی رہنماؤں کے خلاف سامان تضحیک بنتے ہیں۔

پاکستان سے بظاہر انگریز کے چلے جانے کے باوجود بھی اس کے ایجنٹ دینی تخریب اور تنقیص علماء کرام کے ابلیسی فریضہ کو انجام دینے میں مصروف ہیں۔ جب فرنگی تاجر تازہ تازہ آیا اور ملک میں اس کا کوئی خاص اثر و رسوخ نہ تھا۔ اس کی روباہ بازیوں اور شاطرانہ چالوں نے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ تو یہ کوئی مستبعد امر نہیں ہے۔ کہ پورے تجربہ اور کافی رسوخ کی موجودگی میں اس کے ایجنٹ اپنا کام کامیابی سے جاری رکھے ہوں۔

آج مرزائی قادیانی لاہوری منکرین حدیث الحاد پسند اور تمام تخریبی عناصر اپنا سارا زور علماء کے خلاف صرف کر رہے ہیں۔ اقتدار پرست افراد بھی اپنی من مانی کاروائیاں کرنے کی آزادی کی خاطر علماء کے اقتدار پر ضرب کاری لگانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور تو اور احیائے اسلام کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود مودودی صاحب جیسے جدت پسند مجتہد بھی علماء کرام کو اپنے لئے سدّ سکندری سمجھے بیٹھے ہیں۔ اور ان کے بیسیوں پرچے علماء کرام کے پیچھے پنجے جھاڑ کر پڑے ہوئے ہیں۔

کہ علماء کی جماعت ایک بے کار جماعت اور راہ ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ بعض پرویزی تو یہاں تک لکھتے ہیں۔ کہ بحیثیت طبقہ کے علماء کا وجود پہلے تھا ہی نہیں اور نہ مولوی کی کوئی اصطلاح تھی۔ اور قرآن پاک میں جو ارشاد ہے۔ کہ انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماءُ کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے یہی علماء ہیں"۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ علماء وہ سائنس دان ہیں جو خزائن قدرت کا بھید رکھتے ہیں۔ چاہے ان کا خمیر خمر و خنزیر سے کیوں نہ ہو لیکن خوف خدا انہیں کو حاصل ہے اور عالم بھی وہی ہیں۔ بہر حال ملک میں فرنگی کی روحانی اولاد ایسی بھی موجود ہے جو علماء کا نام تک برداشت نہیں کر سکتی۔

ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس مسئلہ پر اسلامی تاریخ کی روشنی میں غور کریں۔ اور صدر اول سے زمانۂ انحطاط تک کے واقعات سے استدلال کر کے اصل حقائق کو سامنے لائیں۔

دین اسلام

دین اسلام ایک تبلیغی دین ہے۔ اس کی ابتدائی اشاعت اور پہلی ترقی یوں نہیں ہوئی۔ کہ کوئی بادشاہ مسلمان ہوا اور اس نے اپنی قلمرو میں یہ دین جاری کر دیا۔ بلکہ مبلغین و دُعاۃ اسلام نے سرور کائنات صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رہنمائی اور سرپرستی میں ایک تبلیغی نظام قائم فرمایا اور صرف زور تبلیغ سے قائم فرمایا۔ یہی تبلیغی نظام اپنے اندرونی نظم و ضبط کی وجہ سے بظاہر ایک بڑی باضابطہ سلطنت کی شکل میں تھا۔ لیکن دراصل یہ خلافت الہیہ کی ایک پاک صورت تھی۔

چونکہ اس نظام کی بنیاد ہی تبلیغ اور علم دین پر تھی۔ اس لئے اس میں ایسے ہی افراد کو اہمیت اور وقعت حاصل تھی جو صفات علم و عمل میں فوقیت رکھتے ہوں۔ اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس نظام کو اصلی حالت پر باقی رکھنے کے لئے علم دین پر اتنا زور دیا۔ کہ ہر مسلمان تحصیل علوم دین کو اساسی امر سمجھتا تھا۔ آپ نے فرمایا فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم "عالم کی فضیلت عبادت گذار پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ پر"۔ آپ نے قرآنی ارشاد کا اعلان کر کے: ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم کہ خدا کے ہاں تم میں سے عزت والا وہی ہے جو تقویٰ میں بڑا ہو۔ فضیلت اور فوقیت کا دار و مدار علم و عمل پر رکھ دیا۔

فرماتے جو علم زیادہ رکھتے ہوں۔ قرآن دانی کی وجہ سے آپ مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ بھیج دیا۔ حالا[نکہ] کم عمر بھی تھے۔ صوبجات و ولایات کے والی بھی آپ علم کو بنا بنا کر روانہ فرماتے۔ آپ کے بعد خلافت و[...] کے لئے بھی علم و عمل کو معیار سمجھا جاتا رہا۔ خلافت [راشدہ] میں تو خلیفۂ وقت خود سب سے بڑے عالم ہوتے [تھے]۔ اس کے بعد خلافت بنو امیہ جو تقریباً ایک سو سال تک [رہی] اس میں بھی خالص عربی تہذیب اور اسلامی روایات ہی [...] رہیں۔ اور وہ وقت ایسا تھا۔ کہ ہر اہم مسلمان علوم و[قرآن] و حدیث سے بہرہ ور ہوتا تھا۔ اس دور کے بڑے زمانہ تک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بابرکت وجود سے دنیا[ئے اسلام] مستنیر ہوتی رہی۔

اسلامی جہاد

اور باوجودیکہ امارت و حکومت پر خاندا[ن ...] ہو چکا تھا۔ لیکن ملک کا قانون قرآن [...] اور تمام کاروبار کے فیصلے علمائے دین کے مشوروں کے عین م[طابق] ہوتے تھے۔ اسی زمانہ میں اسلامی فتوحات نے عالمگیر [...] اختیار کی۔ جنگ ہوتی تھی۔ تو وہ ملوکیت کی جنگ نہ ہ[وتی] بلکہ کفر و اسلام کی لڑائی اور جہاد فی سبیل اللہ ہوتا۔ اسلا[می] جہاد بھی تبلیغی جہاد ہوتا اور اسی لئے اس کی رہنمائی اہل علم کرتے۔ اور اس وقت کا اہم فریضہ سمجھا جاتا۔ حتی کہ جب حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کربلا میں محصور ہوئے آپ نے ابن زیاد کے سامنے جو شرائط پیش فرمائیں ان میں یہ تھی کہ مجھے چھوڑ دیا جائے کہ میں سرحدات پر جا کر جہاد میں شریک ہو جاؤں۔

بنو امیہ کے زوال کے بعد خلافت عباسیہ کا دور آیا۔ جو سینکڑوں برس تک چلا۔ اس دور میں سلطنت کے کاروبار اور معاملات میں علماء کا جو حصہ تھا۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ حضرت امام ابو یوسفؒ قاضی القضاۃ۔ حضرت امام محمدؒ۔ حضرت امام شافعیؒ حضرت امام احمدؒ بیسیوں ائمہ دین اور سینکڑوں محدثین کرامؒ اسی زمانہ کی پیداوار تھے۔ اور یہ سب اپنے اپنے زمانہ میں مرجع خلائق اور مدار تقویٰ رہے ہیں۔

حتیٰ کہ ملوک و سلاطین کی بے راہ روی اور اندرونی دشمنان اسلام کی سازشوں سے فتنۂ تاتار کا سیلاب آگیا۔ علقمی وزیر (شیعہ) نے اس وقت بادشاہ کو متنبہ کیا جب سیلاب نے بغداد کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ دشمنان اسلام اور سلاطین عالم نے اسلام کی ترقی کا راز دین اسلام کے اصول اور اس کی اشاعت کرنے والے علماء کرام کو سمجھا تھا۔ اس لئے اس فتنہ کا بڑا زور علماء کے خلاف رہا۔ صرف عراق میں ۲۶ ہزار علمائے کرام شہید کر دیے گئے۔ بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی۔ کتب خانے جلا دیے گئے۔ حتیٰ کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تبرکات بھی اس فتنہ عمیا میں

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(از محمد حسن خارانی صاحب)

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے

ہ حریت کے لیطل اعظم - بیشہ آزادی کے شیر - قصرِ
ستبداد کو متزلزل کرنے والے، وقت کے عظیم مجاہد
ینگ کے لیے موسیٰ - خوفزدہ اور سہمی ہوئی قوم کے اندر
الٰہی کی روح پھونکنے والے - حکیم صفت علماء کو درس
ینے والے - اخوت اسلامیہ کے پیامبر - منتشر قوم کے
بند - ظلم و عدوان کے حق میں شمشیرِ برّاں حضرت
ہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی اور
می سے برعظیم پاک و ہند کے دینی و سیاسی شعور
الے مسلمانوں میں کونسا ایسا فرد ہے - جو واقف نہ ہو
دن مہینوں میں اور مہینے سالوں میں تبدیل ہو چکے ہیں
ے ارواح و قلوب پر حکومت کرنے والے محبوب ہما
ار الغرور سے دار السرور کی طرف رختِ سفر باندھ کر روانہ
ہیں - گو وہ اپنے رفیق اعلیٰ کے جوار رحمت میں محو
ت ہیں - لیکن ہمارے دل ان کے فراق میں بے چین اور
مضطرب ہیں ؎

مکتبۂ فکر دیوبند سے تعلق رکھنے والا کونسا ایسا شخص
حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی یاد سے جس کے دل
ے درد سا پیدا نہ ہوتا ہو - اور اس کی چشم ہائے ترکسی
ون کی غمازی نہ کرتی ہوں ؎

ہ صال گر ہمہ عمر است عمر یک نفس است
راق گر سر موئے است کوہ الوند است

ئین کرام کی خدمت میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین
حب مدنی مدظلہ العالی کی بلند پایہ تصنیف "نقش حیات"
م سے چند اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں - جو حضرت
ہند رحمۃ اللہ علیہ کے مبسوط حالات کا ایک خاکہ یا ان
ت ذالاصفات کا ایک مختصر سا تعارف ہے -

امید ہے کہ انشاء اللہ اس چھوٹے سے آئینے میں آپ
کا جہانِ عزم و عمل جھلکتا ہوا دکھائی دے گا -

حضرت مولانا محمود الحسن صاحب شیخ الہند قدس اللہ سرہ
کے والد ماجد مولانا ذوالفقار علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ قصبہ
بند ضلع سہارنپور کے عثمانی شیوخ میں ایک معزز اور ذی
ہت عالم تھے - بصیغۂ ملازمت ڈپٹی انسپکٹر مدارس ایک عرصہ
ے بریلی میں مقیم رہے - عربی - فارسی اور اردو ادب میں آپ
خاص مہارت تھی - تسہیل الاراسہ (شرح دیوان حماسہ)
شرح دیوان متنبی، شرح سبعہ معلقہ - شرح قصیدہ بردہ - تذکرۃ
لبلاغہ وغیرہ آپ کی تصنیف کردہ کتابیں ہیں -

حضرت شیخ الہند مرحوم وہیں بریلی میں پیدا ہوئے - ایام
[illegible]

مجید اور ابتدائی فارسی کی تعلیم ایک دیندار بزرگ میاں جی منگلوری صاحب سے پائی - اور کتب عربیہ اپنے صاحب فضل و کمال چچا مولانا مہتاب علی مرحوم سے پڑھنی شروع کیں - تہذیب و قدوری پڑھتے تھے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں مدرسہ دیوبند کی بنیاد رکھی گئی - حضرت مولانا سب سے پہلے طالبعلموں میں داخل ہوئے اکثر کتب مدرسہ مدرسہ کے اولین اور مشہور استاد ملا محمود صاحب دیوبندی مرحوم کے پاس پڑھنے کے بعد اپنے مخصوص استاد مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر صحاح ستہ اور دیگر علوم کی اعلیٰ کتابیں پڑھ کر فیوض و کمالات حاصل فرمائے - اور بعض کتب اپنے والد ماجد سے بھی پڑھیں - فراغت تحصیل سے پہلے ہی مدرسہ میں بطور معین المدرسین درس دینا شروع کیا -

سنہ ۱۲۹۰ھ میں آپ کو علماء حقانی کے ہاتھ سے دستار فضیلت اور سند تکمیل عطا ہوئی - صاحب بصیرت بزرگوں کی تجویز سے سنہ ۱۲۹۲ھ میں باقاعدہ مدرس چہارم مقرر ہوئے اور ہر قسم کی متوسط اور اعلیٰ کتابیں - آپ کے زیر درس رہتیں - سنہ ۱۲۹۴ھ میں بزرگان ہندوستان کے مشہور قافلہ جس میں مولانا محمد قاسم صاحب - مولانا محمد یعقوب، مولانا رشید احمد صاحب اور بہت سے مقدس و مشاہیر علماء و صلحاء شریک تھے - حج بیت اللہ اور زیارت حرم نبوی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے شوق میں روانہ ہوئے - اور حضرت قطب عالم حاجی امداد اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز بارشاد مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم بیعت کا شرف حاصل کیا - ان مقاماتِ مقدسہ کے برکات و فیوض سے بہرہ ور ہو کر چھ ماہ کے بعد بعافیت واپس ہوئے - اور بدستور تعلیم علوم میں مصروف ہو گئے - اسی زمانہ میں اپنی مشہور کتاب ایضاح الادلہ کے ابتدائی اجزاء تحریر فرمائے - سنہ ۱۲۹۷ء میں جبکہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب چند ماہ بیمار رہ کر واصل بحق ہوئے تو ان کی مفارقت کے غم و الم میں تمام تعلقات اور مشاغلِ تدریسیہ ترک کر کے عزلت گزینی اختیار فرمائی -

حضرت مولانا کو اپنے استاد مولانا نانوتوی مرحوم سے انتہائی عشق اور اخلاص تھا - اور اس مفارقت سے بہت زیادہ متاثر ہوئے تھے - ایک ماہ بعد مہتمم دار العلوم مولانا رفیع الدین صاحب مرحوم کے اصرار اور ارشاد پر پھر تدریس شروع فرمائی - نیز جذبۂ سلوک و طریقت اسی زمانہ میں غالب آیا - اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی جدوجہد شروع کی - اوقات تعلیم میں علوم ظاہرہ کی تدریس میں مشغول رہتے تھے - اور باقی اوقات میں ذکر و شغل میں مصروف رہتے تھے -

موت العالِم موت العا[لم]

اظہارِ تعزیت

حضرت العلامہ مولانا مطیع الحق صاحب پیامی اور مولانا
شیر محمد صاحب نور اللہ مرقدھا - برادر اکبر حضرت مولانا عبد
صاحب کیمبل پوری شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ کی وفات
آیات کے سلسلہ میں مرحومین کے پسماندگان و لواحقین کے
ہمدردی کا اظہار کیا گیا - اور اس قحط الرجال کے زمانہ
ان کے انتقال پر ملال کو صرف پاکستان کے لئے نہیں بلکہ
علمی دنیا کے لیے ایک حادثہ فاجعہ تصور کیا گیا -

حضرت مولانا عبد الحق صاحب نے اساتذہ کرام، اراکین
عظام اور طلبہ کے ایک عظیم اجلاس میں ہر دو حضرات کے فضا
پر روشنی ڈالی اور دعائیں کیں - خدا ہر دو حضرات کو اپنے
رحمت میں جگہ دے - (عبد الحق ناظم دفتر دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
ضلع پشاور)

بقیہ: "مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت"

نتیجہ مرزا جی کی منقولہ بالا عبارات میں اولوالعزم انبیاء
علیہم السلام سے نہ صرف مساوات و ہمسری بلکہ
ان سے افضلیت کا صاف و صریح دعویٰ موجود ہے - اور ظا
ہے - کہ اگر مرزا جی کو فقط ولایت و مجددیت کا دعوی ہو
تو وہ کبھی اپنے کو حضرات انبیاء کرام سے افضل نہ ٹھہراتے -
پس یہ ادعائے ہمسری و افضلیت ان کے مدعی نبوت ہو
کی بین دلیل ہے - (باقی آئندہ)

بقیہ: "انتخابی منشور" -

و دیگر حقوق شہریت کی شرعی حدود کے اندر ضمانت دینا

۱۳ - اقلیت

شرعی روشنی کے ماتحت پاکستان میں غیر مسلم اقلیت کی جان
مال و عزت و آبرو و مذہب - رسومات و عبادات و معابد کا
تحفظ - تاوقتیکہ ان کی سرگرمیوں سے مملکت اور مسلم حقوق کو
خطرہ لاحق نہ ہو -

۱۴ - انسداد ارتداد

فتنہ ارتداد (مرزائیت و عیسائیت وغیرہ) کا مکمل انسداد -
(چودہ نکاتی انتخابی منشور باتفاق آراء ارکان مجلس عاملہ
منظور ہوا ہے)

مدرسہ فاروقیہ مسجد لون گراں

مدرسہ ہذا عرصہ تین سال سے قرآن مجید کے حفظ و ناظرہ کی خدمات
انجام دے رہا ہے - مسافر طلبہ کی ضروریات کا بھی مدرسہ ہذا کفیل
ہے - جو کہ اہل خیر حضرات کی توجہ سے پوری ہوتی ہیں - مدرسہ ہذا
کا تیسرا سالانہ اجلاس ۲۶ - ۲۷ر جولائی کو باغ لانگے خاں ملتان
شہر میں منعقد ہو رہا ہے - (غلام قادر مہتمم مدرسہ فاروقیہ ملتان)

جمعیۃ علمائے اسلام مغربی پاکستان کے زیر ہدایت

الجزائر کے مجاہدین سے ہمدردی

گجرانوالہ کی مساجد و مدارس کے اجتماعات کی قرار دادیں

مندرجہ ذیل قرار دادیں گجرانوالہ کی مسجد نور، مسجد قدس، مسجد مدرسہ اشرف العلوم اور مسجد اہل حدیث وغیرہ کے اجتماعات میں باتفاق رائے پاس ہوئیں :-

یہ اجتماع الجزائر کے شہداء اور مجاہدین کو جہاد فی سبیل اللہ اور استخلاص وطن کے سلسلہ میں ان کی عظیم قربانیوں پر خراج عقیدت اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور رب العزت سے دست بدعا ہے۔ کہ وہ ان کی مجاہدانہ مساعی قبول فرما کر انہیں اپنے مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ اس اجتماع کی رائے میں فرانسیسی استعمار کے مظالم ہر روز نہتے مظلوم الجزائریوں پر بے تحاشا بم باری۔ پھانسیوں پر لٹکانا، قید و بند کی سخت ترین سزا دینا۔ عورتوں اور بچوں کو ہلاک کرنا۔ رہائشی مکان اڑا دینا اور دیگر انسانیت سوز مظالم کی نظیر پیش کرنے سے انسانی تاریخ قاصر ہے۔

لہٰذا یہ اجتماع تمام اسلامی پریس سے عموماً اور پاکستانی پریس سے خصوصاً درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ان وحشیانہ مظالم کے خلاف اپنے تمام وسائل سے ایک عالمگیر پروپیگنڈا شروع کریں۔ نیز یہ اجتماع دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کے سربراہ جناب سکندر مرزا اور وزیر اعظم مسٹر سہروردی سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سلامتی کونسل میں اپنا پورا اثر و رسوخ استعمال کر کے الجزائر کے مسلمانوں کی ہر ممکن امداد کریں۔

یہ اجتماع مسلمانان پاکستان سے عموماً اور تمام مسلم جماعتوں سے خصوصاً درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ملک گیر اجتماعات منعقد کر کے حکومت سے مسلمانان الجزائر کی مکمل حمایت کا مطالبہ کرتے ہوئے۔ فرانسیسی مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔

یہ اجتماع اس تجویز کے حق میں ہے۔ کہ اگر فرانسیسی مظالم کا یہ سلسلہ بدستور جاری رہے تو حکومت پاکستان مسلمانان پاکستان کے لئے ایسی تمام سہولتوں کا انتظام کرے جن سے وہ رضا کارانہ جیوش کے ذریعہ مسلمانان الجزائر کی امداد کر سکیں۔

یہ اجتماع جنرل انجمن اقوام متحدہ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ الجزائری مسلمانوں پر فرانسیسی مظالم کو بند کرائے۔ اور عالم اسلام کو مطمئن کرے۔ (مولانا محمد یوسف ناظم جمعیۃ گجرانوالہ)

مردان میں مظلومین الجزائر کی ہمدردی میں جلسہ عام!

۱۲ر جولائی جامع مسجد قاسم علی خاں میں قبل از جمعہ جمعیۃ علمائے اسلام سرحد کے اہتمام میں عظیم الشان جلسہ ہوا۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے اسلام سرحد نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔ مسلمانو! ہماری بھلائی فلاح اور نجات اللہ کی بندگی [illegible] ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں ہے۔ تعمیل

کے ہر شعبہ میں خوف خدا اور تقویٰ پیدا کرتا رہے اور گناہ سے بچتا رہے تو وہ کسب معاش بھی عبادت بنے۔ ایک زمیندار کی زمینداری۔ تاجر کی تجارت نوکر و ملازم کی ملازمت یعنی تلاش رزق کے لئے سعی و کوشش جس میں حرام، گناہ۔ خیانت، ظلم بے انصافی سے بچتا رہے۔ وہی عبادت ہے۔

اسلام سراپا خیر و برکت ہے۔ ہمارے ملک کی نجات بھی اللہ کی اطاعت میں ہے۔ ہمارے ملک کے با اقتدار طبقہ میں صدر مملکت سے لیکر ادنیٰ ملازم تک اور رعیت کا ہر فرد بشر اگر سلامتی اور فلاح چاہتا ہے تو وہ قرآن۔ سنت رسول۔ صحابہ اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چلیں۔ حکومت میں مکمل اسلامی آئین نافذ کریں۔ ہمارے ملک میں اسلام دشمن طبقے شیطنت کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ حق اور علمائے حق کے مقابلہ میں متحدہ محاذ قائم کئے ہوئے ہیں۔ قادیانیت۔ پرویزیت۔ ملحد و زنادقہ عیسائی مشنری کھلم کھلا اسلام کے خلاف شرارت کر رہے ہیں اس میں پاکستان اور مسلمانوں کا نقصان ہے۔

ہمارا فائدہ اس میں ہے۔ کہ ہمارا ملک اسلامی شعار کا علم بردار ہو۔ آج ہماری حکومت امریکہ کا طرفدار بنی ہوئی ہے۔ ہمارا فائدہ غیر جانبداری میں ہے۔ کہ [illegible] نہ امریکن بلاک میں۔

آج فرانس الجزائر میں مسلمانوں پر ظلم [illegible] شہید ہوئے۔ امریکہ ہنگری کا نام تو لیتا ہے [illegible] کے حق میں مجرمانہ خاموشی اختیار کر رہا ہے [illegible] حکومت کا اسلامی فرض ہے کہ وہ امریکہ کو مجبور کرے کہ وہ الجزائر کے مسلمانوں پر مظالم بند کرانے کے لئے موثر [illegible]

مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی [illegible] مفتی اعظم مولانا عبد القیوم صاحب کی تائید سے مندرجہ [illegible] پاس ہوئی

ضلع مردان میں یوم الجزائر پورے جوش و خروش [illegible] منایا گیا

مردان ۱۲ر جولائی۔ آج مرکزی جمعیۃ علمائے اسلام کے [illegible] فیصلہ کے مطابق اور مولانا لطف الرحمن صاحب صدر [illegible] اور ضلع مردان کی اپیل پر ضلع مردان کے مختلف مقامات [illegible] الجزائر سے ہمدردی کی گئی اور فرانسیسی سامراج کے [illegible] سوز مظالم پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور [illegible] قرار داد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

موضع شہباز گڑھ بالا گڑھی میں مولانا لطف [illegible] صدر جمعیۃ علمائے اسلام ضلع مردان اور مولانا عبد القدوس ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان نے جہاد [illegible] پر ایک مدلل اور پر مغز تقریر فرما کر مسلمانان الجزائر [illegible] کی حمایت کی۔ اور فرانسیسی سامراج پر [illegible] کرتے ہوئے حکومت پاکستان کے سربراہ جناب

بقیہ "عالم اسلام"

ہم کہتے ہیں۔ اگر سلطان ابن سعود دنیا کے موجودہ [illegible] میں مکمل غیر جانبداری اختیار کر لیں تو وہ عالم اسلام کے بہترین متفقہ خلیفہ بننے کے اہل ہیں۔ اگرچہ اس صورت [illegible] بعض دول شریک نہ ہو سکیں گی۔ جن کی سیاست خارجہ [illegible] نہ ہو۔ تاہم مسلمان دنیا میں ایک بڑی طاقت کی حیثیت اختیار کر سکیں گے۔ اور یہ تیسرا مضبوط گروپ ہوگا۔ اور اگر [illegible] ہو جائے تو اس کی پشت پر تمام شمالی افریقہ کے مجاہدین کی طاقت بھی ہوگی۔

اُردن۔ اردن سے انگریزی فوج کا آخری دستہ بھی جا [illegible] ہے۔ خس کم جہاں پاک۔ ہم سے زیادہ اس خبر پر کسے خوشی ہوتی لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ایک ضلع کے برابر اس چھوٹے سے ملک اردن نے عرب ممالک کے اندر نفاق کی اچھی خاصی تخم ریزی کی۔ اگر آج وہاں انگریز نہیں تو مصر اور شام کا نام بھی کوئی نہیں لے سکتا۔ وہاں کسی کو مورد عتاب بنانے کے لئے یہ کہہ دینا کافی ہے۔ کہ یہ کمیونسٹ ہے۔

اب اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ عرب ممالک میں دلی اتحاد پیدا فرمائے۔

الجزائر الجزائر کا مقدس جہاد جاری ہے قومی محاذ کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر مسٹر سعید نے ایک سو سے زیادہ اخباری نمائندوں کے اجتماع میں کہا۔ کہ الجزائریوں نے عزم بالجزم سے یہ بیڑا اٹھا رکھا ہے کہ وہ جنگ کا جواب جنگ سے دیں گے۔ اور انہیں اپنی آخری فتح پر یقین ہے کیونکہ وہ حق کیلئے لڑ رہے ہیں۔ آپ نے مسٹر ڈلز کے اس بیان کو انتہائی تلخ اور دل شکن قرار دیا ہے۔ کہ اگر امریکہ کے سامنے قوم پرست الجزائریوں کی حمایت کا سوال آیا تو امریکہ اسکی مخالفت کریگا۔ الکفر ملة واحدة

ایران شمالی ایران میں زلزلہ نے تباہی مچا دی ہے اب تک ۵ ہزار انسانی جانوں کی ہلاکت کی خبر آئی ہے۔ حالانکہ [illegible] دراز ہونے کی وجہ سے پوری اطلاعات نہیں آسکیں امدادی [illegible] بھی کم جا سکی ہیں کہا جاتا ہے۔ کہ اس زلزلہ میں سورج کے [illegible] دھماکوں کا اثر ہے واللہ اعلم بالصواب۔

[illegible] الجزائر کے مسلمانوں کے مطالبہ آزادی کی حمایت کر کے اقوام متحدہ میں اثر و رسوخ استعمال کریں اور مسلمانان الجزائر کے جائز مطالبات [illegible]۔ نیز اقوام متحدہ کے جنرل سکرٹری سے مطالبہ کرتا ہے کہ [illegible] عالم کو مطمئن کرے۔ اور مسلمانان الجزائر پر سلسلہ مظالم [illegible]۔ (مولوی) عبد القدوس ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام ضلع مردان۔

جمعیۃ علمائے اسلام کوٹ ادو کا جلسہ عام

[illegible] زیر صدارت امیر جمعیۃ علمائے اسلام کوٹ ادو جناب [illegible] صاحب قاسمی فرانسیسی استعمار کے مظالم [illegible] مجاہدین الجزائر کی ہمدردی پر ایک جلسہ عام میں قرار داد [illegible] حافظ محمد۔ مسان کوٹ ادو)

اِسلامی جہاد

خطبۂ صدارت

جہاد کانفرنس ملتان

(اثر خامہ جناب حضرت العلّامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی)

الحمد للّٰہِ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ الذین ھم نجوم الاھتداء وخیر الخلائق بعد الانبیاء امّا بعد فقد قال اللّٰہ تعالیٰ فی کلامہِ المجید والّذین کفرو بعضھم اولیا بعض الا تفعلوہ تکن فتنۃٌ فی الارض وفسادٌ کبیر (انفال)

(ترجمہ - کفار (اسلام دشمنی میں)
ایک دوسرے کے رفیق ہیں - اگر تم مسلمان
کفار کے مقابلے میں ایک دوسرے کے رفیق
بن کر جہاد نہ کروگے تو ساری زمین فتنہ و
فساد سے پُر ہو جائے گی -)

علماء کرام و برادران ملت آپ حضرات نے جہاد کانفرنس ملتان کی صدارت سے سرفراز فرما کر جو کچھ میری قدر افزائی بلکہ حوصلہ افزائی ہے - میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صمیم قلب سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کی وہ نیک امیدیں پوری ہوں جو آپ حضرات نے میری ناچیز ہستی سے وابستہ کر رکھی ہیں - اس سے زیادہ میں رسمی شکریوں میں وقت صرف کرنا نہیں چاہتا -

بازگلہائے پریشاں می زنم
آتشے در عندلیباں می زنم
بسا لگل بہر من بستہ اند دمن
سر بر ایوان گلستاں می زنم
شیشۂ رہبر بلابل شد تہی
کاسہ در خوان شہیداں می زنم
(عرفی)

تعریف جہاد علمی اور عملی کمزوریوں نے عام مسلمانوں کو اُس مقام پہ پہنچا دیا کہ ایک طرف اگر وہ مجاہدانہ اعمال سے بے بہرہ .. ہیں تو دوسری طرف وہ اسلامی جہاد کے صحیح تصور سے بھی محروم ہیں الا ما شاء اللہ عام مسلمان چاہیے وہ انگریزی تعلیم یافتہ کیوں نہ ہوں یہ سمجھ رہے ہیں کہ جہاد اُس جنگ کا نام ہے جو ایک مسلم جماعت یا حکومت کی طرف سے کسی غیر مسلم جماعت یا حکومت کے برخلاف لڑی جائے خواہ مقصد جنگ کچھ ہی ہو حالانکہ اسلام کے

یہ کہ جہاد صرف جنگ میں منحصر نہیں - بہت سی غیر جنگی صورتیں بھی داخل جہاد ہیں - مثلاً مذہبی سربلندی کے لئے قلبی لسانی اور مالی قوتوں کو صرف کرنا یہ سب صورتیں داخل جہاد ہیں - والتحقیق انّ جنس الجہاد فرض عین اما بالقلب و باللسان واما بالمال واما بالید فعلیٰ کلّ مسلم ان یجاھد بنوع من ھذہ الانواع زاد المعارج ۲ ص۵۸ وروی انس مرفوعا جاھدوا باموالکم وانفسکم والسنتکم رواہ ابوداؤد و نسائی

دوسری غلطی یہ ہے کہ کفار کے مقابلے میں ہر جنگ کا نام جہاد نہیں - جہاد صرف اُس لڑائی کا نام ہے جس میں مسلمانوں کا مقصدِ جنگ دین اور قانونِ الٰہی کی سربلندی ہو - یہی نصب العین روحِ جہاد ہے اور اللہ تعالےٰ کے تمام وعدوں کا تعلق اسی سے ہے - اس کے سوا کسی دوسرے مقصد کے لئے اہل اسلام کا اہلِ کفر سے جنگ کرنا اگرچہ وہ مقصد دنیوی مصالح کے اعتبار سے بہت اہم کیوں نہ ہو - داخل جہاد نہیں - اگرچہ وہ جنگ جائز ہو بلکہ مستحسن ہو - خود حضور علیہ السلام سے یہ سوال ہوا کہ اگر کوئی شخص اظہار شجاعت یا جذبۂ قومیت یا شہرت کی خاطر لڑے تو کیا وہ مجاہد ہے ؟ آپ نے فرمایا مجاہد صرف وہ شخص ہے جس کا لڑنا دین کی سربلندی کے لئے ہو - (بخاری و مسلم) دین کی سربلندی اور اعلاء کلمۃ اللہ سے مراد یہ ہے کہ انسان کے تمام شعبہائے حیات پر قانون انسانی کی جگہ قانونِ الٰہی نافذ العمل ہو یہی وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کے لئے کائنات کی تخلیق کتبِ الٰہیہ کی تنزیل اور تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت ہوئی اور اس کے لئے حضور علیہم السلام اور آپ کے صحابہ کرام نے جہاد کیا - حافظ ابن تیمیہ رسالہ الحسبۃ فی الاسلام میں یوں تحریر فرماتے ہیں

اصل ذالک ان تعلم ان جمیع الولایات الاسلامیۃ مقصودھا ان تکون الدین کلہ للّٰہ وان تکون کلمۃ اللّٰہِ ھی العلیا فانّ اللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ خلق الخلق لذالک وبہ انزل الکتب وبہ ارسل الرسل

عام جنگ اور جہاد میں فرق - عام جنگ کسی قوم کے مفاد کے لئے لڑی جاتی ہے - اور اسی قوم کا ... نافذ کیا جاتا ہے - لیکن جہاد میں کسی ایک قوم کا نہیں ... اقوام کے خالق و مالک کا قانون عدل نافذ کیا جاتا ... کیونکہ قانون کا نفاذ واحترام قوت وجہاد کے بغیر ...

اس دو قوت حافظ یک دیگرند
کائنات زندگی را ... اند

جنگ کیوں ہوتی ہے - آؤ کہ آپ اور ہم ... غور کریں کہ جنگ کیوں ہوتی ہے - اور اس کے ... اسباب کیا ہیں - اسباب جنگ معلوم کرنے سے قبل ... انسانی کو معلوم کرنا آپ کے لئے نہایت ضروری ...

ضروریات انسانی - انسان کے لئے ... چار ہیں - ماکول[1] - مشروب[2] - ملبس[3] - مسکن[4] - یعنی کھانا ... پہننا - مکان رہائش - کیونکہ کوئی شخص ان ضروریات ... کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اور بقاء نوع کے لئے ... تزوج کا بھی محتاج ہے - تاکہ امہات اصول سے ... پیدا ہوا ہے فروع کی جانشینی سے اس پر کیا جائے ... اصول ضروریات انسان یہی چار یا پانچ ہیں - باقی ... وسائل معاش - زراعت تجارت ، صنعت و ... ملازمت سے مقصود ان چار کی تکمیل ہے -

ضروریات انسانی کی تحصیل و مدافعت کیلئے قوتوں کی تخلیق اور فلسفہ جنگ : انسان میں قدرت نے ضروریات کی تحصیل و مدافعت غیر کے لئے دو قوتیں ... کی ہیں - (۱) قوت شہویہ (۲) قوت غضبیہ - پہلی قوت ... اور رغبت کا سرچشمہ ہے - اور دوسری قوت غضب ... کا منبع ہے - مثلاً قوۃ شہویہ انسان میں مذکورہ ... کی تحریک پیدا کرتی ہے - تاکہ وہ ان کی تحصیل کے ... جدوجہد کرے - جدوجہد کے دوران میں یہ بھی ... ہے کہ جب ایک انسان یا جماعت ان ضروریات ... کے حاصل کرنے کے لئے سعی کرے تو دوسرے لوگ ... مزاحمت کریں کیونکہ مذکورہ ضروریات سارے ... کا مشترک مقصد ہے - اور ہر انسان ان ضروریات ... خواہاں ہے اس لئے قدرت نے انسان میں قوت ... غضبیہ کو پیدا کیا تاکہ اس قوۃ کے ذریعے اپنے مقصد ... راہ میں مزاحمت کرنیوالے کی مدافعت کرے - اگر دوسری ... جانب سے بھی جوابی مدافعت شروع ہوئی - تو افراد ... جماعات اور حکومتوں کے درمیان اس قسم کی کشمکش ... دفع مضرت و جرب کا نام جنگ ہے -

اسباب جنگ کی تعیین - مضمون بالا کے پیش نظر ... جنگ کے اسباب تین ہیں - (۱) ضروریات زندگی ... افادیت - یعنی مذکورہ ضروریات کا نفع مند ہونا ... اگر کھانے پینے رہنے سہنے اور نکاح سے متعلق ... انسان کے لئے مفید اور نفع مند نہ ہوں تو نہ کوئی ... کو طلب کرتا اور نہ دوسرا اس کی مزاحمت کرتا اور ... بھی جنگ کی نوبت آتی (۲) قوت شہویہ کی بے اعتدالی ... یعنی خواہش اور حرص کی قوت کا بیجا استعمال کرنا ...

شہری نظام ---- اور اس کے فرائض

محمد مقبول عالم بی اے (لاہور)

شہر سے مراد انسانوں کی ضرورتیں کچھ اس قسم کی ہیں۔ کہ وہ اکیلے اسے پورا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ان ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے کام بانٹ لیئے گئے۔ اور سب نے الگ الگ پیشے سنبھال لیے۔ اور ان کے ذریعے روپیہ کما کر اپنی تمام ضرورتیں پوری کرنے لگے۔ اس طرح ایک دوسرے کی امداد اور باہمی لین دین کے باعث لوگوں کے درمیان ایک قسم کا ربط پیدا ہو گیا۔ اور مل جل کر رہنے سے شہر بن گئے۔ چنانچہ امام الحکمت حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے نزدیک شہر سے مراد یہی ربط ہے نہ کہ فصیل، بازار، قلعے وغیرہ بلکہ شہر ایک شخصیت (PERSON) کا نام ہے جس میں مختلف جماعتوں کے درمیان ایک خاص ربط پایا جاتا ہے۔ اور وہ سب اس شخصیت کے اعضا ہوتی ہیں۔ (بدور بازغہ)

شہری نظام کی ضرورت جیسے انسان بیمار ہو جاتا ہے ایسے ہی شہر بیمار ہو جاتے ہیں۔ شہر کی صحت قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے اعضا میں ہم آہنگی رہے اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔ نیز لوگوں کو مناسب سہولتیں مہیا ہوں۔ تاکہ امن و آرام سے زندگی بسر کر سکیں۔ اس لیے شہری نظام کو چلانے کے لئے ایک ایسے ادارے (INSTITUTION) کی ضرورت پڑتی ہے جو اس مصلحت کو پورا کرے۔ لیکن یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے۔ کہ حضرت امام کے نزدیک شہر کا مرکزی نظام عوام کی خدمت اور فائدے کے لئے ہے۔ نہ کہ عوام اس کے لیے۔ اس سلسلے میں وہ کسی استبداد کو جائز نہیں سمجھتے اور قرار دیتے ہیں کہ اس قسم کے نظام پر مصلحت کلیہ (عام لوگوں کی بھلائی) (PUBLIC WEAL) حاکم ہونی چاہیے۔ (حجۃ اللہ البالغہ جلد اول)

شہری نظام کے فرائض۔ حضرت امام شہر کی مندرجہ ذیل ضرورتیں معین فرماتے ہیں۔

۱۔ **قضاء** (JUDICIARY) لین دین اور معاملات کے جھگڑے نمٹانے کے لیے محکمہ قضاء کی ضرورت ہے۔

۲۔ **شہر یاریت۔** (EXECUTIVE) شہر میں امن قائم رکھنے اور فسادات روکنے کے لئے اس کی ضرورت ہے

۳۔ **نظام حربی۔** (MILITARY) قتل، لوٹ مار، ڈاکہ زنی اور ہر قسم کے فسادات کا سد باب کرنے کے لیے فوجی طاقت کی ضرورت ہے۔

۴۔ **رفاہ عامہ۔** (PUBLIC WEAL) شہری زندگی کا ظہور مختلف رفاہی کاموں کی صورت میں ہوتا ہے جیسے فصیلوں کی تعمیر بازاروں کی تعمیر پلوں اور نہروں کی تعمیر یتیموں اور بیواؤں کی شادی اور ان کے اموال کی حفاظت صدقات کو مستحق لوگوں میں تقسیم کرنا اور وارثوں کو ترکہ پہنچانا اور ان کاموں میں جو روپیہ صرف ہو اس کا حساب کتاب رکھنا۔ شہر میں جو مساکین ہوں اور وہ کام کاج نہ

یا اس وجہ سے کہ ان کے پاس ذرائع نہیں ہیں) ان کا انتظام کرنا بھی اس محکمے کا فرض ہے۔ کیونکہ اول تو انسان کا عشق سیر چشمی (سماحت) اس کا متقاضی ہے۔ دوسرے خود شہر کا نفع اس میں ہے۔ کہ کوئی باشندہ بیکار نہ رہے

۵۔ **محکمہ احتساب** (CENSORSHIP) گندی طبیعت کے لوگ لذات اور شہوات سے مغلوب ہو کر حق کی مخالفت کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکمت کی اشاعت کرنے والے لوگ ہوں۔ اور دین سکھانے والے معلم ہوں۔ جو شہر کے اخلاق کی نگرانی کریں یہ محکمہ لوگوں کو اخلاق سکھائے گا۔ تاکہ ان کے نظام خانگی اور شہری زندگی کی اصلاح ہو۔ اور ان کو قرب الٰہی کے طریقے تعلیم کرے گا۔ تاکہ ان کی آخرت درست ہو۔

یہ سب باتیں ایک ہی شخص میں نہیں پائی جا سکتیں۔ اسلئے کئی آدمی مل کر انتظام کریں۔ جن میں سے ایک ایک آدمی ایک ایک محکمے کی نگرانی کرے۔ یہ امام شہر کے اعوان (مددگار) ہوں گے۔

موجودہ زمانے کی ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے شہری ترقی کا مندرجہ ذیل پروگرام معین کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ **منصوبہ بندی۔** شہر بسانے کے لیے مناسب زمین تجویز کی جائے۔ اور منصوبہ بنا کر اسے آباد کیا جائے۔ سڑکیں، گلیاں اور بازار کشادہ اور سیدھے ہوں۔ عمارتیں صحیح اصولوں کے مطابق ہوں۔ گندے پانی کا نکاس کا مناسب انتظام ہو۔ رفاہ عام کے ادارے مثلاً سکول، ہسپتال، مارکیٹ وغیرہ موزوں مقامات پر ہوں۔ آباد شدہ شہروں اور قصبوں کو منصوبہ بنا کر آہستہ آہستہ بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔

۲۔ **تعمیرات عامہ۔** ایسی عمارات بنائی جائیں جن سے عام اہل شہر فائدہ اٹھا سکیں۔ مثلاً ہسپتال، محتاج خانہ، یتیم خانہ، سکول، لائبریری، ریڈنگ روم وغیرہ

۳۔ **صحت و صفائی۔** شہر کی صفائی کا انتظام نہایت اعلیٰ درجے کا ہونا چاہیے۔ یہاں تک کہ گندگی، کیچڑ اور گرد کا نام و نشان بھی نہ رہے حفظان صحت کے اصولوں کی اشاعت کی جائے اور ان کی پابندی کروائی جائے۔

۴۔ **خوبصورتی۔** شہر کو خوبصورت بنایا جائے۔ اور خالی جگہوں میں پھول، پودے اور درخت لگائے جائیں۔ اگر شہر میں کھنڈرات ہوں تو انہیں صاف کیا جائے۔ اور ملبہ شہر کے گرد گہری جگہیں پُر کرنے اور سڑکوں کو اونچا کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

۵۔ **روشنی۔** رات کے وقت روشنی کا مناسب انتظام ہونا چاہیئے

۶۔ **کھیل اور تفریح۔** کھیلوں کے لیے شہر کے گرد مناسب میدان

۷۔ **تعلیم۔** بچوں کی تعلیم کیلئے ہر درجے کے سکول ہوں تعلیم بالغاں کا بھی انتظام کیا جائے

۸۔ **لائبریری اور ریڈنگ روم۔** لائبریری اور ریڈنگ روم بھی قائم کیے جائیں۔

۹۔ **علاج۔** علاج کے لیے ڈسپنسریاں اور ہسپتال قائم کیے جائیں اور غربا کیلئے مفت علاج کا بندوبست کیا جائے۔

۱۰۔ **پنچایت۔** جھگڑے نمٹانے کے لیے شہر میں پنچایت قائم کیا جائے۔ اور عوام کو سمجھایا جائے کہ وہ اپنے جھگڑے حتی الامکان پنچایتوں کے ذریعے سے طے کروائیں۔ اور خواہ مخواہ عدالتوں میں نہ جائیں۔

۱۱۔ **حفاظتی تدابیر۔** شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کیلئے چوکیداروں کے تربیت یافتہ دستے تیار کیے جائیں۔ بیرونی حملوں کے دفاع کیلئے شہریوں کو تربیت دی جائے اور رضاکارانہ جماعتیں تیار کی جائیں۔

۱۲۔ **امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔** بعض اوقات مختلف طبقوں اور جماعتوں کے درمیان فسادات پیدا ہو جاتے ہیں اور گندی طبیعت کے لوگ لذات اور شہوات سے مغلوب ہو کر قانون کی خلاف ورزی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکمت کی اشاعت کرنے والے اور دین سکھانے والے معلم ایک اجتماع پیدا کریں۔ جو شہر کے اخلاق کی نگرانی کرے۔ فسادات کی روک تھام کرے، جماعتوں کے درمیان مصالحت کرائے۔ نظام خانگی اور شہری زندگی کی اصلاح کرے۔ عوام کی رسموں اور عادتوں کا انسداد کرے۔ اور اس کے ساتھ نیکیوں کے پھیلانے کی کوشش کرے۔ تاکہ لوگوں کے اندر خدا کی اور اس کی یاد کا شوق پیدا ہو اور ان کی اُخروی زندگی بھی بن جائے۔

یہ اجتماع شہر کے حالات سے باخبر رہنے کے لیے مناسب انتظام کرے۔ اگر کہیں اخلاق خراب کرنے فساد برپا کرنے اور نقصان پہنچانے والے کاموں کے لیے تیاری ہو رہی ہو۔ تو ان کا شروع ہی میں انسداد کر دیا جائے۔

۱۳۔ **امداد مساکین۔** یتامیٰ اور مساکین کی امداد کیلئے اچھا نظام پیدا کیا جائے۔ تاکہ یتیموں کی اچھی پرورش اور تعلیم و تربیت ہو اور مساکین خود کمانے کے قابل بن جائیں۔ اور محتاج نہ رہیں۔ اس کے لیے زکوٰۃ و صدقات کی وصولی اور تقسیم کا نظام پیدا کیا جائے۔ بھیک مانگنا قطعاً بند کر دیا جائے۔ جو لوگ واقعی محتاج اور اپاہج ہوں ان کیلئے محتاج خانے قائم کیے جائیں۔ اور اگر وہ کوئی کام کر سکیں تو وہ ان سے لیا جائے۔

۱۴۔ **عوام کیلئے قرضے اور مالی امداد کا تعاونی بنیاد** (CO-OPERATIVE BASIS) پر انتظام کیا جائے۔

امام ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اجتماع انسانی کی خرابی کے اسباب پر بھی بحث کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ سب سے زیادہ اقتصادی عدم توازن پر زور دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ زائد تمدن ([illegible]) کو امراء کی نفس پرستیوں کا نتیجہ قرار دیتے ہیں جو رسا گئی ... بے تکلفی میں انسانیت متوسط درجے کے معیار زندگی کو چھوڑ کر جس کے بغیر انسان کا گزارہ نہیں ہو سکتا ...

لئے ویسے ہی پیشے اختیار کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔
بنیادی پیشے (BASIC OCCUPATIONS)
ت، زراعت، صنعت وحرفت، گلہ بانی برباد ہوجاتے
جو تھوڑے لوگ ان اصلی پیشوں کو اختیار کئے رہتے
ناقابل برداشت ٹیکس لگا دئے جاتے ہیں۔ تاکہ
اخراجات کے لئے روپیہ حاصل ہوتا رہے۔ اور
نفس پرستیوں اور شہوت رانیوں پر پانی کیطرح روپیہ
ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ملک و ملت کے ضروری
پر خرچ کرنے ... کے پاس کچھ بھی نہیں بچتا۔
ح تمدن اور انسانیت میں زہریلے اثرات پھیلنے
اور رفتہ رفتہ یہ فساد ساری قوم میں سرایت کر
اور وہ سسک سسک کر جان دے دیتی ہے۔
بنیادی زندگی یوں برباد ہوجائے تو اخروی زندگی
ت تو ناقابل بیان ہی ہوتی ہے۔
جب سوسائٹی کی یہ حالت ہوتی ہے تو اُن کی
کیفیت بھی بدل جاتی ہے۔ اور بلند نظری اور ایثار
نی کی جگہ تمام افراد کے نفوس میں برے خیالات
جاتے ہیں۔ اور وہ ان اخلاق فاضلہ سے عاری
تے ہیں۔ جو قوموں کو بلند مقام پر رکھنے کے لئے ضروری
۔ ایسی حالت میں حکمت الٰہی اس قوم کو اور اس کے
کو برباد کرنے کے سامان مہیا کرنے لگتی ہے۔
انقلاب اگر اُسے ختم کر دیتا ہے۔ یہ وہ مریضانہ حالت
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت
قت ایرانی اور رومی تمدن میں پیدا ہوچکی تھی۔
صاحب فرماتے ہیں۔

"اس وقت اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ ہوئی کہ اس مرض
کو جڑ ہی کاٹ کر پھینک دیا جائے۔ چنانچہ اس غرض
کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا...... اللہ تعالیٰ نے فیصلہ
کیا کہ اس نبیؐ کی حکومت کے ذریعے سے قیصر و کسریٰ
کی حکومتوں کو برباد کرے۔ اور اس کی لیڈرشپ کے
ذریعے سے ان کی لیڈرشپ کو ختم کر دے۔ چنانچہ اس
کے وجود سے کسریٰ ہلاک ہوگیا۔ پھر کوئی کسریٰ نہ ہو
گا۔ اور قیصر کی قیصریت ختم ہوگئی اور پھر کوئی اس کا جانشین
نہ ہوسکے گا" (حجۃ اللہ البالغہ جلد اول ص ۱۰۶)

غرض معاشی توازن قائم رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل
امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔
۱۔ پیشوں کی غلط تقسیم کو روکا جائے۔ پیشہ وروں کی
تعداد ضرورت کے مطابق ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ لوگ
ایک پیشے کی طرف اُمنڈ پڑتے ہیں اور دوسروں کے لئے
تنگی کا باعث بنتے ہیں۔ بعض اوقات لوگ اصولی پیشے
مثلاً تجارت، زراعت، صنعت وحرفت، گلہ بانی چھوڑ
بیٹھتے ہیں۔ اور عیش پرستی میں مدد دینے والے پیشے،
اختیار کر لیتے ہیں۔ اس کا انسداد کیا جائے۔ تاکہ شہری
اور معاشی زندگی برباد نہ ہو۔ (حجۃ اللہ البالغہ جلد اول ص ۱۰۴، ص ۱۰۵)

کھوٹ ملانا، اشیا کا روکنا تاکہ مہنگا بیچنے کا موقع ملے، سٹہ بازی
وغیرہ بند کئے جائیں۔ ان سب سے معاشرہ میں نہایت
برا خلل واقع ہوتا ہے۔ کوشش کی جائے کہ اشیاء کے نرخ
کم ہوں۔ اور وہ مناسب مقدار میں دستیاب ہوں۔
ذخیرہ اندوز مصنوعی قحط نہ پیدا کر دیں۔
۳۔ روپیہ کمانے کے تمام ذریعے جن میں تعاون نہ پایا جائے
اور نفع میں سب کو شریک نہ کیا جاتا ہو یا جن میں بظاہر رضامندی
ہو لیکن حقیقت میں جبر پایا جائے۔ اور مزدور کی مجبوری سے
ناجائز فائدہ اٹھا کر اسے پورا حق نہ دیا جائے۔ اس قسم کے
معاملات ناپسندیدہ اور غیر صالح ہیں۔ اور اجتماعی زندگی
کے اصولوں کے لحاظ سے باطل اور گناہ ہیں۔
(حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم ص ۱۰۱)

اگر اس پر عمل کیا جائے تو کارخانہ دار اور مزدور کے
تمام جھگڑے بند ہو سکتے ہیں اور سرمایہ داری ختم ہوسکتی ہے
۴۔ پیشہ وروں پر بھاری ٹیکس نہ لگائے جائیں۔
(حجۃ اللہ البالغہ جلد اول ص ۴۵)

۵۔ نظم ونسق چلانے کے لئے ملازمین بقدر ضرورت رکھے
جائیں۔
۶۔ کوئی شخص اپنے فرائض ادا کئے بغیر پبلک فنڈ سے روپیہ حاصل
نہ کرے۔ (حجۃ اللہ البالغہ جلد اول ص ۴۵)
۷۔ اسراف وتبذیر اور عیاشی (رفاہیت بالغہ) ختم کیجائے
تاکہ لوگ معاشی تنگی سے بچ جائیں اور ان کے اخلاق بھی خراب
نہ ہوں۔ (حجۃ اللہ البالغہ جلد اول ص ۱۰۵، ص ۱۰۶)

اجتماع انسانی میں سے اقتصادی و معاشی عدم توازن
دور کر کے منصفانہ اور عادلانہ اصولوں پر نیا نظام قائم
کرنے کی اصل غرض یہ ہے کہ لوگوں کے اخلاق خراب
نہ ہوں۔ انہیں کچھ فراغت نصیب ہو اور خدا کی طرف رجوع
کرنے کی مہلت ملے۔ چنانچہ حضرت امام فرماتے ہیں۔

"اس اقتصادی بدحالی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ ٹیکس
ادا کرنے اور بچوں کا پیٹ پالنے کے سوا اور کوئی کام
کر ہی نہیں سکتے۔ چہ جائیکہ سعادت اخروی کے متعلق
سوچ سکیں۔ رفتہ رفتہ ان میں اس طرح سوچنے اور فکر
کرنے کا مادہ ہی فنا ہوجاتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کہ ملک بھر میں ایک شخص بھی ایسا نہیں رہتا۔ کہ مادی اسباب
کے حصول سے اوپر نظر اُٹھا کر غیر مادی کائنات کے اصول
حیات کے مطابق بھی کوئی حرکت کر سکے"۔
(حجۃ اللہ البالغہ جلد اول ص ۱۰۶)

بقیہ خطبہ صدارت

صرف کرنا قوۃ شہویہ اگر اعتدال پر ہو یعنی اس کے سہارے
صرف اپنے جائز حقوق کے لئے جدوجہد کی جائے اور
دوسروں کا حق نہ مارا جائے اور اس کا استعمال قانون
الٰہی کے حقوق کے اندر ہو تو ایک بہترین ضروری قوت
ہے۔ جس سے عمدہ نتائج ہی برآمد ہوتے ہیں لیکن اگر
اس کے استعمال میں حدود الٰہی کو توڑا جائے تو بدترین
قوت ہے اور اسکے نتائج تباہ کن ہیں علیٰ ہذا القیاس

کے مطابق صرف اپنے حق کی حفاظت کیلئے استعمال کیا جائے
تو اس کے حسن وخوبی میں کلام نہیں۔ لیکن اسی قوۃ غضبیہ
کو اگر حکم خداوندی کے خلاف دوسروں کے حقوق کو غصب کر
کر لینے کے لئے استعمال کیا جائے تو نہایت ہی خطرناک
اور تباہ کن ہے۔

کیا موجودہ دور مادی ترقی کا دور ہے یا تنزّل کا؟

ہم نے جنگ کے تین اسباب بیان کئے ہیں۔ ان
اسباب میں جس قدر ترقی کی جائے گی اسی قدر جنگ
اور جنگ کی ہلاکت آفرینیوں میں بھی ترقی ہوگی۔ کیونکہ
سبب کی قوۃ وضعف سے مسبب کی قوۃ وضعف کا وابستہ
ہونا ایک مسلّم فلسفہ ہے۔ جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔
اس قاعدہ کے مطابق اسباب جنگ کی ترقی انسان کا
تنزل ہے۔ اور اسباب جنگ کے ترک میں انسان کی
ترقی ہے۔ یورپی تہذیب وتمدن کے موجودہ عروج نے
ہمارے نوجوانوں کے دماغ میں یہ خیال بٹھا دیا ہے کہ
دور حاضر مادی ترقی کا دور ہے اگرچہ اس میں روحانی
ترقی مفقود ہے۔ ہم جب اس خیال کو فلسفہ کائنات
کی کسوٹی پر جانچتے ہیں۔ تو غلط ثابت ہوتا ہے۔

مادی ترقی کی تعریف۔ مادی ترقی کا صحیح مفہوم
یہ ہے (۱) کہ انسان کو حیات حاصل ہو (۲) اور ضروریات
حیات میسر ہوں اسی بنا پر مادی ترقی کا صحیح تصور دو چیزوں
سے مرکب ہے۔ حصول حیات اور حصول ضروریات حیات
ان دو جزوں میں سے درحقیقت اہم پہلا جزء یعنی حصول
حیات ہے باقی ضروریات خود مقصود نہیں۔ حیات ہی
کے لئے مطلوب ہیں بالفرض اگر انسان کی زندگی نہ ہو تو
ضروریات زندگی کس کام کے اگر پاؤں نہ ہوں تو جوتوں
کی کیا ضرورت۔ زندہ آدمی کھانے پینے پہننے اور نکاح کا
محتاج ہے نہ کہ مردہ۔ اب ہم یورپی تہذیب یا ترقی کو
ترقی کے مفہوم کے اہم جزء حیات انسانی کے اعتبار
سے جانچتے ہیں کہ مغربی تہذیب زندگی بخش ہے یا حیات
کش۔ دوسرے جزء کے اعتبار سے بھی۔ کہ کیا یورپی
تہذیب میں صرف تعمیر ضروریات ہے یا تخریب بھی۔ اس
کا فیصلہ فلسفۂ جنگ کی زاویہ نگاہ سے آسانی کے ساتھ
کیا جاسکتا ہے۔ جنگ کا حاصل کیا ہے۔ اتلاف
جان و املاک، نفوس۔ اور تخریب ضروریات
حیات، یہ دونوں چیزیں مفہوم ترقی کے ضد
ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر کسی ملک کے لوگ
ہلاک ہوجائیں اور ان کا سامان حیات جل کر
راکھ کا ڈھیر بن جائے تو کون کہہ سکتا ہے کہ
اس ملک نے ترقی کی ہے۔ کیونکہ یہ تو صریح
تباہی وبربادی ہے۔

(باقی آئندہ)

ایک پیکر عزم واستقلال

حضرت مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ

(از محمد حسن صاحب خارانی -)

آج کل یورپ زدہ طبقہ اس امر کے درپے ہے کہ جہاں تک ہو کے اپنے علماء، مجاہدین اور طاغوتی قوتوں کا مقابلہ کرنے والے غیور مازیوں کو بدنام کیا جائے۔ اور اپنے مفلوج اذہان کی سعیٔ ناکام سے ان کے سنہری کارناموں کو حرف غلط کی طرح تاریخی صفحات سے مٹانے کی بے ہودہ کوشش کی جائے۔ مگر ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ہر قوم اپنے تاریخی کارناموں پر نازاں ہوتی ہے۔ اور ہماری تاریخ تا ابد ایسے درخشندہ ستاروں سے منور وتاباں رہے گا۔ یہی وہ لوگ تو تھے جنہوں نے باطل کی بے پناہ طاقتوں اور شیطان کی ان گنت فوجوں کو اپنی قلت کے باوجود روند ڈالا۔ انگریز کا دور استبداد اور اس کے فرعونی مظالم ان بندگان تسلیم ورضا کو ہرگز مرعوب نہ کرسکے۔ یہی مردان حق تو تھے جن کی شمشیر صفت نگاہ سے موت ڈرتی تھی اور قاتل کا دل دھڑکتا تھا۔ دنیوی ترغیب وتحریص - حاکمانہ عیاری۔ قوت کے مظاہرے۔ غیروں کا تشدد۔ اپنوں کی غداری۔ غرضیکہ کوئی حربہ بھی ان شمع اسلام کے پروانوں کے عزائم کو متزلزل نہ کرسکا ؎

نیست دل گیری نہ دنیا بندۂ تسلیم را
آتش نمرود گلزار است ابراہیم را،

آج ہم اپنے قارئین کی توجہ سنہ ۱۸۶۴ء کے مقدمہ سازش کی طرف منعطف کراتے ہیں۔ یہ مقدمہ سرحد میں انگریزی افواج کی تقریباً پے درپے ناکامیوں اور ان کی شکست فاش سے ایک مغلوب منتقمانہ جذبہ کے تحت چلایا گیا تھا۔ مگر آفریں ہے ان مجاہدین کی استقامت واستقلال پر کہ بید زنی سے ان کے جسموں کی کھال اڑجاتی۔ خون کے فوارے پھوٹتے۔ سزائے موت کا حکم ہوتا۔ لیکن ان کے خوشی سے تمتمائے ہوئے چہرے دیکھ کر یہ سزا حبس دوام بعبور دریائے شور میں بدل دی جاتی۔ اس کے باوجود یہ تمام آلام ومصائب ان کی روح کو مغلوب کرنے میں ناکام رہتے۔ دور استبداد گذرگیا۔ دجال صفت انگریز بے دم ہوکر اپنے جزیرہ میں جاگرا۔ لیکن ان مجاہدین کا عزم واستقلال آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ؎

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام

کتاب "تواریخ عجیب یا کالا پانی" جو حضرت مولانا محمد جعفر تھانیسری کی خود نوشتہ داستان ہے۔ اس کے چند اقتباسات قارئین کی قوت ایمانی کی تازگی کے لئے ہم زینت قرطاس کررہے ہیں۔ جس سے آپ اس کوہ عزم - پیکر حریت اور نمونہ اسلاف سے متعارف ہوسکیں گے۔ کہ جس نے اسلام کے لہلہاتے پودے کو اپنے خون سے آبیاری کرنا سعادت دارین سمجھا ؎

[illegible]

ہمارے یہ ہیرو پابجولاں علی گڈھ سے دہلی لائے جاتے ہیں۔ وہاں سے بعد کا پیا دہ انہیں انبالہ روانہ کیا جاتا ہے۔ اور وہاں ان کے مقدمے کی سماعت ہوتی ہے۔ اپنا اور اپنے دو ساتھیوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"پارسن صاحب ہم تینوں آدمیوں کو ساتھ لے کر خوشی خوشی بہ سواری شکرم دہلی کی کو روانہ ہوا۔ شکرم میں سوار کرنے سے پہلے مجھ کو بیڑی ہتھکڑی، طوق پہنا کر اور طوق میں بطور باگ ڈور ایک اور زنجیر ڈال کر اس کا ایک سرا ایک مسلح سپاہی پولیس کے ہاتھوں میں دے کر میرے پیچھے بٹھا دیا اور پارسن صاحب اور ایک دوسرا انسپکٹر پولیس میرے داہنے بائیں طمنچوں کی جوڑیاں لے کر میرے بدن سے بدن ملا کر بیٹھ گئے۔ پارسن صاحب بار بار مجھ کو راہ میں کہتا ہوا آتا تھا کہ اگر تم ذرا بھی حرکت کروگے۔ تو میں اس طمنچے سے تم کو مار ڈالوں گا۔ علی گڈھ سے چل کر دہلی تک دہلی تک کھانا پینا تو درکنار کسی سخت ضرورت کے واسطے بھی ہم نہ اتارے گئے۔ جب نماز کا وقت آتا تو میں بلا طلب واجازت تیمم کرکے بیٹھے بیٹھے اشاروں سے نماز پڑھ لیتا تھا۔ اور گاڑی بدستور چلی جاتی تھی۔ اور وہ چپ چاپ میری نماز کا تماشا دیکھا کرتے تھے۔ آخر بعد مصیبت اسی حال میں لوہے میں جکڑے ہوئے ہم دہلی میں داخل ہوئے جہاں لے جاکر زیر بنگلہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ایک تہ خانے میں ہم کو زندہ در گور بند کردیا گیا۔ دوسرے دن دہلی سے کرنال اور کرنال سے انبالہ ہم کو لے گئے جب ہم انبالہ میں پہنچے تو بہت رات جاچکی تھی۔ اسی طرح بے آب ودانہ ہم تینوں آدمیوں کو علیحدہ علیحدہ تین پھانسی گھروں میں بند کردیا گیا۔ ہم شروع اپریل تک برابر بند رہے۔ دوسرے دن فجر کے وقت پارسن صاحب سپرنٹنڈنٹ اور میجر ولکنفیل صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس اور کپتان ٹائی صاحب ڈپٹی کمشنر انبالہ مثل یاجوج ماجوج کے میری کوٹھری میں آئے اور مجھ سے کہا کہ تم اس مقدمہ کا سب حال بتادو۔ تمہارے واسطے بہت بہتر ہوگا۔ میں نے کہا میں کچھ نہیں جانتا۔ اس وقت پارسن صاحب نے مجھ کو پہلے دھمکایا اور پھر مارنا شروع کیا۔ جب میری مار حد کو پہنچی اور میں گر پڑا تو ٹائی صاحب اور ونکنفیل صاحب کوٹھری سے باہر کھڑے ہوگئے۔ اور جب اس قدر مار پر بھی میں نے کچھ نہ بتلایا تو سب کے سب اس دن مایوس ہوکر چلے گئے۔ میں نے جب یہ کیفیت ظلم وتعدی کی دیکھی تو مجھ کو یقین ہوگیا کہ اب مجھ کو یہ لوگ زندہ نہ چھوڑیں گے۔ میرے ذمہ کچھ رمضان کے روزے باقی تھے۔ دوسرے دن سے میں نے ان کی قضا رکھنی شروع کردی۔ دوسرے دن جب میں روزے سے تھا۔ علی الصباح پارسن صاحب پھر آیا۔ اور وہی کاروائی شروع کی [illegible]

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

لاہوری مرزائیوں کے عقائد پر ایک نظر

آخری قسط

(از حضرت مولانا پیرزادہ محمد بہاؤ الحق صاحب قاسمی)

تعالیٰ عنہ کو تمام انبیائے کرام علیہم السلام حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی افضل سمجھتے ہیں اور بجز بعض جاہل اور ملحد فقیروں اور ملنگوں کے کسی مسلمان نے بھی آج تک انکار نہیں کیا۔ مگر اس اجماعی فیصلہ اور متفقہ عقیدہ کے خلاف مرزا غلام احمد نے تمام انبیائے کرام سے کھلے کھلے لفظوں میں ہمسری بلکہ افضلیت وبرتری کا اپنی متعدد کتابوں کے متفرق مقامات میں دعویٰ کیا ہے۔ مشتے از نمونہ خروارے" ملاحظہ کیجئے:

کتب مرزا کی عبارات

(۱) "خدا تعالیٰ نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے ایسے معجزات دکھائے ہوں"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۶)

(۲) "ہم بار بار ان لوگوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرو اور سمجھو کہ جس شخص کو مسیح موعود کرکے بیان فرمادیا گیا ہے وہ کچھ معمولی آدمی نہیں ہے بلکہ خدا کی کتابوں میں اس کی عزت انبیاء علیہم السلام کے ہم پہلو رکھی گئی ہے"۔

(اربعین ع۲ صفحہ ۲۲)

(۳) "اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے" (دافع البلاء صفحہ ۱۳)

(۴) "اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا، خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب شفاعت کے مرتبہ میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے بھی کمتر ہے۔" (دافع البلاء صفحہ ۱۳ و ۱۴)

(۵) "اوائل میں میرا بھی یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا۔

مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی میرے پر بارش کی طرح نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"۔ (حقیقۃ الوحی [illegible])

فریضۂ حج کے لیے مشکلات

پاکستان بنے عرصہ ۱۰ سال ہو رہا ہے - مگر حج جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی میں جو مشکلات مسلمانان پاکستان کو درپیش ہیں ان کی تفصیلات کے لیے ذیل میں ہم جناب مولانا اسماعیل صاحب غزنوی کا مضمون بعینہ تلخیص درج کر رہے ہیں۔ جس سے قارئین کرام کو اندازہ ہوگا کہ ہم کیا چاہتے ہیں اور ارباب اقتدار کس فکر میں ہیں۔ چوہدری ظفر اللہ سابق وزیر خارجہ جن کا قبلۂ مقصود قادیان ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کو مکہ معظمہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی تھی۔ خیال تھا، ان کی رحلت کے بعد آرٹ ثقافت اور کھیلوں نمائش اور دیگر بین الاقوامی دلچسپیوں میں زر مبادلہ صرف کرنے والی مسلمان حکومت حجاج کرام کے لیے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائے گی، مگر ؎

یہ زائران حریم مغرب ہزار رہبر بنیں ہمارے
ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے ناآشنا رہے ہیں (مدیر)

مسئلہ حج کے متعلق حکومت پاکستان کا طرز عمل عوام کیلئے انتہائی پریشانی اور شدید اضطراب کی وجہ بن رہا ہے - اس خالص اسلامی مملکت کے واجب الاحترام رئیس جمہوریہ سے لے کر ادنیٰ حیثیت کے شہری تک اس امر واقعہ سے خوب اچھی طرح آگاہ ہیں کہ جن ارکان خمسہ پر اسلام کی رفیع الشان عمارت استوار ہے۔ ان میں سے ایک حج بھی ہے - اور اپنی نمایاں خصوصیات اور فوق الفوق افادیت کی بنا پر اسے غیر معمولی اہمیت حاصل ہے - لیکن اس کے باوجود صورت حال یہ ہے کہ ارباب اقتدار - اصحاب اختیار، ارکان حکومت اور قائد ملت اس ضمن میں احساس فرض کی ضرورت سے قطعی طور پر بے نیاز ہو چکے ہیں - بے اعتنائی اور لاپرائی کے اس طریق کار نے جو لحظہ بلحظہ رو بہ ترقی ہے۔ عوام میں سخت بددلی پیدا کر دی ہے اور وہ انتہائی مایوسی کے عالم میں یہ محسوس کر رہے ہیں کہ پاکستانی عوام کے لئے حج و زیارت کی سعادت کا حصول رفتہ رفتہ ناممکن ہو رہا ہے اور اس کی وجہ استطاعت کا فقدان نہیں بلکہ خالص اسلامی کہلانے والی حکومت کی حجاج آزار اور اسلام کے بنیادی اصولوں کی عمل میں جان بوجھ کر رکاوٹ ڈالنے کی پالیسی ہے۔

کیا قیام پاکستان کا مقصد یہی تھا ؟

انگریزی امپیریلزم اسلام اور اہل اسلام کا بدترین دشمن ہے۔ مرکز اسلام میں دنیا بھر کے فرزندان توحید کا اجتماع اسے سخت ناپسند ہے اور وہ اسے اپنی ہر مصلحت کے منافی سمجھتا ہے۔ اس نے اپنے دور اقتدار میں مسلمانوں کو عزم حج سے روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش جاری رکھی۔ برطانوی ہندوستان کی حکومت سفر حج پر ناگفتہ بہ پابندیاں عائد کر کے عازمین حج کی حوصلہ شکنی کرتی رہی۔ مگر اس کے باوجود اس مقدس سفر کا راستہ ان رکاوٹوں سے بہت حد تک صاف رہا جنہیں آزاد اور نمائندہ جمہور کہلانے والے مسلمان حکام کی انتظامی مصلحتیں پورے زور کے ساتھ کارفرما رکھ رہی ہیں یا یوں کہیے کہ مسجد الحرام سے روکنے کا جو منصوبہ اللہ کے دشمن ادھورا چھوڑ گئے تھے اس کی تکمیل کا بیڑا خود ہمارے موجودہ فرمانرواؤں نے اٹھا لیا ہے۔ اس یاس انگیز کیفیت کے پیش نظر یہ سوال اس خالص اسلامی مملکت کے ہر شہری کے دل میں خود بخود پیدا ہو رہا ہے کہ یصدون عن سبیل اللہ والمسجد الحرام کا یہ ناپاک منصوبہ قیام پاکستان کے مقاصد میں شامل تھا؟ اور کیا دنیا کے اس گوشے میں مسلمانوں کی یہ حکومت اسی لئے قائم ہوئی تھی ؟

ارباب حکومت کا گناہِ کبیرہ

رمضان کا بابرکت مہینہ حرمین شریفین میں گذارنے کا جذبہ کم و بیش ہر فرزند توحید کے دل میں موجود رہتا ہے - انگریز اپنی انتہائی اسلام دشمنی کے باوجود اس برصغیر کے مسلمانوں کے لئے اس شوق کو پورا کرنے کی سہولت بہم پہنچاتا رہا - دوسری جنگ عظیم کے دوران میں دنیا کے تمام بحری راستے مخدوش ہو گئے - مگر ہندوستان کی برطانی حکومت عازمین حج کے لیے جہازوں کا انتظام کرتی رہی - اگرچہ اس وقت کی پر آشوب صورت حال نے اسے سفر حج کو کنٹرول میں رکھنے پر مجبور کر دیا تھا - تاہم عام توقع یہی تھی کہ امن عالم کے بحال ہوتے ہی کنٹرول کی اضطراری لعنت بالکل ختم ہو جائے گی مگر مطلع صاف ہو جانے کے بعد جب پاکستان قائم ہو گیا اور عنان اقتدار ابنائے وطن کے ہاتھوں میں منتقل ہو گئی تو "خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم" کا مقولہ نمایاں طور پر صادق آتا دکھائی دیا - رمضان شریف حرمین الشریفین میں گذارنے کی سعادت سے پاکستانی مسلمانوں کو بظاہر ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا گیا اور کنٹرول کی زنجیریں اس قدر سخت ہو گئیں کہ ہر سال کئی کئی ہزار مسلمان حج کی سعادت سے محروم رہ جاتے ہیں - صورت حالات خراب سے خراب تر ہو رہی ہے اور جمہور کو اس نیک ارادے سے باز رکھنے کا گناہ کبیرہ ارباب متعلقہ کیلئے مقدر ہو چکا ہے -

ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے

۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء سے آج تک مختلف پارٹیوں اور گروپوں کو تشکیل حکومت کا موقعہ ملا مگر عازمین حج کی راہ سے رکاوٹیں دور کرنے کی موزونیت کا سوال کبھی زیر بحث نہ آیا۔

ان حضرات کو معلوم ہے کہ اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے بھیجے ہوئے رہبر صادق محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ان لوگوں سے انتہائی بیزاری کا اعلان کر چکی ہے جو استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے - اسی طرح حج سے روکنے والوں کو بھی اللہ کا معاند اور دشمن قرار دیا گیا ہے مگر قرارداد مقاصد کی روشنی میں خود کو مالک الملک کا ایجنٹ قرار دینے والے اور کتاب و سنت کو نافذ العمل کرنیکا دعویٰ رکھنے والے اکابر ملت حج کے راستے کو رکاوٹوں سے صاف نہ کر سکے - کنٹرول اور قرعہ اندازی کی لعنت نہ صرف جوں کی توں مسلط رہی بلکہ اسکی شدت میں تو مزید اضافہ بھی ہوتا رہا۔

جمہوریہ اسلامیہ کا پہلا کارنامہ

جوں جوں آٹھ دن کے بعد پاکستان کو جمہوریہ اسلامیہ بنانے کا فیصلہ بھی ہو گیا اور قرارداد مقاصد کا فیصلہ بھی ہو گیا اور قرارداد مقاصد خود بخود حرف غلط کی طرح مٹ گئی - اس شاندار انقلاب کی خوشی میں عوام نے زور و شور کے ساتھ عید منائی اور دل کھول کر مظاہر انبساط کیا - کانسٹی ٹیوشن پر اسلامیہ کا لیبل یا کور کشن سلیپ لگ جانے کے بعد یہ حقیقت [illegible] نہیں رہتی کہ اس مملکت کے ہر شہری کے لیے حج کا ارادہ کرنے [illegible] سہولت بہم پہنچانا حکومت کے فرائض میں شامل ہو چکا ہے، کسی [illegible] کو مسجد الحرام تک پہنچنے کے ارادے سے باز رکھنا اسلامی آئین [illegible] شعار کفر ہے۔ اس اصول کی بنا پر چاہیے تو یہ تھا کہ عازمین حج [illegible] تمام پابندیاں دور ہو جاتیں مگر ہوا یہ کہ معاملہ پہلے سے زیادہ خراب [illegible] اس سال ۱۹۵۸ء میں ۳۷ ہزار سے زائد عازمین حج نے درخواست [illegible] مگر کنٹرول اور قرعہ اندازی کے چکر نے ان میں سے صرف دس ہزار [illegible] اہل قرار دیکر باقی ساڑھے ستائیس ہزار کو مایوسی کے گڑھے میں [illegible] دیا۔ ان دس ہزار کی فہرستیں ابھی مکمل ہونے بھی نہ پائی تھیں کہ [illegible] سے اوپر کی اور چھانٹی کر دی گئی اور عذر یہ تراشا گیا کہ حکومت [illegible] کا انتظام نہیں کر سکتی بعد میں حکومت کا ایک اور اعلان بھی موصول [illegible] میں بتایا گیا ہے کہ چھانٹی شدہ چار ہزار عازمین حج میں سے ۲۲۰۰ [illegible] جہاز کا انتظام ہو رہا ہے۔ اگر یہ انتظام مکمل ہو گیا - جب بھی سترہ [illegible] شدہ درخواستوں کے لئے حکومت کا انتظامی سرچشمہ جوں کا توں [illegible]

حاجیوں کے لیے ردّی جہاز

ان تمام حقائق کی روشنی میں یہ حقیقت صاف نظر آتی ہے [illegible] حکومت کے ارباب کو مسئلہ حج کے ساتھ کوئی دلچسپی قطعی [illegible] وزارت خارجہ نے حاجیوں کے لئے ایک الگ محکمہ قائم کر رکھا ہے۔

مگر اس کا مقصد حاجیوں کو سہولت پہنچانا نہیں بلکہ [illegible] مقدس سفر کو دشوار سے دشوار تر بناتے رہنا ہے - پچھلے سال [illegible] جہازوں کا انتظام ناقص تھا اور حاجی ناگفتہ بہ تکالیف میں مبتلا [illegible] تھے - اس سال معاملہ اس سے بھی زیادہ خراب ہے - اس [illegible] صرف دو جہاز "سفینۂ عرب" اور "رضوانی" مختص ہوئے ہیں جو صرف سست رفتار اور دقیانوسی ہیں بلکہ عہد حاضر کے اکثر [illegible] سامان آسائش سے بھی خالی ہیں چنانچہ سب سے پہلے قافلے کو سفینہ عرب میں جن مصائب سے عہدہ برآ ہونا پڑا ان کی [illegible] منظر عام پر آ چکی ہے ؏ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا؟

تجویز!

ملک فیروز خان نون وزیر خارجہ مملکت خداداد پاکستان جن کو آج سے بیس برس قبل حجاج کرام کے ایک بحری دخانی جہاز "المدینہ" کی رسم افتتاح کا شرف حاصل ہو چکا ہے - وہ اگر بیرونی ملکی پالیسی میں بغداد پیکٹ کی طرح کسی حج پیکٹ کی گنجائش نکال لیں تو کوئی مشکل بات نہیں - یا ان داتا امریکہ کا تعاون حاصل کر لیا جائے - جس سے اقتصادی، مالی، صنعتی اور فوجی امور میں مدد لی جا رہی ہے - اور تجربہ شاہد ہے کہ امریکہ نے بیروت اور دیگر مقامات پر رکے ہوئے چار ہزار عازمین حج کو آٹھ پہر کے اندر اندر عرفات پہنچانے کا اہتمام کر دیا تھا۔

امور حج، اوقاف اور دیگر مذہبی امور کے لئے اگر ایک علیحدہ وزیر باتدبیر کا تقرر کر دیا جائے - تو بہت بہتر اور مفید ثابت ہو سکتا ہے - آج کل وزارت خارجہ کو دنیا کے ممالک میں دیگر امور سے فرصت کم نصیب ہوتی ہوتی ہے - اس لئے بھی حج وغیرہ امور کی خاطر ایک علیحدہ وزارت کا قیام ضروری ہے ۔

جمعیۃ علمائے اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

ناظم مرکزیہ کا تنظیمی دورہ ضلع شیخوپورہ

مولانا عبد القادر صاحب قاسمی ناظم مرکزیہ جمعیۃ علمائے اسلام مغربی پاکستان درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ پر جا رہے ہیں۔ احباب مولانا موصوف سے تعاون کریں۔

تاریخ	دن	مقام	مکتوب الیہ
۱ر	جمعۃ	شیخوپورہ	مولانا سید معین الحق صاحب خطیب
جولائی	المبارک	جامع مسجد شیخوپورہ	و مولانا فخرالدین صاحب
۱ر	"	خانقاہ	مولانا خان محمد صاحب فاضل
جولائی شب	"	ڈوگراں	دیوبند خطیب جامع مسجد خانقاہ ڈوگراں
۲ر	ہفتہ	مانہ والا	مولانا نظام الدین صاحب خطیب
جولائی	—	ضلع شیخوپورہ	جامع مسجد مانہ والا
۱۲ر	بروز	منڈی	مولانا کریم اللہ صاحب خطیب
جولائی	اتوار	وار برٹن	پرانی جامع مسجد وار برٹن
"	شب	ننکانہ صاحب	مولانا عبد الرحمٰن صاحب متصل
جولائی	شب	—	اسٹیشن شہر ننکانہ
۲ر	پیر	شرقپور	مولانا عبد الحمید صاحب
جولائی	"	—	مدرسہ نوریہ شرقپور

(غازی خدا بخش ناظم دفتر مرکزیہ)

شہر لاہور کی تمام جمعیتوں کے نام ناظم مرکزیہ کا فرمان

لاہور میں اس وقت تک تقریباً بیس ۲۰ جمعیتوں کی تشکیل ہو چکی ہے۔ لاہور کے امیر سید عبد الفتاح صاحب نے ہر حلقے کی کارگذاری کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔ ولہٰذا لاہور کی تمام جمعیتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں جمعیۃ کا کام تیز تر کر دیں۔ تاکہ جمعیۃ کے ساتھ وابستگان کی خدمات کا صحیح جائزہ لیا جا سکے۔ (مولانا) عبد الواحد ناظم مرکزیہ لاہور

جمعیۃ العلمائے اسلام لاہور کی سرگرمیاں

حلقہ گوالمنڈی کی جمعیۃ علمائے اسلام کی مجلس شوریٰ اور انصار اسلام (یعنی رضاکاران جمعیۃ علمائے اسلام) کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مولانا سید عبد الفتاح صاحب امیر جمعیۃ علمائے اسلام لاہور نے جمعیۃ علمائے اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اور اراکین جمعیۃ کو موجودہ فتنہ و فساد کے زمانے میں حمایت اسلام اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے پوری تندہی سے جدوجہد کی طرف توجہ دلائی۔ حاضرین نے پوری گرمجوشی سے ہر قسم کے تعاون کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ رضاکاروں کے تعلیمی اور تربیتی سلسلے کا اُسی روز سے بعد نماز عشاء افتتاح کر دیا گیا۔

(ناظم جمعیۃ علمائے اسلام حلقہ گوالمنڈی لاہور)

گوجرانوالہ کی قرارداد

گوجرانوالہ۔ عید الاضحیٰ کے عظیم الشان اجتماع میں حضرت مولانا عبد الواحد صاحب خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ نے غلہ کی شدید گرانی کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کروائی اور حکومت سے غرباء کی ضروریات سے تغافل برت کر کمیونزم کے لیے راستہ صاف نہ کرے۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلمائے اسلام گوجرانوالہ)

تشکیل جمعیۃ علمائے اسلام پسرور ضلع سیالکوٹ

امیر: مولانا بشیر احمد صاحب

نائب امیر: حافظ محمد اللہ صاحب خطیب نوشہرہ ٹگے

ناظم: سیٹھ محمد بشیر صاحب آڑھتی غلہ منڈی

خزانچی: صوفی بشیر احمد صاحب قادری دوکاندار

جمہوری روایات کا خون

ہم نے اخبارات میں مجلس احرار اسلام پر پابندی کی خبر نہایت رنج و افسوس سے پڑھی۔ حالانکہ ملک کی ایسی جماعتوں سے جن کا طرز عمل نہ صرف ملک و ملت کے خلاف ہے بلکہ ان کی وفاداری تک مشتبہ ہے نہ صرف تغافل برتا جا رہا ہے۔ بلکہ ان کی سرپرستی کی جا رہی ہے۔ مجلس احرار جس کی تاریخ کشمیر اور اہل کشمیر کے لئے بڑی سے بڑی قربانیوں کی حامل ہے۔ اس پر عین اس وقت پابندی لگانا جبکہ مسئلہ کشمیر انتہائی نازک مرحلہ پر پہنچ چکا ہے، انتہائی غیر دانشمندانہ اور جمہوریت کش اقدام ہے۔ اس لئے ہم مرکزی حکومت کو اس حکم پر نظر ثانی کیلئے توجہ دلاتے ہیں۔

(ابو عبید اللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام آزاد پونچھ کشمیر)

جمعیۃ علمائے اسلام ہشت نگر

قرآنی دستور سے ہی ملک میں امیر غریب برابر کئے جا سکتے ہیں

تنگی۔ ۳ر جولائی کل بمقام زیم سلقہ میرہ تحصیل چارسدہ میں جمعیۃ علمائے اسلام ہشت نگر و میرہ کا ایک اجتماع زیر صدارت مولانا آفتاب الدین صاحب صدر جمعیۃ علمائے اسلام حلقہ میرہ منعقد ہوا۔ اجتماع میں تنظیمی امور پر غور و خوض کیا گیا۔ اس موقع پر عوام کے علاوہ علاقے کے کافی با اثر علماء بھی جمعیۃ میں شامل ہو گئے۔ خصوصی اجتماع کے بعد ایک پبلک جلسہ میں صاحبزادہ عبد الباری صاحب فاضل دیوبند سکرٹری جمعیۃ علمائے اسلام سرحد نے عوام سے خطاب کیا موصوف نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اور کہا۔ تمام جماعتوں میں جمعیۃ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو ملک میں ذاتی یا جماعتی اقتدار کی بجائے قرآنی اقتدار کی خواہشمند ہے۔ آپ نے کہا قرآنی دستور کے ماتحت ملک کے تمام وسائل و ذرائع میں غریب بھی سرمایہ داروں کی طرح برابر کے شریک ہیں۔ آپ نے کہا۔ اگر آپ نے متفق ہو کر ملک میں اسلامی دستور کے قیام کیلئے جدوجہد جاری رکھی تو آپ یقین رکھئے۔ کہ اس میں آپ کے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اسلام میں ایک شہری کا بھوکا رہنا بھی مذہبی طور پر سخت جرم ہے۔

جلسہ میں شمالی ہشت نگر کے صدر مولانا عبید اللہ صاحب تنگی نے بھی جمعیت کی اہمیت اور وقت کی نزاکت پر تقریریں کیں جلسہ میں مولانا حکیم حبیب اللہ صاحب، و مولانا راحت اللہ صاحب تنگی و ناظم نسیم گل کے علاوہ سینکڑوں علماء شریک تھے۔

جمعیۃ علمائے اسلام محمود کوٹ ضلع مظفر گڈھ

امیر: مولانا غلام مرتضےٰ صاحب

ناظم اعلیٰ: مولانا حکیم عبد الحق صاحب۔ محمود کوٹ ضلع مظفر گڈھ

سالار رضاکاران: جناب عبد الغنی صاحب

جمعیۃ علمائے اسلام خان گڑھ ضلع مظفر گڈھ

امیر: حاجی خیر دین صاحب میونسپل کمشنر خان گڈھ

ناظم اعلیٰ۔ مولانا عبد اللہ صاحب

نائب ناظم: عبد الحنان صاحب

خازن: حاجی غلام محمد صاحب

سالار: محمد یامین صاحب

جمعیۃ علمائے اسلام منٹگمری

ضلع بھر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ مسلسل رہتا ہی ہے۔ اور سیفٹی ایکٹ کا اجراء بھی .... ہمارے تبلیغی اجلاس پر بھی پابندیاں اور علمائے حقانی کی آمد و تقاریر پر سیفٹی زیادتیاں اور اس کے مقابلہ پر عیسائیوں مرزائیوں۔ نیز ابیوں۔ پرویزیوں، کو کھلی چھٹی ہے۔ خود جامعہ رشیدیہ کے سالانہ اجلاس سے لیکر جمعیۃ علمائے اسلام اور مجلس ختم نبوت کے اجتماعات میں آنے والے علماء و رہنمایان پر پابندیاں آئے دن کا ضابطہ سا بن گیا ہے۔

اجتماع عید پر ۱۲ر جولائی کو جمعیۃ علمائے اسلام کی ہدایات کے مطابق اجلاس منعقد ہوئے۔ ضلع منٹگمری بھر میں بالخصوص جامعہ رشیدیہ اور جامعہ عیدگاہ اوکاڑہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:-

۱- الجزائر کے حریت پسند مجاہدوں کے متعلق ....

۲- ضروریات زندگی بالخصوص گندم کی گرانی پر ......

۳- جامعہ رشیدیہ کی عمارات جو ۱۹۵۳ء کی تحریک میں ضبط ہوئی تھیں ان کی بازیابی کے متعلق ......،

چیف ایڈیٹر "ترجمان اسلام" مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شفایاب ہو گئے!

مولانا غلام غوث صاحب جہاد کانفرنس ملتان سے ۲ر جولائی ۱۹۵۸ء کو لاہور پہنچے تو بخار میں مبتلا ہو گئے۔ بخار میعادی تھا۔ پورے آٹھویں دن ٹوٹا۔

چونکہ آپ نے اس اثناء میں کام جاری رکھا اس لئے کمزوری بڑھ گئی۔ اب بخار تو نہیں ہے لیکن نقاہت پوری ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

دنیا بھر کی خبریں

نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری

۔۔ ۶ر جولائی۔ ہندوستان کے آبپاشی کے وزیر مسٹر ایس۔ کے ۔۔ نے ایک انٹرویو میں بتایا۔ کہ اگر ضروری ہوا تو نہری پانی کا تنازعہ ۔۔نے کے لئے ہندوستان ثالثی کی تجویز بھی منظور کرلے گا۔ ۔۔ نے کہا کہ ہندوستان اب نہری پانی کا مسئلہ حل کرنے میں ۔۔ وقت ضائع نہیں کرے گا۔ راجھستان اور مشرقی پنجاب کو ۔۔ ہے ترقی دینے کے دریاؤں کا رُخ موڑنا ضروری ہے۔

کسی برہمن نے کہا ہے کہ "وہ" سال اچھا ہے

۔۔ راولپنڈی ۶ر جولائی۔ حکومت کے مشیر امور کشمیر مسٹر دین محمد ۔۔ کہ یہ باور کرنے کے لیے ٹھوس وجوہ موجود ہیں۔ کہ مسئلہ ۔۔ ۱۹۵۸ء کے اواخر تک حل ہو جائے گا۔

محبوبۂ برطانیہ کی رقیب نوازیاں

۔۔ نئی دہلی ۶ر جولائی۔ لندن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق برطانیہ ۔۔ ہندوستان کو دس کروڑ پونڈ (تقریباً ایک ارب ۳۳ کروڑ روپے) ۔۔ المعیاد قرضے کی بنیاد پر دینے کے لئے آمادہ ہے۔ مجموعی ۔۔ پر برطانیہ ہندوستان کو پنج سالہ منصوبے کے لئے سات ۔۔ روپے کے غیر ملکی زرمبادلہ کی ضرورت پوری کرنے کے لئے پہلے ۔۔ پر ایک ارب ساٹھ کروڑ روپے کا قرضہ دے گا۔ اس ۔۔ فع قرضے کو پنڈت نہرو کے دورہ لندن کا سود مند نتیجہ قرار ۔۔ جا سکتا ہے۔

۔۔رت بائی کے نئے نکاح کے منصوبے اور دیرینہ سال خاوند کی بے بسی

لاہور ۷ر جولائی۔ موثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر ۔۔ صاحب نے مغربی پاکستان اسمبلی کی ری پبلکن پارٹی کی قیادت ۔۔ کرکے اپنے ۵۱ سالہ ساتھی سردار عبدالرشید کو رسمی طور ۔۔ ۔۔رت دی ہے۔ کہ وہ ان سے لاہور میں ملاقات کریں۔

ارض مقدس کی سلامتی خطرہ میں

۔۔ن ۷ر جولائی۔ جمعہ کی رات کو ممتاز عازمین حج کے اجتماع سے ۔۔ کرتے ہوئے شاہ سعود نے کہا تھا۔ کہ وہ دوسری عرب ۔۔متوں کے ساتھ مل کر اس خطرہ کو دور کرنے کی کوشش کریں ۔۔ جو مصر پر اسرائیلی حملہ کے بعد ارض مقدس کے لیے پیدا ہو ۔۔ ہے۔ شاہ سعود نے الزام لگایا۔ کہ اسرائیلیوں نے جنگی جہاز ۔۔ عقبہ میں تعینات کر دیے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اگر یہ مسئلہ پُرامن طریقے سے حل نہ ہوا تو ۔۔ دوسری حکومتوں سے کہیں گے۔ کہ وہ ارض مقدس کو اسرائیلی ۔۔ سے محفوظ رکھنے کے لئے ان کی امداد کریں۔ انہوں نے ۔۔ یہ کہا۔ کہ خلیج عقبہ حاجیوں کے لیے ایک اہم آبی شاہ راہ ہے ۔۔ اسے ہر قسم کے خطرہ سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

جمہوریت کا صحیح مفہوم

کراچی ۸ر جولائی۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے ۔۔ الاضحیٰ کے موقع پر عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ

کا قلع قمع کر دیں۔ بدقسمتی سے جن جن لوگوں کے ہاتھوں میں حکومت گئی ہے۔ وہ عوام کی امیدوں کو پورا نہیں کر سکے ہیں۔ نوکر شاہی طاقتوں اور جمہوریت کی روح کے درمیان تصادم ابھی تک ہے۔ حکومت آپ کی ہے۔ آپ حکومت کے نہیں آپ کا اپنے ملک۔ اپنے آئین اور اپنے حقوق کی خود حفاظت کرنی چاہیئے۔

"لیگ" کے تین امیدوار

حیدرآباد ۸ر جولائی۔ اگرچہ پاکستان میں پہلے سے ہی مسلم لیگ نام کی دو جماعتیں ہیں۔ ایک علامہ مشرقی والی مسلم لیگ اور دوسری سردار نشتر والی۔ لیکن اب حیدرآباد میں ایک اور تیسری مسلم لیگ معرض وجود میں آگئی ہے۔ اس کے بانی ایک پرانے لیگی۔ مولانا قیوم کانپوری ہیں۔ نشتر مسلم لیگ کے مقامی راہنما قاضی اکبر ہیں۔ اور ان دونوں میں آج کل خوب لے دے ہو رہی ہے۔ ایک نہ ایک جماعت کا روزانہ جلسہ عام ہوتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو چور۔ بے ایمان۔ بلیک مارکیٹر اور دیگر الزامات سے نوازتے ہیں۔

لڑا دو ممولے کو شہباز سے!

قاہرہ ۸ر جولائی۔ مصر نے روس اور چیکوسلاویکیہ سے جو تین آبدوزیں خریدی ہیں۔ ان کا رکھ رکھاؤ مصری افسر کرتے ہیں اور ان کا تمام عملہ مصری ہے۔ یہ انکشاف مصر کے امیر البحر سلیمان عزت نے مصری بحریہ کے کیڈٹوں کی پاسنگ آؤٹ پریڈ پر اسکندریہ میں۔ کیا۔ انہوں نے کہا مصری بحریہ میں اس اضافہ کے بعد اس کی قوت بڑھ گئی ہے۔ اور اب مصری بندرگاہوں اور مصری سمندر کی ناکہ بندی کرتے ہوئے دشمن کو بہت پہلے اس مسئلہ پر سوچنا پڑے گا۔

۴۹ ویں اسماعیلی امام

جنیوا ۱۳ر جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ آغا خان مرحوم کے سب سے بڑے پڑپوتے شہزادہ کریم کو اسماعیلی فرقے کا ۴۹ ویں امام نامزد کیا گیا ہے۔ شہزادہ کریم شہزادہ علی خاں کی پہلی بیوی کے بطن سے ہیں۔ شہزادہ کریم کے متعلق آغا خان کی وصیت کے انکشاف نے سب کو حیرت زدہ کر دیا ہے۔ بیس سالہ شہزادہ کریم آغا خاں چہارم کے لقب سے پکارے جائیں گے۔ شہزادہ علی خاں اس وصیت سے سخت دل شکستہ ہیں۔

مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

الجیرس ۱۳ر جولائی۔ الجزائری محبان وطن نے فرانسیسوں کے خلاف الجزائر بھر میں چھاپہ مار جنگ شروع کر دی ہے۔ مواصلات کا سلسلہ منقطع کرنے۔ ریل کی پٹریاں اڑانے۔ سرنگیں بچھانے میں اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ رائٹر کی اطلاع کے مطابق اس وقت ۲۵ ہزار قوم پرست فرانس کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔

خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

کراچی ۱۳ر جولائی۔ مغربی پاکستان اور کراچی میں قریباً دو لاکھ کنبے نئے گھروں میں ابھی تک آباد نہیں ہو سکے حالانکہ انہیں

کے مطابق ان بے گھر افراد کو مکان مہیا کرنے کا مسئلہ حل کرنے پر حکومت کو پچاس کروڑ روپیہ صرف کرنا پڑے گا۔

اپنے گھر سے کوئی نکلے بھی تو اب کیا نکلے!

واشنگٹن ۱۳ر جولائی۔ صدر آئزن ہاور اور وزیراعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے ایک مشترکہ اعلان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وزیراعظم پاکستان نے کشمیر اور نہری پانی کے تنازعات کو اقوام متحدہ کے فیصلوں اور بین الاقوامی قانون کے مطابق پرامن طور پر حل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ صدر نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ یہ علاقائی تنازعات اقوام متحدہ کے اصولوں کے مطابق تیزی سے منصفانہ اور مستقل بنیادوں پر طے ہو جائیں گے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ سیٹو۔ معاہدہ بغداد اور پاکستان اور امریکہ کے درمیان باہمی دفاعی معاہدہ کے ذریعے کمیونسٹ جارحیت کو روکنے میں بڑی مدد ملی ہے۔

۲۱ افراد شدید مجروح ۸ کی حالت نازک

حافظ آباد ۱۴ر جولائی۔ جلال پور جٹاں سے دو میل دور ایک ٹرک الٹ جانے سے جس پر برف لدی ہوئی تھی ۲۱ افراد شدید زخمی ہوئے۔ آٹھ زخمیوں کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ ڈرائیور کی کمر کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ یہ سب افراد ٹرک پر سوار تھے۔

لاہور کے ہزاروں شہری انفلوئنزا میں مبتلا

لاہور ۱۴ر جولائی۔ آج کل پرائیویٹ ڈاکٹروں کے پاس زیر علاج مریضوں میں تقریباً ۲۵ فیصدی مریض شدید نزلہ یا انفلوئنزا میں مبتلا ہیں۔ متعدد ایسے گھرانے ہیں جہاں پورا خاندان انفلوئنزا کا شکار ہے۔

مجرمانہ حملہ اور چار سالہ معصوم بچی کی المناک موت

لاہور ۱۴ر جولائی۔ چار سال کی ایک لڑکی ارشاد بی بی کے قتل کے ملزم محمد رفیق نے (جس نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے) لاہور کے ایک مجسٹریٹ شیخ آفتاب احمد کے روبرو مبینہ طور پر اپنے جرم کا اقبال کر لیا ہے۔ اس سے قبل پولیس نے ملزم کی نشاندہی پر اس کے گھر سے خون آلود کپڑے۔ متوفیہ کا دوپٹہ اور دیگر چند چیزیں ملزم کے مکان سے برآمد کی ہیں۔

بیوی اور ساس کو قتل کر دیا

لائل پور ۱۴ر جولائی۔ غلام محمد آباد میں ایک شخص مشتاق احمد نے اپنی بیوی کو گھر واپس نہ جانے پر مشتعل ہو کر قتل کر دیا ہے۔ ملزم کی ساس اپنی بیٹی کو بچانے کی کوشش میں ماری گئی۔ چند راہگیروں نے ملزم کو پکڑ لیا۔ پولیس نے اس کے قبضہ سے خون آلود چاقو برآمد کر لیا ہے۔

ملتان میں شدید گرمی

ملتان ۱۴ر جولائی۔ ملتان شدید گرمی کی لپیٹ میں آگیا ہے۔ گھاس منڈی میں ایک نوجوان لُو لگنے سے ہلاک ہو گیا۔ گرمی کی شدت سے کئی اشخاص بے ہوش ہو گئے۔ اور درجن بھر مویشی

جلد ۱ | ۲۴، ۲۸ صفر المظفر ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹، ۲۳ ستمبر ۱۹۵۷ء موافق ۴، ۸ اسوج ۲۰۱۴ بکرم | شمارہ ۲۶، ۲۷

متفرق خبریں

فوجی تیاری | وزیر اعظم جناب سہروردی نے انکشاف کیا ہے۔ کہ ہندوستان گذشتہ چند دنوں میں نوے کروڑ روپے کا بھاری اسلحہ غیر ممالک سے خرید چکا ہے۔ ان میں ٹینک ایکڑ بند گاڑیاں اور معتدہ ولڑاکا طیارے شامل ہیں۔ ہندوستان کے وزیر اعظم ایک طرف تو دوسرے ممالک کو اسلحہ اور فوج میں کمی کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ اور خود دوسری طرف بھاری اسلحہ جمع کر رہے ہیں۔ اور فوجی طاقت بڑھا رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہندوستان کی یہ فوجی تیاریاں صرف پاکستان کے خلاف ہو سکتی ہیں۔ اس لیے تمام محبان پاکستان سے میری اپیل ہے کہ وہ اپنے اختلافات ختم کر کے متحد ہو جائیں۔ خدا کرے کہ متحد ہو جائیں ورنہ قرآن کا فیصلہ ہے

جھگڑا نہ کرو۔ بس تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

پاکستان عوام کے لئے | وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان سردار عبدالرشید نے کہا کہ پاکستان ان مٹھی بھر لوگوں کے لئے معرض وجود میں نہیں آیا۔ جو دس برس تک مسند اقتدار پر فائز رہے ہیں۔ بلکہ عام لوگوں کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ بالکل درست ہے لہذا انتخابات جلد کرانے چاہئیں "تاکہ عوام کے نمائندے برسر اقتدار آئیں۔

ایک یونٹ ختم | مغربی پاکستان اسمبلی نے بہت بھاری اکثریت سے مغربی پاکستان کی وحدت کو ختم کرنے کے متعلق نیشنل عوامی پارٹی کی قرارداد منظور کر لی۔ مغربی پاکستان کی وحدت کو ختم کرنے کے حق میں ۱۷۰ ووٹ پڑے اور اس قرارداد کی مخالفت صرف ۱۳ ممبروں نے کی۔ مسلم لیگ کے ممبر غیر جانبدار رہے۔ اس قرارداد میں کہا گیا ہے "یہ مجلس حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ قومی مجلس کو مجلس ہذا کے اس نقطۂ نگاہ سے آگاہ کیا جائے۔ کہ موجودہ صوبے مغربی پاکستان کو دوبارہ ایک ایسے ذیلی وفاق کے طور پر تشکیل

پاکستان کے وزیر خارجہ ملک فیروز خان نون نے بیان دیا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ جو قدم ہم نے اٹھایا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ کیونکہ یہ اقدام ملک کی رائے عامہ کے مطابق ہے اور ری پبلیکن پارٹی کے بیشتر ارکان کے نظریہ کے ہم آہنگ ہے اگر ری پبلیکن پارٹی اس قرارداد کی حمایت نہ کرتی تو چھوٹے صوبوں کے ارکان پارٹی سے علیحدہ ہو جاتے۔

۲۵ ہزار من گندم | بہاولپور ڈویژن میں اس سال اب تک ۲۵ ہزار من گندم جمع کی جا چکی ہے۔ جس میں سے تقریباً ۱۶ ہزار من گندم مختلف علاقوں میں بڑے بڑے زمینداروں کے خفیہ گوداموں پر چھاپے مار کر حاصل کی گئی ہے۔ گندم کو جمع کر کے چھپا کر رکھنا کہ آخر مہنگے بھاؤ بیچیں گے۔ یہ گناہ ہے۔ خداوند تعالیٰ اس گناہ سے بچائے۔

خداوند

مانسہرہ | ضلع ہزارہ کی با اعتبار آبادی و وسعت سب سے بڑی تحصیل ہے۔ شہر مانسہرہ تعلیمی و تجارتی لحاظ سے ایک بڑا مرکز ہے۔ ہر مکتب خیال کے لوگ یہاں رہتے ہیں۔ مذہب و سیاست کے علم برداروں کا گہوارہ ہے۔ عرصہ سے مقامی علماء کرام میں فروعی اختلافات چلے آ رہے تھے جن کی وجہ سے عوام خصوصاً مغربیت زدہ لوگوں کی نگاہوں میں علماء کی چنداں وقعت نہ تھی۔ جو کہ ہر لحاظ سے سلیم الفطرت لوگوں کی دل آزاری کا باعث تھے۔

چنانچہ:۔

حضرت مولانا ابوالفیض صاحبزادہ محمد امیر خسرو صاحب اشعری فاضل دیوبند سجادہ نشین دربار قدسیہ قدلوائی شریف نے نزاکت وتقاضائے وقت کے پیش نظر خداداد فراست و ذکاوت سے کام لیتے ہوئے۔ ہر مکتب خیال کے علماء کرام کو اپنی تحقیر کے اسباب پر یکجا سوچنے، صحیح طور پر خدمت اسلام بجا لانے

جامع مسجد کنگڑ مانسہرہ میں مدعو کیا۔ اس اجتماع میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی۔ (۱) قاضی عبدالحق صاحب (۲) مولوی عبداللطیف صاحب (۳) مولانا محمد ہلال صاحب (۴) مولانا محمد حبیب الرحمان صاحب عباسی (۵) مولانا محمد افضال الحق صاحب (۶) مولوی غلام نبی صاحب (۷) امام مسجد محلہ ٹلیاں (۸) مولوی عبدالمالک صاحب امام مسجد لوہار بانڈہ (۹) مولوی عبدالحنان صاحب امام مسجد محلہ ڈب۔

یہ پہلا مقدس اجتماع مندرجہ بالا خواص پر مشتمل تھا داعی الی الخیر حضرت مولانا ابوالفیض صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دیتے ہوئے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد

معزز حضرات علماء و احباب! میں نے آپ کو یہاں جمع ہونے کی اس واسطے تکلیف دی ہے۔ کہ مقامی علماء کرام میں فروعی مسائل کے بارہ میں اتفاق و اتحاد کا قطعی فقدان ہے۔ جو عوام الناس کے لیے تذبذب اور اضطراب کا باعث ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ دین اسلام سے ناآشنا اغیار کو تضحیک کا موقعہ بھی یہی نااتفاقی بہم پہنچاتی ہے۔ اس واسطے میں نے ضروری سمجھا کہ ہم ہردو (دیوبندی و بریلوی خیال کے علماء) یکجا بیٹھ کر سوچیں اور آپس میں طے کریں۔ کہ آئندہ کے لئے کبھی بھی فروعی مسائل میں بغیر آپس کے اجتماعی مشورہ کے کوئی صاحب انفرادی رائے دے کر تذلیل دین کا باعث نہیں بنے گا۔ رویت ہلال اور دیگر تقاریب دینیہ کے بارہ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے متفقہ رائے صادر فرما کر عند اللہ وعند الناس بری الذمہ ہونے کی کوشش کریں گے۔ بلکہ یوں کہیے۔ کہ فروعی مسائل کو یکسر بالائے طاق رکھتے ہوئے اصول دین کی استواری میں خلوص دل سے کام کریں گے۔

صدر گرامی قدر و شرکائے مجلس کی متفقہ رائے سے (قبل از اختتام شوریٰ) طے پایا کہ مانسہرہ وملحقہ محلہ جات میں ہفتہ میں ایک بار مختلف مساجد میں ہر مکتب خیال کے علماء کرام اکٹھے ہو کر مسائل حاضرہ کے علاوہ ضروری مسائل دینیہ کی عوام میں تبلیغ بھی کریں گے۔ "تاکہ عوام کو ان کے عملی اقدامات پر عمل پیرا ہونے میں کوئی مشکل باقی نہ رہے اور ان کے اتفاق و اتحاد باہمی سے مکمل استفادہ کر سکیں۔

اسلامی جہاد

خطبہ صدارت
جہاد کانفرنس ملتان

گذشتہ سے پیوستہ

اثر خامہ جناب حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی،

(۲) انسانی حیات کے معمولی دشمن جس کی مضرت زیادہ سے زیادہ جسم کی حد تک محدود رہتی ہے۔ روح اور اُخروی حیات تک اسکی رسائی نہیں ہوتی جیسے ٹڈی دل کہ اس کا نقصان صرف فصلوں کی تباہی تک محدود ہے۔ یا ملیریا کے جراثیم کہ ان کا نقصان جسمانی صحت بگاڑ دینے تک محدود ہے۔ پھر بھی ان موذیوں کی ضرر رسانی سے تحفظ کی خاطر ان کو ہلاک کر دینا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ اور منظم حکومت میں ان کی ہلاکت کے لئے باقاعدہ محکمے موجود ہیں۔ اور اس کاروائی کے استحسان اور فائدہ مندی میں شبہ تک نہیں کیا جاتا۔ بلکہ یہ نوع انسان کی بہترین خدمت سمجھی جاتی ہے۔ تو کیا اہل باطل وکفر اور حامیان ظلم وفساد کا غلبہ واقتدار و ایمان مال وجان معاش ومعاد کے لئے تباہ کن نہیں۔ اگر ہے تو پھر ان کے ساتھ جہاد کرنے کو کیوں معیوب سمجھا جاتا ہے جہاد کی مشروعیت سے مقصود ان تباہیوں اور فتنوں کا انسداد ہے۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ۔

ایسے عناصر کے برخلاف جہاد کرنے سے غفلت برتنا فتن اور فسادات کو دعوت دینا ہے۔ اِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ۔ یہی وہ فرق مقصد ہے۔ جس کی وجہ سے عام جنگ تخریبی عمل اور جہاد تعمیری کارنامہ ہے ؎

جنگ شاہان جہان غارتگری است
جنگ مومن سنت پیغمبری است

(۳) یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں جنگ موجود ہے۔ اور سب جانتے ہیں کہ جنگ میں مال وجان کا کافی نقصان ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی جنگ لڑی جاتی ہے اور بڑے بڑے مدبر اور سیاستدان اس میں شریک ہوتے ہیں۔ اگر ان لڑائیوں کا مقصد دریافت کیا جائے تو بات کی پچ کے سوا اور کوئی چیز نہیں ملے گی۔ کیونکہ دو متحارب سلطنتیں جب لڑتی ہیں تو قبل از جنگ ان میں کسی معاملہ کی نسبت اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً مصر اور فرانس، برطانیہ کی گذشتہ جنگ میں پہلے نہر سویز کے معاملے میں اُن کے درمیان اختلاف پیدا ہوا۔ جو بات ایک فریق کہتا ہے۔ دوسرا اس کو نہیں مانتا تھا۔ اس لئے کو دُ التکون کلمۃُ ھی العلیا کہ اس کی بات کو غلبہ ہو۔ تو کیا جہاد کرنا اس غرض کے لئے درست نہیں۔ لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا کہ خالق کائنات کی بات کو غلبہ حاصل ہو۔ بلکہ اللہ کی بات کے غلبہ کے لئے لڑنا اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ اس لئے کہ فریق جنگ کی بات کو اگر غلبہ حاصل ہو تو اس میں صرف اس فریق کا فائدہ ہے اور دوسرے فریق کا نقصان ہے۔ اور خالق کائنات کی بات کو غلبہ حاصل ہو تو تمام نوع انسان کا یکساں فائدہ ہے۔

صرف وہ قوم ہوتی ہے جو موت سے نہ ڈرے۔ بلکہ موت اس کی نظر میں محبوب ہو۔ موت سے ڈرنا اس لئے ہوتا ہے۔ کہ موت کے بعد انسان کو حیاۃ دنیا اور اس کے فوائد سے محروم ہونا پڑتا ہے۔ اس کے باوجود دنیاوی جنگوں میں جو قومیں بہادرانہ لڑتی ہیں وہ صرف اس لئے کہ اگر وہ مر بھی جائیں تو خود اس کو اگرچہ دنیوی زندگی اور اس کے ساز وسامان سے محرومی ہوتی ہے۔ لیکن اس کی قوم کے زندہ افراد کو دنیوی فائدے زیادہ سے زیادہ حاصل ہوں گے۔ لیکن جہاد کرنے میں اگر مجاہد شہید ہو تو پوری مسلمان قوم کو زیادہ سے زیادہ فوائد دین ودنیا بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور خود مجاہد شہید کو بھی حیات فانی کے بدلے میں حیات ابدی کی وہ بہترین قسم موت کے متصل حاصل ہوتی ہے۔ جو فانی حیات دنیوی کی لاکھوں زندگیوں سے بہتر ہے۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ۔ شہیدان راہ حق کو مردہ مت سمجھو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں کھاتے پیتے ہیں اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی وجہ سے فرحان اور شادان رہتے ہیں۔ جہاد اعلیٰ ترین زندگی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اور اس جہاد کی برکت تھی جس نے ایک بے سروسامان قوم کو وہ مقام بخشا کہ اس نے پوری دنیا کی بساط الٹ دی۔ اور مراکش سے لے کر کاشغر تک کی طاغوتی قوتوں کو کچل کر رکھ دیا ؎

جو دیکھی ہسٹری اس بات پر کامل یقین آیا
جسے مرنا نہیں آیا اسے جینا نہیں آیا،

عاشقی توحید را بر دل زدن
وآنگہے خود را بہر مشکل زدن

بملک جم ندہم مصرعۂ نظیری را
کسے کہ کشتہ نشد از قبیلۂ ما نیست

جہاد فی سبیل اللہ کا شرعی مقام

جہاد فی سبیل اللہ کا عمل بھی عظیم ہے۔ کہ جان ومال کو قربان کر دینا ہے اور اس کا مقصد بھی عظیم ہے کہ تمام نوع انسان کے مفاد اور دین کی سربلندی کے لئے جان کی قربانی دیتی ہے۔

(۱) اس لئے خالق عالم کے نزدیک شہادت فی سبیل اللہ کا بدلہ اور عوض بھی بہت بڑا ہے۔ سورۃ آل عمران۔ بل احیاءٌ عند ربھم یرزقون کے خداوندی اعلان میں شہیدان راہ حق وجان نثاران ملک وملت کی موت کی تردید اور حیات ابدی پانے کا ثبوت موجود ہے۔

(۲) حضور کا ارشاد ہے۔ کہ جہاد کے ایک صبح یا شام کا ثواب اور عوض دنیا ومافیہا سے قیمت میں زیادہ ہے۔ اخرجہ مسلم والنسائی عن سہل ابن سعد۔

(۳) حضور کا ارشاد ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر مارا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں۔ بخاری ومسلم۔ عن ابی ہریرۃ۔ حضور جیسے جامع الکمالات ہستی کی تمنائے شہادت بتلاتی ہے کہ پیغمبر کی نگاہ میں شہادت کا مقام کیا ہے۔

(۴) جس کو جہاد کی تیاری میں موت آئے۔ وہ قبر کے عذاب سے محفوظ ہوگا۔ اور اس کے عمل کا ثواب قیامت تک بڑھتا چلا جائے گا۔ مسلم عن سلمان الفارسی۔

ترک جہاد اپنی تباہی کو دعوت دینا ہے

ترک جہاد دین ودنیا کی بربادی کا سبب ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ

میں اس آیت کی تفسیر ارشاد فرمائی۔ کہ اسلام کو جب غلبہ حاصل ہوا تو ہم نے کہا کہ اب ہم کچھ وقت کے لئے جہاد کو چھوڑ کر اپنا دنیوی، کاروبار درست کر لیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ترک جہاد ہر حال میں اپنی ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔ احکام القرآن للجصاص ج ۱ صفحہ ۳۰۸

جہاد ہی مسلمانوں کے متحد ہوجانیکا ذریعہ ہے

اتحاد جو تمام کامرانیوں کی جڑ ہے۔ اس کا واحد ذریعہ بھی جہاد ہے۔ مسلمان جب تک مصروف جہاد رہے متحد رہے۔ جب جہاد میں کمی کی ان میں اختلاف پیدا ہونے لگا۔ فاروق اعظم سے ایک مرتبہ سوال ہوا۔ کہ جو مسلمان مسلسل جہاد میں مصروف ہیں آپ ان کو کچھ آرام کرنے کا بھی موقع دیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر ان کو دشمنوں سے نہ لڑایا جائے تو پھر آپس میں لڑیں گے۔

ہمارے ارباب اقتدار چونکہ فارغ ہیں۔ اس لئے دس سال سے مسلسل ہم ان کی آپس میں لڑائی کا تماشا دیکھ رہے ہیں۔ گویا یہ حضرات خانہ جنگی کے مجاہد اور غازی ہیں۔

قرآن سے بھی اشارۃً فاروق اعظم کے مقولہ کی تصدیق ہوتی ہے

هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (انفال)

ترجمہ:۔ خدا وہ ذات ہے جس نے جہاد میں تمہاری مدد کی اور مسلمانوں کے دلوں میں محبت باہمی اور اتفاق پیدا کیا۔ اگر آپ زمین کی ساری دولت خرچ کر ڈالتے تو ان میں اتفاق پیدا نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان میں اتفاق پیدا کیا۔ بے شک وہ غالب اور صاحب حکمت ہے۔ جہاد اور مسلمانوں کے اتفاق کا تذکرہ اس انداز سے کیا گیا ہے جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ جہاد ذریعہ اتفاق ہے۔ دو وجہ سے ایک یہ کہ اتفاق اور اختلاف کی باگ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جو قوم راہ خدا میں جہاد کرے گی اور جانی مالی قربانی دے گی۔ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا۔ اور ان میں اتفاق پیدا کرے گا۔ اور ترک جہاد کی صورت میں ناراض ہو کر ان میں اختلاف پیدا کرے گا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جہاد ایک ایسا عمل ہے جس میں اتحاد کی ضرورت ہے اور یہ عمل ہے بھی خالص اللہ کے لئے۔ اس لئے حکمت خداوندی کا تقاضا یہ ہے کہ مجاہد قوم کو متحد رکھے۔ لفظ حکیم میں بھی یہی اشارہ ہے۔ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ ... عَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ترجمہ:۔ تیار کرتے رہو۔ دشمنوں کی جنگ کے لئے جو بھی طاقت تم سے بن پڑے۔ اور پلے ہوئے گھوڑوں کو تاکہ اس سے دھاک بیٹھے اللہ اور تمہارے مشرک دشمنوں پر اور دوسرے دشمنوں پر ان کے سوا جن کو تم نہیں جانتے۔ اللہ ان کو جانتا ہے۔ اور جو کچھ کرو گے راہ خدا میں وہ پورا ملے گا۔ اور تمہارا حق نہ رہ جائے گا۔ جنگی قوت میں مسلمانوں اور اسلام کی حیات ہے اور جنگی ناطاقتی کی کمزوری میں دونوں کی موت ؎

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

افسوس کہ جن عیسائیوں کو انجیل میں یہ حکم دیا گیا تھا۔ کہ اگر کوئی

ترجمانِ اسلام
مدیر اعلیٰ غلام غوث ہزاروی
مورخہ ۲۴ ستمبر ۵۷ء

محلاتی سیاست کا انجام

تازیانہ عبرت

کچھ عرصہ قبل مغربی پاکستان کے صوبجات کو توڑ کر ون یونٹ بنا دیا گیا۔ آج اس کے ... ہمارے قومی نمایندوں کی اکثریت متفق ہو گئی یہ غیر جمہوری حرکات اور محلاتی سیاست کا انجام ہے۔ کسی نے محلاتی سیاست کی اصطلاح بہت ہی مناسب و موزوں تجویز کی ہے۔ سربفلک محلات اور کوٹھیوں میں بیٹھ کر آٹھ کروڑ مسلمانوں کے لئے جو تجویزیں سوچی جائیں گی جو چند معدود و محدود کھوپڑیوں کی پارٹی پالیٹکس کا نتیجہ ہوں گی، اُن کا حشر ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ دفتری حکومت نے دس سال کے عرصہ تک عوام کو جمہوریت کے فوائد سے آشنا ہونے کا موقعہ نہیں دیا۔ جمہوریت کے نام پر یہاں ذلیل سے ذلیل حرکتیں بھی کی گئیں۔ جن کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک وقت تھا۔ جب ملک میں کشمیر کے لئے سول نافرمانی کرنے کا پروپیگنڈہ پھیل پڑا تھا۔ جس کی حقیقت صرف یہ تھی۔ کہ گویا ہمیں بھارتی ہندوؤں نے ایسی تحریک چلائی تھی۔ اس کو دیکھ کر ہمارے نقالوں نے بھی نعرہ لگا دیا۔ پھر کیا تھا۔ پاکستان کے غدار و وفادار کی شناخت کا طریقہ ہی یہ ہو گیا تھا۔ کہ کون سول نافرمانی کے حق میں ہے اور کون مخالف۔ ڈائریاں دینے والے ہر شخص سے پوچھتے اور پھر غور سے جواب سن کر رائے قائم کرتے۔ ان دنوں ہم سے بھی بہت دوستوں نے دریافت کیا تھا۔ پہلے تو ٹالا گیا بالآخر جواب دیا کہ عقل کے ناخن لو۔ دشمنوں سے ملک سول نافرمانی کے ذریعہ نہیں ہتھیائے جا سکتے۔ جس نہرو کی تم تقلید کرتے ہو، وہ خود عنقریب توبہ کرنے والا ہے چنانچہ جب پرامن نہتوں کو گولیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ سارا نشہ کافور ہو گیا۔

یہی حال ون یونٹ کا تھا۔ جب دفتروں کی کھوپڑیوں نے محلاتی سیاست کی صحت پر صادر کر دیا۔ اور ون یونٹ مختلف سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے ضروری قرار دے دیا گیا۔ پھر کیا تھا، پروپیگنڈہ کی مشینیں چل پڑیں۔ کراچی کے ساحل سمندر سے لے کر کوہستان کی چوٹیوں تک۔ ون یونٹ ون یونٹ کی صدائیں گونج اٹھیں لیڈر بننے کا طریقہ ہی یہی تھا کہ ون یونٹ کے حق میں بیان دے دو۔ اخباروں والے قلم لئے ہوئے ہر آدمی کے پاس پہنچ جاتے۔ اور ون یونٹ کے بارہ میں اُس کی رائے دریافت کرتے۔ ارباب اقتدار کی محلاتی سیاست کا فرمان کیا تھا۔ قضا و قدر (العیاذ باللہ تعالیٰ) کا فیصلہ تھا۔ اس کے خلاف لب کشائی کرنا غداری کے مترادف ... سے بیانات شائع کرائے گئے۔ اخبارات نے ون یونٹ کے گن گائے۔ اور تو اور مسلیمۂ پنجاب کے فرزند دلبند نے بھی مبلغ یک صد بیان دے دیا۔ کہ اسلام میں صوبوں کا کوئی ثبوت نہیں اور وہ اپنے روایتی فریب کے تحت حضرت معاویہؓ کی جداگانہ حکومت کو بھول گیا۔ جس کو حضرت علیؓ نے صرف ضرورت کی خاطر برداشت کیا تھا آپس کے دائمی قتال و جدال پر جس کا نتیجہ دو طرفہ تباہی کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس امر کو ترجیح دی گئی۔ کہ علیحدہ حکومت کے کم نقصان کو برداشت کر لیا جائے۔ بہرحال مسلم لیگیوں۔ ڈاکٹر خانیوں اور عوامیوں کے سوا لیڈروں اور ایڈیٹروں نے آسمان سر پہ اٹھا لیا ہم نے بیسیوں ساتھیوں کو ٹالا۔ لیکن آخر کار جواب دینا پڑا۔ کہ ہمارے پیش نظر اسلام ہے۔ اگر اسلام کے تقاضوں پر ون یونٹ میں عمل ہو یا مختلف صوبجات میں چشم ما روشن دل ما شاد۔ اگر اسلام کی مخالفت ہو تو ہم کو اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ ایک خاص بات جو ون یونٹ کی برکت سے وقوع پذیر ہوئی وہ تمام مغربی پاکستان پر مرزائی چیف سیکرٹری کا مسلط کرنا تھا۔ جو پہلے صرف سندھ کو اپنی برکات سے مالا مال کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد دفاتر کی بدعنوانیاں اور دفتری نظام کا تعطل ایسا سانحہ تھا۔ جس سے ہر کہ و مہ نالاں اور ہر آئین پسند مسلمان و حکمران پریشان تھا۔ پشاور سے کاغذات آتے تو لاہور سے واپسی کا نام نہ لیتے۔ بیچارے سندھی۔ سرحدی بلوچ اور پنجابی ملازمین و افسران کہاں سے کہاں پھینکے گئے۔ ایک دھیمی سی آواز تھی خان عبدالغفار خان صاحب اور ارباب عبدالغفور خان صاحب وغیرہ کی جو نقار خانہ میں طوطی کی آواز کے برابر تھی۔ بیچارے پیر صاحب محترم پیر مانکی شریف پر بھی ون یونٹ کا نزلہ گرا۔ آج تک اُن کو زکام ہے۔ غلط کار اور متعصب قسم کے افسروں اور ملازموں کو پورے بڑے صوبہ میں دھاندلی کا موقعہ ملا۔ بعض آدمی اپنی دم کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے تھے۔

مگر آخر کار وہی ہوا جس کی توقع تھی۔ لاکھوں روپیوں کو ضائع کرنے ملک بھر کے نظام کو درہم برہم کرنے اور پھر سنوارنے کی کوششوں کے بعد تجربہ کی ناکامی کا اعلان ہو گیا۔ اور اس نئی نویلی دلہن کو شب عروسی ہی میں محبت و پیار سے بیاہنے والے خاوند نے طلاق دے دی۔ اب عدت گزر رہی ہے۔ دیکھئے عدت میں پھر تو نکاح نہیں ہو ...

ہم بڑے ادب سے ارباب اقتدار سے ... کرتے ہیں کہ توبہ کرو۔ خود غرضیوں سے ... آ جاؤ۔ اپنی خواہشوں کو جمہوریت کے نام سے ... پورے کا ر نہ لاؤ۔ اس وطن عزیز کو بنانے اور بگاڑنے اور بے تجربہ کار، بنانے سے باز آ جا... خدا را اس پر رحم کرو۔

لَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا - (نہ بنو اس عورت کی طرح جس نے ... کاتے ہوئے سوت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ د...

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث وصدر الاساتذہ دارالعلوم دیوبند صحت یاب ہیں

مولانا سید گل بادشاہ صاحب جمعیۃ علماء اسلام سرحد کو دارالعلوم دیوبند سے مولانا اسعد صاحب صاحبزادہ حضرت شیخ مدنی نے بذریعہ ٹیلی گرام اطمینان بخش اطلاع دی ہے کہ شیخ الاسلام استاذ العرب والعجم صدر دارالعلوم دیوبند صحت یاب ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرات کے تلامذہ۔ متوسلین اور عامۃ المسلمین مطمئن رہیں۔ رب العزت مسلمانانِ عالم کے اس عظیم مذہبی راہنما کو تا دیر سلامت رکھے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

(عبد الباری ناظم اعلیٰ)

تشویشناک افواہ۔ حکومت سے وضاحت کا مطالبہ

لاہور میں نیشنل عوامی پارٹی کا سہ روزہ اجلاس ہو کر ختم ہو گیا۔ اس موقعہ پر اجلاس نے اس افواہ پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ حکومت پاکستان اپنے بعض علاقوں کو جو بلوچستان میں ہیں بعض دیگر طاقتوں کے حق میں واگزار کرے اور اس کو بین الاقوامی نگرانی میں دینے کو تیار ہے جسکو کوئی بھی پاکستانی برداشت کرنے کو تیار نہیں،،

اس عجیب و غریب افواہ کی اشاعت سے سنسنی پھیل گئی ہے۔ ابھی گورمانی کی داستان ملک فروشی کا استجواب ختم نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بارہ میں صحیح تحقیقات کے بعد عوام کو مطمئن کیا گیا ہے۔ کہ یہ دوسری بات سامنے آ گئی۔ ہم حیران ہیں کہ پاکستانیوں کو کیا ہو گیا۔ اتنا بڑا جرم کہ اگر یہ غلط ہے تو انتہائی کمینگی ہے اور اتنا بڑا جرم کہ اگر یہ صحیح ہے تو اسکی سزا پھانسی کے بغیر دوسری نہ ہونی چاہئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بہت جلد وضاحتی بیان کے ذریعہ عوام الناس کو اصل حقیقت سے روشناس کرے۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارت کی پانچ ڈویژن فوج

وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے انکشاف کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان کی ۵ ڈویژن فوج موجود ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ کشمیری مسلمانوں کی رائے کو دبایا جا سکے جو پاکستان کے حق میں ہے۔

جمعیۃ علمائے اسلام کی تبلیغی اور تنظیمی سرگرمیاں

زندہ باد جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے فیصلے کے مطابق سیلاب زدگان [illegible] منڈ رانجھا ضلع سرگودھا کی امداد کیلئے امیر جمعیۃ علماء اسلام ، نائب امیر جمعیۃ ، ناظم جمعیۃ و دیگر کارکنان جمعیۃ نے سرگودھا کے عوام و خواص سے [illegible]ت کر کے چندہ فراہم کیا ۔ پھر ناظم اعلیٰ جمعیۃ پہلے تنہا موقعہ کا معائنہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے ۔ بعدازاں ناظم اعلیٰ جمعیۃ محمد نواز صاحب و مولانا صالح [illegible] صاحب رکن جمعیۃ کی وساطت سے علاقہ مذکورہ میں بے کس اور مجبور سیلاب زدگان کو ان کے حسب حال نقد رقم ایک ہزار بیس روپے علاوہ [illegible] تقسیم کی گئی تھی ۔ اس سلسلہ میں منڈ رانجھا و مضافات کے مختلف [illegible] رکنوں نے مثلاً شیخ منظور الحق صاحب رکن مجلس تحفظ ختم نبوت و [illegible] شیخ عبدالکریم و جناب عبدالرحمٰن نے تقسیم کرانے میں راہنمائی کی ۔

مندرجہ ذیل مقامات پر رقم تقسیم کی گئی ۔

[illegible] رانجھا و مضافات (۴۹۹ روپے) چاہ ڈلے والا و ڈیرہ جات متعلقہ (۹۰ روپے) ترینڈ یانوالہ (۱۴۷ روپے) گھاٹی والا (۱۵۴ روپے) چک سلیمان و دیگر مضافات متعلقہ (۱۳۰ روپے)

نیز آئندہ بھی جمعیۃ کوشش کرے گی کہ مزید امداد پہنچائی جائے ۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ اور مولانا محمد صالح صاحب نے وہاں کے باشندگان کی خواہش پر تبلیغی تقریریں کیں ۔ اور لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا اور دین کی طرف متوجہ کیا ۔

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام (مغربی پاکستان) سرگودھا

موضع عیسیٰ خان ، دراین کلاں اور چودھواں کا دورہ

مولانا قاضی عبدالکریم صاحب ناظم اعلیٰ مولوی حافظ خادم محمد صاحب نائب ناظم مولوی عبدالقیوم صاحب خطیب مسجد شیخ صاحب مرحوم اور مولانا محمد امان اللہ ناظم دفتر پر مشتمل ایک وفد نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا

عیسیٰ خاں :- عیسیٰ خاں میں ناظم اعلیٰ نے مسجد مشاورت سے خطاب فرمایا اور جمعیۃ کی ضرورت واضح فرمائی ۔ چنانچہ حاضرین نے جمعیۃ کی ممبری کے لیے کاپیاں طلب کیں اور عشاء کے بعد ناظم اعلیٰ نے عام خطاب فرمایا

دراین کلاں :- دراین کلاں میں بعد نماز عصر چوگلہ کی مسجد میں ایک جلسہ عام زیر صدارت مولانا احمد سعید صاحب منعقد ہوا جس میں ناظم اعلیٰ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آدم علیہ السلام اور اولاد آدم کو دنیا میں اس لیے بھیجا گیا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر خدا کی نافرمانی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کوئی بات نہ ہونے پائے ۔ اگر خدا کی زمین پر گناہ نہیں ہو رہا تو آپ آرام سے سو جائیں اور اگر یہ بات نہیں تو پھر آپ سب کا فرض ہے کہ خدا کی زمین کو گناہ سے پاک کرنے کی سعی کریں لیکن دشمن اگر بندوق سے مقابلہ کرے تو بندوق ہی سے مقابلہ کرنا عقلمندی ہے ، آج دنیا جب برائی منظم ہو کر پھیلاتی ہے تو ہم بھی منظم اور جماعت کی شکل میں اسکی روک تھام کریں ۔ اسی غرض کیلئے جمعیۃ علماء اسلام کے نام سے ایک جماعت بنائی گئی ہے ۔ لہٰذا آپ زیادہ سے زیادہ اس میں شامل ہو کر باطل کا مقابلہ کریں ۔

چودھواں :- یہاں بھی مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس میں مندرجہ [illegible]

صاحبزادہ محمد نواز صاحب ، مولانا عبدالحق صاحب ، مولوی فیض الرحمٰن صاحب ، حافظ مولوی سید محمد صاحب ، حافظ سرفراز صاحب ناظم اعلیٰ نے جمعیۃ کی ضرورت اور مختصر حالات بیان فرمائے ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل طریق پر جمعیۃ کی تشکیل کی گئی ۔ مولانا عبدالحق صاحب صدر ، صاحبزادہ محمد نواز صاحب نائب صدر ، مولانا فیض الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ ، مولوی حافظ سید محمد صاحب نائب ناظم ، حافظ سرفراز صاحب خزانچی ۔ اس کے بعد تجویز ہوئی کہ ایک عام جلسہ کیا جائے ۔ چنانچہ بعد از نماز عشاء [illegible] مسجد میں جلسہ عام کیا گیا ۔ صدارت کے فرائض مولانا عطا محمد صاحب نے سرانجام دیئے ۔ ناظم اعلیٰ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان ہمیں بہت مہنگا پڑا ہے ۱۸۵۷ء میں ستائیس ہزار مسلمان شہید کرائے پانچ سو علماء کرام کو تختۂ دار پر لٹکایا گیا ۔ اور سینکڑوں کو کالے پانی کا منہ دیکھنا پڑا ۔ اور ۱۹۴۷ء میں دس لاکھ مسلمان شہید ہوئے اور ساٹھ ہزار عورتوں کی عصمت لٹوائی ۔ الغرض پاکستان کو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ دس سال میں اسلامی قانون رائج نہیں ہوا بلکہ اسلام سے مذاق کیا جاتا ہے ۔ اور برائیوں کا عام ارتکاب ہوتا ہے ۔ ان حالات میں عام مسلمانوں پر بالعموم اور علماء پر بالخصوص یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ پاکستان کے صحیح نظریہ کو بروئے کار لانے کی کوشش کریں ۔ مذکورہ بالا تینوں جگہوں میں مسٹر پرویز اور بروہی وغیرہ کو لاء کمیشن میں شامل کرنے پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی ۔

لاء کمیشن میں سے مسٹر پرویز (مشہور منکر حدیث) اور مسٹر بروہی جس نے قرآن میں کوئی قانون نہ ہونے کا عام چیلنج دیا تھا ۔ اور اسی طرح آئی آئی قاضی وغیرہ کے تقرر پر جمعیۃ علماء دراین کلاں اور چودھواں اور عیسیٰ خاں انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ کمیشن کی اس خاص ترکیب سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت اسلامی قانون کی تدوین کے مسئلہ کو زیادہ سے زیادہ التواء میں ڈالنا چاہتی ہے جمعیۃ علماء اسلام کے یہ تمام اجتماع پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ ان غیر اسلامی شخصیتوں کو جلد از جلد کمیشن سے نکال دیا جائے ۔ اور ان کی جگہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی مفتی محمد شفیع صاحب کراچی مفتی اعظم پاکستان جیسے عامۃ المسلمین کے معتمد شخصیتوں کو شامل کر لیا جائے ۔

اجلاس مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

کراچی ۔ ۲۰ ستمبر جامع مسجد نیوٹاؤن میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے اساتذہ و طلباء کے ایک اجلاس میں ذیل کی تجویز باتفاق پاس ہوئی ۔

طلباء و اساتذہ مدرسہ عربیہ کا یہ اجلاس حکومت کے اس رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ ملک کے تمام دینی و سیاسی جماعتوں کے سخت احتجاج کے باوجود پرویز کو اب تک لاء کمیشن سے خارج نہیں کیا بلکہ اس کو کمیشن کا سیکرٹری بنانے کی تجویز ہو رہی ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت آئین اسلام کو ناکام بنانے کے لیے ایک منصوبہ پر عمل کر رہی ہے ۔ ان حالات میں تمام علماء کرام اور اسلام پسند رہنمایان قوم سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ اس پرویزی کمیشن کا مکمل مقاطعہ کریں اور ان کے کسی بھی سوالنامے وغیرہ کا جواب تعاون علی الاثم سمجھیں ۔

پاکستان میں اسلامی آئین کا مطالبہ

المجاہد آباد :- ۱۳ ستمبر بروز جمعہ المجاہد آباد عمرزئی میں ایک اجتماع زیر صدارت جناب الحاج مولانا شہزادہ صاحب مفتی جماعت ناجیہ منعقد ہوا جس میں بہت سے علماء کرام مختلف جماعتوں کے نمائندے اور تقریباً پانچ ہزار مسلمانان سرحد شامل تھے ۔ صاحب صدر نے اللہ و رسول کے تابعدار ہونے پر تقریر فرمائی بعد از نماز جمعہ جناب الحاج الحرمین محمد امین صاحب فخر کشمیر امیر جمعیۃ نے تقریر فرمائی جس میں حاجی صاحب موصوف نے حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے تقریباً سولہ مہینے بیان الجنۃ میں گزارنے کے بعد اپنے وطن کو آیا ہوں ۔ جہاں میں نے تمام دوستوں کے لیے خصوصاً اور مسلمانوں کیلئے عموماً دعا کی ہے ۔ اور حضور صلعم کی طرف سے آپ لوگوں کو سلام لایا ہوں ۔ قبول فرمائیے ۔ لیکن وہ لوگ جو خدا اور رسول صلعم کے حکم کے پورے تابعدار ہوں نہ کہ غیر قوم کی تہذیب اور اعمال و افعال کے دلدادہ ہوں ۔ تقریر کو جاری کرتے ہوئے مسلمانوں سے دو باتوں کی استدعا کی (۱) مسلمانو! خدا اور رسول صلعم کے حکم کے پیچھے تابعدار ہو ۔ (۲) پاکستان " لا الٰہ الا اللہ " کے نام سے بنایا گیا ہے ۔ اور ابھی تک اسمیں غیر اسلامی قانون جاری ہے ۔ اب کراچی میں جو لاء کمیشن مقرر کیا گیا ہے ۔ ان میں پرویز ، بروہی ، قاضی جیسے منکرین کتاب و سنت شامل ہیں ۔ ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ جلد از جلد ان لوگوں کو لاء کمیشن سے الگ کیا جائے ۔ دین اسلام اور آئین اسلام کو پاکستان میں زندہ کرنے کے بارے میں اپنی جماعت سمیت ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہوں ۔ حاضرین جلسہ نے حاجی صاحب کو اپنے تعاون کا پورا پورا یقین دلایا ۔ آخر میں حاجی صاحب نے فرمایا کہ ذلر داد مقاصد کے بعد ۳۳ علماء کرام کا مرتب شدہ ۲۲ نکات پر مبنی ہی آئین ہمیں قبول ہوگا ۔ جلسہ نعرہ تکبیر کے فلک بوس نعروں کے ساتھ ختم ہوا ۔

ناظم اعلیٰ جماعت ناجیہ (مولانا) عبدالحلیم صاحب عمرزئی (سرحد)

ناظم مرکزیہ کا دورۂ سرحد

لاہور ، ۱۷ ستمبر ۔ مولانا عبدالقادر قاسمی ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ۱۸ ستمبر سے اپنے تنظیمی و تبلیغی دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں ۔ آپ ۱۸ ، ۱۹ اور ۲۰ ستمبر تک راولپنڈی رہیں گے ۔ اور ۲۱ ستمبر کو پشاور پہنچ رہے ہیں ۔ جہاں سے زیر سرکردگی حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ سرحد کا دورہ شروع فرمائیں گے ۔ کارکنوں کے خصوصی اجتماعات ، جمعیۃ کے انتخابی منشور کی وضاحت ۔ حالات حاضرہ پر اجتماع عام کو بھی خطاب فرمائیں گے ۔ اور مقامی ضلعی انتخابات کی تکمیل بھی ہوگی ۔ آپ کا دورہ ۲۵ اکتوبر تک رہے گا

ناظم دفتر

وفد جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر کی امداد سیلاب زدگان

لاہور ۱۵ ستمبر مولانا عبدالفتاح صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر کی زیر سرکردگی میں جمعیۃ کا ایک وفد شاہدرہ پہنچا ۔ مضافات کے دیہات ڈھیٹر ، حاجی کوٹ اور [illegible] میں فصلوں کی تباہی ، مکانوں کی ویرانی اور گندم بہہ جانے کی وجہ سے عوام کو سخت پریشان پایا ۔ سیلاب کے بعد وبائی بیماریاں زور پکڑ رہی ہیں ۔ پیچش اسی بیماریوں میں دوائیں تقسیم کی گئیں ۔ کپڑے ، اناج اور راشن کیلئے سخت اضطراب ہے ۔ وفد نے یقین دلایا کہ انشاء اللہ ہم حتی الوسع آپ کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کریں گے ۔ البتہ موسم سرما کے قریب ہونے کی وجہ سے مکانات کا تعمیر ہو جانا ، [illegible] حکومت کو فوری توجہ کرنی چاہیئے ۔

زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کرشن نگر و سنت نگر ترجمہ قرآن حکیم کی نائٹ کلاس کا اجراء

مورخہ ۱۱ ستمبر ۵۷ء بروز ہفتہ سے بعد نماز مغرب جامع مسجد چوک سوری بلڈنگ واقع ہرن روڈ کرشن نگر لاہور میں قرآن حکیم کے مطلب مع ترجمہ سکھانے کے لیے ایک نائٹ کلاس کا اجراء عمل میں لایا گیا ہے جسمیں حضرت علامہ عبدالرحمٰن صاحب لائلپوری، ماہر فلسفہ ولی اللّٰہی عام انگریزی اور اردو دان تعلیم یافتہ حضرات اور طلباء کو ترجمہ قرآن حکیم کی باقاعدہ تعلیم دیا کریں گے۔ ناظرہ قرآن حکیم پڑھانے کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔ خواہشمند حضرات کو دعوت داخلہ دی جاتی ہے۔ کوئی فیس یا معاوضہ نہیں لیا جاتا۔ سائیکل اسٹینڈ کا بھی انتظام ہے۔ داخلہ کے لیے مندرجہ ذیل پتہ پر بالمشافہ ملیں۔ نیز اسی مسجد میں ہر روز فجر کی نماز کے بعد علامہ صاحب درس قرآن مجید دیتے ہیں۔

الداعی:۔ محمد اشفاق خان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام۔ مکان ۱ ندسٹریٹ ۱ گورو تیغ بہادر روڈ کرشن نگر لاہور۔

لاء کمیشن میں منکرین سنت کے تقرر پر مسلمانان علاقہ دوگہ ضلع ہزارہ کا احتجاج

جامع مسجد دوگہ میں ایک عظیم الشان پبلک جلسہ زیر صدارت سید سلیمان صاحب خطیب جامع مسجد جس میں علاقہ کے تمام لوگوں نے شرکت کی۔ مقررین حضرات نے قرارداد مقاصد کی روشنی میں پاکستان اور اسلامی نظام حیات پر سیر حاصل تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ کی طرف سے مندرجہ ذیل ریزولیشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

یہ عظیم الشان احتجاجی پبلک جلسہ گورنمنٹ پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ لاء کمیشن سے غلام احمد پرویز، آئی آئی قاضی اور اے۔ کے بروہی کو فوراً نکال کر عوام الناس کی بڑھتی ہوئی بے چینی اور عام اضطراب کو رفع کیا جائے۔

بورے والا ملتان

(۱) مسلمانان بورے والا کا ایک عظیم الشان اجتماع حکومت سے بروز جمعہ پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بورے والا میں سینما بنانے کی اجازت نہ دے۔ اور جو لوگ سینما بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہیں اس برے کام سے فوراً روک دے۔ ایک تو اس لیے کہ سینما فی الواقع مخرب اخلاق ہے۔ اور دوسرے اس لیے کہ جہاں یہ لوگ سینما بنانا چاہتے ہیں وہاں تین مسجدیں ہیں اور اس سے مسجدوں کی بے حرمتی ہو گی۔

(۲) نیز یہ اجلاس ان لوگوں کو انتہائی نفرت و حقارت سے دیکھتا ہے، جو یہاں سینما بنا کر عوام کے اخلاق کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ اور سینما سے فحاشی، عریانی اور بے حیائی کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔

محمد عبدالغنی امیر جمعیۃ علماء اسلام بورے والا

چکوال ضلع جہلم

مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام چکوال نے کالج والی مسجد میں ایک اجلاس مرکزیہ میں لاء کمیشن کے ممبر غلام احمد پرویز اور احمد بروہی صاحب کے متعلق مفصل تقریر فرمائی اور قرارداد پاس کرائی کہ آئین کی تشکیل کے سلسلہ میں ان دونوں آدمیوں کا شامل کرنا حکومت کا اسلامی آئین کے ساتھ تمسخر کے مترادف ہے۔ رضاکاروں کے نظام کی ضرورت محسوس کی گئی۔ ہر رضاکار کی ٹوپی کا رنگ شنگرفی یعنی سرخ سیاہی مائل ہو قمیص بغیر کالر خاکی اور پاجامہ سفید ہونا چاہیے۔

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی طرف سے قانونی کمیشن کے متعلق احتجاج

بخدمت صاحب العزۃ والفضیلۃ صدر پاکستان مرزا اسکندر مرزا گرامی

جناب والا شان!

السلام علیکم۔ محترم المقام قانونی کمیشن میں جن ارکان کا انتخاب کیا گیا ہے وہ دینی اعتبار سے انتہائی ناقص ہے خصوصی طور پر مسٹر غلام احمد پرویز قائد تحریک فتنہ انکار حدیث۔ اے۔ کے بروہی۔ آئی آئی قاضی کی نامزدگی اسلامی آئین و قانون کی توہین ہے مسٹر پرویز منکر حدیث ہے۔ اے۔ کے بروہی وہ شخص ہے جس نے اعلان کیا تھا۔ کہ قرآن میں آئین نہیں۔ آئی۔ آئی قاضی دینی اعتبار سے ناقص ہے۔ جمعیۃ علماء سرحد واضح کرنا چاہتی ہے کہ کمیشن کا کام قرآن و سنت کی بنیاد پر ہو گا۔ اس مقصد کے حقیقی اہل وہ لوگ ہیں جو مستند معروف، معتمد تعلیمات اسلام، قرآن و سنت، فقہ اسلامی، اصول فقہ، اصول حدیث و تفسیر عربی لغت و ادب معانی کے ماہر ہوں۔ الحمدللہ۔ پاکستان میں بین الاقوامی اور عالم اسلامی شہرت کے حامل مذکورہ معیار کے علماء دین اسلام موجود ہیں جن کا مشغلہ حیات شب و روز تعلیمات اسلام قانون اسلام ہے۔ ان کو نظر انداز کرنا انصاف نہیں۔

مسٹر پرویز فتنہ انکار حدیث کے قائد ہیں۔ وہ دین اسلام قانون اسلام، اصول اسلام کے اہم جزو اور بنیاد حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قانونی حیثیت سے منکر ہیں۔ ایسے شخص کو کمیشن میں لانا انتہائی حیرت ہے۔ اور دلیل ہے اسکی کہ حکومت کروڑوں مسلمانوں کے ایک بنیادی عقیدے کے خلاف تحریک کی تائید کرتی ہے جو اسلام اور پاکستان کے لیے عظیم خطرہ ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام احتجاج کرتی ہے کہ کمیشن سے مذکورہ اشخاص نکال دے جائیں۔ اور صحیح معنوں میں ان اشخاص کا انتخاب کریں جو تعلیمات اسلام قانون اسلام فقہ اسلامی کے مستند ہوں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ملک اور قوم کی نجات، فلاح اسلام میں ہے۔ اور ہم رب العالمین کے تائید اور رحمت کے تب مستحق ہوں گے کہ ہمارا آئین و قانون قرآن و سنت ہو۔

نعرۂ تکبیر، پائندہ باد اسلام — زندہ باد پاکستان

سید گل بادشاہ فاضل دیوبند صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پشاور۔ علامہ شمس الحق افغانی سابق استاذ دارالعلوم دیوبند۔ مولانا محمد حسین صاحب فاضل دیوبند صدر جمعیۃ علماء اسلام پشاور۔ مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ۔ مولانا غلام ربانی لودھی صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب شیخ الحدیث جامعہ اکوڑہ۔ قاضی محمد نواز ناظم جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ۔ قاضی محمد یونس صاحب مالاکنڈ۔ مولانا عبدالحق صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ۔ مولانا عبدالکریم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلاچی۔ مولانا عبداللطیف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ۔ مولانا محمد عجب نور صاحب معراج العلوم بنوں۔ مولانا علاؤالدین صاحب ڈیرہ۔ مولانا فضل غنی صاحب بنوں۔ مولانا صدر الشہید بنوں۔ مولانا محمد علی صاحب کوہاٹ۔ مولانا نعمت اللہ صاحب کوہاٹ۔ مولانا محمد ایوب صاحب دارالعلوم سرحد پشاور۔ مولانا عبدالودود قریشی جامعہ اشرفیہ پشاور۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ناظم ضلع مردان۔ مولانا عبدالصمد صاحب چارسدہ۔ مولانا عبیداللہ تنگی۔ مولانا فضل صمدانی چارسدہ، مولانا حبیب خان صوابی۔ مولانا عبدالواحد صوابی۔ مولانا محمد امین گل مردان۔ مولانا قاضی فضل الامان عمرزئی۔ مولانا عبدالعزیز مردان مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مردان۔ مولانا مسرت شاہ صاحب کاکاخیل حکمت آباد۔

صاحبزادہ عبدالباری جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام سرحد عمرزئی تحصیل چارسدہ۔

جمعیۃ علماء اسلام پبی کا عظیم الشان جلسہ

پبی ۱۳ ستمبر۔ گذشتہ روز پبی میں جمعیۃ علماء اسلام کے اہتمام میں عظیم الشان جلسہ عام گرانڈ ٹرنک روڈ پر زیر صدارت مولانا عبدالعزیز صاحب دیوبندی صدر جمعیۃ علماء اسلام پبی منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے فرمایا اسلام اللہ کا پسندیدہ مذہب ہے۔ دین و دنیائی سعادت اسلام میں ہے۔ آج حکومت کے ارباب اقتدار اسلام کی برکت سے کرسی اقتدار پر بیٹھے ہیں۔ لیکن ان ارباب اقتدار کے دائرۂ اقتدار میں اسلام کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ قادیانیت جو پاکستان میں اسلام کے لیے اور پاکستان کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے پرویز کی تحریک انکار حدیث، عیسائی مشنریوں کی تبلیغ، بے دین لوگوں کی شرارتیں اسلام کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ دس سال ہوئے کہ اسلام کے نام پر بنے ہوئے ملک میں اسلامی قانون نہیں۔ حال ہی میں صدر پاکستان نے جس قانونی کمیشن کا اعلان کیا ہے۔ اس میں ایسے لوگ لائے گئے ہیں جو یا تو قانون اسلام سے واقف نہیں یا پرویز جیسے لوگ کہ منکر حدیث ہیں۔ مسٹر پرویز کا قانونی کمیشن میں لینا دلیل ہے اس بات کی کہ ہماری حکومت کی حمایت پرویز کو حاصل ہے۔

انتہائی افسوسناک امر ہے۔ ہمارے ملک میں تعلیمات اسلام قانون اسلام کے مستند اور مشہور و معروف دینی، علمی، مذہبی استعداد اور خداپرستی دین پرستی کے حامل علماء دین کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ جن کا مشغلۂ حیات دین اور علم دین ہے جنہیں تمام اسلامی دنیا میں شہرت حاصل ہے۔ افسوس جو دین کے منکر ہیں وہ ہمارے دینی کمیشن کے ارکان ہوں۔ اور جو حقیقی معنوں میں قرآن و سنت کے مستند علماء ہوں وہ نظر انداز کئے جائیں۔ اس سے اندازہ کیجئے کہ ہماری حکومت کے دینی احساسات کس قسم کے ہیں۔ اور دین سے وہ کس قدر متعارف ہیں۔ دیکھئے آج جن لوگوں کے ہاتھ میں حکومت ہے۔ انگریزی دور کی غلامی پر نازاں تھے۔ ان کے احساسات و افکار معیار عمل انگریزیت کی ساخت کے ہیں۔ ان کو اتنا شعور نہیں کہ پاکستان میں دین قانون دین آئین دین کے ماہر کا معیار کیا ہونا چاہیئے۔ مسلم دنیا میں ہمارے پاکستان کی دینی پوزیشن کیا رہ جائے گی

صاف اعلان کیجئے کہ ہم اسلامی آئین کے نفاذ اور اسلامی قانون کے تیار نہیں جس شخص کے نزدیک احادیث بے ہودہ ہوں وہ ہمارے دین کا علمبردار رہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

صاحب صدر نے فرمایا آج ہمارے ملک میں جو حوادث اور مصائب، سیلاب اور دیگر تکالیف آتی ہیں یہ ہمارے بے

پیرد کار رہیں اور ہم اللہ تعالےٰ کے فلاف جانتے ہیں ۔ تو یا درکھیئے کبھی حکم ہوگا ہوا کو، کبھی بارش کو اور سیلابوں کو کبھی زلزلوں کو حکم ہوگا ۔ تو ہماری عظیم طاقت ہماری حفاظت نہیں کر سکتی ۔ ہماری ڈیفنس اطاعت الٰہی، رضا الٰہی میں ہے ۔ اور امر الٰہی کی تعمیل میں ہماری نجات ہے ۔ اور منکرات سے اجتناب میں ہماری سلامتی ہے ۔

صدر جمیعۃ علماء اسلام سرحد

۲۸ جولائی ۔ محترم مولانا سید گل بادشاہ صاحب صدر جمیعۃ علماء اسلام سرحد تحصیل صوابی تشریف لے گئے جلبی تحصیل صوابی میں اجتماع ہوا ۔ خصوصی مجلس مشاورت ہوئی اور مقامی طور پر جمیعۃ علماء اسلام کی تشکیل ہوئی ۔ صدر قاضی صاحب جلبی ۔ نائب صدر مولوی صحبت خان صاحب ۔ ناظم اعلیٰ قاضی کمال الدین صاحب ۔ ناظم مولوی عبد الخالق صاحب ۔ ممبران ضلع مولوی فیض الرحمان ۔ سردار خان ملک ۔ مقامی طور پر رسومات غیر شرعیہ انسدادی تحریک بھی ہوئی ۔ مقامی جمیعۃ علماء کے ذمہ [illegible] یا گیا ۔ اس پروگرام میں شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب دار العلوم حقانیہ بھی شریک تھے

۲۹ جولائی ۔ پشاور شہر میں مقامی شہر کے جماعتی تنظیم اور دفتر کے استحکام کے سلسلے میں پروگرام جاری رہا

۳۰ / ۳۱ / یکم اگست پشاور شہر میں صاحب صدر مصروف رہے ۔

۳ / ۴ اگست ۔ عمرزئی تحصیل چارسدہ میں بمعیت صاحبزادہ عبد الباری ناظم اعلیٰ اور قاضی فضل الاباان جماعتی مصروفیت رہی ۔

۶ / ۷ اگست ۔ علاقہ خلیل میں جماعتی مصروفیت رہی اور خصوصی مجالس مشاورت اور ارکان جماعت سے ملاقات ۔

۱۰ / ۱۱ اگست ۔ مرکزی دفتر پشاور میں قیام اور پشاور شہر میں مصروفیت و پروگرام ۔

۱۴ اگست جمیعۃ علماء اسلام ضلع پشاور اور شہر پشاور کے مشترکہ اجلاس میں شرکت جسمیں اسی ۸۰ کے قریب ارکان ضلع و شہر شریک ہوئے ۔ اجلاس دو نشستوں میں جاری رہا ۔ دفتر مرکزیہ کے استحکام، جماعت کے مالی مسائل زیر بحث رہے ۔ فوری طور پر ایک سو دس روپے چندہ ہوا ۔ دفتر مرکزیہ کے لئے ماہوار چندہ جو حضرات نے اپنے ذمہ لیا ۔ صاحبزادہ عبد الباری ناظم اعلیٰ، احمد یار خان وکیل، مولانا عبد الحق صاحب شیخ الحدیث قاضی عبد الصمد، حافظ عبد الرشید تھے ۔ پھر ایک مالی سب کمیٹی کی تشکیل ہوئی ۔ صاحب صدر مولانا سید گل بادشاہ صاحب صاحبزادہ عبد الباری ۔ مفتی سرحد مولانا عبد القیوم صاحب ۔ مولوی معاذ الرحمن صاحب ۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ۔ مولانا حمد اللہ جان صاحب ۔ مولانا محمد حسین صاحب ۔ احمد یار خان صاحب وکیل ۔ دفتر مرکزیہ میں خادم کا تقرر عمل میں لایا گیا ۔ اور اخبار ترجمان اسلام کی اشاعت ۔

۱۷ اگست ۔ ڈاگ اسمٰعیل خیل تحصیل نوشہرہ صدر محترم بمعیت صاحبزادہ عبد الباری ناظم اعلیٰ ۔ مولانا رحمت ہادی رکن شہر پشاور تشریف لے گئے ۔ وہاں جلسہ عام میں جمیعۃ کا پروگرام، عامۃ المسلمین تک پہنچایا ۔

۱۸ اگست ۔ کو صدر محترم پبی تحصیل نوشہرہ میں مقامی جمیعۃ علماء اسلام کی دعوت پر ۲۴ گھنٹے ٹھیرے ۔ اور جماعتی مسائل پر بحث رہی ۔

۱۹ / ۲۰ اگست تحصیل [illegible] علماء اسلام ضلع پشاور رہا، جسمیں جمیعۃ علماء اسلام کا پروگرام، عامۃ المسلمین تک پہنچایا ۔

۲۲ اگست ۔ علاقہ ہری چند جمیعۃ علماء اسلام شمالی ہشتنگر کی دعوت پر جانا ہوا ۔ عظیم الشان جلسہ عام جس میں دس ہزار مسلمانوں نے شرکت کی ۔ اس اجتماع میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد ۔ صاحبزادہ عبد الباری ناظم اعلیٰ ۔ مولانا عبید اللہ صاحب صدر شمالی ہشتنگر ۔ مولانا عبد العزیز ناظم اعلیٰ مردان ۔ پیر مبارک شاہ صدر مردان ۔ مولانا حبیب اللہ صاحب، مولانا رحمت اللہ صاحب ناظم ہشت نگر ۔ مولانا فضل دیان صاحب ناظم اعلیٰ شمالی ہشت نگر اور مقامی جماعت کے رفقاء نے شرکت کی ۔ یہاں قبائلی مسلمانوں نے بھی کثرت سے شرکت کی ۔

۲۴ / ۲۵ اگست ۲۶ اگست تحصیل نوشہرہ کا دورہ رہا ۔

۲۶ اگست ہی میں گرانڈ ٹرنک روڈ پر عظیم الشان جلسہ عام زیر صدارت مولانا عبد العزیز صاحب صدر جمیعۃ علماء اسلام پبی منعقد ہوا ۔ صاحب صدر کے ساتھ اس پروگرام میں مولانا حمد اللہ جان ناظم اعلیٰ ضلع پشاور بھی تھے ۔ مولانا غلام احمد صاحب، حافظ دوست محمد صاحب مقامی ناظم نے سرگرمی سے جمیعۃ کا پروگرام چلایا ۔ مقامی جمیعۃ کی تشکیل جدید بھی ہوئی ۔ صدر مولانا عبد العزیز صاحب دیوبندی ناظم اعلیٰ مولانا حافظ دوست محمد صاحب مقرر کئے گئے ۔

۲۷ اگست ۔ علاقہ شمالی مغربی نوشہرہ تحصیل کا دورہ رہا ۔

یکم ستمبر ۔ اکوڑہ خٹک دار العلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ میں شرکت ۔

۵ ستمبر ۔ صدر نوشہرہ جمیعۃ علماء اسلام صدر نوشہرہ کے اہتمام میں جامع مسجد نوشہرہ صدر میں ایک عام جلسہ ہوا جسمیں صاحب صدر نے پشتو اور اردو میں دو نشستوں میں تقریر کی ۔ اور خصوصی مجلس مشاورت بھی ہوئی ۔

۸ ستمبر ۔ مردان بستی حلقہ لنغلادہ میں خصوصی مجلس مشاورت میں جمیعۃ علماء اسلام کے پروگرام کو عامۃ المسلمین تک پہنچایا ۔ اور ترجمان اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں مصروف رہے ۔

(ناظم جمیعۃ علماء اسلام سرحد پشاور ۔ صاحبزادہ عبد الباری ناظم اعلیٰ جمیعۃ علماء اسلام سرحد ۔ جہانگیر پورہ ۔ پشاور شہر)

جمیعۃ علماء اسلام کے مبلغ ضلع گوجرانوالہ کی تقریر

مولانا نور احمد صاحب مبلغ ضلع گوجرانوالہ موضع جلہن تشریف لائے ۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سورہ ابراہیم کی ابتدائی آیات تلاوت کیں ۔ اور فرمایا ۔ انبیاء کرام کی بعثت کا مقصد "اخراج من الظلمات" ہے چنانچہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے ۔ الرٰ کتاب انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور الآیۃ ۔ آگے چل کر اسی سورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق آتا ہے ۔ ان اخرج قومک من الظلمات الی النور ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دائرہ نبوت چونکہ محدود تھا ۔ اس لئے قومک کی تخصیص موجود ہے ۔ اور ہمارے نبی اکرم خاتم النبیین تھے آپ کی تعلیم و تبلیغ کسی قوم ۔ کسی ملک ۔ اور کسی ایک علاقے کے ساتھ مخصوص نہ تھی ۔ اس لئے آپ کی بعثت کا مقصد "لتخرج الناس" سے بیان کیا گیا ہے ۔ ظلمات اور نور کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے بہت سی آیات سے استدلال کیا ۔ اور فرمایا ۔ آنحضرت [illegible]

ملتا ہے ۔ یہ وہی لوگ تھے ۔ جن کی سابقہ زندگی کے متعلق ارشاد ہوتا ہے ۔ اذ کنتم اعداء ۔ یعنی یاد کرو تم بعثت محمدیہ سے پہلے آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے ۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ باہمی عداوت جبھی ہو سکتی ہے کہ اس کے دواعی اور اسباب بھی موجود ہوں ۔ لامحالہ ان لوگوں میں ایسے اسباب موجود تھے ۔ جو منافرت و مخالفت کا باعث بنتے تھے ۔ اور بسا اوقات خانہ جنگی تک نوبت پہنچ جاتی تھی ۔ شراب ۔ جوا ۔ رشوت ۔ سود اور زنا یہ سب بغض و عناد اور جنگ و قتال کا پیش خیمہ ہیں ۔ جس میں اس قوم کی اکثریت مبتلا تھی ۔ لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب خواہش و منکرات کا قلع قمع کیا ۔ اور صحابہ کرام نے اس پاکیزہ تعلیم کو قبول کیا ۔ تو وہ سب آپس میں نہ صرف دوست بلکہ بھائی بھائی بن گئے "فاصبحتم بنعمتہ اخواناً"

پھر قدرت نے اس مقدس گروہ کے ذریعے ایک ایسی حکومت کی بنیاد ڈالی جس سے تمام عرب امن و اماں کا مرکز بن گیا ۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ کس قدر بدبختی اور کتنی بڑی شقاوت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ظلمت سے دنیا کو نکالا تھا ۔ آج اسی کا نام لینے والے پھر اسی ظلمت کا شکار ہیں ۔ ہمارا ملک "پاکستان" جسے ظاہر و باطن کے لحاظ سے بالکل پاک و صاف ہونا چاہئے تھا ۔ آج پھر کفر و شرک اور فواحش و منکرات کا گہوارہ بن کر رہ گیا ہے "فلیبک علی الاسلام من کان باکیا"

پاکستان کو قائم ہوئے پورے دس سال گذر چکے ہیں ۔ لیکن اس طویل عرصہ میں ہمارے ارباب اقتدار نے کوئی ایسا اقدام نہیں کیا ۔ جو اسلامی تقاضوں کے عین مطابق ہو ۔

آپ نے فرمایا ۔ ۱۹۳۷ء میں جب سات صوبوں میں کانگرس کی حکومت قائم ہوئی تھی ۔ تو تمام وزراء کی کانفرنس میں ہندوستان نے "گاندھی" نے فرمایا تھا ۔ کہ میں اپنے ملک میں ایسی حکومت دیکھنا چاہتا ہوں جو حضرت محمد علیہ السلام کے خلفاء کی حکومت کے مطابق ہو ۔ اس نے وزراء کو وصیت کی تھی ۔ کہ تم نے اپنے زمان حکومت میں خلیفہ ابوبکر رضؓ و عمر فاروق رضؓ اور عثمان رضؓ و علی رضؓ کے نقش پا پر چلنا ہوگا ۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء"

لیکن آج ہمارا خود اپنا دور اقتدار ہے کہ اس ملک میں ان بزرگوں کا نام لینا بھی جرم عظیم سمجھا جا رہا ہے ۔

آج ہمارے ریڈیو اسٹیشن پر "ہم مرتبہ یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں" ایسے اشعار پر قدغن بٹھا دیا گیا ہے ۔ "ببیں تفاوت راہ از کجاست تابکجا"

بالآخر آپ نے مسلمانوں کو متحد رہنے اور جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا ساتھ دینے کی تلقین کی ۔

کارکنان و مبلغین جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان متوجہ ہوں

بحکم ناظم اعلیٰ جمیعۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب مغربی پاکستان اطلاع دیجاتی ہے کہ جمیعۃ کے مبلغین جہاں جہاں تبلیغی کام کر رہے ہیں یا کارکنان جمیعۃ جس مقام پر جماعتی فرائض کو انجام دے رہے ہیں وہ برائے مہربانی جلد ہی اپنے کام کی رپورٹ مع نام و مکمل پتہ دفتر جمیعۃ جنوبی پنجاب ملتان میں ارسال کریں تاکہ دفتری کاروائی مکمل ہو سکے اور جماعتی نظام کو سنبھالا جا سکے ۔

آزادی کی موت

از مولانا محمد اشفاق خان صاحب غزنوی کرشن نگر لاہور

تاریخ شاہد ہے کہ طاقتور سلطنت سے دوستی اور معاہدہ کرکے کوئی ملک آزادانہ خارجہ و داخلہ پالیسی پر عمل پیرا نہیں ہو سکا۔ اور بارہا اُسے اپنے ضمیر کی صدائے حق کا خون کرنا پڑا ہے۔ تو پھر یہ دوستی کیسی اور معاہدے کیسے؟ وجہ یہ ہے کہ طاقتور سلطنتیں اتنی خود غرض واقع ہوئی ہیں۔ کہ وہ کسی حال میں بھی اپنے مفاد کے خلاف تو درکنار ہمارے مفاد کے موافق کسی بھی روش کو برداشت نہیں کرسکتیں۔ کیونکہ یہ دشمنانِ حق کی مسخ شدہ فطرت کا ایک نمایاں پہلو ہے۔

ان تمسسکم حسنۃ تسؤھم وان تصبکم سیئۃ یفرحوا بھا۔ آل عمرانؑ

اگر تمہارے لئے کوئی بھلائی کی بات ہو جائے تو انہیں بُرا لگے۔ برائی ہو جائے تو بڑے ہی خوش ہوں۔

اور یہی چیز تو اُن کے مفاد کے خلاف ہے۔ وہ ہمیں کبھی بھی طاقتور نہیں بنا سکتیں۔ اور نہ ہی ہمیں پنپنے دے سکتی ہیں۔

لا یالونکم خبالا۔ ان لوگوں کا (یعنی دشمنوں کا) حال یہ ہے۔ کہ تمہارے خلاف فتنہ انگیزی میں کمی کرنے والے نہیں۔

ودوا ما عنتم (اور جس بات سے تمہیں نقصان پہنچے وہی انہیں اچھی لگتی ہے) اگر ہم طاقتور ہو جائیں تو ہمیں ان کی ضرورت کب رہے!

تو اے مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں بسنے والو! تمہیں مشرق و مغرب کی ایسی کوئی دوستی جیسی تم نے اب گانٹھ رکھی ہے۔ اور آئندہ گانٹھنا چاہتے ہو۔ کبھی بھی شاندار مستقبل نہیں دے سکتی۔ یہ تو آزادی کی موت ہے۔

سامراج نئے روپ میں

کیا تم اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے کہ پہلے ظالم و جابر سامراج عوام پر براہِ راست غلامی کی لعنت ٹھونس کر حکومت کرتا تھا۔ اور آج وہ اپنے ناپاک عزائم میں اس طرح کامیاب ہونا چاہتا ہے۔ کہ عوام کی حکومتوں پر دوستی اور معاہدے کے جال ڈال کر حکومت کرے۔ وہ عوام کی غلامی کا دور تھا۔ یہ حکومتوں کی غلامی کے دور کا آغاز ہے۔ نیا جال لائے پرانے شکاری۔ سامراج نئے روپ میں ظاہر ہوا۔ پرستارانِ حرّیت کے لئے ایسی کسی دوستی کا شائبہ بھی کفر کے مترادف ہے۔

گناہِ عظیم

اے پرستارانِ توحیدِ خداوندی! اگر تم نے اپنی حکومتوں کی باگ ڈور خدا کے منکروں یا مشرکوں اور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ہاتھ میں دیدی یا اپنی حکومتوں کی پالیسیوں کی تشکیل و تعمیل کا دار و مدار ان میں سے کسی کے ہاتھ پر بھی رکھا۔ تو یقیناً [illegible] سے پھیر دیں گے آج بھی تم حق بات کہنے سے گریزاں ہو۔ اور مجبور کر دیئے جاؤ گے۔ کہ اپنی ضمیر کی آواز کو زبان پر نہ لا سکو۔ تو یاد رکھو! یہ تمہارا ایسا گناہِ عظیم ہوگا جس کو تمہارا پروردگار کبھی معاف نہ کرے گا۔ کیونکہ تم تو خدائے وحدہٗ لاشریک کی پرستش کے لئے بنائے گئے ہو۔ اور حکم و قانون تو صرف اسی کا ہے۔

ان الحکم الا للہ۔ امر الا تعبدوا الا ایاہ۔ یہ مشرق مغرب تو تمہارے لئے ہیں۔ آہ۔ آج تم مشرق و مغرب کیلئے ہو۔ آہ، علی ما فرطتم فی جنب اللہ۔

عالمی ہلاکت و تباہی

اگر اسی طرح جس طرح کہ آج امن کے نام پر پوری دنیا کو تیزی کے ساتھ دو بلاکوں میں منظم و متحد کیا جا رہا ہے۔ کیا جاتا رہا تو یاد رکھو! یہ امن کے نام پر دنیا کی ہلاکت و تباہی کی تنظیم ہوگی۔ کسی وقت بھی دو خود غرض بلاکوں میں تصادم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دونوں کی باگ ڈور ایسوں کے ہاتھوں میں ہے جو انسانیت کے مفہوم تک سے ناآشنا ہیں۔ جو خوف خدا کی لگام سے آزاد اور یوم حساب کے یقین سے محروم ہیں۔ "کیا تم تیل سے آگ بجھانا اور پانی سے جلانا چاہتے ہو" "کیا تم بھوکے بھیڑیوں کو بکریوں کے ریوڑ کا رکھوالا بنانا چاہتے ہو؟" "کیا تم قرآن عظیم کی سچائی سے محروم اور نابلد انسان نما درندوں کو انسانیت کا رکھوالا اور دوست بنانا چاہتے ہو۔ کیونکہ آج انسانیت کی سچی دوستی کا پیغام دینے اور سبق سکھانے والی دنیا میں قرآنِ مقدس کے سوا اور کوئی کتاب نہیں۔ کیا تم اس حقیقت سے بے خبر ہو! کہ خود تمہارے دشمنوں نے تمہارے قرآن حکیم کی سچائی اور صداقت کا اعتراف کر لیا ہے۔ (فاین تذہبون)

پس یقین رکھو، کہ جوں جوں ان دونوں بلاکوں کو تقویت ہوگی۔ عالمی ہلاکت کو تقویت پہنچے گی۔ اگر یہ حقیقت ہے کہ ایک لائن پر دو مخالف سمت سے دوڑ کر آنے والی گاڑیاں، تباہی و بربادی اور تصادم کی طرف دوڑ کر آ رہی ہیں۔ تو خدا را بتلاؤ! کہ مشرق وسطیٰ کی ایک واحد لائن پر مشرق و مغرب کی دو متخالف سمت سے دوڑ کر پھیلنے والی دو خود غرض اور متضاد پالیسیاں کب امن و سلامتی کی پیغامبر ہو سکتی ہیں۔

افلا یتدبرون

کیا مصر پر اینگلو فرانسیسی حملہ اور ہنگری کے مالیہ، ظلم و غارت گری میں تمہارے لئے کوئی سامان عبرت و بصیرت نہیں۔ افلا تبصرون

کیا تم خود پکار پکار کر یہ نہیں کہہ رہے ہو کہ کشمیر یا نہری تنازعہ کسی وقت بھی اسرائیل و سویز بن سکتا ہے؟

افلا تعقلون

اگر بالغ نظری سے دیکھو تو تمہیں نظر آ جائیگا۔ کہ مشرقِ وسطیٰ کا کوئی مقام دو متضاد و متخالف پالیسیوں کے تعارض سے مامون نہیں ہے! کسی وقت بھی یہ دو بلاکوں کی بڑھتی ہوئی تنظیم، امن عالم کے نشیمن پر برق خرمن سوز بن کر چمک سکتی اور اس طرح تمام دنیا کو جیتے جی جہنم رسید کر سکتی ہے۔

افلا تتقون

کیا تم ایسے حالات نہیں دیکھ رہے ہو کہ مشرق اوسط کے کسی ملک پر ہی نہیں بلکہ کسی ادنیٰ سے ملک کی ادنیٰ ترین پالیسی پر ہی پورے کے پورے مشرق و مغرب کی بقا کا انحصار ہونے لگتا ہے۔ اور فریقین اسے اپنی رگِ حیات سے بھی زیادہ عزیز تصور کرنے لگتے ہیں۔

خدارا بتلاؤ یہ کیسی دوستی اور معاہدے کیسے؟ اور یہ بلاک کیسے ہیں؟ کیا اپنے معاہد اور دوست کے ساتھ تو اظہار ہمدردی اور ایفائے عہد اور وہ بھی محض اپنی زندگی کی بقا کے لئے۔ مگر امن عالم کے ساتھ دشمنی کا چیلنج!

کیا تم مشرق وسطیٰ کو ایندھن بنا دینے پر راضی ہو چکے ہو؟ کیا یہ بارود کا جال جو بموں کی بارش، راکٹوں، ہوائی جہازوں اور توپوں کی گھن گرج سے بچھایا جا رہا ہے۔ عالمی امن کی بقا و حفاظت کے لئے ہے؟ ما لکم کیف تحکمون۔ کیا تم ظالم ہاتھوں کو اور مضبوط بنانا چاہتے ہو؟ کہ اس طرح خدا کی زمین میں اس کے بندوں پر زیادہ، ہولناک صورت میں ظلم کے پہاڑ توڑ سکیں؟ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ کیا تم خدا کے باغیوں کے ساتھ عہد و وفا باندھتے ہو؟ یاد رکھو! جو ذات اپنے خالقِ حقیقی سے اپنے باپ آدمؑ اور ماں حواؑ کے روبرو کئے ہوئے عہد کو وفا نہ کرے۔ (الست بربکم قالوا بلیٰ) وہ تمہارے ساتھ کب حق دوستی یا [illegible] امدادی نبھا سکتی ہے؟ اگر تمہیں اس بات کا یقین ہے۔ تو تم یقیناً شیطان کے دجل و فریب میں مبتلا ہو چکے ہو!

افسوس صد افسوس! دنیا تمہاری دوستی کیلئے منتظر و مضطرب تھی۔ لیکن یہ کیا ہے؟ آج تم دنیا کی دوستی کے لئے منتظر و مضطرب ہو۔ اور اپنی ملکی زندگی کے بقا و دوام کا انحصار اس کی دوستی پر سمجھ رہے ہو۔

عالم اسلام

آزاد ہونے کی علامت

مصر کی مثال

پچھلوں دنوں بعض اطلاعات میں بتایا گیا تھا۔ کہ طاقتور ملکوں کے ہوائی جہاز بعض کمزور ملکوں پر پرواز کرتے ہیں اور کمزور ملک احتجاج کرتے ہیں۔ لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔

قاہرہ مصر سے اطلاع آئی ہے کہ ایک امریکی فوجی طیارہ (ہوائی جہاز) مصر کے ممنوعہ علاقہ پر پرواز کر رہا تھا۔ اس کو مصری لڑاکا طیاروں نے نیچے اترنے پر مجبور کر دیا۔ اس کو ۲۴ گھنٹے حراست میں رکھنے کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ جس میں آٹھ فوجی اور ۸ شہری سوار تھے۔ لیکن اس کا کیمرہ اور فلمیں مصری حکام نے ضبط کر لیں۔

ایک آزاد۔ خود دار اور خود مختار ملک کی یہی نشانی ہے کہ وہ بین الاقوامی قوانین اور معاہدات کی خلاف ورزی کو برداشت کر کے بزدلی کا ثبوت نہ دیں۔

شام پر حملہ ہوا، تو سعودی عرب خاموش نہیں بیٹھے گا

قاہرہ۔ مڈالیسٹ نیوز ایجنسی نے انکشاف کیا ہے کہ سعودی عرب کی کابینہ کے ایک ممبر نے مصر و شام کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ شام کے خلاف ہر حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے شام کی حمایت کرے گا۔ اسی خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ سعودی عرب کے وزیر مواصلات نے قاہرہ میں آمد کے موقع پر کہا۔ کہ شام پر حملہ کے دوران سعودی عرب تماشائی کی حیثیت سے نہیں بیٹھ سکتا۔ (انجام کراچی)

ترکی۔ روسی تعلقات روز بروز خراب ہو رہے ہیں۔

اخبار جنگ کراچی ۷ ستمبر۔ اطلاع دیتا ہے کہ استنبول سے آمدہ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی اور روس کے تعلقات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ روسی سفارتخانے کے دو افسروں کو ترکی سے ملک بدر کرنے کے بعد کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے اور شام کے معاملہ میں روس نے ترکی کو وارننگ (تنبیہ) دے کر کشیدگی کو اور بڑھا دیا ہے۔ اس کے سوا ماسکو ریڈیو اور روسی اخبارات بھی برابر ترکی کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں مگر ترکی خاموش ہے۔ اس کے اخبارات عام انتخابات اور سیلاب زدہ علاقوں کی طرف متوجہ ہیں۔

شاہ سعود عنقریب شام جائیں گے

مغربی جرمنی میں شاہ سعود علاج کرا رہے ہیں وہ واپسی میں شام کا دورہ بھی کریں گے۔

امریکی پروپیگنڈے کی تردید

شام کی حکومت نے اردن۔ عراق اور لبنان شام کی حکومتوں کو ایک ہی مضمون کے مراسلے روانہ کئے ہیں۔ اور ان سے پوچھا ہے۔ کہ کیا امریکہ کی طرح آپ لوگوں کو بھی شام کی اندرونی تبدیلیوں سے

ساتھ ہی شام نے سب کو یقین دلایا ہے کہ وہ کسی عرب ملک پر حملہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی بالکل آزاد ہے

وزیر اعظم کی تقریر

باریسال (مشرقی پاکستان) میں تقریر کرتے ہوئے ہمارے محترم وزیر اعظم پاکستان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کی خارجی پالیسی بالکل آزاد ہے۔ کتنا اچھا عنوان اور بیان ہے کاش کے معنون اور مدلول بھی یہی ہوتا۔

معاہدہ بغداد وغیرہ کی موجودگی میں جو کشمیر و بھارت کے مسائل میں ہمارے لئے موثر نہیں ہے۔ شمول کی قصہ سمجھ نہیں آتی۔

دمشق ۱۵ ستمبر۔ شام کے وزیر خارجہ صالح بطار نے بتایا۔ کہ حکومت ترکی نے شام کو یقین دلایا ہے کہ ترکی افواج شام پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ سرحدات پر فوجی مشقیں سالہائے سابقہ کی طرح حسب معمول اس سال بھی ہو رہی ہیں۔

تبصرات

مساجد کے سلسلہ میں حکومت کی افسوسناک سرد مہری
حکومت فوراً توجہ کرے

ایک اطلاع کے مطابق حکومت نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۴۵ کے تحت ملتان کی ایک اور مسجد کو سر بمہر کر دیا ہے۔ جو انتہائی افسوسناک ہے۔ کیا خانہ خدا کو بند کرنے کے بغیر حکومت کے پاس قیام امن کا کوئی اور ذریعہ باقی نہیں رہا۔ کیا کسی مسجد میں چار لفنگوں کا ہڑبونگ مچا دینا مسجد کو قفل لگا دینے کے لئے کافی وجہ ہو سکتی ہے اور کیا اس طرح ہر ہر مسجد میں نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس قسم کے تنازعات اس وقت سینکڑوں مقامات پر موجود نہیں ہیں؟ اور کیا ان سب مساجد کو بند کر دینا چاہیئے۔ اور کیا قانون اس کا انتظام کرنے سے قاصر ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ ایک کرایہ دار کو دوکان یا مکان کا اصلی مالک بے دخل کرنے کے لئے عدالت دیوانی کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور براہ راست کاروائی کرنے پر پولیس آڑے آتی ہے۔ لیکن مساجد کے سلسلہ میں یہ قانون بروے کار نہیں آتا۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی اس سرد مہری اور مساجد سے بے اعتنائی کی پالیسی کو ترک کر کے بحیثیت مسلمان حکومت ہونے کے اس کا صحیح انتظام کرے۔ اور وہ انتظام آسان سے آسان یہ ہے کہ کسی مسجد کے مقرر کردہ سابق امام یا خطیب کے خلاف دیگر اور شورش پسند کسی فرقہ یا جماعت سے کیوں نہ ہوں ان کو بتا دیا جائے کہ اگر تمہیں موجودہ امام یا خطیب سے اختلاف ہے تو دیوانی چارہ جوئی کرو۔ دیوانی حقوق حاصل کئے بغیر قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لینے والوں کو پابند نہ کرے۔ اور ان کو اس طرح کسی آزادی دے دینے سے ملک میں قانون کا احترام ختم ہو جائے گا۔ پھر تو دوسرے معاملات میں بھی قانون کو عوام اپنے ہاتھ میں لینے کی جرأت کر سکیں گے۔

اگر حکومت ہمارے اس آئینی اور جائز مشورہ پر عمل کرنے لگ جائے اور تمام فرقوں اور پارٹیوں کو معلوم ہو جائے کہ کسی کا حق بغیر دیوانی عدالت کے چھینا نہیں جا سکتا۔ تو اس سے امن و آرام قائم اور مساجد کی ہڑبونگ اور بدنمائی ختم ہونے کے ساتھ ساتھ ان ملازمین اور حکام کی بدعنوانیوں کا بھی سدباب ہو سکیگا جو کسی فرقہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے غلط حمائت کرنے لگ جاتے ہیں۔ جس کی ذمہ داری عوام کی نظروں میں حکومت پر پڑتی ہے

بقیہ خطبہ صدارت صفحہ ۲ سے آگے

بقیہ خطبہ صدارت صفحہ ۲ سے آگے

اس سے طلب نہ کرد لوقا باب ۶ آیت ۲۷ تا ۳۱)

اس کے برخلاف اپنے آپکو جنگی سازوسامان سے پوری طرح لیس کیا لیکن جب مسلمانوں پر مذہباً اعداد الآخرب فرض تھا۔ انہوں نے تغافل برتا۔ اور ذلیل ہوئے۔ ایسی صورت میں کیا ہماری ذلت و محکومیت اسلام پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے۔ یا ترک عمل کا۔ جہاد کے قانون سے یہ ازالۂ شبہ نہ سمجھا جائے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے یا دین میں جبر ہے۔ کیونکہ لا اکراہ فی الدین۔ اور قانون جزیہ کی موجودگی سے دین میں جبر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسلامی جہاد کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ جو لوگ اسلام کے قانون عدل کے دشمن ہیں۔ انکے غلبہ اور زور کو توڑ دیا جائے تاکہ وہ انصاف اور عدل کی اس روشنی کو بجھا نہ سکیں۔ زور توڑنے کا یہ مقصد تسلیم جزیہ سے پورا ہو جاتا ہے اور یہ خطرہ باقی نہیں رہتا۔ کہ مخالف حق

موجودہ ماحول اور تعلیم قرآن

مولانا فضل الٰہی صاحب عارف: ایک زمانہ تھا کہ مولانا موصوف ہمارے رفیق سفر و حضر تھے۔ ۱۹۳۵ء میں سفرِ حج میں ہمارے ساتھی تھے۔ کشمیر کے تبلیغی دورے میں ہمارے ہمراہ سارے تین سال پیرو مرشد حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کے سامنے قرآن حکیم کی تعلیم کے لئے زانوئے تلمذ تہ کرنے میں ہمارے ساتھ سب سے پہلی جماعت میں تھے۔ قرآن حکیم کے امتحانوں میں اعلیٰ نمبروں پر پاس ہوئے۔ اٹھارہ سال ہمارے ہفتہ وار "نونہال" میں نظم کا صفحہ انہی کے ذمہ رہا۔ چنانچہ ہم نے "ترجمان اسلام" کے لئے جب آپ کی معاونت کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے باوجود گوناگوں معروفیتوں کے "ترجمان اسلام" کیلئے نظم کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو اس پرفتن دور میں دین کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ (مینجنگ ایڈیٹر)

آج چڑھتا ہے بچّہ یوں پروان — اس کا ماحول دشمنِ ایمان
جس سے ہو جائے دُور مذہب سے — تربیت کا ہے وہ سروسامان
مدرسوں کالجوں میں دیکھتا ہے — جا کے اِک قیل و قال کا طوفان
حُکمائے فرنگ کے افکار — پڑھ کے مذہب کو کہتا ہے ہذیان
رفتہ رفتہ نظر سے گرتی ہے — اپنے اسلاف کے صفات کی شان
ترکِ اسلام کے مضامیں ہیں — اور تقاضائے وقت کے عنوان
جزوِ تعلیم یاں ہے رقص و سرود — کہ ہے اقبالِ قوم کا یہ نشان
وسعتِ علم کالجوں کی ہے — دہریت کے لئے کھُلا میدان
سیکھتا ہے وہ سب علوم و فنون — سوئے تعلیم دیں نہیں رُجحان
عشقیہ غزلیں، ناول، افسانے — اس کے زیرِ مطالعہ ہر آن
نظریے "مارکس" اور "فرائیڈ" کے — یوں سمجھئے کہ اس کا ہیں ایمان
شاق اس کے لئے ہے روزہ، نماز — مغربیت کی ہر ادا آسان
اس کے وردِ زباں ہیں فلمی گیت — ایکٹروں ایکٹرسوں پر قربان
حرفِ اسلام لوحِ دل سے مٹا — یاد تہذیبِ نو کے سب فرمان

الجزائر ——— کفن بدوش وسربکف مجاہدین کی سرزمین!

محمد حسن خارانی

اگر آپ کے سامنے دنیا کا نقشہ ہو تو آپ حدود اربعہ کے اعتبار سے الجزائر کو اس طرح پائیں گے، (۱) اس کے شمال میں بحیرہ روم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر (۲) جنوب میں افریقہ کا صحرائے اعظم (۳) مشرق میں ٹیونس و لیبیا کی سرسبز و شاداب سرزمین۔ اور (۴) مغرب میں مراکش اور افریقہ کے مختلف حصے واقع ہیں ——۔

رقبہ کے لحاظ سے بھی یہ ملک کافی وسیع و عریض ہے فرانس سے چار گنا اور سوئٹزرلینڈ سے آٹھ گنا بڑا ہے۔ نہایت زرخیز ملک ہے۔ غلہ، انگور۔ کھجور اور زیتون کی بہت بڑی مقدار پیدا ہوتی ہے۔ گندھک۔ تانبا جست سیسہ۔ کوئلہ اور پیٹرول کا ایک عظیم الشان خزانہ اس کے اندر موجود ہے۔ مگر کتنا مقام افسوس ہے کہ اصلی باشندے تو عسرت۔ تنگدستی اور فرانس کے بے پناہ مظالم میں زندگی گذار رہے ہیں۔ اور فرانس کے غاصب و سفاک اس ملک کی دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں۔

اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دورِ بنو امیہ میں جب فتوحات کا سیلاب ظالم و مستبد حکومتوں کو خس و خاشاک کی طرح بہانے لگا۔ تو اسی زمانے میں الجزائر کے باشندے بھی نعمت اسلام سے مالا مال ہوئے۔ حتیٰ کہ ان لوگوں نے عرب قومیت کو اپنا لیا جو ابھی تک قائم ہے۔ عقبہ بن نافع نے سب سے پہلے اس سرزمین کو فتح کیا تھا۔ شہر قیروان کی بنیاد بھی اسی اولوالعزم فاتح نے ڈالی تھی۔ شمالی افریقہ، سپین اور جنوبی فرانس اسلامی حکومت کے زیرنگین آ گئے تھے۔ اس ملک میں مختلف ادوار میں مختلف حکومتیں قائم رہیں۔ بنو امیہ۔ بنو عباس اور فاطمین یکے بعد دیگرے عنان اقتدار سنبھالتے رہے اور سب سے آخر میں علوی حکومت برسر اقتدار آئی۔ جس کی نسل کے حکمران آج بھی موجود ہیں۔

مغربی سامراج افریقی اقوام پر حکومت کرنے اور وہاں کی سرزمین کو نو آبادیات میں تبدیل کرنے کے لئے مختلف حیلے بہانے تراشتے رہے ہیں۔ کبھی "معلم اخلاق" بن جاتے ہیں۔ اور افریقہ کو تہذیب سکھانے کے بعد آزادی دینے کا وعدہ کرتے ہیں اور کبھی ان ممالک کے تاریخی حقائق کے جھٹلانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ فرانس پوری بے حیائی اور ڈھٹائی سے بار بار یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اہل فرانس کے داخلے سے پہلے الجزائر میں کوئی با اختیار حکومت نہیں تھی۔ وحشت و انتشار تھا۔ اور فرانس ہی نے اس ملک کو مہذب ...

ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اس سفید جھوٹ اور دروغ بافی کے بعد فرانس الجزائر کے داخلی اور خارجی معاملات میں بزعم خویش اقوام متحدہ کے کسی ملک کو مداخلت کا اختیار دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔

لیکن یہ بے حیا دعوے دار تاریخی حقائق کو ہرگز مسخ نہیں کر سکتے۔ سولہویں صدی میں سپین کا تین بار اہل جزائر کے شیروں سے شکست فاش کھانا۔ اور خود فرانس کا ۱۶۸۸ء میں جنرل ڈلسن کی قیادت میں اور دوسری بار مارشل اسٹیری کی کمان میں شرمناک ہزیمت اٹھانا ایک تاریخی حقیقت نہیں ہے؟ ان درندوں کا منہ توڑنے والی کیا ایک منظم، مہذب اور متحدہ حکومت نہیں تھی؟ اس سے بھی زیادہ طاقت در حکومت برطانیہ نے ۱۳ر جولائی ۱۸۲۴ء میں اپنے بحری بیڑے سے ایک خوفناک حملہ کیا تھا۔ سترہ دن کی مسلسل جنگ کے باوجود ایک معمولی سا قلعہ بھی فتح نہ ہو سکا۔ کیا یہ ایک وحشی اور منتشر حکومت سے ٹکر کا نتیجہ تھا؟

تاریخ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ فرانس پرلے درجے کا حیلہ ساز۔ احسان فراموش اور محسن کش ہے۔ نپولین کی لڑائیوں کی وجہ سے جب فرانس معاشی اور اقتصادی اعتبار سے سخت خستہ حال ہو گیا تو اس وقت کی شریف اور خوشحال حکومت الجزائر سے اپنے دو یہودی نمائندوں کے ذریعہ سامان حرب اور نقد بطور قرض وصول کیا۔ تقریباً یہ ۱۷۹۰ء کا واقعہ ہے۔ ایک مدت تک مختلف بہانہ سازیوں اور حیلہ تراشیوں سے فرانس الجزائر کا یہ قرض ادا کرنے سے پس و پیش کرتا رہا۔ حتیٰ کہ ۲۷ر اپریل ۱۸۲۷ء کو عید الفطر کے موقعہ پر فرانس کا سفیر حسب دستور شاہِ الجزائر کے دربار میں مبارکباد دینے گیا۔ دوران گفتگو میں شاہ نے قرض کے معاملے میں فرانس کی طویل خاموشی کا سبب دریافت کیا۔ جس کے جواب میں سفیر نے متکبرانہ انداز میں گفتگو شروع کر دی بادشاہ نے اسے دربار سے نکل جانے کا حکم دیا اتفاق سے بادشاہ کے ہاتھ میں اس وقت شتر مرغ کے پروں کا ایک پنکھا تھا جو سفیر کے بدن سے چھو گیا۔ سفیر احتجاج کرتا ہوا دربار سے نکل گیا۔

بس پھر کیا تھا بلا کسی توقف کے فرانسیسی فوجیں الجزائر پر چڑھ دوڑیں۔ الجزائر جنگ کے لئے تیار نہیں تھا اور فرانس نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت حملہ کیا تھا۔ چنانچہ فرانس کی اس غداری پر دنیا گواہ بنانے کے لئے بلا چون و چرا قلعہ خالی کر دیا گیا۔

اس کے بعد فرانس نے کیا کیا اور اس وقت الجزائر میں کیا ہو رہا ہے؟ اسے تمام اسلامی اور غیر اسلامی دنیا اچھی طرح جانتی ہے۔ سوائے چند عرب ملکوں کے آج تک فرانس کے خلاف کسی مسلمان ملک یا اقوام متحدہ کے کسی ممبر ملک نے شدید احتجاج نہیں کیا۔ وہی "ٹک ٹک دیدم دم نکشیدم" والا معاملہ ہے۔ اس مظلوم ملک پر قبضہ کے بعد دینی اوقاف کے اموال کو سرکاری جائداد میں تبدیل کرنا۔ مساجد اور مقبروں کو تاراج کرنا۔ عورتوں کی بے حرمتی۔ بچوں اور بوڑھوں کا سفاکانہ قتل بے قصور مسلمانوں کو تختہ دار پر کھینچنا۔ بڑے بڑے شیوخ اور بااثر لوگوں کو حبس دوام کی سزا دینا حسین و جمیل باغات اور لہلہاتے کھیتوں کو چٹیل میدانوں میں تبدیل کرنا۔ کیا یہ مظالم موجودہ "تہذیب" اور "شائستہ" حکومتیں روا رکھ سکتی ہیں۔ اس وقت تک ایک محتاط اندازہ کے مطابق تقریباً "بیس" لاکھ الجزائر کے مظلوم شہید کئے جا چکے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ خود الجزائر کے مسلمان نہایت غیور۔ آزادی کے دلدادہ اور نشہ شہادت کے سرشار مجاہد ہیں۔ فرانس کی بے پناہ طاقت بھی ان سے لرزہ براندام ہے۔ اس قدر ستم کاری، سفاکی اور خون ریزی الجزائر کے مجاہدین کے جذبۂ آزادی کو نہیں کچل سکی۔ وہ اپنے ضعف، قلتِ اسلحہ اور بے سروسامانی سے بے نیاز ہو کر دشمن کے خلاف خم ٹھونک کر رزم آرا ہوتے ہیں۔ وہ زمانہ قریب آ رہا ہے کہ فرانس نہایت ذلت اور خواری کے ساتھ اس مقدس سرزمین سے رسوا ہو کر نکلے گا۔ اور آخری فتح ہمارے مجاہدین کے قدم چومے گی (آمین)

کون کہہ سکتا تھا۔ کہ ہند چینی سے فرانس کی لاتعداد فوجیں اور اس کی بے پناہ جنگی قوت محبانِ وطن لوگوں کے ہاتھوں تہس نہس ہو کر رہ جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ آزادیٔ الجزائر سامراج کے تابوت میں آخری کیل ثابت گی۔ اور کژدم صفت فرانس خائب و خاسر اپنے سوراخ میں جا کر دم لے گا۔ لیکن اس کے ساتھ دیکھنا یہ ہے کہ موجودہ دور ابتلاء میں دنیا کی حکومتیں مجاہدین الجزائر کی کیا مدد کر رہی ہیں؟

ہماری حکومت، اسلامیہ پاکستان نے کیا کیا ہے؟ کیا اخوت اسلامیہ کا یہ تقاضا نہیں کہ ظالم سے ہر قسم کا عدم تعاون کیا جائے۔ اور تمام اسلامی قوتوں کو ایک مرکز پر جمع کر کے اپنے اتحاد سے ثابت کر دیا جائے۔ کہ جغرافیائی اور آب و ہوا اخوت اسلامیہ کے رشتہ مستحکم پر اثر نہیں ہو سکتیں۔ اگر ہماری حکومت عملی طور پر مشرق اور الجزائر کے مسلمانوں کی کوئی مدد نہیں کرے گی اور کے دشمنوں سے رشتۂ یگانگت و اتحاد استوار کرے گی۔ تو کل کو مسئلہ کشمیر پر اسلامی دنیا سے کیا توقع رکھی جا سکتی ہے؟

الکفر ملۃ واحدۃ اگر دنیائے کفر حدود اور اختلاف آب و ہوا کے باوجود آپس میں اتحاد رکھ سکتی ہے تو دنیائے اسلام کسی کافرانہ کے عزائم سے کیوں افتراق و تشتت کا شکار ہو رہی ہے۔

ہمارے اندر انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلامی اخوت اور توکل پیدا ہو جائے تو دنیائے کفر کی امداد سے بے نیاز ہو کر بھی نہایت سربلندی سے دنیا کے دوش بدوش چل سکتے ہیں۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی
تمہیں بتاؤ تو سہی اور کافری کیا ہے؟

بقیہ: "خطبۂ صدارت"

تمام انسانی افراد املاک و اموال میں برابر ہیں کیونکہ ایسا ہونا تمدن اور خلاف فطرت ہے۔ تمدن کا حاصل ہے اجتماعیت اور باہمی تعاون پر مبنی ہے اور تعاون حاجت کے بغیر ممکن نہیں۔ اگر مساوات مالی کی وجہ سے کوئی کسی کا محتاج نہ رہے تو انسانی میں رشتہ ارتباط ختم ہو جائے گا اور تمدن پارہ پارہ ہو جائے گا ضروری ہے کہ افراد انسانی میں تفاوت موجود ہو کوئی غنی کوئی تاکہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں اور قانون تسخیر جاری ہو۔ ورفع بعضکم فوق بعض لیتخذ بعضکم بعضا سخریا۔ فطری تفاوت اور فرق کی وجہ سے مالی مساوات ممکن العمل بھی کیونکہ اکتساب مال ایک بہت بڑی حد تک فکری استعداد اور ذہنی پر موقوف ہے اور ان دونوں میں تفاوت ہے اسلئے مالی تفاوت بھی ہے۔ آپ اگر ایک باپ کے دو بیٹوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک ہزار روپیہ تجارت پر لگائیں تو دونوں کی کمائی برابر نہ ہو گی بلکہ تفاوت ہو گا کیونکہ دونوں کی قابلیتیں یکساں نہیں۔ اس طرح اگر آپ ہزار کوشش کر کے مساوات پیدا بھی کریں تو فطرت اسکو توڑ کر دوبارہ تفاوت لا کر دے یہی وجہ ہے کہ ہزاروں کوششوں کے باوجود معاشی مساوات قائم نہ ہو سکا۔ البتہ کا حقوقی مساوات ایک حقیقت ہے اور عین مطابق فطرت ہے۔ حقوقی مساوات کا معنی یہ ہے کہ قانون اسلام کی نظر میں شاہ اور گدا میں امتیاز نہیں اور قانون کیلئے یکساں ہے۔ اس طرح اسباب اکتساب رزق سے استفادہ میں بھی ہے کہ حکومت میں اسکے عہدوں کے حصول میں بشرط قابلیت کسی کو کوئی خصوصی حق نہیں رکھا گیا بلکہ سب افراد یکساں حق رکھتے ہیں۔

جلد ۱ نمبر ۷ و ۸
سہ روزہ
ترجمانِ اسلام ڈھوک
مدیر اعلیٰ
غلام غوث ہزاروی
۲۵ ر ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ

خدا کی نعمت یا مذاق

مودودی صاحب اپنے مخالف علماء کے جوابات سے معذوری ظاہر کرتے ہوئے اقرار کرتے ہیں کہ :

"پاکستان سے ہندوستان تک ہر طرف فتوؤں، پمفلٹوں، اشتہاروں اور مضامین کی ایک فصل اگ رہی ہے۔ جن میں کمیونسٹ سوشلسٹ۔ اہل حدیث۔ بریلوی اور دیوبندی سب ہی اپنے اپنے شگوفے چھوڑ رہے ہیں۔ اور آئے دن نئے نئے شگوفے پھوٹتے رہتے ہیں۔ اس فصل کو آخر کون کاٹ سکتا ہے اور کہاں تک کاٹ سکتا ہے"

(ترجمان القرآن مارچ اپریل ۱۹۵۱ء)

اس بیان میں مودودی صاحب اقرار کرتے ہیں کہ ہر مکتب فکر کے مسلمان علماء مودودی صاحب کے خلاف ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ جب تمام طبقے علماء کرام کے تم کو گمراہ سمجھتے ہیں اور تمہارے خلاف لکھ رہے ہیں تو تم ٹھنڈے دل سے سوچتے۔ اور قرآن و حدیث کے خلاف جو باتیں لکھیں تھیں ان سے توبہ کرتے۔ لیکن مودودی صاحب کے مرید صادق یا خلیفہ اعظم اصلاحی صاحب اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ہماری وجہ سے یہ امت تو متفق ہو گئی ہے۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں :

"اس موقع پر ہم تحدیثاً للنعمۃ جماعت اسلامی کی اس خدمت پر اظہار کیئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ایک مدت دراز کے بعد اس امت کو ہماری بدولت ایک نقطۂ اجتماع میسر آیا ہے"۔

اس وقت کیمونسٹ، قادیانی۔ منکرین حدیث ملاحدہ۔ فرنگی زدہ اور بریلوی خیالات کے حضرات تو قاطبۃً جماعت اسلامی کے خلاف متحد ہو چکے ہیں۔ اور ان کے ساتھ اہل حدیث اور دیوبندی بزرگوں کا بھی ایک بڑا حصہ اس محاذ پر متفق ہو کر ایک ملت واحدہ بنا رہا ہے۔ جماعت اسلامی کی دعوت نہ اٹھتی تو شاید اتنے مختلف احزاب کسی معاملہ میں یوں مجتمع نہ ہو سکتے"۔

(ترجمان القرآن مارچ اپریل ۱۹۵۱ء)

ان بیانات میں جہاں مودودی صاحب، اور ان کے پیروؤں کا یہ اقرار ہے۔ کہ اسلام کے سارے فرقے ... [illegible]

اور ان کے خلاف متحد ہیں۔ وہاں وہ بجائے ندامت کے چوری کے ساتھ سینہ زوری بھی کر رہے ہیں۔ اور خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ کہ امت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم جو کسی مسئلہ پر متحد نہیں ہو سکتی کم از کم ہماری مخالفت کرنے پر متفق ہو گئی ہے۔ اب مرزائیوں کو اس سے بھی زیادہ اپنے اس کارنامے پر خدا کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے سلف صالحین کے اسلامی عقائد کی مخالفت کر کے ساری امت کو اپنی مخالفت میں متحد کر دیا۔ نہ مرزا غلام احمد نبوت کا دعویٰ کرتا نہ ساری دنیا کی نظروں میں کافر ہوتا۔ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انکار کرتا اور نہ مجدد بنتا اور نہ اہل اسلام اس کی مخالفت کرتے۔

اسی طرح مودودی صاحب موجودہ حالات میں اسلامی قرآنی سزاؤں کو ظلم نہ کہتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء عظام رحمہم اللہ پر تنقیدیں نہ کرتے۔ آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض حدیثوں کا انکار نہ کرتے تو امت محمدی متفق ہو کر ان کو گمراہ نہ کہتی۔ مودودی صاحب کبھی بے وضو سجدہ تلاوت کی اجازت دیدیتے ہیں کبھی دو جڑی ہوئی بہنوں کا نکاح ایک مرد سے جائز کہکر صریح قرآن کی مخالفت کرتے ہیں۔ کہیں مسلم شریف کی حدیث تمیم داری دجال والی کو افسانہ (جھوٹ) لکھ دیتے ہیں۔

کبھی اپنی تفسیر میں اجازت دیدیتے ہیں کہ عین طلوع فجر کے وقت بھی سحری کر کے رمضان کے روزے رکھ سکتے ہیں۔ اس طرح بیسیوں نئی نئی باتیں بے ضرورت لکھ کر اہل اسلام میں سر پھٹول کا مزید سامان پیدا کرتے ہیں۔ اور جب اہل اسلام متفق ہو کر اس کی مخالفت کرتے ہیں تو یہ اس کو اپنا کارنامہ قرار دیتے ہیں۔ کہ شکر ہے کہ امت ایک بات پر تو متفق ہو گئی ہے

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

سوال یہ ہے۔ کہ اصلاحی صاحب نے اس بات کو جماعت اسلامی کی بڑی خدمت قرار دیا ہے کہ اس کی وجہ سے امت کو ایک نقطۂ اجتماع ہاتھ آ گیا۔ یعنی مودودیوں نے ایسے کام کیئے جن کی مخالفت تمام مسلمانوں یا علماء نے ضروری سمجھی ... امت کا اتفاق اور علماء کی یک جہتی خدا کی بڑی نعمت ہے۔ اور نعمت کا بیان کر کے اس کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ قرآن میں ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

اب سوال یہ ہے کہ واقعی مودودی فرقہ کے خلاف علماء امت کا اتفاق وہ خدا کی نعمت اور قابل فخر سمجھتے ہیں۔ اور وہ غلط مسائل اس لئے بیان کرتے ہیں کہ امت میں ایکا پیدا ہو۔ یا یہاں بھی وہ طنز اور مذاق سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے سلسلہ میں مذاق کرنا یا اس کے عذاب ناراضگی یا عدول حکمی کو مذاقاً نعمت قرار دینا یہ کسی صحیح مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ فقط۔

بقیہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رح

انگریزوں نے ضبط کر لئے۔ اور اسی قسم کے دوسرے غیر منصفانہ معاملات ان سے پیش آئے۔ جو ان کو جنگ میں گھسیٹنے والے تھے۔ جب ترکی حکومت نے مجبور ہو کر اعلان جنگ کر دیا۔ تو اس پر تقریباً آٹھ نو محاذوں سے حملہ کیا گیا۔ انگریزوں نے بصرہ پر۔ عدن پر۔ سویز پر اور قلعہ چناق پر اسی طرح روس نے متعدد تین چار محاذوں پر حملہ کر دیا۔

اس یورش کی وجہ سے مسلمانوں میں جس قدر بے چینی ہوتی کم تھی۔ چنانچہ ان حالات سے حضرت شیخ الہند رح نے حاجی ترنگ زئی صاحب کو مطلع کیا۔ اور ضروری قرار دیا کہ وہ یاغستان چلے جائیں۔ اور ضروری کاروائی عمل میں لائیں۔ اسی طرح مرکز یاغستان اور اس کے کارکنوں کو لکھا۔ چنانچہ جب حاجی صاحب مرحوم پہنچے مجاہدین کا جمگھٹا شمار سے زیادہ ہو گیا۔

مجاہدین چمرقند (حضرت سید احمد شہید رح) کی جماعت بھی آ گئی۔ بالآخر کچھ عرصہ کے بعد جنگ چھڑ گئی۔ اور بفضلہ تعالیٰ مجاہدین کو غیر متوقع کامیابی ہونے لگی۔ اور انگریزوں کو جانی اور مالی بے حد نقصان اٹھا کر اپنی سرحد پر لوٹ آنا پڑا۔ چند مہینوں کی جنگ میں انگریزوں کو انتہائی نقصان جان و مال اٹھانا پڑا اور تمام بلند دعاوی اور اولوالعزمیاں خاک میں مل گئیں بالآخر وہی پرانا طریقہ جو کہ پہلی جنگوں میں آڑے وقتوں میں انگریز اختیار کرتے رہے یہاں بھی کرنا پڑا۔ امیر حبیب اللہ خان کو درمیان میں ڈالا گیا۔ اشرفیوں اور روپوں کی بھرمار کر کے دیہات یاغستان کے سرداروں کو توڑ لیا گیا۔ اور یہ پروپیگنڈہ کرایا کہ جہاد بغیر بادشاہ کے شریعت اسلامی میں درست نہیں۔ مسلمانوں کے بادشاہ ان اطراف میں امیر کابل امیر حبیب اللہ خان ہیں۔ تم ان کے ہاتھ پر بیعت جہاد کر کے منظم ہو جاؤ۔ جب امیر صاحب موصوف اٹھیں اور علم جہاد بلند کریں سب انکے ساتھ ہو کر جہاد کرنا۔ سردار نائب السلطنت امیر نصر اللہ خان انکے ناظم بنا دیئے گئے اور تمام بیعت نامہ کے کاغذات انکے پاس جمع ہو گئے ... پروپیگنڈے پر روپیہ پانی کیطرح بہایا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مجاہدین کی ... کمزور ہو گئی چند لڑائیوں کے بعد پانسہ پلٹ گیا۔ ... مجاہدین ... کارتوس خرچ ہونیکی وجہ سے ... اجتماع کو سنبھال نہ سکے ... لوٹ گئے عوام امیر کابل کے پروپیگنڈے ... قائم نہ رکھ سکے۔ بالآخر حاجی ترنگزئی صاحب ... کے بعد شکست پر شکست ... دوسری طرف امیر حبیب اللہ خان ... [illegible]

سابق احرار لیڈر جمعیۃ علماء اسلام میں
ڈاکٹر الطاف گل صاحب کا فیصلہ

ڈاکٹر الطاف گل صاحب کا کاخیل کے نام نامی سے کون ناواقف ہے۔ یہ پرانے احرار لیڈر اور ان تھک کارکن ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۳۵ء میں تنہا مردان ضلع سے اڑھائی سو رضاکار شہید گنج کے سلسلہ میں جیل بھیجے تھے۔

آپ نے عرصۂ دراز تک بمبئی میں پریکٹس کی، اب عرصہ سے آپ نوشہرہ صدر میں مقیم ہیں آپ کو احرار اسلام پر تازہ پابندی سے سخت صدمہ پہنچا۔ اب آپ نے اپنی خدمات جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے لیئے وقف فرما دی ہیں۔ جہاں آپ سیاسی اور مذہبی ہر طرح کی خدمت ملک و ملت کی کر سکیں گے۔

مجھے آپ کے اس طرح میدان عمل میں آجانے سے بے انتہا خوشی ہوئی ہے اور میں ذمہ داران جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص اور توفیق عمل عطا فرمائیں فقط

(غلام غوث۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

ایک مراسلہ

مخدومی! بعد تسلیم مسنونہ گذارش ہے کہ ترجمان اسلام کے جاری کرنے پر دل کو بہت خوشی ہوئی جمعیۃ علماء اسلام کا قیام اور اس کی طرف سے ترجمان اسلام کا جاری کرنا ایک ایسا اہم امر ہے جس کی ضرورت آج بہت عرصہ پہلے سے تھی۔ اب بھی جو یہ کام ہوا ہے بعد از وقت نہیں۔ حقیقتاً عوام کے صحیح رہنما علماء حضرات ہی ہیں۔ انکی رہنمائی ہی عوام کی معاشرتی سیاسی دینی و دنیاوی حالات کو بہتر بنا سکتی ہے۔ خداوند عوام کو علماء کی قیادت سے مستفیض کرے ... میں منتظمین ترجمان اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام کے ... گرامی قدر کو ترجمان اسلام کے جاری کرنے پر دلی طور پر ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی دعا کرتا ہوں کہ خدا کرے یہ اخبار سہ روزہ سے جلد روزانہ ہو جائے اور ادارہ کو مزید ہمت خدمت عطا فرمائے

(راقم سید ابوالمنیر محمد شاہ سجادہ نشین درگاہ امرڈ شریف ضلع ...)

جمعیۃ علمائے اسلام مغربی پاکستان کی

مرکزی مجلس عاملہ کا بیان

"جہاد کانفرنس ملتان" کا تتمہ

جمعیۃ علمائے اسلام ملتان کی جہاد ۱۸۵۷ء کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجلاس اپنے اس قطعی علم اور مبنی بر حقیقت رائے کا اظہار کر کے عامۃ المسلمین کو آگاہ کرنا ضروری تصور کرتا ہے کہ گذشتہ ایک صدی کی خلط ملط قیادت کی بحث کو نظر انداز کر کے اس سے قبل کے ساڑھے تیرہ سو سال کی پوری اسلامی تاریخ میں حسب تصریح تاریخ ابن خلکان "دنیا بھر کو اپنے آغوش میں لینے والے مجاہدانہ اسلامی سیلاب کی مکمل قیادت علمائے دین کے ہاتھوں میں رہی"۔ ان تمام قرون ماضیہ میں سوائے اسلامی تعلیمات کے نہ کوئی نظام تعلیم موجود تھا۔ نہ کسی اور نوعیت کی قیادت۔

ان قرون بابرکت کے بعد جب دوسروں نے دخل دیا۔ اسلامی ممالک روبہ زوال ہوئے۔ علمائے دین کی ساڑھے بارہ سو سال کی کمائی کھانے والے حضرات آج اسلام کے نام سے ان کے خلاف مکروہ پروپاگنڈہ کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔

اس مقدس گروہ کی قیادت ۱۸۵۷ء تک باقی رہی۔ اس کے بعد ان کے جانشینوں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ اور ان کے رفقائے کار نے جہاد آزادی کو مختلف شکلوں میں جاری رکھا۔ اور اس سلسلہ میں بیش از بیش گرانقدر قربانیاں دیں۔

یہ اجلاس عامۃ المسلمین سے اپیل کرتا ہے۔ کہ کسی ایسے پروپاگنڈہ کو درخور اعتنا تصور نہ کریں۔ جو دشمنانِ دین کی ریشہ دوانیوں سے دین و علمائے دین کے خلاف باقاعدہ سازش کے تحت جاری ہے۔ تاکہ علمائے کرام کی تذلیل و تنقیص سے دین اسلام کی اہمیت ذہنوں سے خارج کر دیا جائے۔ اور کفر و حامیانِ کفر کو من مانی کاروائیاں کرنے کے لئے راستہ صاف مل جائے۔ یہ اجلاس علمائے دین کو بھی متوجہ کرتا ہے کہ وہ اس نازک اور پرفتن دور میں اسلاف کے نقش قدم پر چل کر حفاظت اسلام کے فریضہ کو ادا کرتے ہوئے۔ دین و دنیا کی سرخروئی حاصل کریں۔ جمعیۃ علمائے اسلام مغربی پاکستان کے پلیٹ فارم پر جمع ہو کر ——— دینی نظام کو مضبوط کریں:

قرارداد ۱

جہاد کانفرنس جمعیۃ علمائے اسلام ملتان۔ ملتان میں ... فحاشی وجوئے بازی جو تھیٹر۔ ناچ ... کی صورت میں ہے۔ کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے خلاف سخت نفرت کا اظہار کرتے ہوئے پرزور احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس فحاشی کو فوراً بند کیا جائے۔ اور میونسپل ریزولیوشن کے مطابق ٹھیکداروں کو اس فحاشی و جرائم کے بند کرنے کا حکم دیا جائے۔

نیز ہمیں یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے میونسپل ریزولیوشن کو ویٹو یعنی مسترد کر کے ٹھیکداروں کو فحاشی کی اجازت دی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو کمشنر صاحب ملتان ڈویژن اور حکومت پاکستان سے ہم مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ توجہ فرما کر مذکورہ مفاسد کو فوراً روک دیں ورنہ اس کے نتائج و اثرات کی حکومت ذمہ دار ہوگی۔

قرارداد ۲

جہاد کانفرنس ملتان کا یہ عظیم الشان اجلاس ڈی سی منٹگمری کے اس رویہ کی پرزور مذمت کرتا ہے کہ عیسائی پادری چیلنج پہ چیلنج دے اور قرآن و اسلام پہ حملے کرے تو وہ خاموش رہیں اور جب مولانا لال حسین اختر جواب دینے کو آجاتے ہیں۔ تو ضلع بھر میں دفعہ ۱۴۴ لگا کر تبلیغ بند کر دی جاتی ہے۔

یہ اجلاس کمشنر صاحب ملتان ڈویژن اور ڈی سی منٹگمری سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس پابندی کو فوراً منسوخ کر دے۔

قرارداد ۳

جہاد کانفرنس جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم الشان اجتماع مغربی پاکستان میں بالعموم اور ملتان میں بالخصوص گندم یعنی غلّہ کی گرانی و نایابی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور تعجب کا اظہار کرتا ہے کہ اب جبکہ نئی فصل آئی ہے۔ گندم کی نایابی اور گرانی شروع ہو گئی ہے۔ سال کے ابتداء پر اگر انتہا کو قیاس کیا جائے۔ تو یہ اندازہ لگانا آسان ہے کہ ہماری حکومت معاشی بدحالی کو دور کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔

بنا بریں یہ اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد ذخیرہ اندوزوں کے خلاف سخت ترین اقدام کر کے اسے ختم کرے اور عوام کی پریشانی کو دور کرے۔

نیز چینی کا کوٹہ جو دو سال سے آدھا مہیا کیا جاتا ہے۔ اور بلیک میں چینی دگنے داموں فروخت ہو رہی ہے۔ اسے ملتان میں دوسرے شہروں مثلاً منٹگمری۔ لاہور وغیرہ کی طرح پورا کوٹہ بحال کر کے ۴۴ ایک طرف عوام کی بے چینی کو دور کرے اور دوسری طرف بلیک مارکیٹ کرنے والوں اور ذخیرہ اندوزوں کے منصوبوں کو خاک میں ملانے کا باعث بنے ———!

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا

مبارک سراپا

(حضرت مولانا حامد میاں صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام شہر لاہور)

(اس مضمون میں جناب سرور کائنات، فخر موجودات آقائے نامدار محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک نقل کیا گیا ہے۔ پہلے احادیث مقدسہ جمع کی گئی ہیں اور آخر میں خلاصہ دیا گیا ہے)

عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد شمط مقدم رأسه ولحيته وكان اذا ادّهن لم يتبين واذا شعث رأسه تبين وكان كثير شعر اللحية فقال رجل وجهه مثل السيف۔ قال لا بل كان مستديرا ورأيت الخاتم عند كتفه مثل بيضة الحمامة يشبه جسده

(رواہ مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے سر اور ریش مبارک کے اگلے حصہ کے بال سفید ہو گئے تھے (لیکن اتنے کم بال سفید ہوئے تھے کہ) جب آپؐ تیل لگاتے تھے۔ تو وہ سفیدی ظاہر نہ ہوتی تھی۔ اور جب سر مبارک کے بال (ذرا) منتشر ہوتے تھے تو سفیدی ظاہر ہوتی تھی۔ آپ کی ڈاڑھی مبارک کے بال گھنے تھے تو ایک شخص نے کہا۔ کہ آپ کا چہرہ مبارک (چمک دمک میں) تلوار جیسا تھا۔ تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گولائی لئے ہوئے تھا۔

میں نے خاتم نبوت آپ کے مونڈھے کے پاس دیکھی۔ جیسے کبوتر کا انڈا ہو (اس کا رنگ آپ کے جسم مبارک ہی کا تھا۔ یعنی برص جیسا رنگ نہ تھا)!

ف: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی شریف میں روایت ہے۔ آپ کے سر اور ریش مبارک میں بیس بال کے قریب سفید تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے سر مبارک اور ڈاڑھی میں صرف چودہ سفید بال دیکھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے "تلوار کے ساتھ تشبیہ کو پسند نہ فرمایا۔ ایک تو اس واسطے کہ تلوار میں لمبائی ہوتی ہے ... محبوبؐ کو ایسی چیز سے تشبیہ دینا بھی اچھا نہیں اس لیے آپ نے بات کاٹ کر فرمایا۔ کہ چمکتا چہرۂ انور سورج جیسا تھا اور حسن و گولائی میں چاند جیسا۔ ترمذی میں حضرت جابرؓ سے ہے کہ خاتم نبوت ایک سرخ سے رنگ کے غدود کی طرح تھی۔ (اتنی بڑی تھی) جیسے کبوتر کا انڈا ہو۔ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزید وضاحت فرمائی۔

ان سے مسلم شریف میں روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی۔ آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا ثرید کھانے کی سعادت حاصل کی۔ پھر میں آپ کے پیچھے سے چکر لگایا تو دونوں مونڈھوں کے درمیان بائیں مونڈھے کی طرف نرم ہڈی پر ایک مٹھی کی وضع کی جس پر ایسے تل تھے جیسے مسے ہوں۔ خاتم نبوت دیکھی۔

الفاظ حدیث شریف یہ ہیں:-

عن عبد الله بن سرجس قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم واكلت معه خبزاً ولحماً او قال ثريداً ثم درت خلفه فنظرت الى خاتم النبوة بين كتفيه عند ناغض كتفه اليسرى جمعاً عليه خيلان كامثال الثاليل۔

(باقی آئندہ)

برعظیم پاکستان و ہند کی تاریخ میں

مسلمانوں کا مقام

(جناب محمد مقبول عالم بی اے لاہور)

برعظیم پاکستان و ہند میں یوں تو کئی اقوام آباد ہیں۔ لیکن بڑی قومیں دو ہی ہیں یعنی ہندو اور مسلمان۔ اس برعظیم کے اصل مالک کون ہیں؟ اس سوال کا جواب تاریخ کے اوراق میں تلاش کرنے سے پہلے، معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ کسی ملک کا مالک وہ ہوتا ہے جو

۱۔ اس ملک میں بود و باش رکھتا ہو

۲۔ اس ملک کی پیداوار وہیں رہکر استعمال کرتا ہو، باہر نہ لیجاتا ہو۔

اس تعریف کے مطابق سب سے پہلے گونڈ اور بھیل قومیں اس برعظیم کی مالک تھیں۔ یہ قومیں اب سے چار ہزار سال پہلے اس برعظیم میں آباد تھیں۔ ان میں کول اور بھیل وغیرہ کا دائرہ عمل مشرقی ہند تھا۔ اور دراوڑوں کا حیطہ اقتدار مغربی ہند پر حاوی تھا۔ چنانچہ موہن جوڈرو (سندھ) اور ہڑپہ (منٹگمری) ان کے عظیم الشان ثقافتی مراکز تھے۔ اور بلوچستان سے لے کر عراق تک کا علاقہ ان کی اقتصادی و معاشی سرگرمیوں کی جولانگاہ تھا۔

ایک عرصے کے بعد شمال مغرب سے ایک قوم آئی۔ وہ اپنے ساتھ نئی زبان، نئی تہذیب اور نیا مذہب لائی۔ اور اس نے یہاں بود و باش اختیار کی۔ چونکہ یہ قوم پہلی قوموں سے زیادہ شائستہ تھی۔ اس لئے وہ غالب آئی۔ اور اس نے یہاں نیا قانون جاری کیا۔ یہاں تک کہ اشوک اعظم کے زمانے میں سارا برعظیم ایک مرکزی حکومت کے تابع ہوگیا۔

یہ نووارد "ہندو آریہ" کہلائے۔ ان لوگوں نے اس برعظیم کو اپنا وطن بنایا۔ یہاں کی پیداوار یہیں رہ کر استعمال کی۔ اور اس کی حفاظت میں اپنا جان و مال صرف کیا۔ چونکہ ان کا قانون ملک میں چلتا تھا۔ اس لیے یہ اول درجے کی ہندی قوم کہلائی۔ اور گونڈ بھیل وغیرہ دوسرے درجے پر رہ گئے۔ کیونکہ اگرچہ وہ بھی ہندو آریہ کی طرح یہیں کے باشندے تھے۔ لیکن ان کا قانون نہیں چلتا تھا۔ ۱۰۰۱ء میں ہندو آریاؤں کے نقش قدم پر چل کر مسلم آریاؤں نے اس خاک پاک پر قدم رکھا۔ یہ ایرانی و تورانی قومیں تھیں۔ جو قرآن حکیم کی تہذیب سے رنگین ہو چکی تھیں۔ کیونکہ بغداد کے اثر سے بخارا اور غزنی میں قرآنی بین الاقوامی انقلاب اپنا مستقل مرکز بنا چکا تھا۔ ان کا سردار محمود غزنوی اس برعظیم کے ایک صوبے افغانستان سے اٹھا۔ اور شمالی ہند کے ایک بڑے حصے پر چھا گیا۔ اس نے پہلا حملہ ۱۰۰۱ء میں کیا اور اٹک پار ایک مقام ہنڈ پر قبضہ کرلیا۔ یہ شہر جان ایلیٹ کی تحقیقات کے مطابق لاہور اور پشاور کی شاہراہ اعظم پر اٹک سے ۱۵ میل کے فاصلے پر واقع تھا۔

سلطان محمود کا یہ حملہ برعظیم کے نئے دور کی تقدیم کا آغاز بن سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ملت اسلامیہ کی ضرورتیں تو ایک قمری تاریخ ہی اچھی طرح پوری کر سکتی ہے۔ لیکن یورپ سے معاملہ کرنے کے لئے ہمیں ایک شمسی تاریخ کی بھی ضرورت ہے۔ اس [illegible]

ایک نئی تہذیب اور نئی شائستگی سے روشناس ہوا۔ ایک شمسی تقویم کا آغاز کیا جائے۔ اس کے دن اور مہینے اور سال سب انگریزی تقویم کے موافق ہوں۔ فرق صرف اس قدر ہو کہ تعداد سنین میں سے ایک ہزار کا سالم عدد تفریق کر دیا جائے۔ کیونکہ سلطان محمود غزنوی کے حملے سے پہلے پورا ایک ہزار سال ختم ہو چکا تھا۔ جب پاکستان اسے اپنے ہاں نافذ کرے گا تو اسے تقویم کہا جائے گا۔ اور اگر یہ تقویم پاکستان و ہند کی تمام قومیں قبول کرلیں تو اسے سن ہندی تقویم کہا جا سکے گا۔

ان مسلم آریاؤں کا پہلا دور ۱۰۰۱ء سے ۱۵۰۱ء تک ہے۔ یہ سلطان محمود سے شروع ہو کر سلطان بہلول لودھی پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس دور میں عموماً ایرانی اور تورانی مسلمان حکمران رہے۔ اور صوفیائے کرام کے مستقل ارشاد و تبلیغ سے اس برعظیم کی ہندو قومیں اسلام میں داخل ہوتی رہیں۔ دوسرا دور ۱۵۰۱ء سے شروع ہوتا ہے۔ سلطان سکندر لودھی نے ۱۵۰۵ء میں آگرہ بسایا۔ اور اسے اپنا دارالسلطنت بنایا۔ یہاں سے مسلمانوں کی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ انہوں نے ۱۵۰۱ء سے ۱۷۰۷ء تک، یعنی سلطان سکندر لودھی سے سلطان عالمگیر تک بے نظیر سلطنت چلائی۔ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں (اشوک اعظم کے عہد کی طرح) سارا برعظیم پھر ایک مرکزی قانون کے تحت آگیا۔

مسلمانوں نے اس برعظیم کو اپنا وطن بنایا۔ اور اس کی پیداوار یہیں رہ کر استعمال کی۔ اور اس برعظیم کی حفاظت اپنے جان و مال سے اور مرنے کے بعد اسی خاک کے پیوند ہوئے۔ اب مسلمان برعظیم کے اصل مالک بنے۔ ہندو دوسرے درجے پر آگئے۔ اور ان سے پہلے کی قومیں گونڈ اور بھیل وغیرہ تیسرے درجہ پر رہ گئیں۔

پھر انگریز قوم نے اس برعظیم میں دخل پانا شروع کیا۔ یہ بھی آریہ نسل سے تھے۔ انگریز اپنے ساتھ نئی زبان، نئی تہذیب اور نیا مذہب لائے۔ چونکہ یہ زیادہ ترقی یافتہ تھے۔ اس لئے غالب آئے۔ چنانچہ ۱۸۰۳ء میں انہوں نے دہلی پر قبضہ کرلیا۔ لیکن انہوں نے اس برعظیم کو کبھی اپنا وطن نہ بنایا بلکہ اس کی دولت جائز و ناجائز ہر طرح کے ذریعہ سے انگلستان لے گئے۔ اور نہ انہوں نے اسے اپنا وطن سمجھ کر اس کی حفاظت کی۔ اس لیے انہیں اس برعظیم پر تاریخی مالکانہ حق حاصل نہ ہوا۔ اگر انگریز اسے اپنا وطن بناتے تو پھر وہ اصل مالک ہوتے۔ مسلمان دوسرے درجہ پر۔ ہندو تیسرے درجے پر اور ان سے پہلی قومیں چوتھے درجے پر رہ جاتیں لیکن تاریخ گواہ ہے۔ کہ ایسا نہیں ہوا۔ اس لئے اب اس برعظیم کے اوّل

اس اٹھارویں صدی میں بادشاہت کے زوال کے ساتھ جمہوریت کا دور شروع ہوا۔ یعنی انسانیت عامہ کو چلانے کے لئے بادشاہ کی طرح مستبدانہ فیصلے کرنے کی جگہ عوام اپنے لیے خود [illegible] کریں گے۔ مشین کی ایجاد نے صنعت و حرفت میں دور رس تبدیلیاں پیدا کرکے عالمگیر انقلاب پیدا کر دیا اور پیداوار کے وسائل انسان کے قبضے میں دے دیئے۔ اور سائنس ترقی سے مذہبیت کی غلط بنیادیں کمزور ہونی شروع ہوگئیں اور عوام بھی مذہبی حقائق پر غور کرنے لگے۔ اس لئے ضرورت تھی۔ کہ اسلام کو اس نئے دور سے ہم آہنگ کرنے کے لئے نیا اجتماعی نظام دیا جاتا۔ اور معاشیات کے نئے مسائل حل کرنے کے لئے نئے اصول بتائے جاتے اور مذہبیت کو صحیح علمی بنیادوں پر استوار کیا جاتا۔ اس لئے ربوبیت الٰہیہ کا تقاضا ہوا۔ کہ "دورۂ حکمت" کا امام پیدا کیا جائے اور وہ برعظیم پاکستان و ہند کے مسلمانوں کو جو اس کے اصل مالک ہیں۔ بین الاقوامی پیمانے پر اسلام کو غالب کرنے کے لئے تیار کرے۔ اور اس دور کے لئے قرآنی حکمت مدوّن کرے جیسے اس سے پہلے اسلام کا بین الاقوامی غلبہ عربوں، ایرانیوں اور ترکوں کے ذریعے ہو چکا تھا۔ اب اس برعظیم کو نئے قرآنی و اسلامی غلبے کا مرکز بنایا جائے۔

چنانچہ برعظیم ہند و پاکستان کے مرکزی مقام دہلی میں اورنگ زیب عالمگیرؒ کی وفات سے چار سال پہلے یعنی ۱۷۰۳ء میں امام ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا کیا۔ جنہوں نے ۵ مئی ۱۷۳۱ء کو اس برعظیم کے مسلمانوں کو بین الاقوامی غلبے کے لیے تیار کرنے کے واسطے اپنی انقلابی تحریک کی بنیاد رکھی اور فلسفہ تشریع مدوّن کیا۔ آپ نے پیشینگوئی کی۔ کہ اس برعظیم کی ہندو قومیں بھی اسلام قبول کرلیں گی۔ اور اس طرح پورے برعظیم کی اجتماعی اسلامی طاقت دنیا کے اندر قرآن کے بین الاقوامی غلبے کی داعی بنے گی۔ چنانچہ اس کا پہلا مظاہرہ یوں ہوا۔ کہ امام صاحب نے دہلی کو مرہٹوں کے تسلط سے بچانے کے لیے جو اپنی شہنشاہیت کا اعلان کرنا چاہتے تھے۔ احمد شاہ ابدالی کو بلایا۔ اور ۱۷۶۱ء میں پانی پت کی تیسری جنگ ہوئی۔ جس میں مرہٹوں کا خاتمہ ہوگیا۔ اسکے بعد ۱۷۶۳ء میں آپ نے وفات پائی۔

امام صاحب کی انقلابی تحریک کو ان کے فرزند رشید امام عبدالعزیز نے جاری رکھا اور اس برعظیم کو انگریزوں کے تسلط سے بچانے کے لئے مجاہدین کی جماعت تیار کی۔ جس نے امیر المومنین سید احمد شہید اور امام ولی اللہ دہلویؒ کے پوتے مولانا اسمعیل دہلوی کی قیادت میں درۂ خیبر سے گذر کر ہنڈ ہی کو اپنا مرکز مقام بنایا اور حکومت موقتہ پیدا کی۔ اسی طرح محمود غزنوی کی پیدا کردہ تحریک کے ڈانڈے آخری ایام کی تحریک تجدید سے مل گئے۔ یہ جنوری ۱۸۲۷ء کا واقعہ ہے۔ جب حضرت سید احمد کے ہاتھ پر بیعت کی گئی اور انہیں امیر المومنین بنایا گیا۔ لیکن ۶ مئی ۱۸۳۱ء کو بالاکوٹ کا حادثہ پیش آیا۔ جس میں اس تحریک کے قائدین امیر المومنین سید احمد اور مولانا شاہ محمد اسمعیل (امام دہلوی کے پوتے) دونوں شہید ہوئے۔ اس طرح تحریک ولی اللہی کا پہلا صد سالہ دور ختم ہوا۔

اس کے بعد شاہ عبدالعزیز [illegible]

اسلامی جہاد

خطبۂ صدارت

جہاد کانفرنس، ملتان

دوسری ــــــ قسط،

جنگ خلاف فطرت اور جرم ہے

ں میں شک نہیں جیسا کہ ہم لکھ آئے ہیں نفس
سے چارہ نہیں۔ کیونکہ اس کے اسباب فطری
ستلاً فوائد کا ہونا اور ان کی طرف میلان اور خواہش
عضہ اور غضب کا انسان میں موجود ہونا۔ اس
یب سے انسان ہے اسی وقت سے جنگ بھی ہے۔
ت اور جنگ کی تاریخ ساتھ ساتھ چلی آرہی ہے
یا پر جنگ کو ہم فطری کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ
س کے اسباب فطرت کے ودیعت کردہ ہیں۔ جن
سے ایک سبب انسان سے خارج ہے اور دو
س میں داخل ہیں۔

فطرت جو قوتیں عطا کرتی ہے کسی اہم ضرورت
سانی کے لئے عطا کرتی ہے اور وہی ضرورت فطرت
منشاء ہوتی ہے۔ اس کے خلاف اس طاقت کا
ستعمال خلاف فطرت سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً قوت
اع فطرت کی عطا ہے۔ کس لئے؟ توالد و تناسل
ے لئے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس فطری طاقت
منکوحہ کی بجائے لواطت کی صورت میں استعمال
رے گا تو اس کی اس حرکت کو خلاف فطرت سمجھا
جائے گا۔ اسی طرح طاقت جنگ انسان کو حمایت
ق۔ قیام عدل اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے عطا
کی گئی ہے۔ اب اگر کوئی قوم یا حکومت جنگی طاقت
کو حمایت ظلم اور قیام باطل کے لئے استعمال کرے
تو ایسا کرنا غیر فطری اور حرام ہے ؎

جنگ شاہان جہاں غارتگری است
جنگ مومن سنت پیغمبری است

یورپی تہذیب اور اسباب جنگ کی تقویت لازم و ملزوم ہیں

علاً سبب اور مسبب کا ایسا جوڑ ہے کہ دونوں کی
رکے ــــ نعت باہم لازم اور ملزوم ہیں۔ مثلاً آگ
ہو تو اس کا مسبب اور نتیجہ یعنی گرمی بھی
دکا نفرنس، اور آگ اگر کمزور ہو تو اس کی حرارت
شنی میں کمی آتی ہے۔ یورپی تہذیب نے اسباب جنگ
کی صورت پہنچائی ہے ـــــ ؎

ضروریات زندگی کی تمام چیزیں عہد ماضی میں مختصر
اور سادہ تھیں اور مقدار و تعداد میں کم تھیں۔ اور
دور حاضر میں یورپ نے ان میں تنوع اور تکلف
پیدا کر دیا اور ان کی تعداد بھی بڑھا دی گئی۔ یعنی
کیف اور کم دونوں میں اضافہ ہوا۔

مثلاً مغربی تہذیب سے قبل عام کھانا جو لوگ
کھاتے تھے اور وہ پوشاک جو عام لوگ پہنتے تھے
اور وہ مکان جس میں عام لوگوں کی رہائش ہوتی تھی
نہایت سادہ۔ کم قیمت اور تکلف سے خالی تھے
اب وہ حالت نہیں رہی اور تمام ضروریات زندگی
میں بے حد اضافہ ہوا۔ اس کو ظاہر بین ترقی
سمجھ رہے ہیں۔ لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے
کیونکہ جب ضروریات زندگی میں فراوانی ہوتی ہے
تو ضرور قوم اور حکومت کے اخراجات میں بے حد
اضافہ ہو جاتا ہے اور صرف اپنے ملک کی آمدنی
اس کے لئے ناکافی ہو جاتی ہے۔ اس لئے معاشی
ضرورتوں کے لیے دوسرے ملک کی آمدنی پر قبضہ
جمانا پڑتا ہے اور کمزور قوموں کے حقوق غصب کرنے
تک نوبت پہنچتی ہے۔ یورپ کا مستعمراتی نظام
اسی زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ جس کی وجہ سے
لڑائی اور جنگ کا ایک غیر منقطع سلسلہ قائم ہو
جاتا ہے جو کبھی ختم ہونے میں نہیں آتا۔ اس
سے صاف معلوم ہوا کہ یورپ کے تمدن سے جنگ
کے سبب اول کو تقویت پہنچی۔

یورپ کی بے پناہ خواہشات اور بے لگام شہوت پرستی

نے جنگ کے سبب دوئم کو بھی قوت پہنچائی۔ شہوت
پرستی سے مرد وہ قوت ہے جو انسان کے
لئے طبعی مرغوبات کی تحصیل اور اس سے لطف
اندوزی کی محرک ہو۔ یورپی شہوت نفس اور شیطان
کا زیر فرمان ہے اور دینی حدود و اخلاقی اقدار اور
ہدایات الٰہی کی گرفت سے آزاد ہے۔

یورپی انسان نامکمل انسان ہے

یورپی قوموں کے لیے اس فیصلے کے بعد کہ کوئی معاملہ
(خواہ وہ جنگ اور خونریزی ہی کیوں نہ ہو) ان کے

اس معاملہ میں کسی دوسری قوم کی تباہی و بربادی ہے
یا ایسا کرنا سراسر ظلم و ستم ہے یورپ ایک مست
بھینسا ہے۔ جب وہ دوڑتا ہے تو وہ یہ نہیں
دیکھتا کہ پاؤں کے نیچے کون کچلا جا رہا ہے۔ اور
جب اس کو لہلہاتا ہوا کھیت نظر آتا ہے۔ تو
بے دھڑک اس پر منہ ڈالتا ہے۔ خواہ خستہ حال
بیوہ یا ناقہ مست یتیم کا کیوں نہ ہو۔

جرمنی کے مشہور مصنف گو میموگار دینی نے
اپنی کتاب انسانی کمزوری اور انسانی قوت میں بہت
ٹھیک لکھا ہے۔ کہ ایشیا میں جس قدر مذہب
اور روحانیت ہے اسی بنا پر وہ مکمل انسان ہے
جدید یورپی انسان ایک نامکمل مخلوق ہے۔ جوں
جوں علم بڑھ رہا ہے۔ سچائی کم ہو رہی ہے ـــ
قدرت کی قوتوں پر فتح پانے سے نہیں بلکہ انسان
کے اندر جو شیطانی قوتیں ہیں۔ ان پر فتح پانا
حقیقی کامیابی ہے ـــ ؎

امریکہ کا خواہشاتی جنون

امریکہ کے باشندے ہر سال شراب پر ۹ ارب پندرہ
کروڑ ڈالر خرچ کرتے ہیں۔ اور کثرت شراب نوشی
کی وجہ سے جب وہ کام کے قابل نہیں رہتے۔ تو
حکومت عدم کارکردگی کے سلسلے میں ان پر دو سو
کروڑ ڈالر اور متعلقہ جرائم کے سلسلے میں پچھتر کروڑ
ڈالر اور طبی اخراجات کے سلسلے میں چار کروڑ ڈالر
مجموعہ پندرہ ارب اسی کروڑ ڈالر خرچ کرتی ہے ؎
نیو مارک کی سرکاری رپورٹ ۹ رجولائی ۱۹۵۲ء

۲۔ امریکہ میں کولمبیا کے بیس ہزار طلبہ نے جنسی
جذبات سے بوکھلا کر لڑکیوں کے ہوسٹلوں پر ہلہ
بول دیا۔ اور ان کے کپڑوں کو اتار کر پھاڑ کر برہنہ
کر دیا ـــ ؎

۳۔ اسلامی مجاہدین نے مراکش سے کاشغر تک
ملک فتح کیا۔ لیکن زنا کا ایک واقعہ بھی پیش نہیں
آیا۔ لیکن امریکن فوجیں جب مختصر وقت کے
لیے جاپان میں داخل ہوئیں۔ تو اسقاط حمل کے
مختلف طریقوں پر عمل کرنے کے بعد بھی جاپانی
عورتوں سے بدکاری کے نتیجے میں بیس لاکھ
حرامی بچے انہوں نے بطور یادگار چھوڑے ؎

۴۔ امریکہ کتوں کی تفریح پر سالانہ ۵۲ کروڑ اور
کتوں کے کمبلوں پر سالانہ ڈیڑھ کروڑ ڈالر خرچ
کر رہا ہے۔ رپورٹ مندرجہ ماہنامہ نقاد کراچی۔ جولائی ۱۹۵۳ء

۵۔ جنرل آف کامرس جریدہ نیویارک کی رپورٹ
میں درج ہے۔ کہ امریکہ میں پیشہ ور چوروں کی تعداد
اسی ہزار۔ چوری اور نقب زنی کے واقعات کی
سالانہ تعداد سولہ لاکھ ہے۔

برطانیہ

کے موقع پر صرف شراب نوشی پر چونتیس کروڑ
روپے اور آرائش وغیرہ پر اربوں روپے خرچ
کئے۔ ماخوذ از امروز ۶ رجون ۱۹۵۳ء

برطانیہ میں سالانہ ایک کھرب اور گیارہ ارب
اور امریکہ میں ۱۳ کھرب ۲۳ ارب سگریٹ ہر سال
خرچ ہوتے ہیں۔

انگریز قوم سالانہ گھوڑ دوڑ۔ شراب اور تمباکو
پر دو کروڑ پچیس لاکھ پونڈ خرچ کرتی ہے۔ برطانوی
رپورٹ۔ "نوائے وقت" ۷ جولائی ۱۹۵۲ء

اسی قسم کے عیاشانہ اور مسرفانہ واقعات بے
شمار ہیں۔ کہاں تک لکھا جائے۔ کیا اب بھی مغربی
انسانوں کے شہوانی جنون میں شبہ کیا جا سکتا ہے
اور کیا خواہشات نفسانی کے اس بے پناہ جنون
کے مقتضیات کی تکمیل کے لئے بے اندازہ دولت
صرف کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ جس یہ قوتیں
مجبوراً کمزور قوموں کی خون آشامی سے پورا کریں گی
جو جنگ اور غارتگری کے بغیر ناممکن ہے کہ
پورا ہو سکے۔ اس لئے ان کی تہذیب کی تشنگی
صرف جنگ ہی سے بجھ سکتی ہے۔

اسلام

دیگر مذاہب کی طرح اسلام ایک نسلی قومی اور
جغرافیائی مذہب نہیں ہے۔ کہ جس میں خاص ملک
خاص قوم خاص نسل والے انسانوں کے مفاد
کا لحاظ رکھا گیا ہو بلکہ اسلام ایک خالص انسانی
اور بشری مذہب ہے جس کے سامنے خاص قوم
اور نسل کا نہیں بلکہ خالص انسانی مفاد پیش نظر
ہے۔ اسلام کی نگاہ میں دنیاوی مفاد کے اعتبار
سے انسانی وحدت ناقابل تقسیم ہے۔

اسلام نے اعلان کیا۔ کہ پوری انسانیت ایک
ہی خاندان ہے۔ یا ایہا الناس انا خلقنکم
من ذکر و انثیٰ وجعلنکم شعوبا
وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند
اللہ اتقاکم ٥

اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ
جو لوگ تمام انسانوں پر یکساں شفقت و رحمت
نہیں کرتے وہ اللہ کی رحمت سے محروم ہوں گے
لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس اخرجہ
البخاری و مسلم عن جریر بن عبد اللہ
نیز انس بن مالک حضور کا ارشاد نقل کرتے
ہیں۔ کہ تمام اولاد آدم بلا تخصیص قوم و نسل
اللہ تعالیٰ کو سب زیادہ محبوب ہیں۔

الخلق عیال اللہ فاحب الخلق
الی اللہ من احسن الی عیالہ رواہ
البیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

ان تصریحات بالا کے مطابق پوری انسانیت ایک
ہی خاندان ہے۔ ایک خاندان کے کچھ افراد

صرفِ بے جا اور اسرافِ ناجائز میں مبتلا ہو جائیں تو مزدور تکمیل معاش کے لیئے بالآخر باقی افراد کے حقوق پر بھی ہاتھ ڈالیں گے۔ اور قوی ضعیف کو کھا جائیں گے اور ضعیف افراد عاقبۃ الامر مفلس اور محتاج بن کر رہ جائیں گے۔

اسراف اور صرف بے جا کی یہ اثر اندازی چھوٹے خاندان میں بہت جلد محسوس ہوتی ہے۔ لیکن انسانیت کے پورے خاندان میں اس کا اثر عام طور پر کم محسوس ہوتا ہے۔ صرف ماہرین معاشیات اس کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ چنانچہ اس کی تصدیق اقوام متحدہ کی اس سماجی رپورٹ سے ہوتی ہے جو انہوں نے ۱۵ رمئی ۱۹۵۲ء میں مرتب کر کے شائع کی ہے۔ اور جس میں درج ہے۔ کہ موجودہ دنیا کا نصف حصہ فاقہ کشی اور بیماریوں میں مبتلا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ اس نصف حصہ کی خوش حالی کا سامان کہاں گیا۔ ان وجوہات کی بنا پر اسلام نے سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین کی۔ اور صرفِ بے جا کی تمام راہوں کو مسدود کیا۔ اسی بنا پر اسراف کرنے والے کو شیطان کا بھائی قرار دیا۔ کیونکہ شیطان اسراف اور صرفِ بے جا کے ہولناک نتائج کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ کفورا حضور نے مال کو بے جا خرچ کر دینے کی ممانعت فرمائی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اضاعۃ المال (بخاری و مسلم) صرفِ بے جا یا کھانے پینے میں ہوتا ہے۔ قرآن نے کلوا واشربوا ولا تسرفوا ارشاد فرما کر اس راہ کو بند کیا۔ یا زنا۔ شراب۔ قمار بازی اور استعمال منشیات میں ان چیزوں کی تحریم کے لیئے قانون نازل فرمایا۔ اور حضور اور خلفائے راشدین سلف صالحین نے اپنی سنت و عمل سے سادہ زندگی اختیار کرنے کی ترغیب دی۔ اس معتدل اسلامی نظام معاش کی برکت تھی۔ کہ اسلامی نظام کے دائرہ میں رہنے والے تمام لوگ نہایت خوش حال تھے۔ متحدہ ہندوستان میں شاہجہان کے زمانہ میں مکمل اسلامی نظام اگرچہ نافذ نہ تھا۔ تاہم جس قدر بھی نافذ تھا۔ اس کی برکتوں کا اقرار میجر باسو نے اپنی کتاب ہندوستان میں عیسائی اقتدار کا عروج کے صفحہ ۱۸ میں ان الفاظ میں کیا ہے۔

دولت، اطمینان امن و سکون کا جو نظارہ شاہجہان کے وقت میں دیکھا وہ بلاشبہ بے مثل و بے نظیر تھا۔ لیکن انگریزوں کے عیاشانہ نظام قائم ہونے کے بعد ہندوستان کا جو حال ہوا وہ سب پر نمایاں ہے۔ اسلامی نظام اور مغربی نظام کے معاشی نتائج کا فرق اقبالؒ کی زبان سے سنیئے :-

غیر جوں نابسی و آمد شود
زد آور بر ناتوان قاہر شود
وائے بر دستور جمہور فرنگ
مردہ تر شد مردہ از صور فرنگ
از ضعیفاں ناں ربودن حکمت است
از تن شاں جاں ربودن حکمت است

یہ تو مغربی نظام کا حال ہے۔ شرعی نظام کے متعلق لکھتے ہیں :۔

شرع می خیزد ز اعماق حیات
زندہ از نورش ظلام کائنات
گر جہاں دارد حرامش را حرام
تا بحشر ماند ایں نظام

موجودہ مغربی نظام نے سرمایہ داری کو جنم دیا

مغربی تمدن کے لامحدود خواہشات اور مسرفانہ اخراجات نے یورپ کی آتش حرص کو بھڑکایا اور مال جمع کرنے کے جذبے کو تیز کیا اور ان کو ضرورت پڑی کہ ان وسیع اخراجات کی تکمیل کے لیئے وسیع وسائل معاش پر قبضہ رکھیں۔ جس سے صنعتی نظام ظہور پذیر ہوا۔ اور ملک کی ساری دولت مالکان کارخانہ جات کے قبضہ میں آگئی جس سے افراد انسانی دو طبقوں میں تقسیم ہو گئے۔ (۱) نشہ دولت سے بدمست (۲) اور فاقہ مست۔

پہلا طبقہ ذرائع اکتساب رزق و وسائل معاش پر قابض ہوا۔ اور دوسرا طبقہ یعنی مزدوروں کا گروہ سرمایہ داروں کا دست نگر ہو کر رہ گیا اور رفتہ رفتہ دونوں گروہوں میں ایک سرد جنگ چھڑ گئی۔ اور بالآخر سرد جنگ گرم جنگ کی شکل اختیار کر گئی۔ اسی طرح سرمایہ دارانہ نظام سے بے شمار مضرتیں پیدا ہوئیں۔

سرمایہ دارانہ نظام سے بچنے کیلئے کارل مارکس نے اشتراکیت (سوشلزم) اور اشتمالیت (کمیونزم) کو جنم دیا!

کارل مارکس ۱۸۱۸ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۸۸۳ء میں اس نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ ۱۸۶۷ء میں اس نے مشہور کتاب سرمایہ شائع کی جس نے یورپ میں تہلکہ مچا دیا۔ کارل مارکس کی اس ردعمل کی بنیاد چونکہ عقلیت اور واقعیت سے زیادہ جذبات پر تھی۔ اس لیئے وہ اس جوش میں معاشی گتھی کو نہ سلجھا سکے۔ بلکہ اور زیادہ الجھ گئی۔ اس نے زیادہ سے زیادہ یہ کہا کہ مذہب اخلاق خدا۔ بادشاہ کا انکار کیا اور شخصی ملکیت کے خاتمہ کا اعلان کیا۔

ان چار چیزوں کی منفیاتی دنیا اس کوششوں کا آخری نتیجہ ہے۔ اس نے دنیا کے آگے کوئی مثبت نظام حیات پیش نہیں کیا۔ پھر بڑی غلطی اس سے یہ ہوئی۔ کہ اس نے ساری کوشش انسانی شعبہ ہائے حیات میں سے صرف شعبۂ معاش پر صرف کی اور اسی کو سب کچھ سمجھا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا مدبر دیگر شعبہ ہائے حیات کو نظر انداز کر کے صرف معاشی شعبہ کو کبھی حل کر ہی نہیں سکتا۔ اور پھر جو کچھ بھی اس نے یا اس کے پیروؤں نے کیا۔ تو وہ دلیل و برہان سے نہیں۔ بلکہ تیغ و سناں سے کیا۔ محنت پیشہ طبقہ کو مزدور نوازی کے فریب میں لا کر سرمایہ دار طبقہ سے لڑوایا اور خود مرکز اشتراکیت (سوویٹ روس) بھی اس جنگ میں فریق بن گیا۔

اشتراکیت منوانے کیلئے قوت کا استعمال

روس نے قیام اشتراکیت کے سلسلے میں ابتدائی چند سالوں میں ۱۹ لاکھ آدمیوں کو موت کی سزا دی۔ بیس لاکھ اشخاص کو مختلف سزائیں دیں۔ پچاس لاکھ آدمیوں کو جلاوطن کر دیا گیا (سرمایہ دار اور اشتراکیت صـ۵۲)

روسی مزدور

جدید اشتراکی چین کے نمائندہ نے ۲۰ر دسمبر ۱۹۵۶ء کو اتحاد اسمبلی منعقدہ پیرس میں اعلان کیا۔ کہ کمیونسٹ حکومت نے چین میں ڈیڑھ کروڑ زمینداروں کو پھانسی پر لٹکا دیا۔ مگر اب بھی روس کا مزدور سرمایہ دار ممالک کے مزدور سے زیادہ خوشحال نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ روس نے بیرونی دنیا کو دکھانے کے لئے انشورنس کمپنیاں قائم کیں۔ لیکن اب ان کمپنیوں کو منافع میں سے صرف ایک یا دو فی صدی حصہ دیا گیا جو مزدوروں کے حصہ میں آیا ——۔

اس میں شک نہیں کہ مزدوروں کی اجرت میں کسی قدر اضافہ کر دیا گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ضروریات زندگی جو کلیتاً حکومت کے ہاتھ میں ہیں۔ ان میں اس قدر اضافہ کر دیا گیا کہ اضافہ اجرت نہ صرف یہ کہ کالعدم ہو کر رہ گیا۔ بلکہ اجرت کی بیشی اجرت کی کمی کی شکل میں تبدیل ہو کر رہ گئی۔

چنانچہ روس میں گرم سوٹ کی اوسط قیمت ۳۸۰ روبل، کوٹ مردانہ کی اوسط قیمت ۹۹۶ روبل۔ بوٹ مردانہ ۲۱۱ روبل۔ تکیہ صابن ۷ روبل علیٰ ہذا القیاس دیگر ضروریات ملاحظہ ہوں بھارتی وفد کے لیڈر رگھنورا یا کے روسی دورے کی رپورٹ۔ روبل روسی سکہ ہے جو ہمارے ۱۲ کے برابر ہے۔

مساوات اور روس

نقارخانہ روس سے جو دل کش صدا نیں گونجتی ہے۔ وہ مساوات کا نعرہ ہے کے معنی فریب خوردگان اشتراکیت یہ ہیں۔ کہ وہاں معاشی اعتبار سے سب ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ شروع میں لیڈروں نے یہی نعرہ بلند کیا تھا۔

لیکن فطرت نے بعد از تجربہ تفاوت پر ان کو مجبور کیا۔ اب وہاں پر بھی سرمایہ کی طرح افراد کی آمدنیوں پر فرق اور تفاوت موجود ہے۔ چنانچہ آنجہانی سٹالن کی سا آٹھ لاکھ بیس ہزار روبل ہے۔ جس کی ذیل ہے۔ وزیر اعظم ہونے کی حیثیت سے ساٹھ ہزار روبل۔ کتابوں کی رائلٹی چھ لا ہزار روبل۔ بطور جنرل سکرٹری اور چار کے لیئے ایک لاکھ روبل ادا کیئے جانے

اس کے علاوہ سٹالن تمام اشیا ضرو کی اصل لاگت سے اسی فیصدی کم پر خر (ماخوذ از رسالہ فریڈیم فسٹ) یہ وہ کا ڈھول تھا جس میں صرف آواز تھی۔ اور نہ تھا۔

(۱) اس کے بالمقابل سلطان نورالدین وسیع سلطنت کے مالک اور بادشاہ کی سالانہ آمدنی جس کو وہ اپنے ذاتی صر تھا۔ بتیس دینار تقریباً تین سو روپیہ سال (۲) سلطان صلاح الدین ایوبیؒ جس نے یورپ کو تاریخی شکست دی تھی۔ اس کا بوقت وفات جو اس کے مکان سے بر آ صرف سینتالیس درہم یعنی تقریباً بارہ پاکستانی تھے۔ ان کے پاس ذاتی مکان تک نہیں تھا۔ جہاد کے لئے کسی سے گھو لے جاتے تھے اور واپس کر دیتے تھے۔ (۳) سلطان عالمگیرؒ تنخواہ نہیں لیتے ٹوپیوں کی سلائی اور اجرت قرآن نویسی گذارہ کر لیتے تھے۔

آں مسلمانان کہ میری کردہ
در شہنشاہی فقیری کردہ
ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکم

اسلام اور مساوات

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اسلام کا علمبردار ہے۔ لیکن چونکہ وہ خالق کائنات فطرت ہے جو کائنات کے تمام رموز و اسرا واقف ہے۔ اس لیئے اسلام نے معاشی مس جو خالص مصنوعی اور غیر فطری اور ناممکن اسکو چھوڑ کر فطرت کے مطابق حقوقی مس کا اعلان کر دیا۔ یعنی اسلام نے روس اعلان نہیں کیا۔ کہ

(باقی صـ۱۲ پر د

...سائیت اور مرزائیت کا انفلوئنزا

...ظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے قاضی
...صاحب نے ملک میں عیسائیت اور
...فتار وبا کا بالتفصیل ذکر کیا۔ ڈیرہ
...مشنری سکول کے کھلنے، نشہ
...ت مسلمانوں کا اس کے افتتاح میں
...تعلیم کے دھوکہ میں مسلمان بچوں کو وہاں
...انتہائی صدمہ کا اظہار کیا۔
...کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا
...قریب ڈیرہ اسمٰعیل خاں تک یہ
...ے۔ پچھلے سال سے مرزائیوں نے اپنی
...یوں میں شدت اختیار کر لی ہے
...یں سے ایک جگہ پر قبضہ کر کے مرزائیت
...اور عامۃ المسلمین نے بر وقت
...اس خطرہ کی طرف متوجہ کیا۔ مگر،
...اس کی کچھ پرواہ نہ کی گئی۔ آج
...کے بعد حکومت کو احساس ہوا
...ے چند آدمیوں کو دفعہ ۱۰۷ میں
...لیا گیا ہے۔ مرزائیوں کی جارحانہ
...بالکل لازمی نتیجہ یہی نکلنا تھا۔ تحریک
...بعد تحقیقاتی عدالت نے خود تسلیم
...چہ رپورٹ میں درج ہے:
...ں کی جارحانہ تبلیغ نہ صرف
...ن میں، بلکہ دوسرے ملکوں
...ہنگاموں اور حملوں کی وجہ
...ں۔"
...انگریزی رپورٹ صد ۱۹۹ و صد ۲۰۰)
...ئیوں نے سمجھ لیا ہے کہ اس
...ت میں ان کی سرگرمیاں خفگی
...ن کریں گی۔ اور نوٹس میں آئے
...ی رکھی جا سکیں گی۔ تو وہ
...ب کو بے وقوف بنا رہے ہیں
...ئی افسروں کا طرز عمل بہت
...خطرناک اور بد بختانہ تھا۔
...ائیوں کی اپنی روش نے ان
...ت ایک عام شورش کو ابھرنے
...بہم پہنچایا۔"
...رپورٹ انگریزی صد ۲۶۰ و ۲۶۱)
...عدالت کی اس تحقیق کے بعد پاکستان
...ی ارتدادی سرگرمیوں سے غفلت
...درست نہیں۔
...: کیا جو حکومت انفلوئنزا کی روک تھام
...ر رہی ہے۔ اور اسے کرنا بھی

چاہیئے۔ افسوس ہے کہ وہ عیسائیت اور مرزائیت جیسی روحانی مہلک وبا کی روک تھام میں ناقابل برداشت غفلت سے کام لے رہی ہے۔ تقریر کے اختتام پر دو قرار دادیں، ایک عیسائیت اور دوسری الجزائر کے شہدا کے متعلق متفقہ طور پر پاس ہوئیں ؎

قرارداد ۱

مسلمانان کلاچی کا یہ اجتماع عظیم پاکستان میں عیسائی مشنریوں کی ان ارتدادی سرگرمیوں کو نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ مشنریوں کی ان خلاف ملک واسلام سرگرمیوں پہ کڑی پابندی لگائے۔ تعجب ہے کہ ہمارے پڑوس بھارت کی لادینی ریاست نے ان کی برائے نام تبلیغ کو ملک کے لئے ایک خطرہ سمجھتے ہوئے بند کر دیا ہے۔ مگر ایک دینی ریاست کی مدعی حکومت نے اب تک ان کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ کہ وہ جو جی میں آئے کہتے چلیں۔ یہ چیز ملک اور مذہب ہر دو کے لئے کسی وقت بھی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع عامۃ المسلمین کو بھی متنبہ کرتا ہے کہ وہ ایسے اداروں میں ہرگز اپنے بچوں کو تعلیم کے دھوکہ میں آ کر داخل نہ کریں جہاں انہیں اپنے پیارے اسلام سے ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہو۔

قرارداد ۲

یہ عظیم اجتماع الجزائر کے مسلمانوں کو ان کی عظیم قربانیوں پر مبارکباد دیتا ہے۔ اور حق تعالےٰ سے دست بدعا ہے۔ کہ وہ ان کی قربانیوں کو قبول فرما کر انہیں عظیم الشان فتح نصیب فرمائے

مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ الجزائر کے مجاہدین کی ہر طرح امداد کریں اور ان کے دشمنوں سے ہر طرح کا بائیکاٹ کریں

(محمد ابان ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کلاچی)

بقیہ "مسلمانوں کا مقام"

سے برعظیم کی آزادی حاصل کرنے اور شمال مغربی حصے میں اسلامی حکومت پیدا کرنے کے لئے جدوجہد شروع ہوئی۔ اس سلسلے میں امام محمد اسحاق، مولانا مملوک علی دہلوی حاجی امداد اللہؒ، مولانا محمد قاسم، شیخ الہند مولانا محمود حسن اور دوسرے بزرگوں نے بہت کام کیا۔ چنانچہ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے خاص نمائندے مولانا عبید اللہ سندھی کابل تشریف لے گئے۔ تاکہ ٹرکی کی مدد سے کابل کو فوجی مرکز بنایا جائے۔ اور وہاں سے انگریزی اقتدار پر ضرب لگائی جائے اور خود مولانا شیخ الہند اس کام کے لئے حجاز تشریف لے گئے۔ لیکن یہ دور بھی ۱۹۲۱ء میں ٹرکی کی خلافت سے دستبرداری سے ختم ہو گیا۔ دس سال اور شامل کر لیں تو یہ دور بھی سو سال کا ہو جاتا ہے؛

ہندی مسلمانوں کی بیداری کے تیسرے دور کی ابتداء امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے کی اور انہوں نے اپنی ذمہ داری پر نیا پروگرام بنایا۔ چنانچہ انہوں نے اپنا منشور ۱۹۲۶ء میں استنبول سے شائع کیا۔ جس میں سب سے پہلے تقسیم ملک کو اس برعظیم کی سیاسی گتھی کا حل تجویز کیا گیا۔ تاکہ مسلمان شمال مغربی حصے میں اپنی مستقل حکومت قائم کر لیں۔ اسی خیال نے بعد میں پاکستان کی تحریک کی صورت اختیار کی۔

مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے بحرِ اقتصادی، سیاسی اخلاقی اور روحانی مسائل حل کرنے کے لئے فلسفہ ولی اللٰہی کو بنیاد تجویز کیا۔ اور نوجوانوں کو اس فلسفے سے آگاہ کرنے کے لئے ۲۵ سال کی جلاوطنی کے بعد ۱۹۳۹ء میں وطن واپس آئے۔ اور پانچ سال تک اپنا پیغام پہنچاتے رہے۔ فلسفہ ولی اللٰہی کی اشاعت کے لئے تحریک بیت الحکمت جاری کی۔ اور اپنی زندگی کے آخری سال ۱۹۴۴ء میں ولی اللہ سوسائٹی لاہور قائم کی جو اس وقت تک متعدد رسالے اور کتابیں شائع کر چکی ہے؛

اسلام کا بین الاقوامی غلبہ پیدا کرنا جو اس برعظیم کے مسلمانوں کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔ اور جس کے پیشرو بننے کی ذمہ داری مسلمانان پاکستان نے قبول کی ہے اس کی بنیاد اگر کوئی فلسفہ بن سکتا ہے۔ تو وہ یہی فلسفہ ولی اللٰہی ہے۔ اور امام ولی اللہ دہلویؒ اپنے وجدان کی بنا پر پیشنگوئی کر چکے ہیں۔ کہ اس برعظیم کی تمام غیر مسلم اقوام مسلمان ہو کر اسلام کے بین الاقوامی غلبے میں حصہ لیں گی۔ اس کی پہلی منزل قومی استحکام ہے۔ جس کی ابتداء الحمد للہ قیام پاکستان سے ہو چکی ہے۔ بالآخر جب برعظیم کی تمام اقوام مسلمان بن کر اور استحکام حاصل کر کے دنیا کے اندر اسلام کو غالب کریں گی۔ تو وہی اس برعظیم کی اصل مالک ہوں گی اور اس برعظیم میں وہ حصے بھی شامل ہوں گے جو...

...موم جہاں تک اس کا مرکزی قانون مختلف ادوار میں تسلط جما چکا ہے۔ امام ولی اللہ دہلوی اس وقت تک کیلئے پوری رہنمائی دے چکے ہیں۔ اب ہمارے نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ اس حکمت کا مطالعہ کریں اور اسکے مطابق جدوجہد کریں ؂

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے دفتر اہتمام سے

ایک خط!

محترم المقام جناب عامر عثمانی صاحب ایڈیٹر "تجلی" دیوبند

سلام مسنون۔ آپ کو بذریعہ اطلاع ہٰذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے دار العلوم کے پتہ پر کسی کو بھی تجلی ارسال نہ کیا کریں۔ کیونکہ یہ وہ رسالہ ہے جسمیں اکابرین اسلام و رہنمایان مذہب کی ہر ملن توہین و تحقیر ہوتی رہتی ہے۔ آپ خود یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ نے زانوئے تلمذ حضرت شیخ الاسلام مدنی دامت برکاتہم کے سامنے تہ کئے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ انکے علمی احسانات و کرم فرمائیوں کے مرہون منت رہتے۔ لیکن صد افسوس و حسرت کہ آپ نے کفران نعمت کرتے ہوئے ایک ایسی پاک ہستی پر تعصب کا بدنما داغ لگایا ہے جن کی حق پرستی، حق گوئی اور پرہیزگاری بد سے بدتر انسان بھی تسلیم کرتا ہے ؎ گر نہ بیند بروز شب پرہ چشم۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔

آپ کی جماعت کی ان گنت ناانصافیوں سے مشت نمونہ از خروارے ایک یہ بے انصافی کہ آپ خود اپنے شیخ و استاد کے متعلق تعصب و دیگر ناگفتہ بہ کلمات کی ہرزہ بیانی کو اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں تو یہ کیا بعید ہے کہ آپ کی جماعت کے سرکردہ حضرات مذہب کے ائمہ کرام کی تحقیر و تذلیل کو اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھتے ہوں۔ دیوبند جیسے مقدس مقام سے ایک ایسے ناشائستہ اور اخلاقی و مذہبی اعتبار سے گرے ہوئے رسالہ کا جاری ہونا۔ بعینہٖ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی کے مترادف ہے۔ آپ نے اپنے رسالہ تجلی میں مفتی صاحب کے نام پر جو مضمون شائع کیا ہے۔ وہ مفتی صاحب کے علمی وقار کو خاک میں ملانے کا باعث ہوا۔ نیز اس سے دار العلوم حقانیہ کو کافی سے زیادہ صدمہ پہنچا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم و بانی حضرۃ العلامہ شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب ہیں جو حضرت شیخ الاسلام مدنی زید مجدہم کے ممتاز شاگردوں میں سے ہیں اور جنکو حضرت شیخ دامت برکاتہم سے شرف تلمذ و بیعت حاصل ہونے پر فخر ہے اور کئی سال تک وہاں انکی زیر سرپرستی دار العلوم دیوبند میں مدرس رہکر انکی بندگانہ سرپرستیوں کو موجب سعادت دارین تصور کرتے ہیں اور اب تقسیم ملک کی وجہ سے دار العلوم حقانیہ کو دار العلوم دیوبند کی ایک شاخ کی حیثیت سے قائم کر دیا ہے۔ سو اس دار العلوم کا مذہبی مسلک بعینہٖ وہ مسلک ہے جو دار العلوم دیوبند کا مسلک ہے۔ بدیں وجہ ہم اس رسالہ تجلی کو مرزائیت کے مقابلہ سے ... (مولانا) ... دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

ری قسط

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب

از محمد حسن خارانی

بیعت نہایت موزوں تھی۔ تھوڑے ہی عرصہ
ت طریقت طے کر کے مستحق خلافت ہو گئے
رت گنگوہیؒ نے حسب عادت حاجی امداد اللہ
قدس اللہ سرہٗ العزیز کو لکھا کہ مولوی محمود
کہ یادداشت حاصل ہو گیا ہے۔ آپ ان کو
دے دیں۔ چنانچہ وہاں سے اجازت آ گئی۔
یعقوبؒ صاحب کی وفات اور مولانا سید
وی کے بھوپال چلے جانے کے بعد ۱۳۰۵ھ میں
ادارکین دارالعلوم صدر مدرس تجویز ہوئے۔
سلسل چالیس سال تک نشر و اشاعت علوم فرماتے
تمام علوم ظاہرہ اسلامیہ اور معارف باطنہ
میں دستگاہ کامل رکھتے تھے۔ اور سب علوم
ن کی کتابیں بلا تکلف اعلیٰ تحقیقات کے
پڑھاتے تھے۔ لیکن علم حدیث میں مخصوص
یت اور بے مثال تبحر و تحقیق رکھتے تھے۔

جس کی وجہ سے اقطار ہندوستان اور ممالک
دیسے طلبائے علوم کشاں کشاں آتے تھے،
مکہ، مدینہ منورہ موصل بصرہ۔ بلخ۔ بخارا۔ ہرات
قندھار۔ کابل۔ ترکستان۔ ہر جگہ کے طلباء آپ کے
درس میں نظر آتے تھے۔ اور تحقیقات عجیبہ
فیوض سے دامن بھر کے لے جاتے تھے۔ متعدد
ی طلباء جو مختلف اساتذہ کی خدمتوں سے استفادہ
نے کے بعد حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے
اپنے شکوک و شبہات کے کامل اور تشفی بخش
ب پانے کے بعد حضرت مولانا مرحوم کی زبان
آیات قرآنی و احادیث نبویہ کے مضامین عالیہ
سن کر سر نیاز خم کر کے معترف ہوتے تھے۔ کہ
عالم کسی کو نہیں ——— نہ ایسا محقق عالم
اس وقت دنیا میں ہے؛

آواز صاف و بلند، تقریر نہایت سلیس اور
وال تھی۔ کلام میں خاص اثر تھا۔ جو کہ مضمون کو
سامع کے دل نشین کر دیتا تھا۔ جوانی اور قوت
زمانہ میں دن رات کے اکثر اوقات درس و تدریس
شغل میں گذارتے تھے۔ لیکن اخیر ایام میں
صرف دو تین گھنٹہ روزانہ جامع ترمذی اور صحیح
بخاری کا درس دیتے تھے۔ تواریخ عالم بالخصوص
تاریخ اسلام پر خصوصی نظر تھی۔ اساتذہ شعر و سخن
کے (خواہ عربی ہوں یا فارسی ہوں یا اردو) کلام بہت
زیادہ محفوظ تھے۔ جن کو سن کر ماہر ادب دنگ

تھا۔ اساتذہ کلام میں مرزا غالب سے بہت زیادہ مناسبت تھی۔ طبیعت نہایت سادہ اور متواضع تھی۔ نخوت و تکبر کا نام تک نہ تھا۔ ظاہری چال ڈھال وضع قطع بھی بے ریا و نمود۔ تعلّی اور بڑائی کا شائبہ بھی نہ تھا۔ عزم راسخ اور یقین صادق قدرت نے عطا فرمایا تھا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو قدرت کی فیاضیوں سے ایسا قلب عطا ہوا تھا۔ جس میں انسانی غیرت، وطنی اور قومی حمیت، اخلاص اور للّٰہیت۔ اسلامی ہمدردی وغیرہ کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی تھی۔ دماغ ایسا قوی الحافظہ عطا کیا گیا تھا جس میں علوم عقلیہ اور نقلیہ کے بے شمار مسائل محفوظ رہتے تھے۔

ذکاوت اور سمجھ ایسی اعلیٰ درجہ کی عطا ہوئی تھی کہ مشکل سے مشکل مسائل ادنیٰ توجہ میں حل فرما دیتے تھے۔ بیرون ہند خصوصاً اُس زمانے میں بلقان اور طرابلس کے دل گداز اور ہولناک مظالم اور اندرون ہند انگریز کی دہشت و بربریت اور چیرہ دستیوں نے انتہائی درجہ مایوس اور مضطرب کر دیا تھا۔ چنانچہ عواقب و نتائج سے بے نیاز ہو کر میدان انقلاب میں سر بکف و کفن بردوش نکل پڑے۔ ہر شخص ناصح اور خیر خواہ بن کر سدِّ راہ بنا۔ اور کیوں نہ ہوتا۔ انگریز نے اس قدر بندش بندی کر رکھی تھی۔ کہ سیاسیات کی طرف آنکھ اٹھانا سن ستاون کا سماں باندھتا تھا۔ آزادی اور انقلاب کا اگر کوئی خواب بھی دیکھ لیتا تھا۔ تو پتہ پانی ہو جاتا تھا۔ بہت سے نفوس میں اللہ تعالیٰ کا خوف اس قدر نہ پایا جاتا تھا۔ جتنا کہ انگریز کا خوف مستولی تھا۔

چاروں طرف سی آئی ڈی کا جال بچھا ہوا تھا

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تمام خطرات سے قطع نظر کرنا ضروری سمجھا اور اللہ کا نام لے کر اس بحر ذخار اور ہولناک طوفان میں کود کر آگے بڑھے۔ اور لوگوں کو ہم خیال اور رفیق سفر بنانے لگے۔ بڑے بڑے علماء اور مشائخ سے چونکہ ناامید اور مایوس تھے۔ کیونکہ ان کو اپنی بڑائی کی وجہ سے بہت زیادہ خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اپنے تلامذہ اور مخلص سمجھدار مریدوں کو ہم خیال بناتے رہے۔ جن میں مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم بھی ہیں۔

خاص فدائی اور نو مسلم شاگرد تھے۔ عرصۂ دراز تک خدمت میں رہے تھے۔ سمجھ اور حافظہ نہایت اعلیٰ پیمانہ کا اور ہمت و استقلال قدرت نے بے نظیر عطا فرمایا تھا۔ اس زمانہ میں دہلی میں مدرسہ نظارۃ المعارف القرآنیہ میں تعلیمی کام کرتے تھے جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ انگریزی تعلیم سے نوجوانانِ اسلام کے عقائد و خیالات پر جو بے دینی اور الحاد کا زہریلا اثر پڑتا ہے۔ اس کو زائل کیا جائے اور قرآن کی تعلیم اس طرح دی جائے کہ ان کے شکوک و شبہات دین اسلام سے دور ہو جائیں۔ اور وہ سچے اور پکے مسلمان ہو جائیں۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ دہلی تشریف لے گئے۔ اور مولانا عبید اللہ صاحب سے ملاقات کی اور تذکرہ میں فرمایا۔ کہ "جبکہ انگریزی حکومت اور اقتدار ہندوستان میں قائم ہے۔ تو جس مدت تک تم اپنی اس تعلیم اور اس مدرسہ سے دس بیس آدمی صحیح الخیال مسلمان بناؤ گے۔ اس مدت میں انگریز ہزاروں کو ملحد اور زندیق بنا دیں گے"۔ مولانا عبید اللہ صاحب کی سمجھ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سکیم آ گئی۔ اور وہ عالی ہمتی اور تندہی کے ساتھ تمام ہولناک خطرات کو پس پشت ڈالنے اور ہر قسم کی مصیبتوں کو جھیلنے کے لئے تیار ہو گئے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بار بار مولانا عبید اللہ صاحب کو فرنٹیئر یاغستان اور سندھ وغیرہ میں بھیجا۔ اور وہاں کے لوگوں سے تعلقات قائم کر کے اس اسکیم کو جاری کیا۔ مولانا عبید اللہ صاحب مرحوم آزادئ ہند کے نصب العین پر کابل بھیجے گئے۔ اور سات سال وہاں رہے۔ پھر سات مہینہ ماسکو (روس) میں۔ تین سال انگورہ (ترکی) اور پھر تقریباً بارہ سال مکہ معظمہ میں غرضیکہ پچیس برس پردیس میں گذارنے کے بعد مارچ ۱۹۳۹ء میں ہندوستان واپس ہوئے جس مقصد اور نصب العین کے لیے اس جلاوطنی کو ان کے واسطے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے مقرر فرمایا تھا۔ وہ پھولوں کی سیج نہ تھا۔

بلکہ نہایت کٹھن اور کانٹوں سے بھری ہوئی وادی تھی۔ جس میں قدم قدم پر موت کا خطرہ اور مصائب کا انبار تھا۔ مولانا موصوف نے جس جوانمردی اور مستقل مزاجی سے ہلاکت سے بھری ہوئی مصیبتوں کو جھیلا۔ اور ملک و وطن اور تمام مسلمانوں کے لیے جو جد و جہد کی ہے۔ وہ صرف ان کا حصہ تھا۔ قدم قدم پر طرح طرح کی مشکلات کا سامنا ہوا۔ اپنوں اور معتمد علیہ لوگوں نے خیانتیں بھی کیں۔ مگر انہوں نے مایوسی کو راہ نہ دی۔ اور نہ ان کا قدم ڈگمگایا۔

انہوں نے اپنا قوی اثر اراکین دولتِ افغانیہ نے آئندہ آنے والے امیر امان اللہ خان کو اس قدر متاثر کیا۔ کہ وہ اقتدار پا جانے کے بعد بالکل ان کے ہم خیال پائے گئے۔ اور استقلالِ کابل دولتِ افغانیہ کا اعلان کر بیٹھے۔ اس اعلان پر انگریزی حکومت چراغ پا ہو گئی۔ اور بالآخر افغان انگریز جنگ ظہور پذیر ہوئی۔

انہوں نے تدابیر جنگ میں پورا پورا حصہ لیا۔ اور ہر محاذ میں جنود اللہ اور دیگر ہندوستانی نوجوانوں سے ایسے ایسے کام لئے۔ کہ دولت افغانیہ اور ان کے ارکان نہایت ممنون اور شکر گذار ہوئے۔

انہوں نے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی تحریک کو اس قدر بلند اور مقبول کر دیا کہ امیر امان اللہ خان صاحب نے حضرت شیخ الہند کی وفات پر نہایت اخلاص سے مجلس فاتحہ خوانی منعقد فرمائی۔ اور اس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا "مولانا محمود الحسن یک کار را شروع کردند من او را پورا می کنم"۔ اس سے انگریزی قصر شہنشاہیت میں زلزلے پیدا ہو گئے۔ اور امیر موصوف کے خلاف تدبیریں کی گئیں۔ تا اینکہ تختِ کابل سے ان کو ہاتھ دھونا پڑا۔ مولانا عبید اللہ صاحب کی یہ نہایت عظیم الشان کامیابی تھی جس کے لیے کابل کو مرکز بنایا گیا تھا۔

جس وقت حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے اس تحریک کی ابتداء ہوئی۔ تو اُس وقت یہ ضروری خیال کیا گیا تھا۔ کہ چونکہ بغیر تشدّد ہندوستان سے انگریزوں کا نکالنا اور وطن عزیز کو آزاد کرانا ممکن نہیں ہے۔ اس کے لئے مرکز۔ اسلحہ اور سپاہی (مجاہدین) وغیرہ ضروری ہیں۔ بنا بریں آزاد قبائل یعنی یاغستان کو مرکز قرار دیا گیا۔ چونکہ آزاد قبائل کے نوجوان ہمیشہ جہاد کرتے رہتے ہیں۔ اور قوی ہیکل اور جانباز ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو متفق اور متحد کرنا اور ان میں جہاد کی روح پھونکنا ضروری تصور کیا گیا۔

حضرت شیخ الہندؒ کے اس علاقہ میں بہت سے شاگرد اور مخلص موجود تھے۔ ان سبھوں نے گاؤں گاؤں اور قبیلہ قبیلہ میں پھر کر زمین ہموار کی۔ اور ایک عرصہ میں بفضلہ تعالیٰ بڑے درجہ تک کامیابی نظر آنے لگی۔ انہی مقاصد کے لیے بار بار حاجی ترنگ زئی صاحب سے بھی استدعا کی گئی۔ کہ وہ اپنے وطن کو چھوڑیں اور انگریزی حدود سے باہر جا کر ان کے مقاصد کے لئے کوشش کریں۔

ان کو مختلف مجبوریاں درپیش تھیں۔ جن کے حل کرنے کے خیال سے وہ تاخیر فرما رہے تھے۔ کہ جنگ عمومی (جنگ عظیم ۱۹۱۴ء) چھڑ گئی۔ اور کچھ ہی عرصہ کے بعد ترک بھی مجبور کر دیے گئے۔ کہ جنگ کا اعلان کر دیں۔ ان کے دو جنگی جہاز جو انہوں نے انگلستان میں بنوائے تھے۔ اور ان

☆ از محمد حسن خارانی

ایک پیکرِ عزم و استقلال!

حضرت مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری رح

یر ٹائی صاحب اور میجر ولک نیل صاحب بھی موجو
اسس دن انہوں نے میری بڑی چاپلوسی کی۔
، ہم تحریری عہد کرتے ہیں۔ کہ اگر تم دوسرے
اور معاونین جہاد کو بتلا دو تو تم کو سرکاری
گر کے رہا کر دینے کے سوا بڑا عہدہ بھی دیں
اور بصورت نہ بتلانے کے تمکو پھانسی ہوگی۔
میں نے اس چاپلوسی پر بھی انکار کر دیا تو پھر
سن صاحب ان دونوں سے انگریزی میں باتیں
ے مجھ کو ایک الگ کمرے میں لے گیا۔ جہاں
جاکر پھر مارنا شروع کر دیا۔ میں کہاں تک
ں۔ آٹھ بجے فجر سے آٹھ بجے رات تک
پر اس قدر مار پیٹ ہوئی۔ کہ شاید کسی پر
ٹ ہو۔ لیکن بفضلِ الٰہی میں سب سہار گیا۔ گر
ے رب سے ہر دم یہ دعا کرتا تھا۔ کہ اے رب!
وقت امتحان کا ہے۔ مجھ کو اس وقت ثابت
رکھیو۔ جب وہ ہر طرح مایوس ہو گئے تو لاچار
آٹھ بجے رات کے مجھ کو جیل خانہ واپس بھیج
۔ میں تمام دن روزے سے تھا۔ بنگلہ سے باہر
ں کر درخت کے پتوں سے روزہ افطار کیا۔ اور
س میں پہنچ کر جو میرے حصہ کا کھانا رکھا تھا۔ اس
کھا کر اور شکر الٰہی کر کے سو رہا۔

جس دن میں ٹائی صاحب کے بنگلہ پر اس مار پیٹ
ذلت اٹھا رہا تھا۔ اسس وقت منشی حمید علی
صاحب تھانیسری تحصیل دار نارائن گڑھ صرف
س قصور پر کہ اس نے میری گرفتاری سے چند
س پہلے اپنے کسی دنیوی معاملے میں مجھ کو خط
ھا تھا۔ اور بعض عملہ کچہری نے جو اس کے دشمن
تھے۔ اس خط کے معنی غلط بیان کر دیے تھے۔
س پر وہ غریب معزز عہدہ دار معطل ہو کر باھر
آمدہ میں غمگین بیٹھا تھا۔ میں اس کا غمگین چہرہ
یکھ کر اپنی تکلیف بھول گیا۔ اور یہ خیال دل میں آیا
۔ مجھ منحوس نالائق کو فقط ایک خط لکھنے پر
یچارہ بیگناہ بھی پکڑا گیا۔ اگر اس کے بدلے مجھ کو
سزا ہو جائے۔ اور یہ رہا ہو جائے تو بہت بہتر ہے
س اپنی اس حالت زار میں اس کے واسطے دعا کرتا
ہا۔ فضلِ الٰہی سے وہ ناکردہ گناہ آخر بری ہو کر
پھر اپنے عہدہ پر بحال ہو گیا۔

اس تاریخ کے بعد پھر مجھ کو گواہ شاہد ہونے
کی ترغیب نہیں دی گئی۔ دسمبر سے اپریل تک یہ

پیش ہوا۔ اور ہم سب لوگوں کو پھانسی گھروں سے
نکال کر کچہری میں لے گئے۔ اس وقت معلوم ہوا
کہ میرا حقیقی بھائی محمد سعید میرے اوپر محمد رفیع
کا حقیقی بھائی محمد شفیع اسس کے اوپر پھانسی کی
دھمکی سے گواہ ہو گئے ہیں۔ اور اسی کارروائی سے
پچاس ساٹھ آدمی جن میں اکثر مولوی ملاں تھے۔
ہمارے اوپر گواہ بنائے گئے۔ لیکن اکثر گواہ گواہی
دیتے وقت بھی ہماری طرف دیکھ کر زار زار روتے
جاتے تھے۔ مگر بے بس۔ گواہی نہ دیں تو قطع نظر
مار پیٹ کے پھانسی کا سامنا تھا۔ اور یہ سب گواہ
تا ادائے شہادت محکمہ سیشن کے قیدیوں کی طرح
پولیس کی زیر حراست رکھے گئے۔ اور پولیس ہی
سے ان کو عمدہ خوراک اور لباس ملتا تھا۔ چنانچہ
لاکھوں روپیہ سرکار کا ان بے جا کارروائیوں پر
صرف ہو گیا۔

اور مار پیٹ کی تو یہ حالت تھی کہ عباس نامی
ایک لڑکا جو مدت تک رہ کر میرے گھر میں پرورش
پاتا تھا۔ جب مجسٹریٹی میں گواہی دیتے وقت
مجھ کو دیکھ کر مارے محبت کے جھوٹا اور آموختہ
بیان میرے اوپر دیتے وقت ہچکچایا تو اسی روز
رات کو ایسی سخت سزا دی گئی۔ کہ یہ بچہ اسی صدمہ
سے قبل از درپیشیٔ مقدمہ سیشن کے مر گیا۔ مگر
رفع بدنامی کے واسطے پارسن صاحب نے اس
کا مرنا کسی مرض سے مشہور کر دیا۔

جس دن ہم اول روز مجسٹریٹی میں حاضر کیے
گئے۔ تو میرا بھائی بھی بزمرہ گواہان زیر حراست
پولیس تھا۔ اس نے مجھ کو بذریعہ ایک سپاہی
پولیس کے یہ خبر بھیج دی۔ کہ مجھ کو پولیس نے
مار پیٹ کے تمہارے اوپر گواہ بنا لیا ہے۔ تو اب
جس وقت بر سر اجلاس میرے اظہار تحریر ہونگے۔
تو میں اپنے اس بیان سے جو مار پیٹ سے لکھایا گیا
ہے، پھر جاؤں گا۔ اس کے جواب میں میں نے
اس کو کہلا بھیجا کہ میری قید اور رہائی کچھ تمہارے
بیان پر موقوف نہیں وہ تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔
اگر تمہارا اظہار بحلف ہوا ہے تو اب اس سے
پھر جانے پر بجرم دروغ حلفی تم کو سزائے سخت
ہو جائے گی۔ میں تو پہلے سے پھنسا ہوا ہوں۔ تمہارے
پھنس جانے سے والدہ ضعیفہ صدمہ کھا کر ہلاک
ہو جائے گی۔ اس واسطے بہتر ہے کہ جو تم نے پہلے

لیکن بایں ہمہ جب اس کا اظہار میرے سامنے
ہونے لگا۔ تو وہ پہلے اظہار سے منکر ہو گیا۔ صاحب
لوگ بر سر اجلاس اس کا انکار سُن کر اول تو بڑے
غصے ہوئے مگر بوجہ اس کی صغر سنی کے اس کو کچھ
سزا نہ دے سکے۔ اس کا نام گواہوں سے کاٹ
کر اس کو نکال دیا۔

کثرت گواہوں کے سبب سے ایک ہفتہ تک
فقط یہی مقدمہ کچہری میں پیش ہوتا رہا۔ صاحب
لوگوں کا تعصب ہم لوگوں سے یہاں تک تھا۔ کہ
جب مقدمہ کی درپیشی کے وقت ہم نے درخواست
کی کہ ہماری نماز کا وقت آ گیا ہے۔ ہم کو نماز
پڑھنے کی اجازت بخشی جائے تو یہ اجازت بھی
ہم کو نہ دی گئی۔ مگر وہ ہمارا کیا کر سکتے تھے۔ ہم
نے عین دوران مقدمہ تیمم کر کے بیٹھے ہوئے اشارول
سے نماز پڑھ لی۔ ایک ہفتہ کی کارروائی کے بعد
ہمارا مقدمہ سیشن سپرد ہوا۔ اس وقت ہم کو
پھانسی گھروں سے نکال کر ایک جگہ حوالات میں
بند کر دیا گیا۔ تنہائی اور چلہ کشی کی مصیبت کے بعد
جب ہم سب دوست ایک جگہ جمع ہوئے۔ تو ہم
کو بڑی خوشی ہوئی۔ میں تو سعدیؒ کا یہ شعر اکثر پڑھا
کرتا تھا۔ ؎

پائے در زنجیر پیش دوستاں
بہ کہ با بیگانگاں در بوستاں

مگر ایک مدت دراز کے تخلیہ اور تنہائی سے بھی
ہم لوگوں کو بہت روحانی فائدہ ہوا تھا۔ انوار الٰہی
آئینۂ صافیہ قلب میں خوب محسوس ہوتے تھے۔
نماز روزے میں کمال لذت حاصل ہوتی تھی۔ کہ
شاید وہ کیفیت برسوں کی چلہ کشی اور گوشہ نشینی
میں بھی حاصل نہ ہوتی۔ اس وقت مولانا یحییٰ علی
صاحب کی صحبت غنیمت تھی۔ اسس صبر و استقلال
کے انعام کو خیال کر کے اول سے آخر تک میری زبان
پر شکر ہی شکر جاری رہا۔ مولوی یحییٰ علی صاحب
کی کیفیت اس سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر تھی۔
وہ اکثر اس رباعی کے مضمون کو ادا کیا کرتے تھے؛

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ فِی اللّٰہِ مَصْرَعِیْ
وَ ذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَ اِنْ یَّشَأْ
یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٖ

(ترجمہ: جبکہ میں بحیثیت مسلمان قتل کیا جاؤں،
مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہے۔ کہ اللہ کی راہ
میں کس پہلو پر گرایا جا رہا ہوں۔ اور یہ اللہ کے ہاتھ
میں ہے کہ اگر چاہے تو میرے جسم کے پراگندہ ٹکڑوں
کو ملا کر برکت دے دے)

یہ وہ رباعی ہے جب حضرت خبیبؓ، ایک صحابی
کو کفار مکہ پھانسی دینے لگے۔ تو اس نے نہایت
جوانمردی سے یہ رباعی پڑھ کر خدا کی راہ میں جان

جبرئیل علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
میں پہنچایا تھا۔ مولوی یحییٰ علی صاحب بڑے درد
عشق سے یہ شعر بھی اکثر سید صاحب (حضرت سید احمد
بریلویؒ) کے فراق میں پڑھا کرتے تھے۔ ؎

اتنا پیغام درد کا کہنا
جب صبا کوئے یار میں گذرے
کونسی رات آپ آ ملیں گے
دن بہت انتظار میں گذرے

القصہ بعد دراز کے بعد ۲ مئی ۱۸۶۴ء کو پھر سیشن
ایک آخری اجلاس ہوا اور جج صاحب اپنے گھر پر بیٹھ
کر گورنر کے ایما سے سزا کا حکم لکھ کر لے آئے
اسس دن اجلاس میں بیٹھنے کے ساتھ ہی پہلے چار
اسیروں سے سیشن جج صاحب نے مخاطب ہو کر
فرمایا کہ آپ لوگوں نے اس مقدمہ کو اول سے آخر
تک سنا۔ اب جو رائے ہو لکھ کر پیش کرو۔ ہم نے
دیکھا کہ یہ چاروں اسیسر اُس وقت بھی ہماری شکلوں
کو دیکھ دیکھ کر آنسو بھر بھر لائے تھے۔ اور دل سے
ہماری رہائی کے خواہاں تھے۔

مگر جب جج اور کمشنر کی رائے کو ہماری سزا
پر مائل پایا۔ تو مارے ڈر کے انہوں نے بھی لکھ
دیا۔ کہ ہمارے نزدیک بھی جرم ان پر ثابت ہے
پھر تو جج اور کمشنر نے اس قانونی حیلہ کے حاصل
کرنے کے بعد اپنی تجویز جو پہلے میز پر رکھی ہوئی
تھی۔ پڑھنی شروع کی۔ اور پھر سب سے پہلے میری
طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم بہت عقلمند آدمی، ذی
علم، قانون دان اور اپنے شہر کے نمبر دار اور رئیس
ہو۔ تم نے اپنی ساری عقلمندی اور قانون دانی
کو سرکار کی مخالفت میں خرچ کیا۔ تمہارے ذریعہ
سے روپیہ اور آدمی سرکار کے دشمنوں کو جاتا تھا
تم نے بخوائے بحث کے انکار کے حیلتاً کبھی سرکار کی
خیر خواہی کا دم نہیں بھرا۔ اور باوجود فہمائش کے
اس کے ثابت کرانے میں کچھ کوشش نہ کی۔ اسس
واسطے تم کو پھانسی دی جائے گی۔ اور تمہاری کُل
جائداد ضبط سرکار ہوگی۔ اور تمہاری لاش بھی تمہارے
وارثوں کو نہ دی جائے گی بلکہ نہایت ذلت کے ساتھ
گورستان جیل میں گاڑی جائے گی۔

اور اخیر میں یہ کلمہ بھی فرمایا۔ کہ میں تم کو پھانسی
پر لٹکتا ہوا دیکھ کر بہت خوش ہونگا۔ یہ سارا
بیان صاحب موصوف کا میں نے نہایت سکوت سے
سُنا۔ مگر آخری فقرہ کے جواب میں میں نے
کہا۔ کہ "جان لینا اور دینا خدا کا کام ہے۔ آپ کے
اختیار میں نہیں ہے۔ وہ رب العزت قادر ہے
کہ میرے مرنے سے پہلے تم کو ہلاک کر دے"۔
لیکن اس جواب باصواب پر وہ بہت خفا ہوا
مگر پھانسی کا حکم دینے سے زیادہ اور میرا کیا کر سکتا
تھا۔ جس قدر سزائیں اس کے اختیار میں تھیں سب

(باقی آئندہ ملاحظہ فرمائیے گا)

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

تبلیغی دورے کا پروگرام

مولانا عبدالقادر صاحب کے حالیہ دورے کا پروگرام مندرجہ ذیل ہے:۔

۲۵ر جولائی ۔ کبیر والا ۔ ۲۶ر جولائی مبارک پور ملانہ کبیر والا ۔ ۲۷ر جولائی ۔ جلسہ مدرسہ فاروقیہ ملتان

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شیرانوالہ گیٹ کا اجتماع اور تبلیغی دورہ

لاہور ۲۱ر جولائی ۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شیرانوالہ گیٹ کی مجلس شوریٰ کا حسب معمول ہفتہ وار اجتماع بعد از نماز عصر زیر صدارت جناب قاری ابراہیم صاحب امیر حلقہ شیرانوالہ گیٹ منعقد ہوا ۔ تبلیغی اور تنظیمی امور پر غور و خوض کیا گیا ۔ اور ۱۴ر جولائی کی منظور کردہ قراردادوں کو دہرایا گیا ۔ اور یہ قرارداد بھی اتفاق رائے سے منظور ہوئی ۔ کہ تمام ارکان انفرادی طور پر بھی ترک منکرات و ترک فواحش کی تلقین کریں ۔ اور نماز کی ترغیب دلائیں ۔ اور عوام کو رکنیت سازی کی طرف توجہ دلائیں ۔

بعد ازاں جناب حاجی محمد رفیق صاحب نائب امیر حلقہ کی زیر قیادت مختصر مگر مؤثر تبلیغی دورہ کیا گیا ۔

(احقر طالب حق رکن جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شیرانوالہ)

حلقہ شیرانوالہ گیٹ کا اجتماع !

۲۸ر جولائی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شیرانوالہ گیٹ کی مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کا حسب معمول ہفتہ وار اجتماع بعد از نماز عصر زیر صدارت جناب قاری ابراہیم صاحب امیر جمعیۃ حلقہ شیرانوالہ منعقد ہوا ۔ نائب امیر، نائب ناظم ۔ خازن اور سالار حلقہ کا انتخاب اتفاق رائے سے ہوا ۔

نائب امیر: جناب حاجی محمد رفیق صاحب ۔ نائب ناظم: جناب غلام قادر صاحب اطہر ۔ خازن: جناب رحیم بخش صاحب جالندھری سالار: جناب حبیب الرحمٰن صاحب ؎

اور حسب ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں ۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شیرانوالہ گیٹ لاہور کے ارکان اپنے حلقہ میں تبلیغی اور تنظیمی گشت کیا کریں گے ۔ جس میں اصلاح اخلاق اور ترک منکرات کی ترغیب و تلقین کی جایا کرے گی ۔ نیز نماز کی بھی ترغیب دلائیں گے ۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شیرانوالہ گیٹ لاہور اصلاح اخلاق اور اصلاح رسوم ترک فواحش، سادہ زندگی اور نماز کی ترغیب و تلقین کے لئے تبلیغی اجتماعات منعقد کیا کرے گی

(۳) یہ تجویز بھی اتفاق رائے سے منظور ہوئی ۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کے اخبار ترجمان اسلام کی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کی جائے ۔ کیونکہ ترجمان اسلام کی اشاعت میں توسیع کیلئے کوشش کرنا بھی خدمت اسلام علماء اسلام کی رکنیت سازی اور تنظیم انصار الاسلام کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے اور تمام ارکان انفرادی طور پر بھی جمعیۃ کی رکنیت سازی کی طرف عوام کو توجہ دلائیں ۔ تاکہ پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے منظم جدوجہد کی جا سکے ۔

(طالب حق رکن جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شیرانوالہ گیٹ لاہور)

خصوصی اجتماع !

۱۸ر جولائی ۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شیرانوالہ گیٹ کی مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کا خصوصی اجتماع بعد از نماز عشاء برائے انتخاب مجلس عاملہ ضلع جمعیۃ زیر صدارت جناب قاری ابراہیم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شیرانوالہ گیٹ منعقد ہوا ۔

جس میں مندرجہ ذیل نمائندے برائے مجلس عاملہ ضلعی جمعیۃ اتفاق رائے سے منتخب ہوئے:۔

۱ ۔ جناب قاری ابراہیم صاحب امیر حلقہ ۲ ۔ جناب مرزا محمد حسین صاحب ناظم حلقہ ۳ ۔ جناب مولانا محمد صابر صاحب ۴ ۔ جناب غلام قادر صاحب اطہر ۔ ۵ ۔ جناب مولانا قاری عبیداللہ صاحب انور ۶ ۔ جناب شیخ محمد حسین صاحب ۷ ۔ جناب مہر فضل الدین صاحب ۸ ۔ جناب حبیب الرحمٰن صاحب ۹ ۔ جناب مولانا سیف الدین صاحب بہاری ۱۰ ۔ جناب ماسٹر چراغ دین صاحب ۱۱ ۔ جناب ماسٹر محمد شریف صاحب ۱۲ ۔ جناب ننھے میاں صاحب ۱۳ ۔ جناب حکیم حافظ محمد احمد صاحب ۱۴ ۔ جناب نور محمد صاحب آف کراچی ہاؤس ۱۵ ۔ جناب حاجی محمد رفیق صاحب ۱۶ ۔ جناب فضل دین صاحب شیر فروش ۱۷ ۔ جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب امرتسری ۱۸ ۔ جناب حافظ عبدالقدوس صاحب ۔ ۱۹ ۔ جناب صلاح الدین صاحب ۲۰ ۔ جناب مولانا مطیع الرحمٰن صاحب ۲۱ ۔ جناب حاجی علم الدین صاحب ۲۲ ۔ جناب حبیب اللہ صاحب ۔ ۲۳ ۔ جناب عبدالرحمٰن صاحب چونہ منڈیسی ۲۴ ۔ جناب محمد عبدالسمیع صاحب ۲۵ ۔ جناب محمد صادق صاحب ۲۶ ۔ جناب عبدالستار صاحب ۲۷ ۔ جناب مستری شیر محمد صاحب ۲۸ ۔ جناب مستری محمد اسماعیل صاحب ۲۹ ۔ جناب حاجی شمس الدین صاحب ۔ ۳۰ ۔ جناب عبدالحکیم صاحب کاتب

بعد ازاں جناب قاری ابراہیم صاحب امیر حلقہ نے عوام سے خطاب فرمایا اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے ۔ اور تمام ارکان کو پوری تندہی سے کام کرنے کی تلقین کی ۔ اور تمام کارکنوں کو ہدایت کی کہ رکنیت سازی اور تنظیم انصار الاسلام کی طرف توجہ مرکوز کریں ۔ اور آخر میں جمعیۃ کی کامیابی

عظیم الشان تبلیغی جلسہ !

جمعیۃ علماء اسلام داؤد زئی ضلع پشاور کی طرف سے ۲۴ر جولائی کو بمقام متنے ضلع پشاور عظیم الشان تبلیغی جلسہ ہوگا ۔ جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد ۔ اور مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام سرحد و مولانا محمد حسین صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام پشاور شرکت فرمائیں گے ۔

المعلن سکرٹری جمعیۃ علماء اسلام داؤد زئی

"ترجمان اسلام" کا استقبال !

ترجمان اسلام زیر ادارت مولانا غلام غوث صاحب کو ہم نے دیکھا ۔ بحمد للہ اس کے صفحات میں اسلام کی صحیح روشنی چمکتی ہوئی نظر آئی ۔ اور اخبارات تو بہت ہیں لیکن ایسا اخبار جس سے خالص مذہبی رنگ جھلکتا ہو کی نظریں متلاشی تھیں ۔ بحمد للہ مولانا کے اخلاص و للہیت اور سابقہ نمبروں کو دیکھتے ہوئے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ اس اخبار کو ظاہری و باطنی ترقی نصیب ہوگی ۔

(محمد اسرائیل عفی عنہ بکنوی ۔ ضلع ہزارہ)

مزید جمعیتوں کی تشکیل

مولانا عبدالقادر صاحب ناظم مرکزیہ نے مندرجہ ذیل جمعیتوں کی اپنے دورے میں تشکیل کی ا۔

جمعیۃ علماء اسلام جلال پور پیروالا ضلع ملتان ۔ امیر: مولانا قاضی محمد احسن صاحب خطیب جامع مسجد جلال پور پیروالا ۔ نائب امیر: الحاج مولانا سلطان محمود صاحب صاحب خطیب جامع اہل حدیث جلال پور پیروالا ۔ ناظم اعلیٰ حاجی منشی غوث بخش صاحب تعلیم ریٹائرڈ مدرس جلال پور پیروالا ۔ ناظم صوفی بشیر احمد صاحب ٹیر ماسٹر محلہ سیٹھاں والا جلال پور پیروالا ۔ خازن ۔ مولوی نور محمد صاحب نقشبندی جلالپور ۔ سالار: قاضی اللہ بخش صاحب رئیس

جمعیۃ علماء اسلام شجاع آباد ضلع ملتان ۔ امیر: مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسہ عزیز العلوم ۔ غلہ منڈی شجاع آباد ۔ ناظم اعلیٰ: مولانا عبدالحمید صاحب خطیب جامع مسجد اڈہ شجاع آباد ۔ ناظم: صوفی محمد صادق صاحب اسلام آباد (شجاع آباد) خازن: حاجی غلام یٰسین صاحب چوک بازار شجاع آباد ۔ سالار: جناب شیر محمد صاحب شجاع آباد ۔

مولانا محمد صابر صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام شہر لاہور نے مندرجہ ذیل جمعیۃ کی تشکیل کی:

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بیرون شاہ عالم

ناظم اعلیٰ: ملک مظفر علی صاحب ۔ خازن: حاجی عبدالرشید صاحب ؎

تنگی میں ایک عظیم الشان عیدگاہ کا افتتاح !

۱۹ر جولائی شام میدان عیدگاہ میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا الحاج خلیل الرحمٰن صاحب منعقد ہوا ۔ شہر کے ہر طبقہ نے جلسہ میں بھاری تعداد میں شرکت کی ۔ صدر جلسہ نے مسلمانوں کو تعمیر عیدگاہ کی ترغیب دی ۔ مولانا فضل قدوس صاحب خطیب عیدگاہ نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو نماز عید کے بارے میں بتایا کہ نماز عید باہر عیدگاہ میں ادا کرنی چاہیے ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی کی خاص فضیلت کے باوجود نماز عید باہر عیدگاہ میں ادا فرماتے تھے

ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

بعد نماز عید خطیب عیدگاہ مولانا فضل قدوس صاحب نے تعمیر عیدگاہ کے لئے چندہ کی اپیل کی ۔ اسی وقت ۔/۴۲۲۶ روپے کی رقم جمع ہوگئی ۔ خان صاحب سعد الدین رئیس نے بیس جریب زمین قیمتی تقریباً چھ ہزار روپیہ تعمیر عیدگاہ کے لئے عطا فرمائی اور خان شمس الدین صاحب نے سامان کا انتظام کیا ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(اراکین تعمیری کمیٹی عیدگاہ تنگی)

ایک ضروری اعلان

مندرجہ ذیل حضرات کی خدمت میں وی پی بھیجے جا رہے ہیں لیکن اطلاعی پوسٹ کارڈ علیحدہ نہیں بھیجا جا رہا ۔ ازراہ نوازش وصول فرمائیں مرکزی جمعیۃ ممنون ہوگی ۔ (مینجنگ ایڈیٹر)

(۱) جناب صاحبزادہ عبدالباری صاحب فاضل دیوبند جمعیۃ العلماء سرحد عمرزئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور (۲) حکیم حبیب اللہ صاحب تنگی (پشاور) (۳) مولانا حکیم عبیداللہ شمالی ہشتنگر تنگی (۴) مولانا زبیر گل صاحب تنگی (۵) مولانا [illegible] اللہ صاحب تنگی (۶) مولانا رحمت اللہ صاحب تنگی (۷) [illegible] علی خان رئیس گڑ منڈی تنگی (۸) مولانا [illegible] حق صاحب رجسٹر (تنگی) (۹) مولانا عبدالحلیم شاہ [illegible] جماعت ناجیہ عمرزئی چارسدہ (۱۰) مولانا حکیم [illegible] صاحب فاضل دیوبند عمرزئی (۱۱) جناب [illegible] رجسٹر چارسدہ (۱۲) جناب امیر محمد خان صاحب [illegible] (۱۳) مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب نائب امیر [illegible] اسلام مقام ڈومیلی ضلع جہلم (۱۴) جناب [illegible] غلام شبیر خان اللہ دتہ خان ۔ خانیوال کہنہ ضلع ملتان

دنیا بھر کی خبریں

خدا آپ کے ارادوں میں برکت دے!

لاہور ۱۸ر جولائی۔ مغربی پاکستان کے دوسرے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید نے بحیثیت وزیر اعلیٰ ریڈیو پاکستان لاہور سے اپنی پہلی نشری تقریر میں کہا ہے۔ کہ اس عہدہ کے بعد سب سے پہلا خیال جو میرے ذہن میں آیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ عام آدمی کی بھلائی کی ضمانت دی جائے۔ عوام کا معیارِ زندگی اونچا کیا جائے۔ مصارفِ زندگی کم کئے جائیں۔ ہیں سب سے زیادہ گرانی سے متاثر ہوں جو ایک خوفناک صورت اختیار کر چکی ہے میری وزارت اس کے انسداد کی انتہائی کوشش کرے گی۔

تشدد پسند عاشق کو سزائے موت

لاہور ۱۸ر جولائی۔ لاہور کے ایڈیشنل سیشن جج چوہدری فضل الٰہی نے دمڑی سکول بیسہ اخبار سٹریٹ کی ہیڈ مسٹرس مس اقبال منہاس کے مقدمہ قتل کا فیصلہ سنا دیا عدالت نے ملزم اختر سلیمی کو موت کی سزا دی ہے۔

ملزم کے خلاف الزام تھا کہ اس کی خواہش تھی۔ کہ مقتولہ سے اس کا رشتہ ہو جائے۔ انکار کی صورت میں ملزم مشتعل ہو گیا اور ۶ر جون کو سکول میں جا کر مقتولہ کو چاقو مار مار کر زخمی کر دیا جو ہسپتال پہنچ کر جاں بحق ہو گئی۔

کہتی ہے تجھکو خلقِ خدا غائبانہ کیا

واشنگٹن ۱۸ر جولائی۔ تابکار قوت کے امریکی کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ ایٹمی تجربات کے موجودہ سلسلے میں تبرات کو ایٹم بم چھوڑے جائیں گے جن میں سے ایک کی قوت اس ایٹم بم سے جو ہیروشیما اور ناگا ساکی پر پھینکا گیا تھا نصف ہوگی یہ ایک میار سے پھینکے جائیں گے۔ جو صحرا پر پرواز کر رہا ہوگا ــــــ

شقاوتِ قلبی کی انتہا!

گوجرانوالہ ۱۸ر جولائی۔ چار سالہ زبیدہ پروین اور دو سالہ نسرین پروین جو گذشتہ پندرہ روز سے گم تھیں۔ اور اپنے گھر کے باہر بارونق بازار میں کھیل رہی تھیں کہ کوئی شخص انہیں اغوا کر کے لے گیا۔ پولیس نے انتہائی محنت کے بعد تفتیش کر کے ایک شخص منظور احمد کو گرفتار کر لیا ہے۔ جو بچیوں کا حقیقی ماموں ہے۔ جس نے پولیس کے سامنے کہا کہ اس نے دونوں بچیوں کو ہلاک کر کے ان کی نعشیں بلاکی چناب کی نہر میں بہا دی ہیں۔

بات سچی ہے بے مزہ لگتی!

واشنگٹن ۲۰ر جولائی۔ امریکہ میں ہندوستانی سفیر مسٹر گگن بہاری لال مہتہ نے کل امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے ملاقات کی۔ انہوں نے کشمیر اور نہری پانی کے متعلق مسٹر ڈلس کے اس بیان پر امریکی رویہ کی وضاحت طلب کی جو انہوں نے پریس کانفرنس میں دیا تھا۔ اور کہا کہ اس سے ہندوستان اور پاکستان کے لئے ناخوشگوار نتائج پیدا ہوں گے۔

ادھر نئی دہلی سے خبر آئی ہے۔ پنڈت نہرو نے کشمیر کے متعلق مسٹر سہروردی کے بعض بیانات کی "معقولیت" پر اپنی "پریشانی" ظاہر کی۔

بات کیا ہے وہ پہلی سی عنایات نہیں

کراچی ۲۰ر جولائی۔ پاکستان کے وزیر خزانہ سید امجد علی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ضابطہ کی بعض دشواریوں کی وجہ سے وہ امریکہ سے تیس لاکھ ٹن اناج کی فراہمی کے لئے لمبی مدت کا معاہدہ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس لئے پاکستان خوراک کے مجوزہ ذخائر نہیں جمع کر سکے گا۔ اور آئندہ سال نئے معاہدہ کے لئے گفت و شنید کرنا ہوگی ــــــ

اَلابَلا بر گردنِ مُلّا!

نئی دہلی ۲۰ر جولائی۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے وادیٔ کشمیر میں بم پھٹنے کی حالیہ وارداتوں کا الزام براہ راست پاکستان پر لگایا ہے۔

انجینئرنگ کالج لاہور کے قریب ڈاکے کی ہولناک واردات

لاہور ۲۰ر جولائی۔ مغلپورہ انجینئرنگ کالج کے قریب جی ٹی روڈ پر ایک خوفناک ڈاکہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں ڈاکو پستول اور خنجر کی مدد سے تین مسافر خواتین اور دو مردوں کو لوٹ کر لے گئے۔ ڈاکوؤں نے دو خواتین کو خنجروں سے سخت مجروح کر دیا۔ ہسپتال میں خواتین کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

مشہور مفرور جگّا ڈاکو گرفتار کر لیا گیا

لاہور ۲۱ر جولائی۔ آج داتا دربار کے نزدیک بلال گنج سے مشہور مفرور ملزم جگّا ڈاکو پولیس کے آٹھ سپاہیوں کے گھیرے میں آ کر گرفتار ہو گیا۔ خنجر نکال کر ڈاکو نے مقابلے کی کوشش کی مگر ہوا پر سپاہیوں کی لاٹھیاں اسے بہت جلد راہ راست پر لے آئیں۔ یہ خطرناک ڈاکو ڈکیتی۔ اغوا اور کئی قتل کی وارداتوں کا مرتکب ہو چکا تھا۔

چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا!

لاہور ۲۱ر جولائی۔ مجرم علی عرف منّو کا آج ہسپتال میں بازو کاٹ دیا گیا۔ یہ وہی ملزم ہے کہ ہتھکڑیاں اتار کر لال کوٹھی سے عدالت میں پیش ہونے سے قبل فرار ہو گیا تھا۔ شاہ عالم مارکیٹ سے گرفتاری کے وقت اس نے پولیس کا مقابلہ کیا جس سے منّو کے سخت چوٹیں آئیں۔ کہ ہسپتال میں اپنے بازو سے ہاتھ دھونا پڑا۔ منّو پر بیڈن روڈ کے دو کاندار اور ملک تھیٹر کے منیجر پر گولی چلانے کے الزامات میں مقدمات چل رہے تھے ــــــ

برطانیہ و فرانس کا پانو ٹوٹا پھر دیوانہ ہوا ہے

یہودا ڈالئے اسرائیل کے وزیر اعظم بن گوریان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ شخص روزانہ جنگ بازوں کی سی تقریریں کرتا رہتا ہے۔ اور شام کی سرحدوں پر اپنی فوجیں جمع کر رہا ہے۔ وقت آگیا ہے کہ اسرائیل مشرق وسطیٰ میں اپنی سازشوں کا جال پھیلانا ختم کر دے۔ ورنہ اسے بہت جلد پتہ چل جائے گا کہ وہ آگ سے کھیل رہا ہے!

مقبوضہ کشمیر میں مسلم اکثریت کو کم کرنیکی منظم کوشش

مظفر آباد۔ ۱۹ر جولائی۔ جنگ بندی کے اس پار سے آنے والی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں مزید شاہ ہزار تارکین وطن کو آباد کیا گیا ہے۔ انہیں ریاستی حقوق، قرضوں اور دیگر رعایات سے نوازا جا رہا ہے۔ تاکہ رائے شماری ہونیکی صورت میں اسو ... سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

برطانیہ کی مسقط میں "قیام امن" کی کوشش

نکوسیا ۱۹ر جولائی۔ برطانوی فوجوں کے ہیڈ کوارٹر کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانوی فوجیں سلطان مسقط کے خلاف قبائلیوں کی بغاوت ختم کرنے کے لئے کینیا سے مسقط روانہ ہو گئیں۔ اور مزید کمک ہوائی جہازوں سے بھیجی جا رہی ہے۔ اس وقت عمان کے قبائلی سلطان کے برطانوی فوجی افسروں کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ ان کی قیادت عمان کے امام شیخ خالد بن علی کر رہے ہیں۔

ہفت روزہ "صدائے حق" کیلئے درخواست

پشاور ــــ جمعیۃ علماء اسلام کے رکن مولانا قاضی فضل دیان صاحب نے ہفت روزہ اخبار "صدائے حق" کے ڈیکلریشن کے لئے درخواست دی ہے۔ اخبار جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا ترجمان ہوگا۔ اور پشاور شہر ہی سے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد اہل سنت والجماعت کے صحیح مسلک کا پرچار کرتا رہے گا۔

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی اپیل

آج یہاں حضرۃ العلامہ مولانا مولوی حمد اللہ جان صاحب عرف شیر سرحد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے اسلامی تعلیمات کی اہمیت پر جامع تقریر ارشاد فرمائی اور قرآنی تعلیمات کے حصول کو ضروری قرار دیا اور تمام پاکستانی مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس نازک دور میں دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، دار العلوم حمایت الاسلام غلجی گنڈیر خیل۔ دار العلوم عمرزئی۔ دار العلوم چارسدہ جامعہ تنگی دار العلوم زیمبر، دار العلوم عثمانیہ اتمان زئی مدرسہ عربیہ سراج الاسلام بلوسئی۔ دار العلوم اشرفیہ پشاور دار العلوم سرحد پشاور دار العلوم سیف الاسلام کالو خان وغیرہم تمام اداروں کی دل کھول کر امداد کریں۔

(سید الملک شاہ نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور)

الجزائر

الجزائر کے مسلمانوں کی ہمدردی میں اور فرانسیسی مظالم کے خلاف مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ علماء اسلام نے اجلاس منعقد کئے اور قرارداد پاس کیں اور حکومت جمہوریہ اسلامیہ پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنا پورا اثر و رسوخ استعمال کر کے الجزائر کے مسلمانوں کی ہر ممکن امداد کرے۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام خانیوال کہنہ تحصیل کبیر والا ملتان (۲) جمعیۃ علماء اسلام کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان۔ معلن محمد امان اللہ ناظم دفتر (۳) جمعیۃ علماء ... جھنگ (۴) جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان (۵) ... علاقہ بکٹ گنج (۶) شام گنج (۷) سیرئے (۸) ... چم (۹) ہوتی (۱۰) بار ہوتی (۱۱) سکندر کورونہ (۱۲) کسی کورونہ (۱۳) لنڈاد (۱۴) مردان کی بیشتر جامع مساجد میں۔ المعلن مولانا عبدالعزیز صاحب ناظم اعلیٰ ہوتی مردان۔

(۱۵) اکوڑہ خٹک پشاور زیر صدارت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ المعلن سلطان محمد ناظم نشر و اشاعت (۱۶) پشاور۔ محرک: مولانا سید گل بادشاہ صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد مؤید: مولانا عبدالقیوم صاحب ... سرحد و رکن جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔

علاوہ ازیں پشاور کی تمام جامع مساجد (۱۷) محلہ لنڈھاری حلقہ مزنگ لاہور۔ مقرر پیر غلام محی الدین صاحب فاروقی خطیب مسجد جناح باغ لارنس روڈ لاہور۔

(۱۸) سبی بلوچستان محرک مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سبی۔ مؤید: مولانا عبدالکریم صاحب چشتی (۱۹) کوئٹہ۔ مقرر حضرت مولانا عبدالشکور صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ بلوچستان (۲۰) ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور معلن مولانا محمد یوسف لدھیانوی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

(۲۱) مراد (سندھ) معلن: الحاج پیر محمد شکور امیر جمعیۃ علماء اسلام مراد پور تعلقہ نگر ضلع جیکب آباد سندھ۔

(۲۲) دیپالپور (منٹگمری) زیر صدارت مولانا دھنی بخش صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام دیپالپور و ملحقہ علاقہ (۲۳) حاصل پور منڈی ضلع بہاولپور۔ مقرر مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد۔ المعلن شاہ محمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام منڈی ... (۲۴) جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ (۲۵)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲/ے
چیف ایڈیٹر غلام غوث ہزاروی
مسئول: عبدالواحد
معاون: عبدالقادر قاسمی
مینجنگ ایڈیٹر غازی خدا بخش
سہ روزہ
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن
ترجمانِ اسلام لاہور
زیرِ سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
ٹیلیفون نمبر
بدلِ اشتراک
سالانہ: چھ روپے
ششماہی: ۳/۸ روپے
قیمت
فی پرچہ: دو آنے
جلد ۱ | ۲۸ ربیع الثانی سے ۴ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۱/۲۵ نومبر ۱۹۵۷ء موافق ۶/۱۰ مگھر ۲۰۱۴ بکرمی | شمارہ ۴۴/۴۵

ترجمانِ اسلام

(از جناب مولانا فضل الٰہی صاحب عارف لاہور)

سُن لو یہ برادرانِ اسلام — ہے سب سے جُدا جہانِ اسلام
سب امن و اماں پُکارتے ہیں — لیکن اماں، امانِ اسلام
اسلام ہے عزّ و سربلندی — پہچانی نہ تم نے شانِ اسلام
ہیں اِس میں گراں بہا جواہر — تُم کھود کے دیکھو کانِ اسلام
پائی نہیں جس نے اس کی تعلیم — کیوں کر ہو قدردانِ اسلام
ایمان و جہاد و کامرانی — ہے بس یہی داستانِ اسلام
خالق سے وہ ڈرتے، خلق اُن سے — یوں جیتے تھے پروانِ اسلام
زینت تھی جہاں کی ان کی ہستی — وہ رونقِ گلستانِ اسلام
اسلام کے مدعی ہو تم بھی — پہ تم میں نہیں نشانِ اسلام
ہے تم کو وفا کی اُن سے اُمید — جو دل سے دشمنانِ اسلام
جب دامِ فریب کفر لایا — عالم ہُوئے پاسبانِ اسلام
سرمایۂ دیں کے وہ امیں ہیں — وہ رہبرِ کاروانِ اسلام
ہے ان کی طرف سے دعوتِ حق — سہ روزہ ہے ترجمانِ اسلام

غازی خدا بخش منیجنگ ایڈیٹر

امام ولی اللہ دہلویؒ

اور اُن کے

افکارِ خصوصی

اسلام نے مدینۂ منورہ میں جس عظیم الشان بین الاقوامیت (INTERNATIONALISM) کو جنم دیا۔ وہ دمشق، بغداد اور غزنی کے مراکز میں سے ہوتی ہوئی دہلی میں ظاہر ہوئی (بیچ میں قاہرہ اور استنبول بھی اُس کے مسکن بنے) یہ ایرانی دہلی تھی۔ اس دہلی میں اٹھارویں صدی عیسوی کے شروع میں حکمت و دانش کا وہ بطلِ عظیم پیدا ہوا۔ جس کے مثیل و سہیم تاریخ عالم میں بہت کم ہوتے ہیں۔

یہ صدی تاریخ انسانیت میں سنگِ میل کا حکم رکھتی ہے۔ اس صدی میں اُس شانِ الٰہی کا نمایاں ظہور ہوا، جس کا آغاز اس سے پچھلی صدی میں ہو چکا تھا۔ یعنی دنیا سے استبداد اور پادشاہت ختم ہونے لگی اور اُن کی جگہ جمہوریت لینے لگی۔ نیز حکمیاتِ جدیدہ (MODERN SCIENCES) کا آغاز ہوا اور ان کے زیرِ اثر صنعت و حرفت نے نیا رُخ اختیار کیا۔ اب مشین کا زمانہ (MACHINE AGE) شروع ہو گیا اور اُس کے نتیجے کے طور پر دنیا میں صنعتی ثقافت (TECHNOLOGICAL Culture) پیدا ہوئی جو اپنے ساتھ نئے معاشی، معاشرتی اور علمی مسائل لے کر آئی۔

اب مسلمانوں کے سامنے جو سب سے بڑا مسئلہ آیا وہ یہ تھا۔ کہ قرآنِ حکیم کی تعلیمات اب تک ہماری پادشاہی کے بل بوتے پر قائم تھیں، لیکن جب دُنیا سے پادشاہت اُٹھ جائے گی۔ اور جمہوریت اس کی جگہ لے لے گی، اس کتابِ عظیم کی تعلیمات کو کس طرح سے قائم کیا جائے گا؟ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت جو ہر زمانے میں انسان کی رہنمائی کا سامان کرتی رہی ہے، اور جس نے نبیِ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے نوعِ انسانی کی ہدایت کے لئے قرآنِ حکیم کی شکل میں، ایک جامع دستورِ انسانیت کو عطا فرمایا تھا۔ تاریخ کے اس موڑ پر انسانوں کو یونہی نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ چنانچہ اس نے برِّ عظیم پاک و ہند میں ایک عظیم الشان فلسفی پیدا کیا۔ جسے دنیا امام ولی اللہ دہلویؒ کے نام سے جانتی ہے۔

برِّ عظیم پاک و ہند کے اِس حکیم جلیل کی حکمت

پاک مکہ (زادھا اللہ شرفاً) میں انہیں ایک کشفی خواب میں بتایا گیا، کہ اُن کی تجدید کا سنگِ بنیاد فکِّ کُلِّ نظام (کو توڑ دو) ہے۔ وہ

> ہر بنائے کہنہ کہ آباداں کنند
> اوّل آں بنیاد را ویراں کنند

اِسی بات کو اقبال مرحوم نے اِن دلاویز الفاظ میں ظاہر کیا۔

> گفتند جہانِ ما آیا بہ تو مے سازد؟
> گفتم کہ نمے سازد، گفتند کہ "برہم زن"

غرض امام ولی اللہ دہلویؒ اِس دورِ حکمت (SCIENTIFIC AGE) کے امام ہیں۔ اُن کی تجدید نے ہند میں ایک نئے فلسفے اور نئی حکمت کی بنیاد رکھی۔ اُن کی حکمت میں بڑی بات یہ ہے کہ اُس میں تضاد نہیں ہے اِس حکمت سے نہ صرف قرآنِ حکیم کی تفسیر ہو سکتی ہے، بلکہ بائبل اور گیتا کی بھی تشریح کی جا سکتی ہے یہ تمام انبیاء کرام کی تعلیمات کی توضیح کرتی ہے۔ اور لامذہبیت کے مقابلے کے لئے مذہبی دنیا کی وحدت کے واسطے ایک مشترکہ پلیٹ فارم (Plate form) بن سکتی ہے۔

اِمام ولی اللہ کا یہی فکر اُن کی اجتماعیت کا نقطۂ آغاز ہے۔ بلکہ ان کی انقلابیت کی بنیاد اِسی اجتماعیت پر ہے۔ گویا اجتماعیت اور انقلاب اُن کے فلسفے کی سب سے نمایاں خصوصیتیں ہیں۔

اس مختصر سے تمہیدی بیان کی روشنی میں ہم امام ولی اللہ دہلوی کے چند خصوصی افکار کا سرسری مطالعہ کرتے ہیں۔

"قرآنِ حکیم کی انقلابیت"

قرآنِ حکیم ایک بہت بڑا بین الاقوامی انقلاب کی دعوت دیتا ہے۔ لیکن گزشتہ چند صدیوں سے عالمگیر اسلامی سوسائٹی ایک ارتجاعِ عام کی لپیٹ میں آئی ہوئی ہے امام ولی اللہ دہلوی خیر القرون کے بعد تاریخ اسلام کے پہلے فلسفی ہیں۔ جنہوں نے اِس کتابِ عظیم کی انقلابیت کو واضح کیا ہے۔ انہوں نے یہ ثابت کرنے کے بعد کہ خدا تعالیٰ کا جو قانون اِس کائنات میں چل رہا ہے، اُس میں اَدل بدل نہیں ہوتا یہ بتایا کہ انسانی فطرت اِسی نہ بدلنے والے قانون کا ایک جُزو ہے اور قرآنِ حکیم انسانی فطرت کی طرف

قرآنِ حکیم کا انسانی فطرت کے ساتھ یہ تعلق اتنی بڑی چیز ہے۔ کہ اس سے یہ کتابِ عظیم تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لئے ثابت ہو جاتی ہے۔ یہ فکر بلند امام ولی اللہ دہلوی سے پہلے کسی فلسفی نے بیان نہیں کیا

قرآن عوام کے لئے

امام صاحب نے صرف یہ بات بتانے پر اکتفا نہیں کیا، کہ قرآنِ حکیم انسانی فطرت کا ترجمان ہے۔ انہوں نے اِسے عوام تک پہنچانے کے لئے دنیا میں پہلا ترجمہ (فارسی میں) کیا۔

امام صاحب نے قرآنِ حکیم کو عوام کے قریب تر لانے کے لئے وہ مشکلات بھی دور کر دیں۔ جو ناسخ و منسوخ، اور شانِ نزول وغیرہ کی بحثوں کی شکل میں اس کے راستے میں پیدا ہو چکی تھیں، بلکہ اس کے مضامین کی تقسیم بھی کی اور اُس کی معنوی مشکلات دور کرنے کے لئے حواشی بھی لکھے، جن میں بعض نادر افکار کا اظہار کیا، جو اُن جیسے حکیم ہی کا حصّہ ہو سکتے ہیں۔ اُن کے لئے "فتح الرحمان" اور "فوز الکبیر"، وغیرہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے:

"قرآن کا مقصد"

یہ واضح کرنے کے بعد کہ قرآن حکیم کیا ہے۔ امام صاحب نے یہ بھی صاف صاف بتا دیا۔ کہ یہ کتابِ عظیم مسلمانوں سے کیا چاہتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود اِس کتابِ عظیم کے مطالعے سے اس کا مقصد یہ معیّن کیا کہ اس کا پیش کردہ فطری دین کرۂ ارض پر سیاسی غلبہ حاصل کرے، تاکہ انسانی سوسائٹی میں اقتصادی اور معاشی عدمِ توازن درست ہو کر ایسی حالت پیدا ہو جائے، جس میں انسان کی صحیح انسانیت قائم ہو جائے۔ اور وہ سعادتِ اُخروی کے مسائل پر غور و فکر کر سکے۔ انہوں نے یہ بھی دکھایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا اصل مقصد یہی تھا۔ چنانچہ امام صاحب آنحضرت صلعم کو نبیِ جہاد قرار دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ قرآن حکیم کا یہ غلبہ ہر ارتجاع کے بعد قائم کرنا مسلمانوں کا فرض ہے۔

امام ولی اللہ دہلوی کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے جس کی مسلمان نوجوانوں کو پوری پوری قدر

ترجمان اسلام لاہور
(اداریہ)
مورخہ ۲۱، ۲۵ نومبر ۱۹۵۷ء
مدیر اعلیٰ
غلام غوث ہزاروی

ترجمان اسلام

اسلام اور ارباب اقتدار

پاکستان کا معنی کیا ہے؟ لا الٰہ الا اللہ،
اس نعرے اور نعرے کے ساتھ لیڈروں کے وعدوں
کا تقاضا تھا کہ پاکستان بننے کے بعد یہاں اتنا
مذہبی اور اخلاقی تغیر و تبدل ہوجاتا کہ ہر دیکھنے
والا کہہ سکتا۔ کہ انگریزی راج کی لعنتیں رخصت اور
پاکستان کے اسلامی راج کی رحمتیں نازل ہوچکی ہیں
شرعی قانون کی روشنی میں ہر شخص کو اپنے متعین
حقوق کا یقین ہوتا۔ کہ کوئی کسی پر ظلم کر سکتا نہ
غلط دعویٰ۔ قوم اخلاقی انقطۂ نظر سے عالم
اسلام کے لئے ایک مثال بن جاتی۔ پاکستانی
عوام کو جس طرح اسلام سے ہمدردی ہے اس
کے عین مطابق پاکستانی گورنمنٹ دول اسلامیہ
کے لئے قیادت و امامت کے فرائض انجام
دیتی۔ نہ ہمیں فرنگی پرستی کی ضرورت
ہوتی نہ روس نوازی کی۔ مگر خود غلط
بود آنچہ ما پنداشتیم۔

پاکستانی عوام کی مرضی کے بالکل بالعکس
ان پر بے دینی ٹھونسی گئی۔ ان کے مسلسل
تقاضوں اور پیہم مطالبوں کو لطائف الحیل سے
ٹالا گیا۔ کبھی قرارداد مقاصد پاس کرکے چند
برس کی مہلت حاصل کرلی۔ کبھی دستور سازی
کا ڈھونگ رچا کر اس کو مرتب کرکے پھر
مؤخر کردیا۔ آخرکار ترمیموں تنسیخوں کے
بل بوتے پر اسلامی آئین کے خوشنما چہرے
کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی اور بڑے انتظار
کے بعد موجودہ دستور ملک کے سامنے پیش کیا گیا
۔ جو سابق وزیر اعظم پاکستان چودھری محمد علی کے
خیالات و جذبات کا آئینہ ہے۔ اس دستور
میں ہر شخص کو ہر عقیدہ رکھنے اور اس کی
اشاعت کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ جس
کا مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان کا کافر ہونا
اور پاکستان بھر میں کفر کی تبلیغ کرنا کوئی
جرم نہیں ہے۔ چنانچہ چودھری محمد علی
صاحب کے دلی دوست امریکہ کے
پادریوں نے ہزاروں مسلمانوں کو عیسائی
بنا ڈالا اور یہ ہمہ رنگ زریں جال ناواقف
اور سادہ لوح مسلمانوں کو شکار کرنے اور

زور سے مصروف عمل ہے۔ ہم اپنے
ارباب اقتدار کی مذہبی بے حسی پر جتنا
ماتم کریں کم ہے۔ انگریز حکومت بنانے
کا جو سانچہ چھوڑ گیا ہے ابھی اسی میں
ڈھل ڈھل کر ممبر اور وزیر گورنر اور
صدر بنتے چلے جاتے ہیں۔ اسمبلی کے
کسی امید وار کے لئے دینی تعلیم یا اخلاقی
معیار کی کوئی شرط نہیں ہے۔ ہر زانی
شرابی کبابی جواری داشتہ مرتشی ٹوڈی
مرزائی قادیانی۔ جاہل ان پڑھ کندہ ناتراش
اور بدترین قسم کا ادنیٰ اسمبلی کا ممبر بن
سکتا ہے پھر ترقی کرکے وزیر اور صدر
بننے کا استحقاق بھی رکھتا ہے۔ نہ رائے
دہندہ کے لئے کوئی اخلاقی یا علمی شرط
ہے۔ نہ امیدوار کے لئے۔ پھر بہتر حکومت
بنے تو کیسے بنے۔ پھر ہمارے چالاک
ممبران اسمبلی حصول اقتدار کے لئے خارجی
طاقتوں کا سہارا لیتے اور اس طرح ان
کو ملک کی سیاست میں دخیل بنانے کی
ناپاک کوشش کرتے ہیں۔

اس تمام ڈھانچے کو درست کرنے کی
ذمہ داری موجودہ ارباب اقتدار پر عائد ہوتی
تھی۔ اور ہوتی ہے۔ کہ ملک کو اس نہج پر
چلاتے جس پر چل کر وہ تھوڑے عرصہ میں اسلام کے
بہترین اخلاق سے آراستہ اور ایثار و اتحاد میں وہ
اقوام عالم کے لئے نمونہ بن سکتا۔ مگر انہوں
نے تو لٹیا ہی ڈبو دی۔ وہ اوروں کے لئے
کیا کرتے اور ملک بھر کی اصلاح کے لئے
کیا قدم اٹھاتے۔ خود ہی اسلامی حدود کو
قائم نہ رکھ سکے۔ قائم رکھنا تو درکنار۔ انہوں
نے مذہبی قدروں کو پائمال کرکے رکھ
دیا۔ مسلم لیگ نو سال برسر اقتدار رہی آج
اس کے لیڈروں کو خود احساس ہے۔ کہ گندے
عناصر سے لیگ کو پاک کرنا ضروری ہے مگر
ہمیں ڈر ہے کہ پاک کرتے کرتے کہیں پاک
حصہ صفر بیٹے صفر بے نہ رہ جائے۔ عوامی
لیگ کے ناقدر شناس راہنما کے ناچنے
اور بغیر محرم فاحشہ کے ہمراہ اچھلنے کودنے

بعد میں پھر سہروردی کی تعریف میں وہ
زمین آسمان کے قلابے ملا رہے تھے۔
مگر غلط غلط ہے اور صحیح صحیح۔

سہروردی یا کسی اور وزیر کو کیا حق
ہے کہ وہ ملک کا بڑا اور ذمہ دار لیڈر
یا وزیر ہوکر زناکارانہ اعمال خلاف وضع فطرت
اور انتہائی بے حیائی کا ارتکاب کرکے ساری
قوم کی ناک کاٹے اور پاکستان کی رسوائی
کا سامان بہم پہنچائے۔ دو چار دن کا واقعہ
ہے کہ ہم نے ایک شخص کے اس الزام کی
سختی سے تردید کی کہ صدر جمہوریہ پاکستان
نے فلاں ملک میں جاکر اس طرح ناچ کیا
لیکن ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ جب
ہم نے اخبار ترجمان سرحد پشاور مورخہ ۱۶
نومبر ۱۹۵۷ء میں یہ خبر پڑھی کہ گل رعنا کلب
کراچی میں صدر محترم کی بیگم محترمہ ناہید مرزا
نے ناچ کیا۔ ناچ کی تصویر اخبار لاہور نے
شائع کی اور ابو خالد سرحدی نے اس پر یوں
طبع آزمائی کی۔

قوم کی بیٹی ناچ رہی ہے۔ وقت کی بیٹی ناچ رہی ہے
عیش کا ماتھا چوم رہی ہے۔ ساری محفل جھوم رہی ہے
رقصاں ہے امید کا پرتو۔ نور فزا ناہید کا پرتو
اب چمکیگا نام ہمارا۔ پھیلیگا اسلام ہمارا
ساز نگی طاؤس بجاکر۔ رام کلی کی تان اڑاکر
انگ انگ کو یوں لچکاکر۔ نین کٹیلوں کو مٹکاکر
سب دنیا کو رام کرینگے۔ روشن ملک کا نام کرینگے
حل بھی ہو کشمیر کی مشکل۔ بگڑی ہوئی تقدیر کی مشکل

لمبی نظم ہے ہم نے نمونہ کے لئے چند شعر
نقل کئے ہیں جو ملک دنیا بھر میں اسلامی روایات
کے لحاظ سے مشہور ہے۔ جس ملک کے
لوگ متفقہ طور پر اسلامی آئین اور اسلامی تہذیب
چاہتے ہیں۔ اسی ملک کے ذمہ دار ارباب اقتدار
دینی اقدار کو تباہ اور قوم کے جذبات کو کچل رہے
ہیں۔ قوم دو گونہ عذاب میں مبتلا ہے ضروریات
زندگی کی کمیابی۔ اور دین کی بربادی۔ رفاہ کی
بدعنوانیوں اور اہل کاروں کی رشوتوں سے
مخلوق خدا تنگ آگئی ہے۔

اور لوگ پوچھتے ہیں اور بعض ذمہ دار افسر
بھی پوچھتے ہیں کہ پاکستان کا کیا بنے گا۔ ہم کہتے
ہیں مایوس نہ ہوں اور کوشش کرکے قوم کو اتنا
بیدار کریں کہ نہ غلط حکومت بن سکے نہ حکومت
والے خدا اور رسول سے بغاوت کی جرأت
کر سکیں۔ اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے اور
اس کی صحیح اور پائیدار شکل یہی ہے کہ جمعیۃ علماء
اسلام کی تنظیم کو مضبوط بنا کر اسکے اغراض و مقاصد کی
تکمیل کے لئے اپنی طاقت و قوت، زر و مال اور قدم و قلم

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام جہلم شہر میں ہفتہ وار اجتماع

زیر صدارت مولانا عبد اللطیف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم منعقد ہوا۔ صدر محترم نے فرمایا کہ ہمارے اس ہفتہ وار اجتماع کا مقصد گزشتہ ہفتہ کی کاروائی اور آئندہ لائحہ عمل پر غور و فکر کرنا ہے۔ جن دوستوں نے گزشتہ ہفتہ میں رکن سازی کے کام میں حصہ لیا ہے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائیں۔ اور آئندہ زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ امید کرتا ہوں کہ جس طرح آپ لوگوں نے گزشتہ ہفتہ میں جان فشانی سے کام کیا ہے آئندہ بھی اس دینی فریضہ میں جدوجہد کرتے رہیں گے۔ بعد میں چودھری محمد ہاشم صاحب سالار اعلیٰ جماعت رضاکار انصار الاسلام نے گزشتہ ہفتہ کی رپورٹ پیش کی جس میں آپ نے کہا کہ ہم جس کے پاس بھی رکن سازی کے سلسلہ میں گئے اس نے ہماری دعوت پر لبیک کہا۔ بلکہ کہا کہ ہم اسلام کے بقاء کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کا یقین دلایا۔ چودھری صاحب نے آئندہ ہفتہ کا پروگرام بھی سُنا دیا۔

عبد الرشید ناظم جمعیۃ شہر جہلم

گوٹھ دلیلپور تحصیل ٹھل ضلع جیکب آباد (سندھ) میں

زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا مولوی وصی بخش صاحب امیر ضلع جمعیۃ جیکب آباد نے ایک پر جوش تقریر میں اغراض و مقاصد جمعیۃ علماء اسلام کی وضاحت فرمائی۔ عوام اور حکومت کو دین اسلام اور مذہب حقہ کی حفاظت کی طرف متوجہ کیا۔

اسوۂ حسنہ کے مطابق صحابہ کرام کی عملی زندگی کے واقعات بیان کئے۔ نیز ملک و ملت کی خیر خواہی کے لئے قربانی کرنے کی اہمیت بیان فرمائی۔ حکومت کی داخلہ پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ تمام ملک میں رشوت خوری اور فحاشی ظلم و ستم احاطۂ تحریر سے باہر ہو چکا ہے۔ چوری کی وجہ سے غریبوں کو رات کو نیند حرام ہو گئی ہے اور ظلم و قتل اور غارت گری روز افزوں ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت میں انصاف نہیں اور ملک میں قانون قرآنی نافذ نہیں۔ وزارتی کرسیوں کے برقرار رکھنے کے لئے لڑتے جھگڑتے ہیں۔ قوم، ملک اور اسلام کا خیال نہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت مسلمان مملکت پاکستان میں قانون اسلامی نافذ کرے۔ سامعین نے جمعیۃ سے تعاون کا وعدہ کیا۔

محمد یوسف عفی عنہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ گوٹھ دلیلپور

جہانگیرہ تحصیل صوابی میں عظیم مذہبی اجتماع

صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی تقریر

۱۴ نومبر جہانگیرہ تحصیل صوابی میں ایک عظیم الشان مذہبی اجتماع زیر صدارت مولانا خادم الدین صاحب فاضل دیوبند منعقد ہوا۔ مولوی لطف اللہ صاحب نے مولانا سید گل بادشاہ صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے خدمت میں سپاسنامہ مسلمانان جہانگیرہ کی طرف سے پیش کیا۔ جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی دینی خدمات کو سراہا گیا۔ اور جمعیۃ علماء کی مذہبی خدمات کی تعریف کی گئی سپاسنامہ میں مسلمانان جہانگیرہ کی طرف سے ہر قسم کے تعاون اور امداد کا یقین دلایا گیا۔ اس کے بعد مولانا عبد الحنان صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا خیر مقدم کیا۔

فخرِ علماء مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے فرمایا "مسلمانوں کی کامرانی اور فلاح اسلام میں ہے" صاحب صدر نے مسلمانوں کو جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کی دعوت دی سینکڑوں مسلمانوں نے صاحب صدر کی دعوت پر لبیک کہا۔ اور بہت سے نوجوانوں نے جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم رضا کاران کے نظام انصار الاسلام میں شرکت کا عہد کیا۔

میاں سید علی شاہ کاکاخیل رکن جمعیۃ علماء اسلام جہانگیرہ و ناظم انصار الاسلام۔

میلاد کمیٹی بازار چارسدہ

میلاد کمیٹی چارسدہ قابل شرکت ہے۔ کہ اس نے اس سال ملک بھر کے اجلۂ علماء کرام کو دعوت دے کر حالات حاضرہ کے مطابق اسلامی تبلیغ کا فرض ادا کیا۔ بہترین انتظامات میں اس بلند و بالا اسٹیج پر زیر صدارت حضرت مولانا پیر مبارک شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء مردان عظیم الشان اجتماع میں اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ حضرت مولانا حاجی محمد امین صاحب مبارک۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب صدر ضلع پشاور حضرت مولانا عبد العزیز صاحب مردان اور دیگر حضرات نے سیرت النبیؐ پر مفصل تقریریں فرمائیں۔ بلند پایہ شعراء نے اپنے کلام سے دلوں کو گرمایا

ارباب حکومت کی بدعنوانیوں اور بے دینیوں
پول کھولا گیا اس سال سیرت کا جلسہ بے انتہا
رہا۔ فقط۔

عبد الغفار سیکرٹری میلاد کمیٹی بازار چارس

بھاگ (قلات ڈویژن) میں جلسہ

۱۴ نومبر کو زیر صدارت مولانا حبیب اللہ
جمعیۃ علماء اسلام بھاگ کے جلسے منعقد ہوئے
کو ۲ بجے مولانا عبد القادر صاحب قاسمی نے تقریر فرما
رات کو سید امام شاہ صاحب کے سپاسنامے
مختصر تقریر کے بعد مولانا غلام غوث ناظم اعلیٰ مرکزی
مفصل تقریر کی آپ کے بعد ضلع سبی کی جمعیۃ علماء ا
کے مبلغ مولانا عبد اللہ صاحب نے بڑے رسوم
خلاف تقریر کی۔ جلسہ بڑا کامیاب رہا۔ ۱۵ نومبر کو
غلام غوث نے درس قرآن جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا
جمعیۃ علماء کی میٹنگ ہوئی اور ۲ بجے سے ۴ بجے تک
اڈہ میں جلسہ ہوا جس میں مولانا غلام غوث صاحب نے پھر تقر
جس کے بعد آپ واپس ہو گئے مہمانوں کے استق
کے لئے۔ معززین و علماء اور طلبہ آئے تھے
الوداع کہنے کے لئے بڑا اجتماع تھا۔ بس ر
ہونے پر سب سے نعرۂ تکبیر جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد
نعروں مہمانوں کو الوداع کہا۔

ڈیری عظیم خاں کنڈیوالی ضلع رحیم یار خاں

میں تنظیم اہل سنت کا جلسہ ہوا۔ جس کی صد
سردار نور محمد خاں بلوچ نے کی مولانا ور محمد صاحب خط
مسجد نے تقریر فرمائی۔ حضرت مولانا مدنی کی صحت
لیے دعا مانگی گئی۔ شیعوں کی مسلم آزاری کے خلا
حکومت سے انسدادی کاروائی کا مطالبہ کیا گیا۔
اور عیسائیوں کو حکومت نے رحیم یار خاں
دس ایکڑ زمین دے کر تبلیغ عیسوئیت میں جو سہ
بہم پہنچائی ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کیا گیا اور ا
تبلیغی سرگرمیاں روکنے کا مطالبہ کیا گیا۔
جمعیۃ علماء اسلام کا منشور پڑھ کر سنایا گیا
جمعیۃ علماء اسلام کو ہر طرح تعاون کا یقین دلایا گیا۔
ولی محمد سیکرٹری تنظیم اہل سنت ڈیری عظیم خا

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی شادی خانہ آبادی

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ایک ہزار قابل احتر

آراکین نے شرکت کی

آج یہاں امام المقررین حضرت العلامہ مجاہد ملت مو
مولوی حمد اللہ جان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ا
مہتمم دار العلوم احناف کی شادی خانہ آبادی کے مبارک
پر ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت شیخ الحدی
و مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک مولانا عبد الحق صاحب
منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے ایک ہزار آ

یہاں سے حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ حضرت مولانا مولوی زکی الدین صاحب مہتمم دارالعلوم عربیہ رجڑ حضرت مولانا عبدالسلام صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور حضرت مولانا میاں محمد جان صاحب مہتمم دارالعلوم حمایت الاسلام غلجی کنڈ خیل مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزائی مولانا عبیداللہ صاحب مہتمم دارالعلوم اسلامیہ تنگی مولانا الحاج مولوی معاذ الرحمٰن صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام شبقدر مولانا عبدالصمد صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چارسدہ مولانا فضل مولیٰ صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چارسدہ مولانا مولوی شمس الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام میرہ مولانا عبدالباری صاحب صدر جمعیۃ اسلام شیر پاؤ منکرہ اسلام حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب سابق وزیر معارف ریاست قلات رئیس الشعراء مولانا عبداللہ صاحب نوشہروی ملک الشعراء جناب مرزا زخمی جگر صاحب فخر الشعراء علی حیدر خان مولانا اول خان صاحب خزانچی جمعیۃ علماء اسلام پبہ مہمند مولانا گل کمال صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام پبہ مہمند مولانا گل امیر خان صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام پبہ خلیل مہمند کے نام نامی خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔ جناب حافظ عبدالرشید صاحب فاضل دیوبند نے آغاز کارروائی تلاوت کلام پاک سے فرمائی ازاں بعد حضرت شیخ الحدیث صاحب مولانا عبدالحق صاحب صدر جلسہ اور مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم کا پوپلزائی نے یکے بعد دیگرے اسلامی روایات پر تقریریں کرتے ہوئے کہا۔ اسلام دین امن ہے اسلام دنیا کے لئے رحمت ہے۔ مسلمانوں کی ترقیات دارین کا راز صرف اسلامی تعلیمات اور اسلامی تواریخ کو عملاً اپنانے میں مضمر ہے۔ اس ملک میں جمعیۃ علماء اسلام مسلمانوں کی واحد سیاسی اور مذہبی راہنما جماعت ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں تمام لادینیت کا قلع قمع کریگی آخر میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ لاء کمیشن سے پرویز بروہی مسٹر قاضی اور دیگر اسلام دشمن عناصر کو خارج کیا جائے

ازمولوی محمد عثمان خطیب جامع مسجد سبقدر زنویٹ لعبہ

جمعیۃ علماء اسلام کا تبلیغی دورہ

حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب نائب امیر ضلع جہلم نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ آئندہ ہفتہ سے تحصیل جہلم میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق تبلیغی جلسے ہوں گے

انشاء اللہ	مقام	تاریخ	بروز
(۱)	ڈومیلی تحصیل جہلم	۲۴ر نومبر	اتوار
(۲)	گوڑہ اوتم سنگھ	۲۵ ر ر	سوموار
(۳)	اڈرانہ	۲۷ ر ر	بدھ

مندرجہ ذیل حضرات علماء کرام شرکت فرمائینگے

(۱) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر ضلع جہلم

(۲) حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب۔ نائب امیر ضلع جہلم۔

(۳) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ ضلع

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی ضلعی کانفرنس

کی بقیہ قرار دادیں

(۱) یہ اجلاس انتخابی قوانین کی اس دفعہ کو کہ انتخابات میں مذہب کا نام استعمال نہ کیا جا سکے گا۔ پاکستان کے بنیادی نعرہ اور اصل مقصد کے خلاف تصور کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اسے منسوخ کیا جائے یہ اجلاس قومی اسمبلی کے ارکان کی اس مذہبی بے حسی پر اظہار افسوس کرتا ہے کہ کسی پارٹی کے کسی ممبر نے ایسے غیر اسلامی دفعہ کے خلاف کیوں لب کشائی نہ کی۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی یہ کانفرنس پاکستانی دستور کی ان دفعات کے خلاف احتجاج کرتی ہے۔ جو اسلامی اصول کے قطعاً خلاف ہیں اور باقی امور کے لئے لاء کمیشن کے تقرر میں بے دین عناصر شریک کئے گئے ہیں۔ اس کو غیر اسلامی اور کروڑوں باشندگان ملک کے جذبات کے مخالف ہونے کی وجہ سے انتہائی افسوسناک قرار دیتی ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان کو نکال کر ان کی جگہ علماء اسلام کو مقرر کیا جائے ورنہ جمعیۃ علماء اسلام کسی ایسے قانون کو قطعاً صحیح تسلیم نہیں کرے گی۔ جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو۔ یہ اجلاس ملک میں آئین اسلام کے نفاذ میں ٹال مٹول کی پر زور مذمت کرتا ہے۔ اور پاکستان کی عام مشکلات کا باعث سمجھتا ہے۔ لہٰذا اس کو جلد از جلد نافذ کر کے اسلامیوں کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کیا جائے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی یہ کانفرنس ملک بھر میں اور خاص کر ڈیرہ میں سنی شیعہ مناقشات میں روز افزوں ترقی پر اظہار افسوس کرتا اور اس کو ملک کے لئے نقصان دہ تصور کرتا ہے۔ اس اجلاس کی قطعی رائے ہے کہ تمام فسادات و مناقشات کا اصلی سبب اہل تشیع کے جلوس اور تبرا بازی کا شغل ہے تبرا کے انتہائی مکروہ خبیث طریقے جن سے ملک کے امن کو ہر وقت خطرہ ہو سکتا ہے۔ ڈیرہ میں اختیار کئے جاتے ہیں۔ جو لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ عوام سنتے ہیں۔ لہٰذا حکومت کروڑوں اہل سنت کے جذبات کو مجروح ہونے سے بچانے کا سرکاری اور اخلاقی فریضہ سر انجام دے

(۴) جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی یہ ڈسٹرکٹ کانفرنس ضلع کی نمائندگی کے لئے صرف تین نشستوں پر اکتفا کو ناقابل اطمینان سمجھتی ہے۔ عوام کا پرزور مطالبہ ہے کہ یہاں کی نمائندگی کے لئے چوتھی نشست کو بھی منظور کر لیا جائے۔

(۵) یہ اجلاس جہاد الجزائر میں عربوں سے مکمل ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور پاکستان گورنمنٹ کے اس طریق کار کو کہ اس سے باوجود قومی مطالبہ کے الجزائر پر فرانسیسی وحشیانہ مظالم ختم کرنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا اخوۃ اسلامیہ کے مخالف سمجھتا ہے اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ الجزائر کے عربوں کی مدد فرمائے

کو ملکی ارتقاء و بہبود کے لئے زیر تصور کرتا ہے۔ اور آئے دن کی وزارت سازی اور وزارت شکنی کا کھیل ملک و ملت کے لئے تباہ کن قرار دیتا ہے۔

(۷) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم الشان اجلاس حکومت اسلامیہ جمہوریہ پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ معلمین دینیات گورنمنٹ ہائی سکولز کے مندرجہ ذیل مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی اسلام پروری کا ثبوت دے۔

(۱) اکثر ہائی سکولوں میں طلباء کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جو ایک معلم دینیات کے لئے ناقابل برداشت بوجھ ہے۔ لہٰذا طلباء کی تعداد کے تناسب سے معلمین دینیات کا تقرر کیا جائے۔

(۲) مڈل سکولوں میں دینیات کا موجودہ گریڈ۔ ۴۰ ـ ۲ ـ ۸۰ قطعاً ناکافی ہے۔ اتنی قلیل تنخواہ جو جو ایک چپراسی کی تنخواہ کے برابر ہے دین کے ساتھ کھلم کھلا تمسخر اور اس کی توہین ہے۔ لہٰذا معلمین دینیات کا گریڈ کم از کم ۷۵ ـ ۵ ـ ۱۵۰ کیا جائے۔

(۸) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس عیسائی لائبریری پر حضرت مریم علیہا السلام کے فوٹو لگانے کو نہایت حقارت سے دیکھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے توہین آمیز حرکات کو بند کرنے کا بندوبست کرے۔ احقر محمد اللطیف کلاچوی

قریہ باہو خان کہوسہ تحصیل ٹل سرزمین جمعیۃ علماء اسلام

۔ کا جلسہ ۔

زیر صدارت حضرت مولانا المولوی محمد قاسم صاحب خطیب جامع مسجد قریہ مذکور منعقد ہوا۔ جناب مولانا عبدالحمید صاحب نائب ناظم جمعیۃ قصبہ یا قریہ باہو خان کہوسہ مختصر خطاب کرتے ہوئے حکومت کی بد عنوانیاں واضح کیں بعد میں مولانا عمرالدین صاحب نائب امیر ضلع جیکب آباد سندھ نے فضائل اسلام مدح صحابہ اور جہاد اسلامی پہ مدلل تقریر فرمائی جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے عوام کو مطلع کیا گیا ووٹ کی اہمیت بیان کی گئی۔ حاضرین مجلس کو جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کرنے اور اس کے نظریہ کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تاکید کی۔ نیز محمد عثمان خان و محمد پناہ خان نے نیز جلسہ میں شمولیت کی اور جمعیۃ کے ساتھ ہمدردی اور تعاون کرنے کا عہد کیا۔ اخبار ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ مبذول کرائی۔

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام قصبہ باہو خان کہوسہ حلقہ گستدہ کوٹ۔

جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان کا خصوصی اجلاس زیر صدارت

صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد منعقد ہوا۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور صاحبزادہ صاحب مقامی ارکان کے علاوہ خصوصی دعوت پر شریک تھے۔ مردان کی تنظیم کا جائزہ لیا گیا۔ فیصلہ ہوا کہ مجلس مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے اجلاس کے بعد جو یکم دسمبر کو پشاور میں منعقد ہو رہا ہے۔ ضلع مردان کا عمومی پروگرام بنایا جائے جس میں تمام ضلع کو جمعیۃ علماء اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ اور تنظیم انصار اللہ کا بھی اہتمام کیا جائے۔ مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی گئیں۔

تجویز ۱ :۔ یہ اجلاس اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے۔ کہ ایک مسلمان کی فلاح اطاعت الٰہی میں ہے۔ اور یہ کہ مسلمان معصیت و گناہ سے دور ہوں۔ یہ اجلاس انتہائی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ کہ ریڈ کراس ہفتہ میں بغرض چندہ قمار بازی کے اڈے قائم کئے گئے۔

جو انتہائی گناہ و معصیت کا ارتکاب ہے۔ اور اس کا انجام تباہی و بربادی ہے۔ ہم حکومت کو خیر خواہانہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ ملک بھر میں گناہ و معصیت کے اڈے ختم کرے۔

۲۔ یہ اجلاس مردان کے خان فدا محمد خان صاحب وکیل اور پیر سید علی شاہ وکیل مردان کی رضاکارانہ خدمت کی قدر کرتا ہے۔ جنہوں نے جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان کے صدر و ناظم مولانا پیر مبارک شاہ صاحب و مولانا عبدالعزیز صاحب کے مقدمے کی پیروی کی جو قادیانیت و پرویزیت کے بارہ میں تھا۔

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام اس فی سبیل اللہ خدمت پر ہر دو وکیل حضرات کی شکرگزار ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں حق و باطل کی آویزش پر اسی طرح ہمیشہ حق کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے

غازی خدا بخش ناظم دفتر مرکزیہ مینیجنگ ایڈیٹر ترجمان اسلام لاہور۔

"مقام کنتوزائی تحصیل چارسدہ میں"

ایک عظیم الشان اجتماع زیر صدارت مولانا پیر مبارک شاہ صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام مردان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد شیر سرحد مجاہد ملت مولانا حمد اللہ جان فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور حضرت العلامہ مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مردان مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزائی نے یکے بعد دیگرے اسلامی روایات پر قرآن و سنت

صرف اسلام جمعیۃ علماء اسلام صرف اس ملک میں مسلمانوں کی واحد مذہبی اور سیاسی رہنمائی کر سکتی ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کی پوزیشن کو بھی طور پر مضبوط کریں۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ جلد از جلد مولانا محمد صدیق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سنونگ کو بلوچستان کو غیر مشروط طور پر رہا کر کے جمہوریت نوازی کا ثبوت دے۔

(مولانا) محمد عثمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام دوآبہ چارسدہ۔

زعماء کی باعزت رہائی

جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان کے صدر مولانا پیر مبارک شاہ و ناظم اعلیٰ مولانا عبدالعزیز کی پیشی خان عبدالرحمان خان سٹی مجسٹریٹ مردان کی عدالت میں ہوئی۔ مولانا سید گل بادشاہ صدر صوبہ جمعیۃ بطور گواہ صفائی پیش ہوئے۔ فاضل مجسٹریٹ نے مزید شہادت کی ضرورت نہ سمجھی۔ اور عدم ثبوت کی بنا پر جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان کے ہر دو زعماء موصوف کو باعزت بری کر دیا۔ کمرۂ عدالت میں کافی علماء و اراکین جمعیۃ علماء اسلام موجود تھے۔ خان فدا محمد خان وکیل مردان نے علماء کی طرف سے وکالت کی رضاکار رہے۔ کہ ان اصحاب پر قادیانیت و پرویزیت کے خلاف اشتعال انگیزی کا مقدمہ عرصہ نو ماہ سے اسی عدالت میں چل رہا تھا۔

حافظ محمد ایوب ناظم نشریات۔

"جمعیۃ علماء اسلام سرگودہا"

جمعیۃ علماء اسلام سرگودہا کے تبلیغی دورہ کا چوتھا ہفتہ پھلروان، میانی، بھیرہ، اور پانچواں ہفتہ چک مدرس، چاوہ، خوشاب، نہایت کامیابی سے ختم ہو گیا ہے۔ جماعت کی تشکیل باقاعدہ کی گئی اور حضرت امیر صلح مدظلہ و ناظم اعلیٰ ضلع سرگودہا و دیگر علمائے شریک دورہ کی نہایت پرزور تقریریں ہوئیں لوگ بڑے زور سے جماعت میں داخل ہو رہے ہیں

ناظم دفتر جمعیۃ علمائے اسلام سرگودہا۔

ناظم مرکزیہ کا نہایت کامیاب دورہ سندھ و بلوچستان

لاہور ۲۲ نومبر:۔ مولانا محمد عبدالقادر قاسمی ناظم مرکزیہ ۱۸ اکتوبر سے ۱۱ نومبر تک سندھ اور بلوچستان کے تبلیغی اور تنظیمی دورہ پر رہے یعنی مؤمن جمعیۃ کانفرنس سکھر۔ شکارپور۔ ٹھل۔ رتوڈیرہ۔ دادو۔ حیدرآباد۔ میرپور خاص۔ شہدادپور۔ پڈعیدن۔ نواب شاہ۔ جیکب آباد۔ سبی۔ ہرنائی۔ مشکاف بھاگ۔ کنڈکوٹ۔ ڈگری اور جھول میں عظیم الشان جلسے

دینی لپند طبقہ نے جمعیۃ کے انتخابی منشور کو پسند کیا۔ سندھی علماء نے فرمایا ہمیں اپنے اکابر کی سنہری خدمات ماضیہ پر بھی فخر ہے۔ اور اب اکابر نے اسلامی اقتدار کو پاکستان میں بلند کرنے کے لئے کیا ہے نہایت پر موقعہ ہے ہم دل و جان سے ساتھ ہیں غرضیکہ علماء کرام میں تنظیم کا احساس اور آئندہ انتخابات میں جمعیۃ کے موقف کی حمایت جب تک قومی اسمبلی کی اندر دینی عناصر کا ہوگا۔ پاکستان میں اسلام کا بقا اور تحفظ ہے۔ مگر ہمت باندھو کہ تمام دینی منتشر طاقتوں کو مجتمع کر کے باطل کو شکست دو۔ جلسہ کنڈکوٹ میں جمعیۃ کے باوردی رضاکاروں جلسہ کے انتظامات میں عمدگی پیدا کر دی اجتماعات میں مقامی جمعیتوں کو فروغ جمعیۃ کے طریق کار بھی بتایا گیا۔ میرپور خاص، ہرنائی بھاگ اور شکارپور میں جمعیۃ کی نئی شاخیں ترجمان اسلام کے قریباً دو سو نئے خریدار کئی مقامات پر ایجنسیاں قائم ہوئیں۔ کارکنان نے مرکز کی مالی امداد میں بھی کافی دلچسپی پہلے ہفتہ میں حضرت حافظ الحدیث مولانا صاحب درخواستی امیر جمعیۃ حلقہ جنوبی پنجاب کی رفاقت رہی۔ اوائل نومبر میں حضرت ناظم صاحب رفیق سفر رہے۔ بلوچستان کے دورہ حضرت مولانا عرض محمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ بلوچستان اور مولانا عبدالشکور صاحب امیر جمعیۃ کوئٹہ بھی مفید ثابت ہوئی۔

ناظم مرکزیہ کا دورہ ضلع ڈیرہ غازی خان

لاہور ۲۲ نومبر :۔ مولانا محمد عبیداللہ ناظم مرکزیہ بارہ دن کے لئے درج ذیل پروگرام کے مطابق تشریف لے جا رہے ہیں۔

۲۹-۳۰ نومبر کوٹ ادو ضلع کانفرنس مظفر گڑھ۔ یکم دسمبر تا ۹ دسمبر ڈیرہ غازیخان۔ ٹبی قیصرانی۔ دہوا۔ ریتڑا۔ انتڑا۔ کوہر اور تونسہ شریف اجتماعات کو خطاب کریں گے اور خصوصاً میں تنظیمی سرگرمیوں کا جائزہ لیا جائے گا

(ناظم دفتر)

خطیب پاکستان کا تاریخی بکس چرا لیا گیا

پولیس مصروف تفتیش ہے۔

ڈگری ۹ نومبر قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کانفرنس میں شرکت کے لئے بذریعہ جناب ایکسپریس لا رہے تھے محراب پور اور پڈعیدن کے درمیان نامعلوم سے بھرا ہوا بیگ جس میں منیر رپورٹ کا مصدقہ اور مسلم لٹریچر پراسرار طور پر چرا لیا گیا قاضی صاحب کا بٹوا جس میں ایک

مراسلات

سندھ کے علماء کرام سے اپیل

از نظام الدین کھوسو عزیز آباد ضلع جیکب آباد

علماء کرام! میں آپکی خدمت میں چند مخلصانہ باتیں قوم کی طرف سے پیش کرتا ہوں۔

تمام مسلمانوں میں اسلام کی صحیح حقیقت سے بے خبری اور اس سے پیدا شدہ برے نتائج کا یہ تقاضا ہے کہ اب اسلامی ملک پاکستان کو علماء کرام کی خدمت کی اشد ضرورت ہے۔ اس وقت بعض مخلص علماء اسلام نے ہمت کر کے جمعیۃ علماء اسلام قائم کی ہے حضرت صدر سرگروہ مدظلہ العالی اور ان کے معمر ساتھیوں کو کسی شہرت کی تمنا نہیں۔ انھوں نے تو ساری عمر دین کی خدمت کی۔

اب وہ دستور اسلامی کے جلد نافذ کرانے کے لئے میدان میں آگر رہے۔ ان کی صبح شمال میں ہے تو شام جنوب میں ہے۔ ناظم اعلےٰ مولانا غلام غوث صاحب کی ہمت کو دیکھ کر ہماری ہمت بندھی جو دین اسلام کی سرفرازی کے لئے اس پیرانہ سالی میں بھی مرد مجاہد ہیں۔

معزز علماء کرام!

کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ آپ بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مالی اور جانی قربانی کے لئے تیار ہو جائیں اور بے خبر عوام کی راہنمائی کریں۔

یہ ایران نہیں

اخبارات میں یہ دل خراش اور ناپاک خبر پڑھ کر بے حد صدمہ ہوا کہ ضلع جھنگ کے قصبہ حسو بلیل کے چند ابلیس صفت آدمیوں نے حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کر کے دنیا بھر کے فرزندان توحید کے دلوں کو مجروح کیا ہے ہم ایسے درندہ صفت لوگوں کو متنبہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ایسی دل آزار حرکتوں سے باز آجائیں ورنہ نتائج کی ذمہ داری ان پر عائد ہوگی۔ ہم مال وجان کا ضیاع تو ناخوشگوار برداشت کر سکتے ہیں لیکن صحابہؓ کی توہین کسی صورت برداشت نہیں کر سکتے۔ ع

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ

احقر محمد عبدالغنی عفی عنہ جالندھری امیر جمعیۃ علماء اسلام لودھراں والا۔

بیان

از مولانا محمد نعیم صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام سندھ کھٹہ و الدین

پاکستان جو خالص ایک اسلامی نظام نافذ کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ اس کے معرض وجود میں آنے کے فوراً بعد پاکستان کو ایک قومی جمہوری حکومت بنانے کا اعلان کر دیا تھا۔ علماء کرام اور دین پسند جماعتوں کے شدید احتجاج پر قرارداد مقاصد تو پاس کر دی گئی۔ لیکن اسے دستور کا جزو قرار دینے سے مسلم لیگ نے جو اس وقت برسر اقتدار تھی۔ انکار کر دیا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کے دستور میں ایسی دفعات کا اضافہ کر دیا گیا۔ جو اسلامی ہدایات کے سراسر منافی تھیں۔ مثلاً انتخابات میں غیر مسلموں کو نمائندگی وہ جداگانہ انتخاب سے ہو خواہ مخلوط انتخاب سے جنہیں مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی) اپنے ایک حالیہ بیان میں اولی الامر قرار دے چکے ہیں۔ جو یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم حکم خداوندی کی صریح خلاف ورزی ہے۔

اب ملک کی تمام لادینی پولیٹیکل پارٹیاں وہ نیشنل عوامی لیگ ہو خواہ عوامی لیگ وہ مسلم لیگ ہو خواہ کرشک سرمک، یاری پبلکن پارٹی سب کی سب ہوس اقتدار کے نشہ میں سرشار ہو کر اسلام پر حملہ آور ہو گئی ہیں۔ اور ایک غیر اسلامی طرز حکومت کو اسلامی بنا کر لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے میدان میں آگئی ہیں۔ جن کا قانونی سرچشمہ کتاب و سنت کی بجائے صرف عوام کی آراء ہیں جنہیں قرآن کریم نے کالانعام بل ہم اضل کے خطاب سے مخاطب فرمایا ہے۔

ان حالات میں علماء کرام خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ علماء پاکستان اور جمعیۃ اہل حدیث وغیرہ اور دین پسند عوام کا اولین فرض ہے۔ کہ فرقہ وارانہ اختلافات سے الگ ہو کر متفق اور متحد ہو کر ان جماعتوں کا تعاقب فرمائیں اور اسلام کو ان لادینیوں سے بچانے کی پوری کوشش فرمائیں۔ ورنہ مخلوق خدا کے اپنی غفلت اور ناواقفیت کی وجہ سے ان کے پھندے میں پھنس جانے کا قوی امکان ہے کیونکہ ان لادینی جماعتوں میں سے ہر ایک کے دل میں عوام ہی کی روٹی کپڑا اور دیگر ضروریات زندگی بکفایت مہیا کرنے کا دعویٰ ہے۔ جس میں عرصہ دس سال سے اب تک یہ جماعتیں ناکام چلی آئی ہیں۔ کیا کوئی رجل رشید ہے جو اس میدان میں آکر اسلام کی حفاظت و صیانت میں سب کچھ قربان کر کے اسلام اور ملک وملت کو بچائے

"کوہستان" کی اشاعت [illegible]

ایک مضمون لکھا تھا اور اس میں شیعہ وسنی شر پسند افراد پر سختی کرنے کا حکومت کو مشورہ دیا تھا۔ اور انسداد فساد کے لئے کچھ تجاویز بھی پیش کی تھیں۔ باوجودیکہ اس مضمون میں دینی بدعلی اور مداہنت کی حد تک رواداری کا اظہار کیا گیا تھا۔ مگر اسے بھی ایک شیعہ صاحب کو یہ مضمون پسند نہ آیا اور انہوں نے اس پر لعن وطعن کے ساتھ ایک مراسلہ لکھا۔ اور اس میں اہل سنت اور کوہستان ہی کو برا بھلا نہیں کہا بلکہ حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ رضی اللہ عنہم پر بھی تبرا کہہ ڈالا حالانکہ یہاں صرف یہ بحث تھی کہ ان فسادات میں کون ظالم ہے اور کون مظلوم خلفاء راشدین کی خلافت راشدہ کی بحث خارج از موضوع تھی۔ مگر کوہستان نے یہ مراسلہ شائع کر کے شیعوں کی خوشنودی تو ضرور حاصل کر لی مگر اشتراک تبرا سے اہل سنت کے دلوں کو مجروح کیا۔ اور اپنے نامۂ اعمال میں جو کچھ درج کرایا اُسے تو عالم غیب ہی بہتر جانتا ہے۔ حالانکہ اگر یہ چاہتے تو اس مراسلہ کو شائع نہ کرتے اور یہ نوٹ چھاپ دیتے کہ آپ کا مراسلہ ملا مگر اس سے بجائے اتحاد بین المسلمین کے افتراق بین المسلمین کا اندیشہ ہے۔ اس لئے ادارہ اس کی اشاعت سے معذور ہے۔ یہ مراسلہ جب میری نظر سے گزرا تو میں نے ایک جوابی مراسلہ لکھا اور اس میں تطہیر صحابۂ کرام پر زور دیا۔ اور مدیر صاحب کو ایک خط بھی لکھا کہ اگر آپ میرا مراسلہ شائع نہ کریں تو بیرنگ ہی واپس کر دیں۔ مگر بیشتر ادارہ میں آنے کے بعد انسان اپنے کو مالک الملک سمجھنے لگتا ہے۔ ماشاء اللہ۔ وہ کسی کی بات کیوں سننے لگا۔ یہ مراسلہ واپس بھی نہیں کیا گیا۔ اور اس کے بجائے ایک اور جوابی مراسلہ شائع کیا گیا جس میں اہل سنت کی مسلمہ احادیث سے استدلال کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ استدلال اُس کے مقابلہ میں محض بے اثر ہے۔ جو انہیں سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتا۔ جب یہ فرقہ قرآن مجید کو دل سے تسلیم نہیں کرتا تو ہماری احادیث کو کب قبول کرے گا۔ اس لئے اصول مناظرہ یہی ہے کہ خصم کو اُس کے مسلمات سے جواب دیا جائے۔ دراصل اہل کوہستان جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اُن کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی انسان تنقید سے بالاتر نہیں اس لئے انہوں نے اپنے مشرب کی موافقت کی وجہ سے تبرا بھی گوارا کر لیا ہے۔

نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔ میرا مراسلہ کوہستان نے نہیں چھاپا اور واپس کر کے بار امانت بھی اپنے ذمہ لے لیا اور صد عن سبیل اللہ کا بھی ارتکاب کیا۔ اظہار حق میں تلوار کی دھار پر چلنا تو بڑے مردوں کا کام ہے۔ لیکن ابتدا ایسے باہمت لوگ بھی مشکل ہی سے نظر آتے ہیں جو کسی ایسے حق کی تائید کریں جس سے اُن کی عبادت دینار ودرہم میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو (تعس عبد الدینار وتعس عبد الدرھم) اعاذنا اللہ منھا۔ یعنی دینار ودرہم کے بندے ہلاک ہوگئے ہیں چنانچہ حق فروشی سے جو دنیا حاصل ہوتی ہے۔ اُس کا انجام کیسا اچھا انہیں ہوتا میں اہل حق علماء سے امت کو بھی اپیل

متفرق خبریں

ایک تار

مولانا محمد صدیق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سراوان مستونگ بلوچستان کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ ۲۸ نومبر کو پھر جرگہ کے سامنے کیس پیش ہوگا۔

ناظم دفتر مرکزیہ

(نوٹ) مرکزی جمعیۃ دست بدعا ہے کہ مولانا محمد صدیق صاحب کی تکالیف کو اللہ تعالےٰ دور فرمائے اور جرگہ کے ارکان کو ہدایت فرمائے۔

طریق انتخاب اور ڈاکٹر خان کا تار

ری پبلکن لیڈر ڈاکٹر خان صاحب نے جنہیں وزیر اعظم نے صلاح مشورے کے لئے کراچی طلب کیا ہے بذریعہ تار وزیر اعظم سے درخواست کی ہے کہ قومی اسمبلی کے مجوزہ اجلاس میں طریق انتخاب کا بل پیش نہ کیا جائے۔ آپ نے ایک صفحہ پر مشتمل مفصل خط بھی بھیجا ہے جس میں طریق انتخاب سے متعلق ری پبلکن پارٹی کے نئے موقف کی وضاحت کی گئی ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ میں ری پبلکن پارٹی نے کوئی نئی قلا بازی نہیں لگائی مگر لیگی وزارت کے لئے مشکلات ضرور پیدا کر دی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا موقف واضح ہے۔ کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ جو شخص اسلامی نظریہ حیات پر ایمان رکھتا ہے اس کو حق نمائندگی حاصل ہے۔ غیر مسلم کی جان و مال آبرو اور اس کے پرسنل لاء کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ اسلامی نمائندگی کا حق حاصل نہیں ہے جبتک اس بنیادی چیز پر عمل نہ ہوگا۔ ملک میں سیاسی استحکام پیدا نہیں ہو سکتا۔ نامعلوم ملک کی سیاسی جماعتیں اسلام سے کیوں شرماتی ہیں۔

صدر مجلس عمل کا ارشاد مرزائی شامل نہ کئے جائیں

حضرت مولانا ابوالحسنات محمد احمد صاحب قادری صدر مجلس عمل پاکستان نے فرمایا جب تک جداگانہ نیابت میں مسلمانوں کی تعریف شامل نہیں کی جاتی۔ پاکستان کے قیام کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے علماء کرام خطبات جمعہ میں اس مسئلہ پر روشنی ڈال کر حکومت کو متنبہ کریں۔ ایسا نہ ہو کہ مسلمان رائے دہندگان کی فہرست میں مرزائیوں کے نام درج ہو جائیں۔ مرزائیوں کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل کرنا خدا اور رسول کی منشا کے قطعاً خلاف ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام ماتحت شاخیں اور کارکن قرار دادیں پاس کر کے صدر مملکت اور وزیر اعظم کے

ہندو، سکھ، عیسائی، مرزائی مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہو سکتا

یوں بھی ہوتا ہے

مرکزی وزیر مسٹر لطیف الرحمٰن نے ڈھاکہ میں کہا۔ کہ مشرقی پاکستان کی اکثریت جداگانہ طریق انتخاب کی حامی ہے اس لئے عوامی لیگ یوم مخلوط انتخاب نہ منا سکی کیونکہ اسے عوام کی حمایت حاصل نہ ہو سکی۔

ٹھیک ہے۔ ہر شخص چڑھتے سورج کو پوجا کرتا ہے

کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مردان نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت ضلع بھر میں لڑکیوں کے رقص منعقد کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ حکم ۱۹ جنوری ۵۸ء تک برقرار رہیگا۔ شکر ہے کارکنانِ جمعیۃ علماء اسلام مردان کی کوشش بار آور ثابت ہوئیں۔ خدا کرے بے حیائی کے اڈے بھی جلد ختم کر دئے جائیں۔

زندہ دلان کراچی مہتروں کی قسمت

کراچی کے سینماؤں میں جب کوئی اچھی فلم چلتی ہے تو سینما کے مالک جو آمدنی ہوتی ہے وہ تو ہوتی ہی ہے۔ مگر سینما کے مہتر کو بھی بڑی آمدنی ہوتی ہے۔ لوگ پردہ پر پیسے پھینکتے ہیں۔ جن کو علی الصبح یہ مہتر جمع کرتے ہیں۔ اندازہ ہے کہ تمام سینما گھروں کے مہتروں کو دس ہزار روپے ماہانہ کی ماہانہ آمدنی ہوتی ہے۔

گوادر کی بندرگاہ برطانوی مفادات کی نذر

کراچی سفارتی حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ خلیج فارس کے تیل کی پیچیدہ سیاست اور دوسری الجھنوں کی بنا پر گوادر کی واپسی کا مسئلہ کھٹائی میں پڑ گیا ہے۔

پچھلے دنوں پاکستان نے گوادر کی واپسی کے لئے شدت سے مطالبہ کیا تھا۔ اور اس سلسلہ میں صدر اسکندر مرزا نے لندن میں برطانوی رہنماؤں سے تفصیلی بات چیت بھی کی تھی۔ جس پر برطانیہ نے گوادر پر پاکستان کے دعویٰ کو حق بجانب تسلیم کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ مگر اب اپنے مفادات اور فوجی مصلحتوں کے پیش نظر سلطان مسقط سے کہنا بھی مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ خدا ہمارے ارباب اقتدار کو چشم بصیرت دے کہ وہ خوش فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ برطانیہ اور امریکہ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیں۔

تکیہ وہی اچھا ہے جو ہو اپنے خدا پر

جب تک اچھے لوگ برسر اقتدار نہیں آتے مشکلات نہیں دور ہو سکتیں

موضع بہوتی گاڑ ضلع اٹک میں زیر صدارت حضرت مولانا عبد الحی

حاضرین نے نہایت عقیدت اور محبت کے ساتھ ...
کسی سائبان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ...
کو سنا مولانا نے سیرت کے موضوع پر نہایت موثر تقریر ...
آخر میں جمعیت علماء کا پروگرام کو پیش کرتے ہوئے فرمایا ...
کا بنیادی مقصد دین اسلام کے غلبہ کیلئے جد و جہد ...
اچھے لوگ برسر اقتدار نہیں آتے جبتک مشکلات دور نہیں ...
اور نہ غلبہ اسلام ہی کی شکل دکھائی دیگی۔ مسلمانوں کو منظم ...

جلد ۱ | یکم تا ۵ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۶ تا ۳۰ ستمبر ۱۹۵۷ء موافق ۱۱ تا ۱۵ اسوج ۲۰۱۴ بکرم | شمارہ ۲۸ تا ۲۹

متفرق خبریں

ایک یونٹ

ایک یونٹ توڑنے کی قرارداد پر عملدرآمد کرنے کے مسئلہ پر مرکزی کابینہ میں شدید اختلاف ہے۔ اسی سبب سے کابینہ کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا اگرچہ وزیر داخلہ نے اخبارات کے نمائندوں سے کہا کہ وزیر اعظم صاحب فراش ہیں۔ ادھر ری پبلکن پارٹی دسمبر سے پہلے ایک یونٹ ختم کرنے کا عہد کر چکی ہے۔ خداوند تعالٰے اتفاق پیدا کرے۔

کشمیر کا مسئلہ

سلامتی کونسل میں وزیر خارجہ پاکستان کی تقریر کے بعد ہندوستان کے وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے جواب دیا کہ مسٹر نون کا بیان غلط بیانیوں کا پلندہ ہے۔ جس میں حکومت ہند سے بہت سی بدنیتی پر مبنی باتیں منسوب کی گئی ہیں مسٹر کرشنا مینن نے کہا کہ اگرچہ وہ کونسل کی کارروائی میں تاخیر پیدا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے پھر بھی ان کی رائے میں یہ بہتر ہوگا کہ کونسل ان کا تفصیلی جواب سننے سے پہلے مسٹر یارنگ اور دوسرے ارکان کے خیالات سُن لے۔

مسٹر کرشنا مینن نے کہا کہ حقائق کو توڑ توڑ کر پیش کیا گیا ہے اور ہندوستان کے قانون اور آئین کے بارے میں غلط بیانیاں کی گئی ہیں۔ مسٹر نون کے بیان میں یارنگ رپورٹ کو جو معنی پہنائے گئے ہیں، ہندوستانی وفد کو سب سے پہلے اس پر اعتراض ہے ہندوستان اس لئے اس سلسلے میں مسٹر یارنگ کے خیالات سننا چاہتا ہے۔ یہ بات بڑی نامناسب ہوگی کہ پاکستان کی جو رائے ہے وہی مسٹر یارنگ کی ہے یا ہندوستان کی بھی۔

اس کے علاوہ ہندوستانی حکومت سے مشورہ کئے بغیر وہ اس بیان کا جواب نہیں دے گا نہا لیطہ کی مختصر بحث کے بعد کونسل کا اجلاس آئندہ کوئی تاریخ مقرر کئے بغیر ملتوی ہو گیا۔

ایک عرصہ ہوا مظفر آباد آزاد کشمیر کے ایک پبلک جلسہ میں قائد تحریک آزادی کشمیر چوہدری غلام عباس نے فرمایا تھا جو لوگ کشمیر کے سلسلے میں سلامتی کونسل پر آس لگائے بیٹھے ہیں وہ احمقوں کی دنیا میں بستے ہیں انہوں نے بالکل ٹھیک کہا۔

میل اراضی زیر آب آگئی یا تباہ ہو گئی - ایک ہزار دیہات کو نقصان پہنچا جن میں بارہ ہزار چھ سو گھر شکستہ ہو گئے پچیس ہزار مکانات بہ گئے۔ ان مکانات کی مالیت کا اندازہ ۱ کروڑ روپیہ لگایا گیا ہے تقریباً ایک لاکھ ساٹھ ہزار من اناج تباہ ہو گیا جس کی قیمت ۱۱ لاکھ ۵۷ ہزار روپیہ تھی - تقریباً ۱ کروڑ چالیس لاکھ ایکڑ علاقے کی فصلیں خراب ہو گئیں جن میں سے ایک لاکھ ۱۳ ہزار ایکڑ کی فصل بالکل تباہ ہو گئی۔ جو فصلیں بہ گئیں ان کی مالیت کا اندازہ ۱ کروڑ روپیہ ہے۔ تقریباً ۹ لاکھ روپے کی مالیت کا بھوسہ ضائع ہوا ایک ہزار آٹھ سو مویشی جن کی مالیت بلا شبہ سات لاکھ روپیہ تھی گم ہو گئے آٹھ سو کنوئیں خراب ہو گئے جن کی مرمت پر ایک لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ لاگت آئے گی۔

دفعہ ۱۴۴ میں جلوس تعزیہ کی اجازت

مظفر گڑھ میں حضرت حسینؓ کے چہلم کے سلسلے میں جلوس تعزیہ کی اجازت ہے لیکن دفعہ ۱۴۴ کی وجہ سے کوٹ ادو اور ضلع میں کسی دیگر جگہ پر کوئی جلسہ نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی جلوس نکل سکتا ہے۔ اسی لئے جمعیۃ علماء اسلام کے تمام اجلاس ملتوی کر دیئے گئے ہیں

علاوہ ازیں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم اعلےٰ مولانا غلام غوث کا بہاولپور میں دو ماہ کے لئے داخلہ بند کر دیا گیا۔ اس سے حکومت کے آزادانہ انتخابات کے اعلانات کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ لیکن کیا حرکات سے کوئی حق کی آواز دبا سکتا ہے

شیعہ سنی فساد

لاہور میں اندرون شہر کے گنجان علاقے چوہٹہ مفتی باقر میں شیعہ سنی فساد ہو گیا۔ دونوں طرف سے اینٹیں، سوڈے کی بوتلیں، مرچیں کھلے بندوں استعمال کی گئیں۔

کئی ایک زخمی ہوئے۔ جن میں سے پانچ کی حالت نازک بتائی جاتی

مجسٹریٹ اور مسلح پولیس بہت بھاری تعداد میں موقع پر پہنچ گئی حالات خراب ہیں لیکن پولیس کی بھاری جمعیت نے حالات کو قابو میں کر رکھا ہے۔

پانچ افراد کو ہسپتال میں نازک حالت میں پہنچایا گیا۔

ابھی تک کسی گرفتاری کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر کا

نواں عظیم الشان سالانہ

جلسہ

تاریخ ۱۶، ۱۷، ۱۸ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۱، ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار، بمقام باغ لانگے خان ملتان منعقد ہوگا۔

جس میں مذہب و ملت کے علماء ربانی و حقانی رونق افروز ہو کر علمی و عملی، اخلاقی و اصلاحی، قومی و ملی ایمان افروز مضامین عالیہ پیش فرمائیں گے۔ اس جلسہ میں شعبان ۷۶ھ کے فارغ التحصیل طلبہ کرام کو سندیں اور دستاریں تقسیم فرمائینگے اس لئے ہمدردان اسلام و بہی خواہان مدرسہ ہٰذا کی خدمت عالیہ میں پرزور التماس ہے کہ تمام اجلاس میں شمولیت فرما کر جلسہ کو پر رونق فرمائیں

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان

عرصہ بارہ سال سے تدریسی تبلیغی خدمات انجام دے رہا ہے جس میں (۱۵) مدرسین عربی فارسی قرآن مجید اور پرائمری درجہ اپنے اپنے درجہ میں پوری محنت اور خلوص سے امور مفوضہ کو انجام دے رہے ہیں۔ علاوہ عملہ مدرسین (۱۰) دیگر ملازمین دیگر انتظامی اور طعام و قیام و سفارتی امور کی تکمیل کے لئے مقرر ہیں، تمام تعلیمی شعبہ جات میں (۳۰۰) طلبہ مقامی و بیرونی بیکس یتیم بچے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں سے غریب و نادار طلبہ (۱۵۰) کا دو وقتہ کھانا مدرسہ کی طرف سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ علاوہ خوراک، تیل صابون کے لئے ماہانہ نقد وظیفہ اور چارپائی لحاف، کتب درسی و رہائشی مکان کا مدرسہ کی طرف سے مفت انتظام کیا جاتا ہے۔ مشاہرات مدرسین و ملازمین اور اخراجات طلبہ پر پینتالیس ۴۵ ہزار روپیہ نقد اور پانچ سو من غلہ گندم سالانہ خرچ ہے۔ جو اصحاب خیر اور اہل ثروت طبقہ کی طرف سے آمدہ رقوم ماہانہ و سالانہ عطیات اعزازات زکوٰۃ خیرات چرم ہائے قربانی اور فصلات کے موقعہ پر آمدہ گندم سے پورے کئے جاتے ہیں۔ اس لئے

غازی خدا بخش منیجنگ ایڈیٹر

پچیس سالہ جلا وطن انقلابی عبیداللہ سندھی رح

پہلی منزل۔ پیدائش، گھر اور سکول ۱۸۷۲ء سے ۱۸۸۷ء تک

پنجاب سے سکھوں کی حکومت ختم ہو چکی تھی چنانچہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کو پنجاب ہی سے نہیں بلکہ ہندوستان سے باہر دور انگلستان بھیج دیا گیا تھا۔ تمام گھرانوں پر غم کے بادل چھا گئے تھے اس لحاظ کو سال ۱۲۸۹ھ ہجری کے محرم کے مہینے کی ۱۲ تاریخ تھی لیکن ہندوستان میں ایک انقلابی تحریک کے ایک خاص معلم کی ابتدا کرنے کے لئے گویا موسم بہار کا آغاز تھا۔ یعنی سال ۱۸۷۲ء کے ماہ مارچ کی ۱۰ تاریخ جمعہ کے مبارک دن کی پو پھٹنے والی تھی کہ چیانوالی گاؤں پولیس تھانہ سترا، ضلع سیالکوٹ کے غمگین سکھ گھرانے میں ایک پودا اُگا جس کا نام بوٹا سنگھ رکھا گیا حکومت تو جا چکی تھی پیدائش سے چار مہینے پہلے باپ سردار رام سنگھ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا تھا۔ ہاں دادا جسپت رائے، گلاب رائے کے بیٹے زندہ تھے

نانا ایک کٹر سنگھ تھے۔ چنانچہ انہوں نے رام سنگھ کو جو پہلے سناتن دھرم کے پیرو تھے سمجھایا کہ کیتی بتوں کا خوف دل سے نکال دو اور ایک اکال پرکھ (خدا) کو مانو اس سے اسکے سوا کسی سے نہ ڈرو گے وہ اس بات کو سمجھ گئے اور اپنا نام رام ملائے کی بجائے رام سنگھ رکھا۔

بوٹا سنگھ کو پیدا ہوئے دو ہی سال گزرے تھے کہ دادا بھی چل بسے ماں ننھے بچے کو اس کے ننھیال لے آئی لیکن جب نانا بھی فوت ہو گئے تو جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان، میں دو ٹوماں بیٹا چلے گئے وہاں دو ماموں پٹواری تھے۔

سکول میں داخلہ ۱۸۷۸ء میں جام پور کے ورنیکلر مڈل سکول میں بوٹا سنگھ کو داخل کیا گیا چھ سال کی عمر تھی۔ لیکن ذہنی بہی سماں ہوئی تھی کہ پنجاب ہمارا ہے انگریز کو یہاں رہنے کا کوئی حق نہیں ہمارے مقابلے میں ہر قوم ہیچ ہے سکول کا کوئی طالب علم اسے گالی نہ دے سکتا تھا۔ ویسے وہ سب کا دوست تھا۔

رجحانِ طبع :۔ ریاضی کے مضمون سے اول درجہ کی دلچسپی تھی چنانچہ کبھی سوال کو حل کئے بغیر نہ چھوڑتا اگرچہ بعض اوقات ایک سوال کو حل کرنے میں کافی دیر لگتی لیکن جب تک وہ حل نہ ہوتا طبیعت کو اطمینان حاصل نہ ہوتا۔

اسلام کا مطالعہ :۔ ۱۸۸۴ء میں مدرسے کے ایک آریہ سماجی طالب علم نے تحفۃ الہند دکھائی بوٹا سنگھ نے اس کا باقاعدہ مطالعہ شروع کر دیا اپنے مذہب کا اندھا دھند پیرو تو تھا۔ نہیں اس کتاب کی صحیح باتیں ذہن میں بیٹھ کر دل میں اتر گئیں جب اس حصے پر پہنچا جس میں نو مسلموں کا ذکر ہے۔ تو پھڑک اٹھا اور تڑپ اٹھا پاس ہی کوٹلہ مغلاں میں پرائمری سکول تھا اس کے چند ہندو طالب علم دوست بن گئے۔ وہ بھی تحفۃ الہند پڑھتے اور اس کی تعریف کرتے ان کے ذریعے مولانا محمد اسمٰعیل شہید رح کی کتاب تقویۃ الایمان مل گئی اسے پڑھا تو اسلامی توحید ذاتی محبت رکھنے لگے۔

اس کے بعد پنجابی میں مولوی محمد صاحب لکھوی کی کتاب احوال الآخرۃ ایک مولوی صاحب سے ہاتھ آگئی اسے پڑھا اور بار بار پڑھا انہی دنوں نماز بھی سیکھ لی تحفۃ الہند اور اس کتاب نے آنکھیں کھول دیں نہیں نہیں آنکھیں تو پہلے ہی کھلی تھیں۔ ان دونوں کتابوں نے انہیں حقیقت میں بنا دیا پہلے پنجاب میں سکھ حکومت کے قائم کرنے کا سودا دماغ میں سمایا ہوا تھا اب ساری دنیا میں اسلام کی انصاف بھری حکومت کے دوبارہ قیام کی فکر دامنگیر ہو گئی پہلی حالت میں اپنے تئیں کو کنویں کا مینڈک جانا۔ اگرچہ پنجاب کا ٹھنگ تھا اب وہ اپنے آپ کو ہنگ بحر و بر سمجھنے لگا۔ چنانچہ خوب غلطاں و پیچاں ہوا۔

وجہ تسمیہ :۔ ترقی کرنے والے انقلابی ذہن کی پہچان یہی ہے کہ وہ ہر صحیح بات کو فوراً قبول کرتا جائے اور ہر غلط بات کو چھوڑتا جائے خواہ وہ دل و دماغ میں کتنی ہی پختہ ہو چکی ہو۔ بوٹا سنگھ نے خیال کیا کہ جس کتاب نے سب سے پہلے میرے دماغ میں انقلاب پیدا کیا اس کے مصنف کے نام پر اپنا نام کیوں نہ رکھوں چنانچہ اس کے نام پر اپنا نام عبیداللہ تجویز کیا نام میں ایک عاجزی ہے خداوند تعالےٰ کو یہ عجز اتنا پسند آیا کہ ولی اللّٰہی انقلابی تحریک کے تیسرے دور کا امام بنایا۔

ترکِ وطن :۔ سولہ برس کی عمر میں آٹھویں جماعت کے امتحان میں شریک ہونے والا تھا اس کا خیال تھا۔ کہ آئندہ سال جب ہائی سکول میں جاؤنگا تو ریتیے اسلام کا اظہار کرونگا۔ لیکن جب غلط سمجھ کا پردہ آنکھوں سے اٹھ جاتا ہے تو ایک سچے انقلابی کے لئے طبیعت اور رسم کے پردوں کو چاک کرنا کچھ مشکل نہیں ہوتا چنانچہ صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ ۱۵ اگست ۱۸۸۷ء کے دن سورج گرہن تھا عزیز و اقارب کی محبت کو اسلام پر قربان کیا اور صرف خدا پر بھروسہ کر کے گھر سے نکلا کوٹلہ مغلاں کا ایک رفیق عبدالقادر عربی مدرسہ کے ہمراہ کوٹلہ رحم شاہ ضلع مظفر گڑھ میں پہنچے وہاں ایک سید صاحب کے مہمان ٹھہرے انسانیت کے عالمگیر مذہب کو قبول کیا خدا کا ہزار ہزار شکریہ ادا کیا بوٹا سنگھ سے عبیداللہ نام ہوا اور تحریر میں حضرت سلمان فارسی رض کی پیروی کرتے ہوئے عبیداللہ بن اسلام لکھنا شروع کیا۔

ماں کی مامتا نے جوش مارا اور تلاش میں روانہ کیا۔

سندھ میں داخلہ :۔ رشتہ داروں کے تعاقب کی خبر پا کر سندھ کا رخ کیا جس طرح ابتداء میں خدا نے اپنی خاص رحمت سے اسلام کے سمجھنے میں آسانی پیدا کر دی تھی اسی طرح کی خاص رحمت نے جو رہنمائی کی تو چلتے چلتے سندھ میں حضرت حافظ محمد صدیق صاحب بھرچونڈی کی خدمت میں پہنچ گئے وہ اپنے وقت کے جنید و ابراہیم ادھم و سید احمد شہید۔۔۔ ولی اللہ والوں کے سرتاج تھے ان کی اس کا اثر یہ ہوا کہ کسی بڑے سے بڑے انسان کے رعب میں نہ آئے

آپ نے فرمایا :۔ "میں نے اچھے صوفی اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں اس لیے تصوف کو زوال کا باعث یا اس کا نتیجہ نہیں سمجھتا ہے۔ مجھ میں ان بزرگوں کے فیض صحبت نے جہاد، اقدام اور عمل کا جذبہ تیز کیا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ عام جمہور کے سامنے وہ کسی اور رنگ میں جلوہ گر تھے۔ لیکن جہاں تک ان کی اپنی ذات کا تعلق ہے اسلام کی خالص قوتِ اقدام کے مظہر تھے۔ اگر وہ جمہور کے سامنے ان کے مانوس روپ میں نہ آتے تو ان کی ذات عام جہاد و سیاست کا منبع نہ بن سکتی۔

بڑا آدمی اگر اپنی ذات میں مست ہو اور وہ اپنی خود مستی میں گردو پیش کی دنیا سے بالکل بے تعلق ہو جائے۔ اور عوام کی زندگی سے وہ بالاتر ہو تو یہ اس کی صحیح عظمت کی دلیل نہیں۔ بڑا آدمی اپنی تمام بڑائی کے باوجود اپنے ہم جنسوں کے لئے اجنبی نہیں ہوتا وہ ان میں رہتا ہے ان کی زندگیوں کو متاثر کرتا اور ان کے اندر حرکت پیدا کرتا ہے اس درجہ پر اگر اپنی بلند شخصیت کا پرتو ان کی زندگیوں پر ڈالتا ہے۔ میرے مرشد اور مولانا گنگوہی اس پایہ کے بزرگ تھے فرض کیا جائے اگر ان کی مسند پر ان ایسے رسال بزرگ نہ ہوں تو اس سے یہ تو لازم نہیں آتا کہ وہ حضرات تصوف میں نہ تھے اور جذب و تاثیر نہ رکھتے تھے اور یا ان کی ذات عمل و اقدام کی مظہر نہ تھی اور ان سے کمزور، بزدل اور ناکارہ لوگ باہمت نہ بنتے تھے"

اسلام کی بود و باش کے طور طریقے طبیعت میں اس طرح رچ گئے جس طرح ایک پیدائشی صحیح مسلمان میں راسخ ہوتے ہیں۔

سندھی کیسے بنے :۔ ایک دن دوستوں کی مجلس میں مولانا ابوالحسن تاج؟ امروٹی، سید العارفین کے خلیفہ دوم غالباً تشریف فرما تھے حضرت نے فرمایا۔ "عبیداللہ نے اللہ کے لئے ماں باپ چھوڑا ہے۔ اب اس کے ماں باپ ہم ہیں"

اس مبارک کلمہ کا خاص اثر آپ کے دل میں محفوظ رہا حضرت کو اپنا دینی باپ سمجھتے رہے اور صرف یہی وجہ تھی کہ آخر سندھ کو اپنا مستقل وطن بنا لیا۔

دوسری منزل دیوبند اور سندھ ۱۸۹۷ء

علم کی تحصیل کا شوق :۔ تین چار ماہ کی صحبت کے بعد طالب علمی کے لئے رخصت ہوئے تو حضرت نے آپ کے لئے خاص دعا فرمائی کہ خدا کرے عبیداللہ رو کا کسی راسخ عالم سے تعلق پیدا ہو۔ خدا نے یہ دعا قبول فرمائی چنانچہ بالآخر آپ دیوبند میں حضرت مولانا شیخ الہند محمود الحسن رح دیوبندی کی خدمت میں پہنچے

بہاولپور میں ورود :۔ بھرچونڈی سے رخصت ہوئے تو دوبارہ ریاست بہاولپور میں داخل ہوئے اور دین پور متصل خانپور پہنچے جہاں سید العارفین کے خلیفہ اور مولانا ابوالسراج غلام محمد رہتے تھے مولوی عبدالقادر صاحب سے ہدایۃ النحو تک کتابیں پڑھیں حضرت خلیفہ صاحب نے آپ کی والدہ کو خط لکھوایا چنانچہ وہ آ گئیں انہوں نے اپنے بیٹے کو واپس لے جانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اسلام کی انقلابی تعلیم سے اتنا متاثر ہو چکے تھے کہ اب کسی غیر انقلابی سوسائٹی میں جانا ناممکن تھا ماں سے یقیناً محبت تھی لیکن وہ خدا اور اس کے دین کی محبت پر غالب نہ آ سکی محبت کر کے ریل گاڑی میں سوار تو کر لیا لیکن اسلام نے اپنا چنگل دل میں مارا ہوا تھا۔ کہ چند سٹیشن کے بعد نظر بچا کر گاڑی سے اتر بیٹھے۔

ترجمان اسلام

مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۷ء

مینیجنگ ایڈیٹر
غازی خدا بخش

صالح نظام اور اس کے لئے طریق کار کے اجزا

آج یہ امر مسلمہ ہمارے سامنے ہے کہ ہمارا موجودہ نظام انگریزی دور ہی کا غلط نظام ہے۔ اگرچہ آزادی حاصل کئے دس برس گذر گئے۔ لیکن اس غلط نظام کا جوا ہماری گردن سے نہ اتر سکا۔ اس نظام کو جمہوری نظام کہا جاتا ہے اس کی بنیاد یورپ کے نظریہ جمہوریت پر ہے جس میں دین کا انکار ہے۔ لہذا اس قسم کے جمہوری نظام میں ہماری عسکری ترقی ہو یا صنعتی ترقی وہ ترقی سکھ سے ہی ہوگی۔ کیونکہ دین سے یکسر خالی ہوگی عسکری ترقی جو دین سے خالی ہوگی وہ انسانیت کی تباہی کے لئے ہوگی۔ اس سے انسانیت کے لئے امن کی امید رکھنا عبث ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے اخلاقی اور اقتصادی نظام کے بگڑنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ہمارا اقتصادی نظام تباہ ہو چکا ہے۔ اسے درست کیا جائے تو اس کا اثر ہمارے اخلاق پر اچھا پڑے گا۔ اگر اس کے لئے ہم یورپ کا جمہوری نظام لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو ہم اپنے ہاتھوں سے دین کی جڑ پر کلہاڑا رکھتے ہیں اور بے دین ہو جاتے ہیں۔ اگر انقلاب سے پیچھے رہتے ہیں تو ہم دنیا میں ذلت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیئے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ نہ تو انقلاب سے پیچھے رہ کر نجات ہے اور نہ یورپ کے جمہوری نظام کے تتبع اور اس کی پیروی میں نجات ہے اس کے لئے ایک اور صرف ایک ہی راہ نجات ہے اسی میں عزت ہے اسی میں سکھ ہے اسی میں چین ہے۔ اسی میں دنیا ہے اسی میں دین ہے غور و فکر سے کام لیں سوچیں اور سمجھیں کہ وہ کونسی راہ ، راہ نجات ہے کہ انقلاب سے بھی پیچھے رہ کر ذلیل و خوار نہ ہوں اور یورپ کی جمہوریت سے دین بھی خراب نہ ہو۔ اس کے لئے ہم لادینی انقلاب کے بجائے قرآنی انقلاب کی دعوت دیں یہ قرآنی انقلاب ایسے اچھے اخلاق پیدا کرے گا کہ خالق سے مخلوق کا تعلق بھی قائم ہو جائے گا۔ عابد ایک ہی معبود کی عبادت کرے گا۔ اقتصادی حالت درست ہو جائے گی اور مخلوق سے مخلوق کا رشتہ بھی استوار و مستحکم ہو جائے گا۔ یعنی خدمت خلق اور محتاجوں کی خبر گیری کا جذبہ پیدا ہو جائیگا اور اقتصادی حالت بھی سنور جائے گی۔ قرآنی انقلاب کی یہی خصوصیت ہے

چیست قرآن خواجہ را پیغام مرگ
دستگیر بندۂ بے ساز و برگ (اقبال)

ایک اشتباہ

جب ہم لادینی انقلاب سے منہ موڑ کر قرآنی انقلاب کی دعوت دیتے ہیں تو ہمارے بعض احباب کو شبہ ہوتا ہے کہ ہم روس سے توجہ ہٹا کر مسلمانوں کو امریکہ کی جھولی میں

جب ہم قرآن کی تعریف ہی بقول علامہ اقبال رح یہ کر رہے ہیں کہ وہ خواجہ کے لئے موت کا پیغام ہے اور بے سرو سامان انسان کی مدد کرنے والا ہے۔ تو پھر ہم پاکستان کی غلط خارجہ پالیسی کی کہاں تائید کر رہے ہیں جہاں ہم لادینی نظام کے مخالف ہیں وہاں ہم امریکہ کے سرمایہ دارانہ نظام کو غلط جمہوری نظام کہہ کر اس کے بھی مخالف ہیں۔

ترجمان اسلام میں قبل ازیں متعدد بار ہم پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی پر کڑی تنقید کر چکے ہیں کاش کہ ہمارے ارباب حکومت حالات و واقعات کا صحیح جائزہ لیں اور اپنی پالیسی پر نظر ثانی کریں۔ ورنہ قرآنی انقلاب سے جو نظام صالح قائم ہوگا۔ اس میں یقیناً ان لوگوں سے بازپرس کی جائے گی جو لوٹ کھسوٹ کی پالیسی پر چل رہے ہیں اور عدالت کی راہ میں حائل ہیں وہ بھی عوام کو خدا تعالےٰ کی طرف جانے والے چھوٹے سے چھوٹے اور آسان سے آسان راستے "صراط مستقیم" سے روکے ہوئے ہیں وہ ملک کو اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہونے دیتے بلکہ وہ عوام کو بھکاری اور مقروض بنا رہے ہیں

آج نظام صالح کی ضرورت کو تو سب محسوس کرتے ہیں لیکن اس کے قائم کرنے کے لئے قرآنی انقلاب کی دعوت کا احساس نہیں اس لئے تین ضروری اجزا کی ضرورت ہے

سب سے پہلے صحیح نصب العین کو سمجھنا چاہیئے۔ ہمارے سامنے غیر صالح نظام ہے ایک جماعت جو سانچے میں غلط نظام کو برباد کر کے صالح یعنی صحیح نظام لانا چاہتی ہے یہ اس کا مقصد ہے یہ تخریب اور اس کی جگہ صالح نظام کے قیام کا ارادہ اس کا نصب العین ہے

گفتند رومی ہر بنائے کہنہ کا باداں کنند
می ندانی اول آں بنیاد را ویراں کنند

بے شک ایک یونٹ ملک کی حالت کو درست نہ کر سکا۔ لیکن چار یونٹ بھی اسی حالت میں مفید ہوں گے جب نصب العین صحیح ہو گا۔

قرآنی انقلاب کا دوسرا جز جماعت ہے

جس کے ممبروں کا ہم فکر ہونا ضروری ہے وہ جماعت اپنے فکر کے مطابق عمل پر جمع ہوں وہ اپنے نصب العین کو اچھی طرح سمجھتی ہو اور ہر قربانی کے لئے تیار ہو۔ وہ ایک ٹیم کی طرح کام کرے یہی ہم جمعیۃ علماء اسلام اور تمام مسلمانوں سے چاہتے ہیں تیسرا جزو لائحہ عمل ہے۔

جماعت کا نصب العین مقرر ہے وہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اپنے طریق کار پر غور کرتی ہے۔ خوب غور کر کے اسے اختیار کرتی ہے جماعت کے جملہ ممبران

کرنے۔۔ پر رضا و رغبت اس پر گامزن ہونے کے لئے اپنے تئیں آمادہ کرتے ہیں صرف حکم کی دیر ہوتی ہے۔

صالح نظام کی ضرورت تو آج ہر ایک کی زبان پر ہے لیکن اسے قائم کرنے کے لئے جن مذکورہ تین اجزا کی ضرورت ہے ان پر غور نہیں کرتے پھر قرآنی انقلاب کے لئے جس امام کے فلسفے و فکر کی ضرورت ہے اس کی تلاش نہیں وہ امام انقلاب امام ولی اللہ دہلوی ہیں۔

اندھیرا چھایا ہوا ہے مسافر راستہ گم کر چکا ہے آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا ہے۔ سنتا ہے تو ماسکو کے کارل مارکس کی آواز کو سنتا ہے۔ حالانکہ اس سے سو سال پیشتر کے دہلی کے امام انقلاب امام ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ البالغہ شکے اسرار فیض سے اسے پکار رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں مسافر اٹھ۔ جس صالح نظام کی تمنا ہے اس کا سراغ نہ ماسکو کا کوئی راہبر بتائے گا۔ اور نہ واشنگٹن کا کوئی راہنما۔ اس کا راستہ دریافت کرنا ہے تو مکے اور مدینے کے قرآن سے جو جبریل پر وہ قرآن اترا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے یعنی کتاب و سنت سے۔ اس کے لئے رسالہ محمودیہ پڑھیں۔ جو مولانا عبید اللہ سندھی نے اپنے واجب الاحترام استاد حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی کے نام پر لکھا تھا اور حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے اس رسالہ کی سماعت فرما کر مناسب اصلاح تصحیح فرمائی تھی۔

زندہ باد بلوچ قوم

مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مستونگ سراداں قلات ڈویژن تحریر فرماتے ہیں کہ مختلف اطراف سے اعلیٰ حضرت خان قلات کو بلوچ قوم کے خطوط بھی آرہے ہیں اور وفود بھی حاضر ہو رہے ہیں جو یہ عرض کر رہے ہیں کہ ہمارے لئے اسلامی دستور کو جلد نافذ کیا جائے ہم انگریزی دور کے قانون کو ہرگز نہیں چاہتے ہیں۔ اس میں شراب خوری ہے رشوت ستانی ہے ننگے ناچ ہیں اور اخلاق سوز سینما ہیں نیز معظم خان سے اس بات پر اصرار کر رہے ہیں کہ ایک یونٹ توڑ کر ہمیں آزاد کیا جائے ہم ایک یونٹ نہیں چاہتے ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے ہم اسلامی زندگی چاہتے ہیں موجودہ دور میں نہ ہماری عزت ہے۔ نہ ہمارے دین کی عزت ہے نہ ہمارے علما کی عزت ہے۔ ہم ایسے دور کو دور سے سلام کرتے ہیں۔ یہ دور الحاد و زندقہ کا دور ہے ہم اس سے تنگ آگئے ہیں

خان معظم ہماری ترجمانی جلد حکومت پاکستان سے کریں اس کے لئے ہم منگچر کے مقام پر ایک عظیم الشان جلسہ بھی کر رہے ہیں۔ جس میں سب سے بڑا مطالبہ یہی ہوگا کہ اسلامی دستور جلد نافذ ہو۔ اگر شرع محمدی کے خلاف کوئی قانون پاس ہوا تو ہم اسے ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ ہر قانون کتاب و سنت کے مطابق ہو۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جمعیۃ علمائے اسلام کی تبلیغی اور تنظیمی سرگرمیاں

ایک ضروری خدمت

حدیث میں ہے "لوگوں میں سے بہتر وہ ہے۔ جو لوگوں ...تدہ پہنچائے"۔ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے ... کی اہم ضرورت کا احساس کرتے ہوئے سیلاب زدگان ...سا تھ عملی ہمدردی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اس سلسلے ...یب ترین علاقے میں وفود بھیجنے شروع کر دیئے تھے۔ ... سے اپیل بھی کی تھی۔ کہ عملی ہمدردی کا بہترین موقع ہے ...ینے نہ جانے دیجئے۔ الحمدللہ حلقہ شیرانوالہ اور نولکھانے ...س طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائی۔

چنانچہ سید مولانا عبدالفتاح امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر لاہور ...یر سرکردگی تیسرے وفد نے تحصیل شاہدرہ۔ ضلع شیخوپورہ کے موضع ...ر اور حاجی کوٹ میں کیمپ لگایا۔ مستری معراج الدین، عبدالمجید ... حبابن تالاب میلارام اور رضا کاران حلقہ شیرانوالہ کے تعاون سے ...ت بوری آٹا ایک من دال مسور و مرچ اور ایک دنبہ ذبح کر کے ...د کے غریب سیلاب زدہ افراد میں تقسیم کیا۔ قبل ازیں بخار اور پیچش وغیرہ ... مریضوں میں ادویہ تقسیم کیں۔

مخیر حضرات اپنے مال کی زکوٰۃ سے نقد رقوم بھیجنے کی بجائے مرکزی ...تری جمعیۃ علماء اسلام بالمقابل مزار حضرت شاہ محمد غوثؒ بیرون ...ی دروازہ لاہور سے اشیاء ضروریہ دریافت کریں۔ اور بازار ...ے خرید کرائیں۔ پھر تقسیم کرنے کے لئے اپنا ایک نمائندہ ہمراہ بھیجیں ...توار کو صبح۔ ویرے آسٹریلیا مسجد سے خصوصی وفد روانہ ہوتا ہے ...ا عرض ہے۔

غازی خدا بخش ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ...ین دہلی دروازہ لاہور۔

ناظم مرکزیہ کی جدوجہد

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم مولانا عبدالقادر ...می راولپنڈی سے پشاور پہنچے جہاں وہ حضرت مولانا سید گل بادشاہ ...حب صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد دریا تھانے سرحد سے تو ...ق نہ ہو سکے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ مولانا علاؤالدین ڈیروی، مولانا ...تی بولیزئی اور مولانا سعیدالدین صاحبان سے مشورہ کرنے کے بعد ... ح ذیل پروگرام پر جا رہا ہوں۔ صوبہ سرحد میں باقاعدگی سے نظم ... ضرورت ہے:۔

مقام	مکتوب الیہم	مقام	مکتوب الیہم
مردان	مولانا پیر مبارک شاہ صاحب	کرباہ	سید مخدوم شاہ صاحب نوری
چارسدہ	مولانا محمد شفیق صاحب	بنوں	مولانا فضل مفتی صاحب
...نگی	مولانا عبداللہ صاحب	ٹانک	مولانا عبدالحق صاحب
مرزئی	مولانا عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ	کلاچی	قاضی عبداللطیف صاحب
اکوڑہ خٹک	مولانا عبدالحق صاحب	ڈیرہ اسماعیل خان	مولانا علاؤالدین صاحب
نوشہرہ	مولانا عبدالسلام صاحب		

جمعیت العلماء اسلام باڑوزئی (پشاور)

جمعیت العلماء ٹیہ باڑوزئی گیٹ نے علاقہ باڑوزئی متعدد جلسے ...ے چنانچہ بمقام ... زیر صدارت جناب حضرت مولانا سلمان جلسہ

تمام اراکین جمعیۃ علماء اسلام نے علاوہ مقامی علماء نے بھی شرکت کی۔ جناب مولانا مولوی فضل مولاجان صاحب نائب صدر جمعیت العلماء اسلام صدر جلسہ جناب مولانا سلمان صاحب اور مولانا محمد عرفان صاحب مدرس دارالعلوم نے اتفاق واتحاد اور اصلاح قوم پر جامع تقاریر کیں۔

جناب میاں محمد جان صاحب مہتمم دارالعلوم نے تجویز پیش کی کہ حکومت نے لا کمشن میں بعض ایسے لوگوں کو ممبر مقرر کیا ہے۔ جو منکر حدیث نبوی ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کی تقرری ہرگز برداشت نہیں کر سکتے حکومت پاکستان سے ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ جناب مولانا شمس الحق صاحب افغانی اور جناب مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک اور مولانا احمد علی صاحب صدر کو مقرر فرمائیں۔ تاکہ وہ قرآن اور سنت رسول اللہ کے مطابق صحیح قانون بنائیں۔ قریباً چھ سو حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر اس تجویز کو منظور کیا۔

اخیر میں حاضرین جلسہ سے استدعا کی کہ تمام حاضرین فارم رکنیت لے کر تمام جمعیت العلماء کے ممبر بن جائیں۔ چنانچہ حاضرین نے بصد شوق منظور کر لیا۔

ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء ٹیہ باڑوزئی (پشاور)

جمعیۃ العلماء اسلام سرحد کے توسیعی پروگرام کے متعلق جلسے
صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد

ماہ ستمبر میں حضرت سید گل بادشاہ صاحب کا بارہ دن کا دورہ

(۱۱) ستمبر گدر حمزہ خاں تحصیل مردان

(۱۲) " " " "

(۱۳) ستمبر مصری بانڈہ تحصیل نوشہرہ

(۱۵) - (۱۶) پیپی - ڈاگ بے سود تحصیل نوشہرہ

(۱۹) دو دفتر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام سرحد

(۲۲) " جہانگیر پورہ - پشاور میں قیام

ڈیرہ اسمٰعیل خان

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مدرسہ عربیہ نعمانیہ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ کے تحت ایک نمائندہ اجلاس زیر صدارت صدر ضلع مولانا عبدالحق صاحب منعقد ہوا جس میں تحصیل کلاچی تحصیل ٹانک تحصیل ڈیرہ حلقہ یندھ دادی حلقہ پنیالہ حلقہ پوٹہ حلقہ گمل اور رشتی کے بہت سے مخلصوں نے شرکت فرمائی جس میں ناظم ضلع نے بطور اختصار سالانہ کارروائی سنائی جو درج ذیل ہے۔

اس وقت تک ضلعی مرکزی تنظیم کے تحت باقاعدہ دس کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں جن کے باقاعدہ امیر نائب امیر وغیرہ عہدہ دار ہیں۔ اور جو وقتاً فوقتاً حسب ضرورت اپنے اجلاس بلا کر ملک کے دینی اور دنیاوی معاملات پر غور کر کے اپنی رائے پیش کرتے ہیں تئیس ۲۳ خصوصی اجتماعات ہوئے ہیں جس میں جماعت کی توسیع اور مضبوطی پر غور کیا گیا علاقہ کے دین دوست اور بااثر لوگوں کو شامل کر کے پروگرام سے واقف کیا گیا۔ گویا اس حساب سے ہر مہینہ اوسطاً دو اجتماع ہوتے موقعہ بموقعہ چھبیس ۲۶ اہم قرار دادیں پاس ہوئیں جنہیں بعض بطور احتجاجات نیلاف منکرین ... و فواحش ... اور بعض ... مشورہ ... سے نیز

لوگوں کو دونوں کی حیثیت سے آگاہ کیا گیا انیس ۱۹ عام جلسے و اجتماعات ہوئے جس میں لوگوں نے موقع سے زیادہ شمولیت اور دلچسپی کا اظہار کیا اور جمعیۃ سے وابستگی اور تعاون کا یقین دلایا جمعیۃ ضلع کی مساعی سے امیر اعلیٰ حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ اور امیر علاقہ سید مولانا گل بادشاہ صاحب نے ضلع کے اہم مقامات کا دورہ فرمایا جس سے علاقہ بھر میں بہت اچھا اثر تھا۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ العلماء ضلع ڈیرہ مدرسہ نعمانیہ ڈیرہ کے مخلص کارکنوں کا تہ دل سے مشکور ہے کہ انہوں نے بروقت مطلع فرمایا کہ جمعیۃ کے لئے زریں موقعہ مہیا فرمایا جمعیۃ نے ضلع کے علماء کو ایک ہی تنظیم میں منسلک کرنے کی کوشش فرمائی نیز ان کی باہمی رنجشوں کو دور کرنے کی سعی بھی کی گئی جو بحمد اللہ ایک حد تک بار آور ثابت ہوئی مرکزی سرکلر کے مطابق جمعیۃ علماء کلاچی کے مخلص کارکنوں نے ہفتہ وار تبلیغی اجتماعات بھی شروع کر دیئے ہیں۔ جو نہایت نتیجہ خیز ثابت ہو رہے ہیں نیز اصلاح اخلاق عامہ کے لئے متعدد مواضعات میں ترجمہ قرآن شریف اور بعض مواضع میں حسب حالات درس حدیث کا مبارک سلسلہ بھی شروع ہے رکنیت عامہ اس وقت تقریباً اٹھارہ سو افراد نے ضلع میں جمعیۃ کے فارم پر کر کے رکنیت قبول کی ان میں سٹی ڈیرہ، حلقہ پہاڑپور اور حلقہ بند کورائی نیز تحصیل کلاچی کا حلقہ بابر اور میاں خیلی شامل ہیں ان علاقوں میں بھی بھرتی کی گئی ہے جن کی تفصیل اب تک موصول نہیں ہوئی کارکنوں کی محدود تعداد کی وجہ سے بہت سے دیہات اور علاقوں تک پہنچ نہیں ہو سکی مثلاً علاقہ پروا تک بالکل پیغام نہیں پہنچایا گیا گزشتہ سب کارروائیوں کی نقول اخبارات اور اکثر مرکزی دفتر کو روانہ کی گئیں ہیں مرکز کی جانب سے جو سرکلر پہنچے ہیں۔ اکثر کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی گئی البتہ سرکلر ۱ پر کما حقہ عمل در آمد نہیں ہوا جو خالص تنظیم سے تعلق رکھتا تھا اور جس کا مجھے سخت افسوس ہے اگر اس پر پورا عمل کیا جاتا تو آج ہم باوجود اتنے قریب کے ایک دوسرے سے اتنے بے خبر نہ ہوتے ماشاء اللہ جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی آرگن جس کا نام ترجمان اسلام ہے عرصہ دو اڑھائی ماہ سے عالم صحافت پر نمودار ہوا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ آج کی دنیا میں ایک تنظیم یا جماعت کے لئے اخبار شاہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے اس وقت تک اس کے بارہ پرچے تحصیل کلاچی اور دس تحصیل ٹانک ایک پوٹہ اور ایک بند کورائی اٹھ شی میں جاری کر دیئے گئے ہیں۔ بہرحال اس نوزائیدہ تنظیم کی مختصر کیفیت آپ کے سامنے آ چکی ہے اب یہ آپ حضرات کی رائے پر موقوف ہے کہ تنظیم کو اس حالت پر چھوڑیں یا آگے بڑھانے کا بندوبست فرمائیں آگے بڑھانے کے لئے عموماً ایک صورت سالانہ کانفرنس کی ہوتی ہے اب اس کا انعقاد یا عدم انعقاد آپ کے مشورہ پر موقوف ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

آئندہ کے لئے لائحہ عمل متعین کرنے کا اپیل کی ضلعی کانفرنس کے لئے رائے دریافت کی گئی چنانچہ سب حضرات نے اتفاق رائے سے منظور فرمایا کہ ایک سالانہ کانفرنس کا ہونا ضروری ہے جس کے لئے ایک سب کمیٹی فراہمی چندہ اور ابتدائی کارروائی کے لئے مقرر کی گئی جس کے صدر مولانا علاؤالدین صاحب اور ممبر حافظ محمد رمضان صاحب حاجی عبدالحمید صاحب مولانا عبدالقدوس صاحب۔ غلام محمد صاحب حاجی محمد عظیم صاحب مولوی مرید احمد شاہ صاحب جس کے صدر مولانا عبدالقدوس صاحب اور ارکان حاجی سلطان اللہ خان صاحب مولانا سراج الدین صاحب اللہ دتا صاحب صدر تنظیم - عزیز الرحمان صاحب - اور سیکرٹری احمد سعید صاحب ناظم

ناظم عبدالکریم صاحب حافظ خادم محمد صاحب ۔ مولانا عطاء اللہ صاحب مولانا غلام محمد صاحب مولانا محمود صاحب صاحبزادہ محمود صاحب خلیفہ ... صاحب اور طے پایا کہ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مفتی محمد نعیم صاحب مولانا سید گل بادشاہ صاحب، مولانا شمس الحق صاحب کو کانفرنس کی شرکت کی دعوت دی جائے ... قراردادیں پاس ہوئیں ۔ ایک میں لاء کمیشن کے بے دین افراد کے خلاف احتجاج دوسری میں انتخابی قواعد کی اس دفعہ پر جس میں ... کیا گیا ہے کہ انتخابات میں اسلام کا نام استعمال نہیں کیا جائے گا۔ ... میں شیعہ سنی کشیدگی ضلع ڈیرہ پر اظہار افسوس کیا گیا۔ دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

احقر عبداللطیف کلاچوی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ

علاقہ کوگاب ۔ قلات ڈویژن میں

علم و عرفان کی بارش

پیر صاحب حضرت چشتوی مدظلہ العالی کی صدارت میں زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام مستونگ دودن اور دو رات مسلسل اہم اجلاس منعقد ہوتے جن میں مندرجہ ذیل علماء کرام نے اپنی جامع تقاریر سے جمیع مسلمانان علاقہ کے قلوب منور کر دیئے۔

(۱) مرشد کل پیر صاحب حضرت چشتوی (۲) مولانا عرض محمد صاحب کنوینر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان (۳) مولانا محمد عمر صاحب (۴) مولانا اختر محمد صاحب (۵) مولانا الحاج صالح محمد صاحب (۶) مولانا بہادر خان صاحب ۔ مولانا محمد یعقوب صاحب ۔ مولانا نور احمد صاحب ۔ صدر جمعیت العلماء اسلام مستونگ حاجی محمد بخش صاحب مولانا عبدالرزاق صاحب ۔ مولانا حسین علی صاحب ۔ مولانا محمد حسن صاحب ۔ مولانا محمد رحیم صاحب۔

الحمد للہ عوام میں کافی بیداری پیدا ہوئی اور وہاں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ قائم ہو گئی چنانچہ ۔ امیر جناب اختر محمد صاحب نائب امیر شیر پیر صاحب سید محمد یعقوب (۲) نائب امیر مولانا محمد اسماعیل صاحب ، ناظم اعلیٰ پیر سید عبداللہ شاہ صاحب (۳) نائب ناظم نائب مولانا محمد یعقوب صاحب فاضل دیوبند مقرر ہوئے

پچیس ممبران پر مشتمل ایک ورکنگ کمیٹی بنائی گئی کوگاب کے اجلاس میں جن حضرات علماء کرام نے حصہ لیا ۔ انہوں نے استقلال اور اخلاص کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں تمام قلات ڈویژن اور سارے بلوچستان میں قائم کرنے کا عزم بالجزم کیا چنانچہ کوگاب کے بعد علاقہ کنڈ کوچہ میں پہنچ کر اجلاس منعقد کیا اور تمام بلوچ ... میں ایک نئی روح پھونک دی جو اسلام کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہے۔

تشکیل کنڈ کوچہ ب

... امیر ۔ مولانا تاج محمد صاحب ۔ نائب امیر مولانا حاجی شاہ محمد صاحب ... امیر مولانا امیر قادر خان صاحب ناظم ۔ مولانا اسلم دین نائب ناظم مولانا عبدالرزاق صاحب دعا کے بعد اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرہ سے جلسہ ختم ہوا۔

محمد صدیق ناظم اعلیٰ مستونگ سراواں ۔ قلات ڈویژن

ضلعی نمائندے کا انتخاب

اراکین مجلس شوریٰ جمعیت علمائے اسلام ضلع شیخوپورہ کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا امین الحق صاحب صدارت مولانا امین الحق صاحب صدر ضلع منعقد ہوا ۔ باتفاق رائے ... آئندہ جہاد کانفرنس راولپنڈی میں ...

اسلامی جمہوریہ پاکستان

از ڈاکٹر الطاف گل صاحب نوشہرہ چھاؤنی

کیا مبارک نام ہے اور ایک صحیح الخیال اور راسخ العقیدہ اہل سنت والجماعت مسلمان کے نزدیک جس ملک کا نام ایسا سعید ہو۔ اس کے ساتھ جتنی پاکیزہ توقعات وابستہ ہو سکتی ہیں محتاج بیان نہیں اور دستور مملکت مرتب کرنے والوں نے جو اعلانات کئے۔

ان کی روشنی میں پاکستان میں اسلامی آئین کے علاوہ اور کسی قانون کے نفاذ کا شائبہ گمان رکھنا بھی گناہ کبیرہ سے کسی قدر کم نہ ہوگا مگر واقعات کے روسے ثابت ہوتا ہے کہ ہم غلط سمجھے ہیں۔ یہاں تو تمام زندگی بنیاد کا فور ہو فلاں معاملہ ہے ۔ کہا جاتا تھا ۔ کہ پاکستان خدا کا ملک ہے ۔ اور حکومت پاکستان ، خدا کے اس ملک میں خدا اور اس کے رسولؐ کا قانون چلائے گی ۔ ملک کے طول و عرض میں خوشی منائی گئی اور بعض نے تو جب سنا اور اخبارات میں پڑھا کہ قومی اسمبلی قرآن اور سنت کے خلاف کوئی آئین نہ بنائے گی ۔ تو صدر مملکت ، وزیراعظم کو مبارکباد کے تار دیئے ہر جگہ جلسے کئے گئے اپنی جماعت ہی کی فتح و کامرانی کا ڈھنڈورا پیٹا اور یہ بتلایا کہ یہ فیصلہ صرف ان کی جماعت کی کوشش سے ہوا ۔ مگر جاننے والوں کو کیسے یقین آسکتا تھا !!! کہ موجودہ اقتدار پرست اور جدید تعلیم و تہذیب کے دلدادگان رہبران قوم واقعی قرآن و سنت کی پیروی کے لئے آمادہ ہوئے اور حقیقت میں ایسا کوئی قانون خلاف قرآن و سنت وضع نہ کریں گے ۔ مندرجہ ذیل چند ایک واقعات بطور مشتے نمونہ از خروارے عرض خدمت ہیں جنہیں پڑھ کر سمجھنے والے نیک عقیدہ اور نیک عمل مسلمان خود دیکھ سکیں گے کہ پاکستان کے موجودہ حکمران کس قسم کا اسلامی آئین اس ملک میں رائج کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

(۱) کون نہیں جانتا کہ غیر مسلم قرآن اور احادیث کے منکر ہیں پھر وہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ میں) قرآن اور سنت کے مطابق اسلامی آئین کیسے بنائیں گے ؟ یا بننے دیں گے ؟ یا بنانے کے اہل ہیں ؟ — پارلیمنٹ میں ایک غیر مسلم ممبر کی ضرورت بھی گوارہ جاتی ہے ۔ مگر بخلاف اس کے کارپردازان حکومت پاکستان نے انتخاب کو مخلوط کر لیا تاکہ غیر مسلم صرف غیر مسلم کی نمائندگی نہ کرے بلکہ مسلمانوں کا نمائندہ بھی بن کر چنا جاسکے ۔

(۲) صدر مملکت نے لاء کمیشن جو مقرر کیا ہے ۔ یہ ان کی پوزیشن غیر مسلموں سے بھی زیادہ خطرناک ہے ملک کے طول و عرض میں مسلمانوں نے احتجاجی جلسے کئے اور اسی کمیشن کے ممبروں پر اعتراضات کئے ۔ کیونکہ کسی کو سرے سے قرآن میں قانون نظر ہی نہیں آتا اور کوئی سنت کے قائل نہیں ۔ اگر ایک صاحب ایسے ہیں جن پر اعتراض نہیں تو وہ حتمی اقلیت میں ہونے کے باعث کمیشن میں نہ ہونے کے برابر ہے ۔ یہ لوگ جب موجودہ انگریزی قانون کی اسلامی شکل میں تبدیلی کرنے کی سفارش کریں گے ۔ کیا وہ کتاب و سنت کے مطابق ہوگی ۔ ہرگز نہیں ؟

(۳) انتخاب کے دوران میں کوئی امیدوار کسی کی مذہبی خامی کو ظاہر کر کے صحیح العقیدہ مسلمان امیدوار کے حق میں ووٹ نہیں مانگ سکے گا ۔ اگر قانون قرآن اور سنت کے مطابق ہے گا ۔ اور غیر اسلامی نہ ہوگا ۔ تو مذہب کے نام پر امیدوار یا اس کے طرفدار مذہب کے نام پر ووٹ کیوں نہ حاصل کر سکیں گے اور ایسا کرنے ...

(۴) حضرت عمر فاروقؓ بر سر ممبر خود دریافت فرماتے ہیں کہ اگر میں کوئی ایسا حکم دوں جو اسلامی قانون اور شریعت محمدیؐ کے خلاف ہو تو میرا حکم مانو گے یا نہیں ؟ تو حضرت سلمان فارسیؓ نے جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تلوار سے تمہاری گردن کاٹی جائے گی ۔ جسے سن کر خلیفۃ المومنین آفرین اور مرحبا فرماتے ہیں ۔ اور خدا کا شکر ادا کرتے ہیں ۔ بخلاف اس کے انگریزی قانون کی رو سے بادشاہ اور ملکہ قانون سے بالا متصور ہیں ۔ حال ہی میں جناب صدر مملکت نے ایک قانون کی رو سے صدر مملکت کے کام پر اس قسم کی خیال آرائی یا تبصرہ تک کو ناجائز قرار دیا اگر ایسا کرنے سے جناب صدر مملکت کی شان پر ذرا آنچ آنے کا احتمال ہو ۔

صرف ان چار مثالوں پر سر دست اکتفا کرتا ہوں کیونکہ یہ موٹی موٹی باتیں ہر کہ و مہ سمجھ سکتا ہے

پڑھنے والے خود اندازہ لگالیں کہ کیا کہا جا رہا ہے ۔ اور کیا ہو تا رہتا ہے ۔ کیا اسلام کے نام کو بدنام کیا جا رہا ہے اور یہ اسلامی قانون کا مذاق اڑایا جا رہا ہے ۔ یا قرآن اور سنت کے مطابق اسلامی قانون نافذ ہو رہا ہے ۔ ؟ فاعتبروا یا اولی الابصار ۔

جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان کے معزز راہنماؤں کی پیشی

خان فدا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ نے وکالت کی

اے ڈی ایم صاحب مردان خان عبدالرحمن خان کی عدالت میں جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان کے صدر مولانا پیر مبارک شاہ صاحب اور ناظم اعلیٰ مولانا عبدالعزیز صاحب کی مقدمہ کی سماعت ہوئی ۔ علماء مذکور کی مقدمہ کی پیروی خان فدا احمد خان ایڈووکیٹ نے کی ۔ حضرات علماء کرام کی شہادت صفائی میں مولانا سیف الرحمن صاحب خطیب جامع مسجد قاضیاں ہوتی اور میاں عبدالخالق صاحب کنونیر عوامی لیگ مردان ڈسٹرکٹ پیش ہوئے ۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے مقتدر اراکین علماء اور معززین شہر کمرہ عدالت میں موجود تھے ۔ یاد رہے ۔ کہ مذکورہ پر دو علماء کو قادیانیت اور پرویزیت کے سلسلہ میں چند ماہ قبل گرفتار کیا گیا تھا ۔

حافظ محمد ایوب ناظم نشریات جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان

جمعیۃ علماء اسلام کے اہتمام میں عظیم الشان تبلیغی اجتماع

مولانا سید گل بادشاہ صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی تقریر

بھی ٹالے بے سود کے ایک عظیم الشان اجتماع میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے فرمایا ۔ جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین اس ملک میں قرآن و سنت کے قانون و آئین و نظام کا اجراء ہے ہمارے ملک کی سلامتی ۔ کامیابی کا واحد علاج قانون اسلام ہے صاحب صدر نے فرمایا ہم موجودہ حکومت کو مخلصانہ مشورہ بحیثیت ایک مسلم بہی خواہ کے دیتے ہیں ۔

کہ ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہونگی اگر آپ اس ملک میں اپنے اقتدار اور اختیار کے اندر اس ملک میں اسلامی قانون کا نفاذ کریں ۔

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بھی آپ کے شامل حال ہونگی ۔ تاریخ عالم میں مسلمان احترام و عزت سے آپ کا نام لیں گے ۔ یاد رکھیں ۔ جمعیۃ علماء اسلام قطعاً آپ سے اقتدار نہیں لینا چاہتی اگر سیرتاً اور صورتاً آپ اسلام کے داعی اور مبلغ اور علمبردار رہیں تو جمعیۃ علماء اسلام آپ کا ساتھ دے گی ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کو بھی معلوم ہونا چاہیئے اگر آپ کا میں فقط قرآن اور سنت ہو تو آپ حقیقی معنوں میں پاکستان اور اہل پاکستان کے خیرخواہ ہیں آنے والے انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام بھی حصہ لے گی ۔ اور مسلمانوں کو یہ مشورہ دیگی کہ

قائم مقام صدر مرکزیہ اور ناظم اعلیٰ مرکزیہ کی تقاریر

ملتان شہر میں زیر اہتمام جمعیۃ العلماء اسلام جلسہ عام

برسر اقتدار طبقہ اس روزانہ کش مکش پر قابو نہیں پا سکتا۔ تو اپنے عہدوں سے علیحدہ ہو جائے۔ مولانا مفتی محمود قائم مقام صدر مرکزیہ

ہر آزاد جماعت پر ناجائز پابندی لگا کر اپنی بزدلی کا ثبوت دینا ہے۔ مولانا غلام غوث ناظم اعلیٰ مرکزیہ

ملتان ۱۰ ستمبر: زیر اہتمام جمعیۃ العلماء اسلام جلسہ عام منعقد ہوا۔ حافظ قادر داد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور مولانا مفتی محمود صاحب نے ایک جامع تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ارباب اختیار اگر آئے دن کی جوڑ توڑ سے فراغت حاصل نہیں کر سکتے تو ہم پر زور مطالبہ کریں گے کہ اپنے عہدوں سے جلد دست بردار ہو کر عوام کی حوصلہ افزائی کریں اس کے بعد قرار داد پیش ہوئی جس کی تائید حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزیہ نے فرمائی اور مدلل تقریر کی آخر میں فرمایا کہ حکومت پابندیاں لگا کر عوام کے دلوں کو مجروح کر کے اپنی بزدلی کا ثبوت دے رہی ہے اسے چاہیئے کہ ایسی ناجائز حرکات سے اجتناب کرے ورنہ اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ جس کی ذمہ داری ارباب اختیار پر ہوگی۔

قرار داد ۱

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ پبلک جلسہ ارباب حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ وہ پاکستان پر رحم کرتے ہوئے جوڑ توڑ تخریب اور جنگ زرگری کے پروگرام سے علیحدہ ہو کر ملک و ملت کے لئے تعمیری پروگرام میں باہمی مشاورت و تعاون سے کام لئے اگر مخالفت برائے مخالفت اور اقتدار برائے اقتدار کا منحوس پروگرام ماضی کی طرح قائم رہا اور قوم کو صحیح اسلامی جمہوری طریقوں پر چل کر اپنے ملک کی خدمت کا موقعہ دینے سے محروم کیا گیا۔ تو ملک میں خوفناک انقلاب کی دعوت دینے کے مترادف سمجھا جائے گا۔ جس کی ذمہ داری اپنے غلط کار ارباب اختیار پر ہو گی اور انہی کو اپنے اعمال کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا۔

قرار داد ۲

یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر ضلع بہاولپور کی اس حرکت پر شدید احتجاج کرتا ہے کہ اس نے بہاولپور میں مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ العلماء اسلام مغربی پاکستان کا دورہ کے لئے داخلہ ممنوع قرار دیا حالانکہ یہ بالکل بے ضرورت ہونے کے سوا شہری اور مذہبی آزادی نیز آزاد انتخابات کے اعلانات کے قطعاً مخالف ہے یہ اجلاس بلا کسی وجہ کے اس پابندی کو کسی غلط اور متعصبانہ جذبہ کے تحت اطلاع کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کمشنر ڈویژن بہاولپور اور جناب وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس حکم کو فوراً واپس لے کر سرکاری اعلانات کی لاج رکھیں۔

قرار داد ۳

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا یہ عظیم الشان اجلاس ملک میں متعدد مقامات پر فسادات اور شیعہ سنی تنازعات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ جلوسوں کی اجازت دینا یا بغیر اجازت جلوس نکالنا یا نکلوانا ہی تمام شر و فساد کی جڑ ہے۔ لہذا ان کو بند کر کے پاکستانی تماد کو پارہ پارہ ہونے سے بچایا جائے

قرار داد ۴

یہ اجلاس اس امر پر اظہار افسوس کرتا ہے کہ مغربی پاکستان کی آئے ذمہ دار نمائندوں کے اجلاس میں خلافت کے مستحق و بلا مستحق

سپیکر کے اس طرز عمل کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ کہ انہوں نے ریکارڈ سے یہ الفاظ حذف نہ کرنے پر اصرار کر کے اس کو عوام کیلئے موضوع بحث بنانے کا اقدام کیا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ریکارڈ سے الفاظ کو حذف کر کے عام اہل اسلام کو اشتباہ سے بچایا جائے اور آئندہ سرکاری اداروں یا دفاتر میں کسی قسم کی جلی اشارات کی اجازت نہ دی جائے۔

(قرار داد ۵) یہ اجلاس سابق پنجاب کے متعدد اضلاع میں سیلاب زدگان کی مصیبتوں میں ان کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ سیلاب کی اس مصیبت سے عوام کو بچانے کے لئے کوئی مستقل منصوبہ بنا کر جلدی اسے عمل میں لائے نیز سیلاب زدگان کی مناسب امداد کر کے اپنے فریضہ سے سبکدوش ہونے کی کوشش کرے اس کے علاوہ یہ اجلاس عوام سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ ان مصیبت زدگان کی دل کھول کر بلا واسطہ یا جمعیۃ العلماء اسلام کے کیمپ جہاں جہاں قائم ہیں وہاں ان کے ساتھ تعاون کریں۔

والسلام قادر بخش فاروقی ناظم دفتر جمعیۃ العلماء اسلام ملتان

جمعیت العلماء اسلام پکھلی پائیں کا اجتماع

جمعیۃ العلماء اسلام کا عظیم الشان جلسہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد خاکی زیر صدارت جناب قاضی عبد الجلیل صاحب منعقد ہوا جس میں پکھلی پائیں کے تمام علماء کرام اور عام مسلمان شامل تھے قاضی عبد الجلیل صاحب نے پر مغز اور مفصل تقریر فرما کر مرزائیت کی چند خرافات واضح کیں اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس ہوا جمعیۃ العلماء اسلام کا یہ اجتماع حکومت پاکستان کے نامزد اراکین برائے لاکمیشن پر اپنے عدم اعتماد کا اعلان کرتے ہوئے حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ جو اراکین دستور کی بنیاد (کتاب و سنت) پر ہی یقین نہ رکھتے ہوں اور جو قرآن کی حکومت کے چلانے کی صلاحیت نہ رکھتے ہوں اور احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عجمیوں کی سازش قرار دیتے ہوں اُن کو فوراً علیحدہ کیا جائے۔ مذکورہ بالا قسم کے لوگوں کو کتاب و سنت کی روشنی میں قانون بنانے کا کام سپرد کرنا کتاب و سنت کی توہین اور مسلمانان پاکستان کے جذبات کا خون کرنا ہے۔ مسلمانان پاکستان کے اجتماعی مطالبہ کا واضح مقصد یہ تھا کہ حقیقی اسلامی قانون اس ملک میں نافذ ہو اور یہ کہ حکومت مذکورہ قسم کے اراکین کو الگ کر کے مسلمانوں کے مسلم علماء اور کتاب و سنت و فقہ اسلامی کے ماہرین کو اس میں شامل کرے۔ مثلاً حضرت مولانا الحاج مفتی محمد شفیع صاحب کراچی مولانا عبد الحق صاحب محدث اکوڑہ خٹک و حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی / مولانا محمد حسن صاحب امرتسری جیسے حضرات کو موقعہ دیا جائے

سیکرٹری محمد سعید دفتر جمعیت العلماء اسلام پکھلی پائیں خاکی ہزارہ۔

کچھ "ترجمان اسلام" کے متعلق

'ترجمان اسلام' کے ناظم اعلیٰ کے نام۔ چند شمارے نظر سے گزرے۔ فرحت محسوس ہوئی۔ کہ ملک میں ایسا جریدہ موجود ہے جو ملت اسلامیہ کی صحیح خدمت کے فرائض سر انجام دے رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ شیخ الاسلام الحاج حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کی سرپرستی میں جلد ملک میں اپنا مقام حاصل کرے گا

بخشے اور مؤقر جریدہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔ والسلام مخلص۔ ایم اکرام اختر سیکرٹری انجمن صحافیاں ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

بقیہ: پچیس سالہ جلاوطن انقلابی

دیوبند کو روانگی

مظفر گڑھ ریلوے سٹیشن سے سوار ہوئے اور ۱۳۰۶ھ ماہ [illegible] بروز جمعۃ المبارک دیوبند پہنچے پانچ ماہ میں قطبی تک منطق کے [illegible] مختلف اساتذہ سے پڑھے حکمت و منطق کی دیگر کتب جلد ختم کر [illegible] لئے آپ چند ماہ مولانا احمد حسن کانپوری کے مدرسہ میں چلے گئے بعد ازاں چند ماہ مدرسہ عالیہ رام پور میں رہ کر مولوی مظہر الدین [illegible] سے بھی کتابیں پڑھیں۔ اور ۱۳۰۷ھ ماہ صفر میں واپس دیوبند [illegible]

دو تین ماہ مولانا حافظ احمد صاحب سے پڑھتے [illegible] اس کے بعد حضرت مولانا شیخ الہند کے درسوں میں شامل ہو [illegible] شعبان ۱۳۰۷ھ کو ہدایہ، تلویح مطول، شرح عقائد اور مسلم [illegible] میں امتحان دیا تو ایسے امتیازی نمبروں میں کامیاب ہوئے کہ [illegible] تک کسی نے اتنے نمبر حاصل نہ کئے تھے۔

مولانا حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ الہند [illegible] علیہ اللہ سندھی کی ذکاوت علمی دلچسپی اور استقامت ہی کی بنا [illegible] سے بہت زیادہ مانوس رہتے تھے۔

شوال ۱۳۰۷ھ سے تفسیر بیضاوی اور دورۂ حدیث میں [illegible] ہو گئے۔ جامع ترمذی حضرت مولانا شیخ الہند سے ایسی پڑھی کہ [illegible] کے عزیز مولانا احمد علی صاحب فرمایا کرتے ہیں کہ جسے [illegible] شریف پڑھا دیتے اسے حضرت ترمذی کی طرح ماہر فن تنقید بنا [illegible] کچھ عرصے کے لئے مولانا رشید احمد گنگوہی سے سنن [illegible] پڑھنے کے لئے گنگوہ چلے گئے۔ پھر دیوبند واپس آئے تو [illegible] شیخ الہند نے حجۃ اللہ البالغہ اور فوز الکبیر امام ولی اللہ کی کتابوں کی طرف رہنمائی کی چنانچہ آپ کی آئندہ ساری علمی ترقی [illegible] ان کتابوں کی طفیل قائم رہ سکی۔

سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ چار چار دن میں پڑھ [illegible] اور سراجی دو گھنٹہ میں ختم کر لی۔

سندھ کو واپسی

اڑھائی سال میں دیوبند کی تعلیم سے فارغ ہوئے تو جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ کو سید میر چونڈی پہنچے لیکن [illegible] دن پہلے مرشد وصال فرما چکے تھے۔ جناب کے خلیفہ دوم [illegible] تاج محمودؒ کے پاس امروٹ ضلع سکھر میں چلے گئے۔ انہوں [illegible] وہاں شادی کر دی ۱۳۱۵ھ تک سات سال ان کے ظل عاطفت [illegible] میں اطمینان کے ساتھ مطالعہ کرتے رہے۔

لیہ جمعیتہ علماء کی تشکیل

امیر مولوی غلام حسین صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم [illegible] نائب امیر صوفی یاسین صاحب، ناظم گل محمد نائب [illegible] شیخ محمد شریف صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر

اسلامی جہاد

خطبہ صدارت
جہاد کانفرنس ملتان

گزشتہ سے پیوستہ

از خامہ جناب حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی ،

جزیہ عیسائی مذہب میں بھی ہے

جزیہ کا معمولی ٹیکس جو پاکستانی سکے کے اعتبار سے مالدار غیر مسلم پر صرف بارہ روپے سالانہ اور متوسط درجے کے غیر مسلم پر چھ روپے سالانہ اور معمولی درجے کے غیر مسلم پر صرف تین روپے سالانہ ہے اور یہ معمولی ٹیکس بھی اُن پر حفاظت جان و مال کے بدلے میں رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اُن پر فوجی خدمات کے سلسلے میں جبر کیا جا سکتا ہے۔ اِس معمولی ٹیکس پر عیسائی دُنیا شور مچا رہی ہے کہ یہ نہایت ظالمانہ قانون ہے افسوس کہ ان کو اپنے گھر کی خبر نہیں۔ ورنہ اُن کے مذہب میں قانون جزیہ موجود ہے، ملاحظہ ہو انجیل مرقس باب ۱۱ آیت ۱۳ تا ۱۷ اور انجیل متی باب ۱۲ آیت ۵ اتا ۲۲ جن میں لکھا ہے۔ کہ یسوع مسیح سے سوال ہوا۔ کہ قیصر کو جزیہ دینا روا ہے۔ جس پر انہوں نے فرمایا۔ جو قیصر کا ہے قیصر کو دو۔ اور جو خدا کا ہے۔ خدا کو دو۔

ملی وحدت اور جہاد

جہاد کا ایک بڑا مقصد ملی وحدت کا قیام ہے۔ کیونکہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ۔ حکم خدا ہے۔ اور پیغمبر کا ارشاد ہے کہ تمام مسلمان ایک وجود کے مختلف اعضاء ہیں۔ المسلمون کرجل واحد ان اشتکی رأسه اشتکی کله وان اشتکت عینه اشتکی کله۔

اِس لئے تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی مجاہدانہ قوت کے ذریعے ہر ملک کے مسلمانوں کی حفاظت کرے اور اُن کے رنج و راحت میں شریک ہوں۔

الجزائر کے مسلمان اور فرانس کے مظالم

قاہرہ میں ۱۴ جون الجزائر کے محاذ کے ترجمان نے پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ فرانس نے اڑھائی سال کے عرصہ میں الجزائر کے پانچ لاکھ محبان وطن کو شہید کیا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ فرانس کی فوجیں شہری آبادی پر ہولناک مظالم کر رہی ہے اور پُرامن شہریوں کے خلاف توپوں اور آگ لگانے والے بموں کا استعمال کر رہی ہیں۔ اور بعض علاقوں میں زہریلی گیس سے بھی کام لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ فرانس کے مظالم سے بچنے کے لئے چار لاکھ الجزائریوں نے تیونس اور مراکش میں پناہ لی۔ قوم پرستوں سے تصادم میں ہلاک ہونے والے ہر فرانسیسی سپاہی کے بدلے میں بیس الجزائری دو عورتوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا جا رہا۔ ایسے مظالم کا ہزاروں حصہ اگر کسی اور یورپی قوم پر کیا جاتا تو سفید فام دنیا چیخ اٹھتی۔ اور آسمان سر پر اٹھاتی۔ لیکن ساری قوی مجلس سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی

کے علاوہ منظم اور متحد بھی نہیں۔

الجزائر کے مظلوم مسلمان اور ہمارا فرض

الجزائر کے ان مظلوم مسلمانوں کی نجات کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اور ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ کمزور اور انتشار کے باوجود ہم ان مظالم کے برخلاف بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہم اپنے فرض سے غافل ہیں۔ اگر واقعی ہم کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ ذیل تدابیر پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ تمام اسلامی ملکوں کے مندوبین طلب کر کے ایک نمائندہ اجتماع منعقد کیا جائے۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز کے متعلق غور و خوض کر کے مناسب راہ طے کی جائے۔

(۱) تمام اسلامی ملکوں کا فرانس سے سفارتی تعلقات کا انقطاع۔

(۲) تمام اسلامی دول کا فرانس سے تجارتی تعلقات کا ختم کرنا

(۳) فرانسیسی مال کا بائیکاٹ۔

(۴) الجزائری مسلمانوں کی امداد کے لئے رضاکار مجاہدین کو تیار کرنا۔

(۵) سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی میں تمام اسلامی ملکوں کی طرف سے الجزائری مسلمانوں کی حمایت کے لئے متحدہ محاذ بنانا۔ اور اسمبلی جدوجہد کرنا (۶) دنیا کی موثر طاقتوں۔ مثلاً امریکہ۔ روس برطانیہ۔ چین پر یہ اثر ڈالنا۔ کہ وہ ان مظالم کے خلاف الجزائر کے عوام کی امداد کرے۔

(۷) اسلامی ملکوں کے اخبارات کو اس پر آمادہ کرنا کہ وہ فرانسیسی مظالم کے برخلاف منظم اور موثر پراپیگنڈا کریں

(۸) مسلمان الجزائر، اور تمام دیگر مظلومین کے لئے شب و روز اللہ تعالیٰ کے آگے گڑگڑا کر دعائیں مانگنا اور اپنے تمام اعمال اور اخلاق کی پوری اصلاح کرنا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو رواج دینا کیونکہ :۔ انہی باتوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے۔

قادیانیت نوازی کا اثر آزاد قبائل پر

پچھلے دنوں آزاد قبائل کا ایک وفد جو وہاں کے علماء۔ اور معتبرین پر مشتمل تھا۔ ہمارے پاس اس غرض سے آیا۔ کہ وہاں پر ایک گمراہ شخص نے مرزائیوں کی طرح ایک جدید دینی فتنہ کھڑا کر دیا تھا۔ اس لئے ضرورت تھی۔ کہ تقریر کے ذریعہ لوگوں کے دین و ایمان کو اس گمراہ کن پیر کے فتنہ سے بچایا جائے چنانچہ میں وہاں ۷ مئی ۱۹۵۷ء کو گیا۔ تقریریں ہوئیں جیسے کہ ان لوگوں کا قاعدہ ہے کہ استقبال کے وقت بم چھوڑتے ہیں۔ اور بندوقوں کے فائر کرتے ہیں۔ ہمارے لئے بھی انہوں نے ایسا کیا۔ جلوس نکالا اور بڑی مسرت کا مظاہرہ کیا۔ جب حقیقت سے آگاہ کئے گئے تو بس کیا تھا۔ پیر صاحب جو نبی بننے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ بھاگ گئے۔ مرید تائب ہوئے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو قبائلی دستور کے مطابق موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔ آزاد قبائل میں خواب نبوت دیکھنے والے اس پیر کی پشت پناہی کے لئے چونکہ وہاں ... موجود تھا ... انگریز پرست طبقہ۔ اس لئے

سے قبائلی ملکوں اور معتبرین کو آگاہ کیا اور ان کو فہمایا۔ کہ اگر کہیں پاکستان کے استحکام کے لئے آپ کی قربانیوں کی ضرورت ہوئی تو جہاد سمجھ کر آپ پاکستان کی پوری مدد کریں۔ ان باتوں کا ایک حد تک اُن پر اثر ہوا۔ لیکن دوران گفتگو میں انہوں نے ظاہر کیا کہ ہماری ضروریات زندگی پاکستان سے وابستہ ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم دل حکومت پاکستان سے آزردہ ہیں۔ کیونکہ ہمیں حکومت پاک کے اسلامی حکومت ہونے میں کچھ شبہ ہے۔ میں نے کہا کہ حکومت پاکستان نے اسلامی جمہوریہ ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اور دستور پاکستان میں یہ دفعہ موجود ہے کہ کوئی قانون کتاب و سنت کے خلاف نہیں ہے گا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم دستور وغیرہ نہیں جانتے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں۔ کہ حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا ہم

اس کے علاوہ

زناکاری اور شراب نوشی بدستور پاکستان میں جاری ہیں۔

ان باتوں کے ہوتے ہوئے حکومت پاکستان کو اسلامی جمہوریہ کہلانے کا دعویٰ زیب نہیں دیتا۔

اس واقعہ سے میں نے محسوس کیا کہ بھارت اربوں روپے خرچ کر کے بھی قبائلیوں کو متاثر نہیں کر سکتا تھا۔

لیکن

ہماری اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ان قبائل پر غیر مناسب اثر پڑ رہا ہے۔

ارباب اقتدار کے آگے علماء کرام بار بار آواز بلند کر رہے ہیں۔ کہ آپ حضرات اگر خدا کے لئے نہ سہی تو استحکام پاکستان کے لئے ان حرکات سے باز آجائیں۔ لیکن اس ہمدردی کے جواب میں اُن کے منہ بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور تقریروں پر پابندی لگا دی جاتی ہے۔ کہ ہم جو چاہیں کریں۔ تم چپ رہو۔ اور کچھ نہ کہو اُن کو یہ معلوم نہیں۔ کہ اُن کے ملک میں یورپ والے بستے ہیں۔ یا مسلمان اور یہ کہ مسلمانوں کے جذبات کیا ہیں۔ اور قیام پاکستان کے سلسلے میں کئے ہوئے وعدے کیا ہیں۔ اور پڑوسی دشمن کے منصوبے کیا ہیں۔ ہماری دینوی حالت بھارت سے اچھی نہیں۔ اگر دین کے لئے بھی ہم نے کچھ نہیں کیا۔ تو پاکستان کی تاسیس کے لئے مسلمانوں کی بے مثال قربانیاں بیکار اور بے نتیجہ ثابت ہوں گی۔

اللّٰھُمَّ اَصْلِحْنَا وَاَصْلِحْ وُلَاتَنَا۔ آمین

آزادی کی موت

گزشتہ سے پیوستہ

از مولانا محمد اشفاق خاں صاحب غزنوی کرشن نگر لاہور ۔

تیسرا مددگار آج جب کہ تم خود کسی طاقتور حلیف کی تلاش میں سرگرداں ہو، اور محسوس کر رہے ہو کہ تمہیں آزادانہ زندگی گزارنے کے لئے ایک مضبوط سہارے کی ضرورت ہے۔ اسی لئے تم کبھی مشرق کی طرف دیکھتے ہو اور کبھی مغرب سے علیحدگی کے تصور سے بھی لرزہ براندام ہو جاتے ہو، کیونکہ آج تم مادی عینک سے مشرق و مغرب کی فانی طاقتوں کی طرف دیکھتے ہو، اور سمجھتے ہو کہ یہی ساز و سامان ملکی اور قومی زندگی کے بقاء اور استحکام کا سہارا ہیں کیونکہ تم نے فطری اور قدرت کی بخشی ہوئی آنکھیں بند کر لی ہیں۔ اس نے ملکی و قومی زندگی کے بقاء و استحکام کا فطری اور قدرتی ساز و سامان تمہاری ظاہری آنکھوں سے پوشیدہ ہو گیا ہے۔ فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور، تمہارے دلوں کی آنکھیں کور ہو چکی ہیں۔ اس لئے ہے۔

آج تم مشرق و مغرب کی مادی طاقتوں سے تو لرزاں ہو، کیونکہ شب و روز تمہارے سامنے دونوں کی قوتوں کا مقابلہ بھی اور قیمتی پراپگنڈہ کر کے تمہیں ڈرایا جا رہا ہے۔ آج تمہارا بچہ بچہ جانتا ہے۔ کہ امریکہ کے راکٹ اور ہیلی کوپٹر ایسے اور روس کے ایسے ہیں۔ ایٹم بم کس پاس ہے۔ اور ہائیڈروجن بم کس کا کامیاب ہے۔ اور یہ سب کس قدر ہولناک تباہی مچا سکتے ہیں۔ حالانکہ اس قسم کا پروپاگنڈہ تمہارا موجودہ اور تمہاری آنے والی نسلوں کو مرعوب کر کے اپنے زیر نگیں کرنے اپنا دست نگر بنانے اور تمہیں اس خلقت سے محروم کرنے کا واحد کامیاب ذریعہ ہے۔ جس صفت سے تم خدائے برتر و توانا پر ایمان لانے کے بعد متصف ہو جاتے ہو! ولم یخش الا اللہ اور حالانکہ اس قسم کا پروپیگنڈہ دشمنانِ حق کا پرانا حربہ ہے، تمہارے دشمنوں نے ہمیشہ ایمان و ضمیر فروش شیطان کے ساتھیوں کو خرید کر تمہارے ملک و لشکر میں اپنی جھوٹی طاقت کا جھوٹا پروپیگنڈہ کروایا ہے۔ تاکہ تم مرعوب ہو کر ان کے آگے ہتھیار ڈال دو اور عالمی فلاح و نجات کے پروگرام کو ترک کر بیٹھو! لیکن تمہارے آباؤ اجداد تو وہ تھے! کہ جب کبھی اس قسم کا پروپیگنڈہ سنتے تو باوجودیکہ وہ زخم خوردہ ہوتے، مادی سر و سامان سے تہی دست ہوتے اور ملکی و قومی زندگی اور تبلیغ اسلام کا نازک معاملہ اور ایسی ہی بیسیوں دامن گیر مشکلات درپیش پاتے تھے، مگر وہ دشمنانِ حق سے تمہاری طرح کبھی مرعوب نہ ہوتے تھے، اور اس قسم کا پروپیگنڈہ سن کر تمہاری طرح اپنی ملکی و قومی زندگی کا دار و مدار زمانہ کے طاقتور ملکوں یا قوموں پر نہیں رکھتے تھے۔ مگر ان کے ایمان و ایقان میں زیادتی ہو جاتی تھی۔ وہ اپنی کمزوری کی طرف نظر نہ کرتے تھے، بلکہ خدائے قوی عزیز کی کارسازی ہمیشہ ان کے پیش نظر رہتی تھی، اور وہ ہمیشہ شہداء کے ہمراہ [illegible] سے ڈرتے تھے۔ دنیا کی کوئی ہیبت، سلطنت

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

فزادہم ایمانا، وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ فانقلبوا بنعمۃ من اللہ و فضل لم یمسسہم سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم انما ذالکم الشیطان یخوف اولیاءہ فلا تخافوہم وخافون ان کنتم مومنین۔

جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دیا (اور جنگ کے لئے تیار ہو گئے) باوجودیکہ (ایک برس پہلے جنگ احد کا) زخم کھا چکے تھے، سو یاد رکھو، ان میں جو لوگ نیک کردار اور متقی ہیں یقیناً ان کے لئے اللہ کے حضور بہت بڑا اجر ہے!۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے بعض آدمی کہتے تھے "تم سے جنگ کرنے کے لئے دشمنوں نے بہت بڑا گروہ اکٹھا کر لیا ہے، پس چاہئے کہ ان سے ڈرتے رہو (اور مقابلہ کے لئے باہر نہ نکلو) لیکن (بجائے اس کے کہ یہ بات سن کر وہ ڈر جاتے) ان کا ایمان اور زیادہ مضبوط ہو گیا، وہ (بے خوف خطر) بول اٹھے "ہمارے لئے اللہ کا سہارا بس کرتا ہے۔ اور جس کو کارساز ہو تو کیا ہی اچھا اس کا کارساز ہے!" پھر (دیکھو) ایسا ہوا کہ یہ لوگ بے خوف ہو کر نکلے اور اللہ کی نعمت اور فضل سے شاد کام واپس آ گئے، کوئی گزند انہیں نہ چھو سکا، وہ اللہ کی خوشنودیوں کی راہ میں کامزن ہوئے (یہ اللہ کا فضل تھا) اور اللہ بڑا فضل رکھنے والا ہے (راوی) یہ جو دشمنوں کا بھیجا ہوا ایک مخبر تمہیں بہکانا چاہتا تھا تو) یہ اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ شیطان تھا۔ جو تمہیں اپنے ساتھیوں سے ڈرانا چاہتا ہے، اگر تم ایمان رکھنے والے ہو تو شیطان کے ساتھیوں سے نہ ڈرو، اللہ سے ڈرو۔

آہ! تم مشرق و مغرب کی فانی طاقتوں سے تو لرزاں ہو اور سر دوستی خم کر کے دستِ سوالِ مدد دراز کرتے ہو لیکن تم رب المشرقین و المغربین کی ابدی، لازوال ولم یزل طاقت سے نہیں ڈرتے اور اس کے جلال و جبروت کے تصور سے کبھی نہیں لرزتے اور سر نیاز خم کر کے دستِ سوالِ نصرت دراز نہیں کرتے۔

"آؤ کہ وہ حقیقی مددگار، خدائے برتر و توانا رب المشرقین و المغربین ہے"

اس کی طاقت وہ ذات سراپا قدس، جہاں رحیم و رحمٰن اور غفور و غفار ہے، وہاں جبار و قہار اور عزیز ذوانتقام بھی ہے، وہ اگر غنی حمید و غنی عن العالمین ہے۔ قرآن ربک لبالمرصاد وان بطش ربک لشدید بھی ہے، چونکہ تم شب و روز مشرق و مغرب کی فانی طاقتوں کا حال سنتے رہتے ہو، اس لئے ان کی جھوٹی اور ناپائیدار ہیبت تم پر غالب آ رہی ہے۔ آج تمہیں رب المشارق و رب المغارب کی غیر فانی، ازلی، ابدی، لایزال طاقتوں کا اور اس کے سامانِ عذاب و عقاب، کا حال قرآن کی زبانی سناتے ہیں۔ شاید کہ تم سب سے زیادہ طاقتور حلیف کو پا سکو، جس کی تلاش میں آج تم بزبان حال سرگرداں ہو، اگر مشرق و مغرب کے پرستار اس کی فانی اور ناپائیدار طاقتوں کا شب و روز تذکرہ کرتے نہیں تھکتے تو پرستارانِ رب الارباب کیوں نہ

تمام بزرگیاں ہیں۔

خدائی راکٹ اگر زیادہ سے زیادہ تیز رفتار راکٹوں کے مالک و موجد ملک کو تم اپنا حلیف بنانا چاہتے ہو تو سن لو کہ اس خالق حقیقی کے پاس ایسے راکٹ ہیں۔ جو انسان کو لیکر اٹھتے ہیں، اور ایک آسمان نہیں، بلکہ ساتوں آسمان عبور کر کے رب السماوات والارض کے حضور جا پہنچاتے ہیں۔ اور سارے عالم آسمانی کی سیر کرا کے واپس انسان کو اسی کے مقام رہائش تک پہنچا جاتے ہیں۔ اور اس پرواز میں انسان کا اتنا وقت بھی صرف نہیں ہوتا۔ کہ موسم سرما میں اس کے بستر کی گرمی سرد ہو جائے، اور دروازہ کی زنجیر حرکت سے حالت سکون میں تبدیل ہو جائے۔

خدائی جرنیل اس کے ایک جرنیل کی جسمانی قوت کا یہ حال ہے کہ اپنے ایک بازو پر بستیاں بمع اس قطعہ زمین کے آسمان کی بلندی تک آنا فانا اٹھائے جاتا اور وہاں سے ٹپک دے سکتا ہے۔

خدائی بم مشرق و مغرب کے بموں کا شب و روز تذکرہ کرنے والو اور سننے والو! تمہارا رب مشرق و مغرب کے بموں اور ان کی تباہی و ہلاکت خیز طاقت کا حال بھی قرآن کی زبانی سنو! یہ بم حضرت لوط علیہ السلام کی سرکش و نافرمان اور ظالم قوم پر برسائے گئے۔

فلما جاء امرنا جعلنا عالیہا سافلہا وامطرنا علیہا حجارۃ من سجیل منضود مسومۃ عند ربک وما ہی من الظالمین ببعید (ہود پ ۱۲) پھر جب پہنچا حکم ہمارا کر ڈالی ہم نے وہ بستی اوپر نیچے اور برسائے ہم نے اس پر پتھر کھنگر کے تہ بہ تہ نشان کئے ہوئے تیرے رب کے پاس اور نہیں ہے وہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور (ترجمہ شیخ الہند)

حاشیہ علامہ عثمانی رح اس آیت کی تفسیر میں علامہ شبیر احمد عثمانی رح فرماتے ہیں، یعنی جبریل علیہ السلام نے ان بستیوں کو اٹھا کر آسمان کے قریب سے نیچے ٹپک دیا اس طرح سب بستیاں تہ و بالا ہو گئیں پھر انکی نکایت اور ذلت و رسوائی کی پوری تکمیل کیلئے اوپر سے جھانوے کے پتھر برسائے گئے شہر کی آبادی سے الگ جو افراد اس قوم کے جس جگہ تھے وہیں پتھروں سے ہلاک کئے گئے (العیاذ باللہ) پتھروں کی آمد کی کیفیت یہ تھی گویا تہ بہ تہ مسلسل بارش کی طرح برس رہے تھے۔ آگے فرماتے ہیں "منضود کے معنی مترجم محقق نے تہ بہ تہ کئے ہیں۔ بعض نے یہ معنی مراد لئے ہیں کہ پتھر مسلسل یکے بعد دیگرے برس رہے تھے" آگے لکھتے ہیں کہ ان پر کوئی خاص علامت لگی ہوئی تھی جو عام پتھروں سے ممتاز کر کے ظاہر کرتی تھی کہ یہ عذاب الٰہی کے پتھر ہیں، بعض کہتے ہیں کہ ہر پتھر پر اس کا نام درج تھا۔ جس کی ہلاکت کا وہ سبب بنا

دیکھو! مشرق و مغرب کے بموں سے بچاؤ کے لئے تو تم زمین دوز ٹھکانے بنا لیتے ہو اور پناہ گاہیں بنا لیتے ہو، لیکن خدائی بموں سے تم کسی صورت نہیں بچ سکتے۔ کیونکہ نہ تو ان کا نشانہ خطا ہوتا ہے۔ اور نہ ان کا دکھائی دیتے ہیں وہ تو برستے ہیں برستے اور ان پر تو نام درج ہوتے ہیں کہ یہ فلاں کی ہلاکت کا ہتھیار ہے اور یہ فلاں کا، پھر تم ایسے بموں اور ایسے بموں کے مالک سے نہیں ڈرتے، اسے اپنا دوست بنانے اس کے ساتھ کئے ہوئے عہدوں اور معاہدوں سے تم منحرف ہی نہیں بلکہ باغی ہو۔

سہ روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن
زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۳۲
چیف ایڈیٹر غلام غوث ہزاروی
مسئول: عبدالواحد
معاون: عبدالقادر قاسمی
بیجنگ ایڈیٹر غازی خدا بخش
ٹیلیفون نمبر
بدل اشتراک
سالانہ ۶ روپے
ششماہی تین روپے ۸ آنے
قیمت
فی پرچہ: دو آنے
جلد ۱ | ۲۷ صفر المظفر ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۹ اگست ۲ ستمبر ۱۹۵۷ء موافق ۱۴ / ۱۸ بھادوں ۲۰۱ سنہ بکرمی | شمارہ ۲۰ - ۲۱

شیعہ سنی فسادات

تحقیقاتی عدالت کا تقرر اور ڈیفنس کمیٹی کی ضرورت

اس سال جہاں کہیں شیعہ گھر تھا۔ اس نے محرم میں جوش و خروش کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کی۔ اس ایسا کرنے کا حق تھا بشرطیکہ اس سے سنی مسلمانوں کے جذبات مجروح نہ ہوتے۔ اس ملک میں ہم کو مل کر رہنا ہے۔ اپنے پیارے وطن کی خدمت کرنی ہے۔ ملک جو چاروں طرف سے مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ سیاسی اور اقتصادی مسائل درپیش ہیں اگر ہم باہم دگر دست و گریبان ہو کر ایک دوسرے کے خون کو مباح سمجھ کر جاہلانہ طریقِ عمل پہ اتر آئیں پھر اس ملک کا خدا ہی حافظ ہے۔ اس ملک میں شیعوں کی تعداد سنیوں کے مقابلہ میں اتنی بھی نہیں ہے جتنی آٹے میں نمک کی۔

اگر سنی مسلمان اپنی اکثریت اور طاقت کے نشہ میں سرشار ہو کر وطنی مفاد سے بے نیاز ہو کر شیعہ اقلیت پر ظلم کرتے تو ان کی اس تعدی اور دست درازی کی وجہ سمجھ میں آسکتی تھی۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ مٹھی بھر شیعوں نے کیوں اتنی جسارت اور غلط جرأت سے کام لے کر ملک کے امن کو تباہ کرنے والی باتوں کی بنیاد رکھنے کی کوشش کی۔ بلا وجہ یا بلا اجازت جلوس نکالے۔ مسلمانوں کو اشتعال دلایا۔ اور بعض جگہوں میں جیسے بہاولپور یا ضلع مظفر گڑھ میں، مسلمانوں کو جام شہادت بھی نوش کرنا پڑا۔ جس کے لئے اب تحقیقاتی عدالت کا تقرر بھی ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کے بارہ میں اب کچھ لکھنا بے ضرورت ہے۔

ڈیفنس کمیٹی

البتہ ہم جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب و بہاولپور ڈویژن نیز دوسرے مخیر اور سنجیدہ مسلمانوں کو متوجہ کرتے ہیں کہ مقتول مہاجرین کے مقدمہ میں سنیوں کی طرف سے ڈیفنس کمیٹی کا قیام ضروری ہے، تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ قانونی امداد یا صحیح پیروی سے محروم اور سکھوں سے بچ کر پاکستان آگئے لیکن یہاں ان کی زندگیاں ختم کر دی گئیں اور گھر اجڑ گئے۔ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے پہلے یہ رائے قائم کرنا مشکل ہے کہ کون مجرم ہے۔ اور فسادات کی ذمہ داری کس فرقہ یا کن افراد پر عائد ہوتی ہے۔ مگر ایسا نہ ہو کہ مقتولین کا فریق محض دہشت زدگی کی وجہ سے اپنی صحیح پوزیشن کے بارہ میں کوئی ثبوت فراہم کرنے سے قاصر رہے۔ یا خدانخواستہ مظلوم فریق کو مزید مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی تحقیقاتی رپورٹ

ان فسادات کے سلسلہ میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے حکم سے ملتانی جمعیۃ علماء اسلام کا تحقیقاتی وفد بھی فوراً ان مقامات پر روانہ ہو گیا جو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب حضرت مولانا دوست محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان حضرت مولانا حکیم سید انور علی شاہ صاحب رکن جمعیۃ اور شیخ محمد یعقوب صاحب ہوشیارپوری ناظم جمعیۃ پر مشتمل تھا۔ وفد نے مکمل تحقیقات کر کے مرکزی جمعیۃ العلماء میں اپنی رپورٹ پیش کر دی جس میں بعض حیرت انگیز امور کا انکشاف کیا گیا۔ لیکن اس کی اشاعت تحقیقاتی عدالت کے فیصلے سے پہلے مناسب نہیں ہے۔ ہم معزز عدالت تحقیقات سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اس امر کو خاص طور پر پیش نظر رکھے گی کہ آیا پولیس نے اپنے فرائض میں کوتاہی کی؟ یا کسی افسر کا دامن اس شرارت میں آلودہ ہے؟ یا کسی بڑے افسر نے ضروری کارروائی سے پہلوتہی کی ہے؟ اور اگر عدالت کے دائرۂ عمل میں داخل ہو تو یہ امر بھی کہ زخمیوں کے سلسلہ میں ڈاکٹروں کا رویّہ کسی فریق سے متاثر تھا یا نہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے۔ اور اگر کسی افسر کا دامن ملوث ہے تو اس کو عبرتناک سزا دی جائے۔ تاکہ

شیعہ دوستوں سے خطاب

ہم اہلِ تشیع کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہیں کہ جو شیعہ افسر یا ملازم اپنے اقتدار کے نشہ میں اس طرح ننگے ہو کر اپنے فرقہ کی حمایت میں ہر جا و بیجا کام کرنے لگے وہ نہ ملک کا خیرخواہ ہے نہ فرقہ شیعہ کا۔ وہ ملک میں بے چینی پیدا کر کے اپنے فرقہ کے لئے مشکلات کا باعث بنتا ہے۔ اگر سنی افسر ایسا کرنے لگیں یا اس زِعمل سے متاثر ہو کر عام سنی آبادی میں اشتعال پیدا ہو تو اس سے ملک و ملت کو کتنا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ان کو سوچنا چاہیے کہ کل مرزائیوں نے بھی یہی غلطی کی تھی۔ جس کے نتیجہ میں آج مرزائیوں کو ملکی انتخابات میں شکست پر شکست ہو رہی ہے۔ پاکستان کے شیعہ سنی لیڈروں کو ملک پر رحم کرنا اور یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہاں کسی ایک فرقہ کی حکومت نہیں بنائی جا سکتی۔ ہمیں آدمیوں کی طرح رہ کر ایکدوسرے کے جذبات کا لحاظ کرنا چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسی کی قدرتی تصدیق

جمعیۃ علماء اسلام کا پہلے دن سے یہ نظریہ ہے کہ پاکستان کو اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کر کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آٹھ کروڑ کی آبادی زرخیز ملک میں رہتے ہوئے بہترین محل وقوع کی مالک اگر طاقتور بننا چاہے دس سال تو کیا دو سال میں دنیا والوں کو اپنا لوہا منوا سکتی ہے۔ مسلمانوں کے لئے اس سے بہتر کوئی طریقِ عمل نہیں ہو سکتا کہ وہ اسلامی ملکوں میں اتحاد اور اسلامی اتحاد پیدا کرنے کے لئے اپنی جدوجہد وقف کر دیں۔

ہمارے بہت سے دوست مثلاً مسلم لیگی یا محترم سہروردی کے مرید اور خاص کر مودودیے حضرات ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ آجکل کسی بڑی حکومت سے معاہدہ یا کسی دھڑے میں شامل ہوئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ ۳۰ اگست واشنگٹن (امریکہ) کی خبر ہے کہ امریکہ نے دوبارہ پاکستان کو مطلع کیا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر میں قطعاً غیر جانبدار رہیگا۔

کیا فرماتے ہیں ہمارے دوست ہم کو کسی دھڑے میں شامل ہونے کی ضرورت اپنے پڑوسیوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تھی۔ یا سیر سپاٹے کے لئے۔

اسی لئے ہمارا اعلان ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی کا بالکل آزاد ہونا ضروری ہے۔

ہوتی مردان سرحد کے صدر جمعیۃ علماء کا ایمان پرور بیان

مسلمانانِ پاکستان کے شدید احتجاج کے بعد بالآخر لاء کمیشن کی ہیئت ترکیبی مکمل کر دی گئی۔ اعلان کے بعد بعض حضرات کو دیکھ کر اسلام نواز طبقہ انگشت بدنداں ہے۔ کہ اس انتخاب میں کس اصول کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ ہر کمیشن میں وہی حضرات لیئے جاتے ہیں جو قابلیت، اہلیت اور موزونیت کے اعتبار سے قابلِ اعتماد ہوں۔ لاء کمیشن کی غرض وغایت کی تکمیل کے لیئے ایسے حضرات موزوں ہو سکتے ہیں جو قوانین اسلامی کا وسیع اور صحیح علم رکھتے ہوں۔ اور اسلامی شریعت کے ماخذوں پر نہ صرف ان کی نظر ہو بلکہ وہ اپنے دلوں میں ان کی عقیدت اور احترام کا جذبہ بھی رکھتے ہوں۔ اس نظریے کے تحت جب ان حضرات کی شخصیتوں کا جائزہ لیا جائے۔ تو ان میں ایسے حضرات سامنے آ جاتے ہیں جو کہ کسی صورت میں بھی مسلمانوں کے سوادِ اعظم کیلئے قابل قبول نہیں۔ مثلاً اے۔ کے بروہی جو کہ بلاشک وشبہ ملک کے چوٹی کے ماہر قانون ہیں۔ لیکن ان کا پختہ عقیدہ ہے کہ قرآن کریم میں کہیں بھی گنجائش نہیں کہ ملک کے لیئے اسلامی قانون مرتب کیا جائے۔ ایسی شخصیتوں سے کیا توقع رکھی جا سکتی ہے کہ وہ اسلامی روح کو برقرار رکھے گی۔ اس کے بعد آئی۔ آئی۔ قاضی اور مسٹر غلام احمد پرویز پر نظر پڑ جاتی ہے۔ آخر ان کے نام کس بنا پر لائے گئے ہیں۔ جب کہ ہر دونوں حضرات نہ قوانین اسلامی کے عالم ہیں اور نہ قوانین مروجہ کے ماہر۔ ان کا بڑا اسلام سوز کمال یہ ہے کہ وہ روحِ دین کو مسخ کرنے والے اور شریعت اسلامی کے اصل سرچشموں سے نہ صرف بدعقیدہ بلکہ اس بدعقیدگی کے علمبردار، داعی اور مبلغ ہیں۔ پرویز صاحب اس بنیاد ہی کو تسلیم نہیں کرتے۔ جس کو قانون سازی کا ماخذ قرار دینے کے لیئے پاکستان میں مسلّمہ قرار دیا گیا ہے یعنی "کتاب وسنت"۔ کتاب کے متعلق تو وہ سطحی علم بھی نہیں رکھتے اور سنت کو وہ سرے سے تسلیم نہیں کرتے۔ ظاہر ہے۔ کہ ان خیالات کے علمبردار امتِ اسلامیہ کے لیئے نہایت ہی ضرر رساں اور نہایت ہی دل آزار ہیں۔ یہ لوگ اس دین کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکنے کے لیئے کوشش کر رہے ہیں۔ جو دین کہ حضور صلعم انسانیت کے لیئے لائے تھے۔ اور اسکی تعلیمات کی بدولت اسلامی دنیا کے ہر ملک میں علماء فضلاء کے علاوہ اولیاء کرام پیدا ہوئے۔ جن کے روحانی کمالات سے مسلمان متمتع ہوتے رہے۔ اس مستحکم بنیاد یعنی (قرآن وسنت) پر اسلام کی جو عمارت کھڑی ہے وہ بچوں کی ہوائی بندوق سے گرائی نہیں جا سکتی۔ اور قرآن وسنت کے نور نے مسلمانوں کے قلوب کو ایسا منور کر رکھا ہے جو منہ کی پھونکوں سے بجھایا نہیں جا سکتا۔ اس قسم کے [illegible]

کا باعث بنتے رہتے ہیں۔

میں حکومت پاکستان کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس قسم کے حضرات کسی اعتبار سے بھی لاء کمیشن کے اہل نہیں ہیں۔ اور نہ مسلمانوں کا سوادِ اعظم ان پر اعتماد رکھتا ہے۔ لہٰذا ان حضرات کو فی الفور کمیشن سے نکال کر پاکستان کے مسلمانوں کے جذباتِ اسلامی کا احترام برقرار رکھا جائے۔

پیر مبارک شاہ صدر جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان

کراچی کے سب سے بڑے دارالعلوم میں لاء کمیشن کے متعلق علماء کے تأثرات

آج بتاریخ ۲۴ ذی الحجہ یوم چارشنبہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے طلباء واساتذہ کا ایک ہنگامی اجلاس جامع مسجد نیوٹاؤن میں زیرِ صدارت حضرت مولانا الحاج لطف اللہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حضرت علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ نے پاکستان کے آئین کی مطالبہ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ افسوس ہے کہ اس ملک میں دس برس تک قرارداد مقاصد کے پاس ہونے کے باوجود قانونِ اسلام کے مطالبہ کو مختلف حیلوں سے ٹالا گیا۔ اور جب مجبور ہو کر لاء کمیشن کے ممبران کا اعلان کیا گیا تو اس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب جیسے قابل اور قانونِ اسلام کے ماہرین کو چھوڑ کر غلام احمد پرویز جیسے دشمنانِ ملت کو لیا گیا تاکہ کمیشن چوں چوں کا مربہ بن کر کوئی تعمیری کام نہ کر سکے۔ اور ممبران کی اختلاف آرا کا بہانہ بنا کر قانون اسلامی کے مطالبے کو ختم کر دیا جائے۔ آپ کی تقریر کے بعد مندرجہ تجاویز بالاتفاق آرا پیش ہوئیں۔ مدرسین وطلبار مدرسہ اسلامیہ نیوٹاؤن کا یہ اجلاس لاء کمیشن کی نامزدگی کے بارے میں حسب ذیل تاثرات پیش کرتا ہے۔

(۱) پاکستان میں نامزد حضرات سے زیادہ قابل اور قانون فقہ اسلامی کو نظر انداز کر کے بعض ایسے حضرات کو نامزد کیا گیا ہے جن کو اصول فقہ اسلامی اور قرآن وسنت کے ساتھ بہت ہی کم واقفیت ہے۔ تعجب اس امر پر ہے کہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب جنہوں نے تعلیمات اسلام بورڈ میں اس سلسلہ میں پانچ سال تک کافی کام کیا تھا ان کو نظر انداز کر کے بعض ایسے حضرات کو نامزد کیا گیا جن سے اس سلسلہ میں کسی مفید خدمت کی انجام دہی نہیں ہو سکتی۔ پھر حنفی سوادِ اعظم جن کی ملک میں عظیم اکثریت اور جو قانون اسلامی کے مطالبہ میں پیش پیش رہے۔ اور جن کی فقہ میں اعلیٰ قانون سازی میں روشنی کے مینار کا کام دیتی ہے۔ ان کے علماء کو ناکافی نمائندگی دی گئی۔

(۲) لاء کمیشن کا سب سے بڑا عجوبہ یہ ہے کہ آئین ساز اسمبلی قطعی فیصلہ کر چکی ہے کہ قانون کی اساس قرآن وسنت پر رکھی جائے گی۔ اور حکومت کے بعض ارکان کی اس خواہش کو کہ آئین سے سنت کا لفظ اڑا دیا جائے اسمبلی نے سختی سے رد کر دیا تھا اور اسی بنا پر غلام احمد پرویز نے حکومت اور اسمبلی کو خلاف [illegible]

اس بارے میں غلام احمد پرویز اور اُن کے ساتھی منکرینِ حدیث ممبران کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں۔ جنہوں نے قرآن کو اساسی قرآن قرار دینے پر واویلا مچایا تھا۔ حکومت کے اس اقدام سے شبہ پیدا ہو گیا ہے کہ اس طرح مخالفین سنت کے ذریعہ حکومت قانون اسلام کے مطالبہ کو ختم کرنا چاہتی ہے کیونکہ پرویز کے ساتھ مل کر قانون اسلام کا کوئی مسودہ تیار کرنا تقریباً ناممکن ہے۔

لہٰذا حکومت سے استدعا کی جاتی ہے کہ اس نازک دور میں مسلمانوں کو مزید ابتلاء میں نہ ڈالا جائے۔ اور ایمانداری کے ساتھ صحیح ماہرین کو یہ کام سپرد کر کے مسلمانوں کے اس مطالبہ کو مزید تاخیری چالوں سے معرضِ تعویق میں نہ ڈالے۔

عبدالرزاق از مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی

ایک فریب کا علاج

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے عہدہ دار اور مبلغ حضرات جب دورہ کرتے ہوئے آنے والے انتخابات کا ذکر کرتے ہیں تو مودودیے دوست یہ کہہ کر کہ اس وقت دینی جماعتوں اور دیندار لوگوں کو مل کر کام کرنا چاہیئے عوام کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ گویا وہ اتحادِ اسلامی کے علمبردار ہیں۔ اور مل کر کام کرنے کے لیئے بے چین ہیں یہ ایک فریب ہے کہ مودودی صاحب خود اور ان کے اخبارات ورسائل سلف وخلف بزرگانِ دین اور علماء اسلام پر کیچڑ اچھالیں اور ان کے بعض مرید یکجہتی کی ضرورت ظاہر کر کے عوام کی نظروں میں اپنے کو صلح پسند ظاہر کریں اس سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے کہ جہاں کوئی مودودی ایسی بات کہے اس کو کہہ دینا چاہیئے کہ سمجھوتہ ماتحت نہیں کیا کرتے پہلے وہ اپنے امیر المؤمنین مودودی صاحب کو تیار کریں کہ علماء کرام سے سمجھوتہ کر لیں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور یقیناً نہیں کر سکتے تو پھر یکجہتی اور دینی محاذ کا نام لے کر عوام کو فریب نہ دینا چاہیئے۔ ہر فرد اور ہر جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے صوابدید کے مطابق جو طریقہ اسلام کے لیئے زیادہ مفید سمجھے اس پر عمل کرے۔

اچھرہ - لاہور

اچھرہ - یہاں شیعہ سنی فساد کی طرح ڈالنے کی ناکام کوشش کی گئی تفصیل یوں ہے کہ اچھرہ لاہور کے محلہ نور پورہ میں صرف ایک مکان شیعہ کا ہے۔ اس نے درخواست دی کہ مجلس کراتی ہے مجھے ایک لاؤڈ سپیکر کی اجازت دی جائے۔ اچھرہ تھانے کے اے۔ ایس۔ آئی کے پاس جہاں یہ درخواست پہنچی وہاں اہل سنت والجماعت کی بھی درخواست پہنچ گئی کہ خالص سنیوں کی آبادی میں صرف ایک شیعہ کو لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ دی جائے۔ ازاں بعد ایک اور درخواست پہنچ گئی کہ اجازت ضرور دی جائے۔ اس پر چند ایک شیعہ حضرات کے دستخط تھے۔ اے۔ ایس۔ آئی نے دانشمندی سے کام لیا اور موقع پر پہنچ گئے۔ اہل محلہ کو جمع کیا اور آراء دریافت کیں۔ تمام سنیوں نے متفقہ طور پر کہا کہ اجازت [illegible] شیعہ ہیں

سہ روزہ **ترجمانِ اسلام** لاہور
مدیر مسئول غلام غوث ہزاروی
مورخہ ۲ ستمبر ۵۷ء

لا کمیشن

خدا خدا کر کے لا کمیشن کے ممبروں کا اعلان ہو گیا۔ جس کا کام اسلامی قوانین کی ترتیب وغیرہ ہے۔ کمیشن کی تکمیل میں ماہ کی بجائے ۱۸ ماہ خرچ ہوئے۔ اس تاخیر سے یہی اندازہ ہوتا تھا کہ کوئی عجیب و غریب گل کھلیگا۔ آخر کار وہی ہوا۔ کمیشن کے ارکان کے اعلان کے ساتھ ہی چاروں طرف سے مخالفانہ صدائیں بلند ہونے لگیں۔ عوام میں رواج ہے کہ جب کوئی نیا مکان بناتے ہیں تو اس پر کوئی پرانی اور ٹوٹی ہوئی ہنڈی یا اس قسم کی کوئی چیز لٹکا دیتے ہیں کہ عمارت نظرِ بد سے بچی رہے اسکو غالباً نظر بٹو کہتے ہیں۔ اگر کمیشن میں ایک آدھ نظر بٹو ہوتا تو چنداں ہرج نہیں تھا۔ مگر یہاں تو این خانہ ہمہ آفتاب است والی بات ہے۔ سوائے مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی کے جن کے علم و فضل۔ دیانت و تقویٰ اور وسعتِ معلومات سے انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہے اور جو حنفی اہل السنۃ والجماعت کے حقیقی نمائندے یا ترجمان بن سکتے ہیں۔ انکے سوا اور کسی پر دل مطمئن نہیں ہوتا۔ شاید دو اصحاب ان کے ہمراہ اور بھی نیک، سنجیدہ اور اچھے ذی علم ہیں۔ جن کے بارہ میں ہمیں زیادہ معلومات نہیں ہیں۔ مگر ایک ایسے ملک کے قانونی مسائل حل کرنے یا مدون کرنے کے لیئے جسمیں ۹۵ فیصدی غالب اکثریت حنفیوں کی ہو اور بتقاضائے جمہوریت انہی کے مسلک کے موافق قوانین کی ترتیب و تدوین ہونی چاہیے۔ ایسے ملک میں اس مقصد کے لیئے ان کے دو تین آدمی اور باقی متضاد عناصر کے زیادہ افراد کو قوانین مرتب کرنے یا ان کے متعلقہ امور کا فیصلہ کرنے کی خدمت سپرد کی جائے تعجب خیز و حیرت افزا ہے۔ یہ ایک عقدہ لاینحل ہے کہ کمیشن کے ممبروں کا انتخاب کس معیار پر ہوا ہے۔ اگر ذی علم حضرات کے تقرر میں تجربہ اور معاملہ فہمی بھی مدِ نظر تھی تو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی نائب شیخ الاسلام مرحوم اور حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سے بہتر کون ہو سکتا تھا۔ اول الذکر تعلیمات اسلامیہ بورڈ میں چند سال کام کرتے رہے اور ثانی الذکر ریاست قلات بلوچستان میں کئی سال وزیر معارف رہے۔ افتاء و قضا میں مشکلات اور وسعت معلومات میں پاکستان بھر میں وہ ممتاز حیثیت کے مالک ہیں۔ اگر ہر مذہبی فرقہ سے ایک ایک آدمی لینا تھا تو اہلِ حدیث کو کیوں نظر انداز کیا گیا۔ اصلاحی صاحب کو اہلِ حدیث کی حیثیت سے لیا جانا تو مدعی سست گواہ چست والی بات ہے۔ اہلِ حدیث میں حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی اور حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ کے ہوتے

اصلاحی صاحب مودودی المشرب ہیں۔ جن کے ہاں موجودہ سوسائٹی میں سرقہ، زنا، قذف کی قرآنی سزائیں جاری کرنا ظلم ہے (تفہیمات حصہ دوم) عورت فسخ نکاح کا دعویٰ کرے کہ مجھے خاوند پسند نہیں۔ عدالت کو یہ تحقیق کئے بغیر کہ آیا کسی جائز ضرورت کی بنا پر عورت تفریق چاہتی ہے یا نفسانی خواہشات کی وجہ سے۔ عورت کو فسخ نکاح کی ڈگری دیدینا چاہیئے۔ کیونکہ خلع عورت کا حق ہے جو طلاق کے مقابلہ میں اُسے دیا گیا ہے۔ (حقوق الزوجین)

اسی طرح کے بہت سے مسائل میں اصلاحی صاحب اپنے امیر المومنین مودودی صاحب کے ہمنوا ہیں۔ بھلا قرآن اور فقہ حنفی کے مقابلہ میں اہل اسلام ان کی رائے مان سکتے یا ان پر اعتماد کر سکتے ہیں۔ پرویز صاحب پر تو بحث فضول ہے۔ وہ تو سرے سے احادیث ہی کو قابل استناد نہیں قرار دیتے۔ اور اس سلسلہ میں ملک بھر میں بدنام ہیں۔ مسٹر بروہی صاحب نے بھی اپنے بعض بیانات سے اپنی قرآن دانی کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا ہے۔ رہے آئی آئی قاضی۔ ان کی جگہ تو کوئی آیا آیا قاضی ہوتا تو بہتر تھا۔ ان پر بھی اخبارات میں خوب لے دے ہوئی۔ اگر مولانا غلام مرشد صاحب کو اس لیئے شریک کیا گیا ہے کہ ان کو حکومت کو راضی رکھنے میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ ان سے تو مولانا محمد اسحٰق صاحب خطیب ایبٹ آباد (سرکاری مفتی ہزارہ) بدرجہا بہتر تھے۔ کہ وہ ذی علم ہونے کے ساتھ ساتھ سرکار کو بھی راضی رکھ سکتے ہیں اور مسلمانوں کو بھی۔ اور ان کے نام کی تحریک بھی ذمہ دار طبقوں کی طرف سے ہو چکی تھی۔ رہ گیا شیعہ فرقہ۔ ان کی نمائندگی بہتر ہوئی ہے۔ لیکن دو شیعہ حضرات کا تقرر بے ضرورت ہوا ہے۔ ملکی قوانین میں اہلِ ملک کی اکثریت کی رعائت کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔ البتہ شیعہ کے لیئے بعض احوال میں شیعہ احکام کی تخصیص کی جا سکتی ہے۔ جن کی صراحت و وضاحت کے لیئے ایک بزرگ بھی کافی تھے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کمیشن کے ممبروں میں بعض، فقہ حنفی سے آزاد ہیں۔ بعضوں کو حدیثوں پر اعتراض ہے اور بعضوں کو قرآن پاک میں بھی دستوری دفعات نظر نہیں آتیں۔ اور بعض ان تینوں کو درجہ بدرجہ احکام کا ماخذ تصور کرتے ہیں۔ اب ان کا اتفاق ہو تو کیسے ہو۔

بہانہ سے اسلامی آئین کا مسئلہ کھٹائی میں ڈالا جا رہا ہے۔ اس صورت میں لا عربی لفظ ہو گا کہ کوئی کمیشن نہیں ہے۔ جیسے لا نبی بعدی۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

اس موقعہ پر یہ بات کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کمیشن کے ارکان کے تقرر میں صرف ایک خوبی ہے جو محترم صدر جمہوریہ کی دوربینی کی دلیل ہے۔ کہ اس میں کسی مرتد اور مرزائی کا نام نظر نہیں آتا۔ یہ گذشتہ تحریک ختم نبوت کی فتح ہے۔

آخر میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام حکومت کو مخلصانہ مشورہ دیتی ہے کہ کمیشن کو نہ تو ملک کی سیاسی جماعتوں کا اکھاڑہ بنایا جائے۔ نہ باہمی فرقہ وارانہ کشیدگی کو اس میں مؤثر یا دخیل کیا جائے۔ ملک کی عام آبادی کے حنفی جیّد علماء کے ساتھ ایک اہلِ حدیث اور ایک شیعہ ممبر اور ان کے سوا دو دیندار قانون داں جو قرآن داں بھی ہوں شریک کر کے عجلت سے کام شروع کر دیا جائے بعض تجربہ کار، ذی علم اور بلند پایہ حضرات کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو حکومت جیسے چاہے ویسے کر سکتی ہے۔ مگر ہم یہ اعلان کر دیتے ہیں کہ قرآن و حدیث کے خلاف ہم کسی قانون کو نہیں مانیں گے۔ ہرگز نہیں مانیں گے۔

وما علینا الا البلاغ

ترجمان اسلام کو خراج عقیدت

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور
السلام علیکم

میں نے آپ کی طرف سے شائع ہونے والے سہ روزہ ترجمان اسلام کا مطالعہ کیا ہے۔ بخدا مجھے اس میں صحیح اسلام کی روشنی نظر آتی ہے۔ میں اس کی معاونت کرتا ہوں اور نظم کا صفحہ اپنے ذمے لیتا ہوں۔ انشاءاللہ اس کی ترقی و اشاعت کے لیئے پوری جد و جہد کروں گا۔ عنقریب ترجمان اسلام کو خراج عقیدت پیش کروں گا فی الحال اسکے مطالعہ کے تاثرات بالاختصار لکھتا ہوں۔

عبدالرحیم جاوید الہ آبادی (پاکستانی)

ترجمانِ اسلام

تو بدلنا چاہتا ہے وقت کے دھارے کا رُخ
فتنہ ہائے دہر سے تو برسرِ پیکار ہے
دافعِ آئینِ باطل ہے ترا نعرۂ حق،
دینِ یزداں کا حقیقت میں علمبردار ہے
توڑنا چاہتا ہے تو سرمایہ داری کا نظام

نومسلم علامہ خالد شیلڈرک کا خطبہ فرمودہ ۱۹۳۸ء

میں نے اسلام کیوں قبول کیا

مترجمہ حضرت علامہ قاضی محمد زاہد الحسینی عربک پروفیسر گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

قسط دوم

اسلامی اخوت و مساوات

سیاسی مذاہب جن خوبیوں کے دعویدار ہیں - وہ ہمارے دین میں بدرجہ اتم موجود ہیں - اور جن خرابیوں سے آلودہ ہیں ان سے ہمارا دین پاک ہے - یہ ایک معتدل مذہب ہے اور ایک عملی پروگرام ہے جو ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں انسانی سوسائٹی کی فوز و فلاح کا ضامن ہے - اخوت اسلامی کے نام سے دنیا سب سے پہلے اسی کے ذریعہ واقف ہوئی - یہ ایک جمعیت اقوام ہے جو اغراض سے بری ہے - اور اس کے رکن جنسی وطنی اختلافات سے ناواقف ہیں - یہ سب اخوت کی ایک ایسی مضبوط زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں - جس کے حلقوں کو امیری و غریبی اور اس قسم کے دوسرے ناپائدار مظاہر جدا نہیں کر سکتے -

جب مجھے دین اسلام کے یہ اصول معلوم ہوئے تو مجھے یقین ہو گیا کہ اسلام اپنی ان خوبیوں کی بنا پر تمام مادی اور مذہبی شریعتوں سے ممتاز ہے - اور میں پہلے سے زیادہ اس کا گرویدہ ہو گیا ؛

دین اسلام کی ایک اور خصوصیت جس نے مجھے اپنی طرف ملتفت کیا اور جس سے اس کی قدر و منزلت میرے دل میں زیادہ ہوئی وہ تحریم شراب ہے - یہ ایک ایسی خوبی ہے جس سے دوسرے مذاہب کی کتابیں ہمیں خالی نظر آتی ہیں - بلکہ عیسائیت میں تو ہم اس ام الخبائث کی ترغیب پاتے ہیں - مثلاً سینٹ پولس کی اپنے شاگرد کو یہ ہدایت کہ وہ تھوڑی شراب اپنے معدہ کی اصلاح کے لئے پیا کرے یا پانی سے بھرے ہوئے برتنوں کا شراب میں تبدیل ہو جانے کا واقعہ - مجھے تسلیم ہے کہ اس مذہب کے پیشوا شراب سے احتراز کرنے کی ہدایت کرتے بھی نظر آتے ہیں لیکن ہم کتب مقدسہ کی ان نصوص سے بھی آنکھیں نہیں بند کر سکتے جو صراحتہً شراب پینے کی ترغیب دے رہی ہیں - پھر بتایئے ہم کیا مانیں اور کیا نہ مانیں - بعض اشخاص کی تحریر یا کتب مقدسہ کی تحریص؟ ابھی کچھ عرصہ ہوا امریکہ نے شراب کے خلاف جہاد شروع کیا تھا - مگر باوجود تمدن جدید کے تمام وسائل کے اس کو اس معرکہ میں پسپا ہونا پڑا - کیا امریکہ کی اس معرکہ آرائی کا رسول اکرم مصلح اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی سے کوئی مقابلہ کیا جا سکتا ہے کہ جونہی آپ نے شیدایان اسلام کو بتایا کہ ان کے خدا نے شراب کو حرام کر دیا ہے تو بے تامل شراب کے مشکیزے الٹ دیئے گئے - برتن توڑ دیئے گئے - اور سڑکوں پر شراب کی ندیاں بہہ گئیں - یورپ اور امریکہ کے فہمیدہ انسان جنکی ہدایات و نصائح کی وجہ سے امریکہ میں کچھ عرصہ شراب کی بندش رہی - خواہ زبان سے اقرار نہ کریں مگر ان کے دل یقیناً انسانی سوسائٹی کی اصلاح میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن تاثیر اور آپ کی راہ نمائی کی کامیابی کا اقرار کر رہے ہیں -

ہمیں طب بتاتی ہے کہ خنزیر کا گوشت صحت کے لئے سخت مضر ہے کیونکہ اس میں ایک خاص قسم کے جراثیم پائے جاتے ہیں جن کے متعلق تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ آگ ان پر کوئی اثر نہیں کر سکتی اور ان کی مضرت کو دور نہیں کر سکتی - اگرچہ عیسائیوں کی کتب مقدسہ خنزیر کے گوشت کی ممانعت کرتی ہیں مگر دنیا کے ہر حصہ میں عیسائی اسے بالعموم استعمال کرتے ہیں - اور اس کی طبی مضرت اور اپنے مذہب کی ممانعت کی پرواہ نہیں کرتے برخلاف مسلمانوں کے کہ وہ اپنے پاک مذہب کے حکم کے مطابق اس سے قطعاً محترز ہیں - اور دنیا کے کسی حصہ میں اس کا استعمال نہیں کرتے - بلاشبہ چونکہ اکثر عیسائی اس حقیقت سے واقف ہیں کہ جو انجیل ان کے ہاتھوں میں ہے وہ مسیح علیہ السلام کے بعد کی لکھی ہوئی ہے اور چونکہ انہیں ان بنیادی اختلافات کا علم ہے جو ان کی دینی کتابوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں اس لئے اس علم و وثوق نے انہیں اپنے احکامِ دین سے اعراض پر جری کر دیا ہے - لیکن مسلمانوں کو کامل یقین ہے کہ جو قرآن آج ان کے ہاتھوں میں ہے وہ وہی قرآن ہے جو صاحب وحی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا - اس میں ایک نقطہ اور ایک شوشہ کا فرق نہیں -

اعتقادی حقائق

حقائق مذکورہ کی معرفت کے بعد جب میں نے عام معتقدات اسلامی کا جائزہ لیا تو میں نے تمام اسلامی عقائد عقل کے عین مطابق پائے توحید خالص کا عقیدہ جو اسلام کا طغرائے امتیاز ہے - صحیح ترین عقیدہ ہے جس سے انسان واقف ہو چکا ہے - توحید الوہیت توحید ربوبیت اور خالق عالم کے لئے تمام صفات کمال کے اثبات میں وہ منفرد و مکمل ہے اور اس کے ساتھ دین اسلام خدا کے تمام پیغمبروں کی بھی تصدیق کرتا ہے علیہم صلوٰۃ وسلامہ - مسلمان ایک دوسرے کو جو سلام کرتے ہیں وہ کیا خوب ہے - اس کے معنیٰ کیسے دلپذیر ہیں - اور وہ طریقہ جس سے سلام کیا جاتا ہے کیسا دلکش ہے خصوصاً سر اور دل کی طرف ہاتھ سے اشارہ - کیونکہ جسم انسانی میں یہی دونوں اعضا بہتر اور برتر ہیں - بھلا اس سلام کا اٹلی کے فیسٹ سلام سے یا دنیا کی دوسری قوموں اور جماعتوں کے سلام سے کیا مقابلہ ؟

بعض یورپین الزام لگاتے ہیں کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے - یہ ایک ذلیل جھوٹ ہے اور الزام لگانے والے جانتے ہیں کہ یہ غلط ہے - کیونکہ یہ اگر ایک طرف تاریخ کی تصریحات کے خلاف ہے تو دوسری طرف اصول اسلام کے - اگر اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہوتا تو کیا ممالک اسلامیہ میں آج ان گرجاؤں صنم خانوں اور غیر اسلامی اوضاع و اطوار کا جو اسلام کے زمانہ شباب سے اپنی اصلی حالت میں چلے آتے ہیں وجود بھی باقی رہتا - اور پھر قرآن مجید کی آیات بینات کے سامنے ان کے ان ہفوات کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے - قرآن کہتا ہے

لا اکراہ فی الدین (البقرہ) دین میں کوئی جبر نہیں

لست علیہم بمصیطر (الغاشیہ) اے نبی آپ ان کافروں پر مسلط نہیں کئے گئے ؛

لکم دینکم ولی دین (الکافرون) تمہیں تمہارا دین ـــــ اور مجھے میرا دین

تلوار کی دھار سے مذہب کی تبلیغ تو خود ان کا طریقہ رہا ہے - مذہب کے نام پر جو مظالم اسپین کے مسلمانوں پر روا رکھے گئے ان کے ذکر سے تاریخ کی کتابیں رنگین ہیں اور عیسائیوں کی پیشانیاں داغدار - ان کو خود اس کا اقرار ہے کہ جب شارلمان جرمنی میں داخل ہوا تو اس نے حکم دیا کہ جو سیکسن عیسائیت قبول نہ کرے اسے تلوار سے اڑا دیا جائے - بہرکیف اگر کوئی مذہب تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے تو وہ اسلام نہیں بلکہ کوئی اور مذہب ہے ـــــ ؛

برادران اسلام وقت زیادہ ہو گیا ہے - میں اس موضوع پر آپ سے جو کچھ کہنا چاہتا تھا - وہ سب نہ کہہ سکا - میں دوبارہ آپ کے سامنے یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جس قدر اسلام کے متعلق میری معلومات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے میرے دل میں اس کا احترام اور ایقان زیادہ ہوتا جاتا ہے - مجھے یہ تو دعویٰ نہیں کہ میں نے مکمل مذہبی معلومات حاصل کر لی ہیں - لیکن بقدر ضرورت میں ان سے ضرور بہرہ مند ہو چکا ہوں مجاہد اعظم سیف اللہ خالد بن الولید نے فتوحات اسلام میں جو شریفانہ بہادرانہ اور رحیمانہ طرز عمل اختیار کیا اور اس سے دین اسلام کو جو دن دونی رات چوگنی ترقی ہوئی میرے دل میں چونکہ اس کی بڑی قدر ہے اس لئے میں نے اس مجاہد کے نام پر اپنا نام رکھنا پسند کیا ہے ؛

نوٹ ۱: ۱۹۳۶ء میں حکومت مدراس سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ کیتھولک پادریوں کا حق تسلیم کرے کہ وہ اپنی عبادت کے لئے شراب استعمال کر سکتے ہیں اور اپنے مریدوں کو شراب پاس رکھنے کی

نوٹ ۲: پادری اے ایل بیون جونس نے لکھا ہے کہ کتاب مقدس بہترے مصنفوں کے فکر اور خیال کا نتیجہ ہے - کتاب مقدس بےشک آدمیوں نے لکھی یہ کتاب آسمان سے نہیں اتری یہ کہنا ایک حد

نوٹ: قرآن کریم نے جہاد کو اسی لئے جاری فرمایا ہے کہ تمام عبادت خانے خواہ وہ کسی قوم کے ہوں محفوظ رہیں ارشاد قرآنی ہے لولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لہدمت

غریب کی فریاد

محمد مقبول عالم مجاہد

(۱)

کون ہے جو مجھ غریب کی فریاد

کون ہے جو میری حالت زار دیکھ

کون ہے جو میری مشکلات کو

کون ہے جو میری بھلائی چاہ

(۲)

اقتدار والے اپنے اقتدار کی فکر میں

وزارت والے اپنی وزارت کی فکر

قیادت والے اپنی قیادت کی فکر میں

اور حاجت والے اپنی حاجت کی فکر

(۳)

خدا نے تو ہمیں وافر دولت دی

کوئی بھوکا اور ننگا نہیں رہ

لیکن وہ اغنیاء میں چکر لگا

اور غریب سائل اور محروم

(۴)

غریب اگرچہ دولت سے محروم

لیکن وہ اسی ملک کا باشندہ

اور اس کی دولت میں برابر کا حق رکھ

کوئی ہے جو اس کا حق دلا

(۵)

آہ! وہ جماعت کہاں ہے

جو غریب کی سچی خیرخواہ

جو اقتدار پرست نہ

جو ہوس پرست نہ

(۶)

وہ عدل و انصاف قائم کرے

وہ ظالمانہ گرانی مٹائے

وہ ملک میں فراوانی کر دے

وہ غریب کا دامن بھر دے

(۷)

مدرسے سچی تعلیم کا گہوارہ بنیں

شفاخانے بیماروں کے ہمدرد بنیں

جملہ محکمے عوام کے خادم بنیں

اور عوام ایک دوسرے کے خیرخواہ بنیں

(۸)

برائیوں کا انسداد ہو جائے

اچھائیوں کا رواج ہو جائے

امن و امان کا دور دورہ ہو

اور پاکستان کا نام بلند ہو

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خ

عالمِ اسلام

افغانستان و پاکستان

ہماری رائے روزِ اول سے یہی تھی کہ ان ہر دو ممالک کی خیر اسی میں ہے کہ یہ آپس میں شیر و شکر ہو کر بھائی بھائی بن جائیں۔ یہ رحماء بینھم ہو گئے تو اشداء علے الکفار بن سکیں گے۔ مگر ہمارے بس کی بات نہ تھی عرصہ تک ان دونوں ممالک نے ریڈیو، اخبارات اور تقاریر کے ذریعے ایک دوسرے پر خوب کیچڑ اچھالا۔ شیطان خوش ہو رہا تھا اور ہم غم میں گھُل رہے تھے۔ دنیا کا کوئی تاریخ دان اس دعوے کی تردید نہیں کر سکتا کہ غزنی کابل سے مکران تک اور وزیر و مسعود سے لے کر کراچی اور لاہور تک کے مسلمانوں کو شکست تو کجا دھمکی بھی نہیں دی جا سکتی۔ اور یہ قوت دشمنوں کے مقابلہ میں دسواں حصہ سامانِ جنگ رکھتے ہوئے بھی سب کو پیس کر رکھ سکتی ہے۔ کافر موت سے کانپتا ہے اور مسلمان اس سے پیار کرتا ہے۔ اس کو شہادت میں جنت کی خوشبو آیا کرتی ہے۔

افسوس کہ ظفر اللہ گردی کا زمانہ تھا۔ مرزائیوں نے اپنی خر مستیوں سے ملحقہ علاقوں یا دوسرے ممالک کو پاکستان کے بارہ میں مبتلائے فریب کر رکھا تھا۔ کابل ہم کو العیاذ باللہ تعالےٰ مرزائی اور ہم اس کو ہندو کا ایجنٹ کہتے تھے۔ باتیں دونوں غلط تھیں۔ ظفر اللہ کو انگریز ہم پر سوار کر گیا تھا۔ اور ہمارے سارے ناظم الدین مل کر بھی اس کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ حبذا اخداکہ کٹے وہ طلسم ٹوٹا۔ اللہ تعالےٰ ہزار ہزار رحمتیں نازل فرمائے شہداء ختم نبوت پر جن کا خون رنگ لایا اور آج کے ناظم الدین اس بلائے بے درمان سے بچے ہوئے ہیں۔ اس طرح ہم سے گھبرا کر افغانستان نے بھارت سے معاہدہ کیا اور یوں بھی ہر حکومت کو کسی سے بھی معاہدہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

آج ہر مسلمان یہ سمجھ کر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ یہ دونوں مسلم ممالک ایک دوسرے کے بہت قریب آ گئے۔ اور ایک دوسرے کے جذبات اور ضروریات کا احساس کرنے لگے ہیں۔ اگر اس خطۂ زمین کا دِلی اتحاد ہو جائے تو تمام عالم اسلام کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی مقام مسرت نہیں ہو سکتا۔ ہمارے سفارتی تعلقات بحال ہو چکے ہیں اور ہر دو کے سربراہوں کے بیانات سے ہمیں خوش آئند مستقبل کی خوشبو آ رہی ہے۔

اللّٰھم زد فزد

شام و مصر

نہایت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ عرصہ سے مشرق وسطےٰ کے اسلامی ممالک روس و امریکہ کی اعصابی جنگ کے تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں۔ غیر سے یاری اپنوں سے بیزاری کی وجہ سے مسلمان قومیں دکھ سہہ رہی ہیں۔ یورپ کی قوموں نے تقسیم کر رکھا تھا۔ برطانیہ سب کا جمعدار تھا۔ امریکہ ایک متمول بنیا کی طرح کاروباری سلطنت تھی۔ سنہ ۱۹۱۴ء کی پہلی جنگ عظیم کے بعد وہ فوجی طاقت کی حیثیت سے روشناس ہوا۔ اور پریذیڈنٹ ولسن نے امن و آزادی کے ۱۴ نکات وضع کئے۔ دوسری طرف اس جنگ کے بعد غلام ممالک نے انگڑائی لی۔ اور ایشیا و افریقہ میں آزادی و حریت کی روح پرور صدائیں بلند ہونے لگ گئیں۔ دوسری جنگ عظیم ۱۹۳۹ء میں امریکہ کو دنیا نے سب سے بڑی فوجی طاقت کی حیثیت سے دیکھا۔ ادھر محکوم ممالک نے قدرتی طور پر اہلِ مغرب کی خانہ جنگی سے فائدہ اٹھایا۔ ہندوستان، پاکستان اور چین و انڈونیشیا کے بڑے بڑے ممالک نے سفید فام آقاؤں سے نجات حاصل کر کے آزاد سلطنتیں قائم کر لیں۔ برٹش ایمپائر کو رو بزوال دیکھ کر امریکہ کو جمعداری کا شوق چرایا۔ اس نے امن عالم و آزادئ اقوام کا ڈھونگ رچایا۔ اور برطانیہ کے سچے جانشین اور جائز وارث ہونے کی حیثیت سے عرب و غیر عرب ممالک کی سرپرستی کے لئے اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ عرب ممالک نے انگریزی زوال کے بعد بجائے اس کے کہ کوئی دوسرا خاوند تلاش کیا جائے۔ خود عرب اقوام نے متحد ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کو پسند کیا۔ اس اتحاد سے پریشان ہو کر انگریزوں نے معاہدۂ بغداد کی بنیاد ڈالی۔ اس اعلان سے مشرق وسطےٰ کا دفاع مضبوط ہو گا اور روسی خطرہ کا مقابلہ کیا جا سکے۔ اس میں ترک بھی شریک تھے۔ جن کو قدرتی طور پر اپنے پڑوس روس سے بچنے کی تدابیر کرنا، چاہیئے تھیں۔ عرب ممالک نے متفقہ طور پر اس معاہدہ کو، عربوں کی پیٹھ پر چھرا گھونپنے کے مترادف سمجھا۔ لیکن عراق نے بعض استثناؤں کے ساتھ اس میں شرکت کر کے عرب اتحاد پر پہلی ضرب کاری رسید کی۔ تاہم بظاہر عرب اتحاد پر کوئی ضرب نہ لگ سکی۔ انگریزوں کے وارث امریکہ نے انگریز کی جگہ عربوں کی سرپرستی حاصل کرنے کی سعی کی۔ عربوں کو بھی انگریزی ریشہ دوانیوں کے قلع قمع کرنے کے لئے سہارے کی ضرورت تھی۔ انہوں نے امریکی امدادی پیشکشوں کو قبول کیا۔ لیکن جب مصر کو دیکھا کہ وہ برخورداری کے حدود سے نکل رہا ہے۔ دباؤ ڈالنے کے لئے اس کی امداد بند کر دی۔ اس کی خودداری نے روس و امریکہ کی رقابت سے فائدہ اٹھا کر وہاں سے اسلحہ وغیرہ خریدنا شروع کیا۔ پھر سویز پر قبضہ کر کے مغربی اقوام کو نیچا دکھایا اور آخر کار بیچارے مصر کو برطانیہ، فرانس اور یہودیوں کی تقریباً چھ لاکھ حملہ آور فوج بحری بیڑے اور ہوائی بمباری کا شکار ہونا پڑا۔ مصریوں نے امتحان کی اس کٹھن منزل میں پوری ثابت قدمی کا ثبوت دیا۔ چنانچہ دشمن کو ذلیل ہو کر مصر کے سامنے جھکنا پڑا۔ اور آج عرب قوم کے بچے بچے کی ہمدردی مصر اور اس کے ناصر سے ہے۔ شام اسکے ساتھ ہے۔ دونوں کا بڑا فضول تیار نہیں ہے۔ کہ کسی کے ایماء یا مرضی کے بغیر وہ دوسرے ممالک سے دوستی یا معاہدات نہ کر سکیں "اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی" یہی خودداری ان کے لئے مصیبت بن گئی۔ عراق، اُردن اور لبنان میں ان کے حامی عربوں کو کمیونسٹ کہہ کر تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اردن عراق کے بادشاہ ترکی جا کر شام کے لئے سوچ رہے ہیں۔ برطانیہ بھی شام کے حالات پر خاص نگرانی کر رہا ہے۔ امریکہ کا چھٹا بحری بیڑہ تو بندرگاہوں کو چھوڑ کر شام کے قریب سمندروں میں ڈیرہ ڈالے کھڑا ہے۔ لیکن شام ہے کہ اپنی اس پالیسی پر ثابت قدمی سے ڈٹا ہوا ہے۔ کہ ہم کو کسی ایک طاقت کا دم چھلا بن کر نہیں رہنا۔ نہ خارجہ سیاست کو غلام بنانا ہے۔ وہ مجبور ہے کہ روس سے اسلحہ خریدے۔ روس عرب ممالک کی مکمل داخلہ اور خارجہ آزادی کا اعلان و استقبال کرتا ہے۔ جس میں قدرتی طور پر کشش ہے۔ ہمارا خیال بلکہ یقین ہے کہ عرب ممالک یا کوئی بھی اسلامی ملک کمیونسٹ نہیں ہو سکتا۔ امریکہ کے لئے یہی بہتر ہو سکتا ہے کہ وہ کمیونسٹ خطرے کا، ڈھنڈورا پیٹنا چھوڑ دے۔ اور عرب اور مشرقی ممالک کو ایک مستقل طاقت بننے دے۔ جو روس اور امریکہ کی جنگ میں ایسا حائل بن سکے کہ روس کی یلغار ادھر سے بحر ہند اور بحر روم کی طرف ناممکن ہو جائے۔ دھمکیوں، سازشوں اور گیدڑ بھبکیوں سے کام نہ چلے گا۔ بلکہ معمولی سی غلطی ہونے پر عالمگیر جنگ کے امکانات روشن ہو جائیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عرب ممالک بلکہ تمام مسلم ممالک میں اتحاد پیدا ہو جائے جو صرف اسلام کے نام اور اسلامی پروگرام سے ہو سکتا ہے۔

ہندوستان

اگرچہ ہندوستان کو عالم اسلام میں شمار کرنا ماضی کا قصہ بن کر رہ گیا ہے لیکن ہم وہاں کے حالات سے چشم پوشی نہیں کر سکتے۔ اور تین کروڑ مسلمانوں کو نظر انداز کیا جائے تو کیسے کیا جائے۔ ہم بھارت گورنمنٹ کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیتے لیکن اہلِ اسلام کی تاریخ یہی ہے کہ دنیا کے ایک سرے کے مسلمان کو تکلیف پہنچتی ہے تو دوسرے سرے کے مسلمان اس کو محسوس کرتے ہیں۔ اخبارات نے پچھلے دنوں لکھا تھا۔ وہاں ایک قصبہ میں صرف اس افواہ پر کہ فلاں گھر والوں نے بچھڑا ذبح کر دیا ہے، ہندو چڑھ دوڑے اور ایک مسلم خاتون کو برچھیاں مار مار کر قتل کر دیا۔ اور بھی فساد ہوا۔ اس طرح کے فسادات وہاں ہوتے رہتے ہیں۔ جنکے لئے بھارت گورنمنٹ ذمہ دار ہے۔ اور ہم بھی پاکستان بناتے وقت وعدہ کیا کرتے تھے کہ ہماری حکومت ہو گی تو ہم ہندوستان کے مسلمانوں پر ظلم نہ ہونے دیں گے۔

آہ۔ آج ہم ان غریب و مقہور مسلمانوں کی کوئی امداد نہیں کر سکتے۔ وہاں پیپل کی ٹہنی اور گائے کا بچھڑا مسلمان کی جان سے زیادہ قیمتی ہے۔ اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں بھی گدھے اور گھوڑے کے مقابلہ میں انسانی جانوں کی پرواہ اس سال نہیں کی گئی۔ اور مساواتی کا دعویٰ کرنے

جمعیۃ علمائے اسلام کی تنظیمی و تبلیغی سرگرمیاں

زعماء مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا

دورہ بلوچستان

مستونگ بلوچستانی علماء دین کی دعوت پر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم اعلیٰ
ت مولانا غلام غوث صاحب اور حضرت مولانا شمس الحق
ب افغانی سابق وزیر معارف قلات نے وہاں کا
ہ کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام مستونگ (قلات ڈویژن) نے
۔ ۱۷ - ۱۸ اگست تین دن جلسے رکھے۔ جن کے لئے
سولی انتظامات کئے گئے تھے۔ علاقہ سراواں کے تمام
دین اور معززین نے شرکت فرمائی۔ کوئٹہ کے مولانا
تان صاحب، مولانا عبدالقادر صاحب، مولانا عبدالشکور
ب اور مولانا عرض محمد صاحب نے بھی اپنی شرکت
جلسہ کی رونق میں اضافہ کیا۔

مسلمانان مستونگ نے مکمل اسلامی اخوت و ہمدردی
ت دیا۔ تمام مہمانوں کے کھانے وغیرہ کا مکمل انتظام
روزانہ اسی روپے کا گوشت پکاتے اور مہمانوں
مت میں کمربستہ حاضر رہتے۔ تین دن میں نو اجلاس
ئے۔ جن میں مقامی علماء کرام کے علاوہ ہر دو مرکزی
نے تقریریں کیں۔ صبح صبح ہر دو حضرات اور مولانا
شکور صاحب خطیب جامع مسجد کوئٹہ نے درس
دیا۔ مستونگ میں تین دن تک علم و عرفان کی بارش
۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مستونگ مولانا محمد صدیق
ب نے جانفشانی سے کام کیا۔

اجلاسوں کی صدارت حضرت مولانا عبدالحی صاحب
، قاضی محمد بخش صاحب، حضرت مولانا شمس الحق
ب، مولانا عبدالغفور صاحب مردی اور سردار زادہ
سلطان احمد خان صاحب نے فرمائی۔

ویز ان اجلاسوں میں ارباب حاجی غلام حیدر خاں صاحب، سید دین محمد شاہ صاحب،
محمد صدیق صاحب، ملک محمد رمضان صاحب، میر
ں صاحب محمد شہی، میر محمد اعظم صاحب شاوانی،
اجی خان رئیسانی حاجی صاحب خان صاحب شیخ،
محمد عمر صاحب، مولوی عرض محمد صاحب، مولوی
ستار صاحب، حاجی خان صاحب اور حاجی نور محمد
ب کی تحریک و تائید سے مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق
ہوئیں۔

ا ۔ ہر تحصیل میں قاضی کا تقرر کیا جائے۔ جہاں اب
تک نہیں ہوا۔

ب ۔ قاضی کے فیصلہ کے خلاف اپیل کے لئے مجلس
شوریٰ تجویز ہے۔ اسکی جلد تکمیل کی جائے۔

جن کی اپیل ہائی کورٹ میں نہ ہو سکے تاکہ شریعت
کی اپیل قانونی عدالت میں ہونے سے اسلام
کی توہین نہ ہو۔

(۲) شراب فروشی بند کی جائے۔

(۳) سینما قطعاً نہ بنائے جائیں۔ اور گشتی فلم بند فرمائی جائے۔

(۴) علاقہ بھر میں تہائی چوتھائی وغیرہ بٹائی کا زمینداران سے لینا بند کر کے عشر لینے کا انتظام کیا جائے۔

(۵) درسگاہوں سے مرزائی ماسٹروں کو نکالا جائے۔

(۶) عربی مدارس اور عربی تعلیم سے جو سرد مہری برتی گئی اور دینیات و محکمہ قضاء سے جو برتاؤ کیا گیا ہے اس کو بدل کر عربی تعلیم اور قضاء کے سلسلہ میں اسلامی تقاضوں کو پورا کیا جائے اور قبل از الحاق کی اسلامی اہمیت کو کم کرنے کی پالیسی کو یکسر و یکلخت موقوف کر دیا جائے۔

(۷) ون یونٹ سے الحاق کے وقت جو وعدے کئے گئے تھے ان کی رُو سے مقامی باشندوں کو عہدوں اور ملازمتوں میں ترجیح دی جائے۔

(۸) سراواں میں جو نئے ٹیکس عائد کئے گئے ہیں۔ ان کو منسوخ کیا جائے۔

کوئٹہ علماء کرام کی یہ جماعت ۱۹ اگست کو روانہ ہو کر راستہ میں مولانا محمد عمر صاحب کے عربی
مدرسہ کو دیکھتے ہوئے کوئٹہ پہنچی۔ جہاں چار دن مسلسل
جلسے ہوتے رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ نے مطبوعہ اعلان
کے مطابق دو اجلاس میکموہن پارک اسلامیہ سکول میں
کئے۔ ایک اجلاس جامع مسجد میں، ایک عظیم الشان جلسہ
ہدہ میں اور آخری جلسہ سریاب میں کیا جہاں کے مقامی
بزرگوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکاروں، ممبروں،
مہمانوں اور ختم نبوت کے تمام کارکنوں کی دعوت بھی کی
بلکہ ان تمام مدعوین لانے اور لے جانے کے لئے تین
بسوں کا بھی انتظام کر دیا تھا۔

اِن اجلاسوں کی صدارتیں حضرت مولانا عبدالشکور
صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ حضرت پیر صاحب چشتمائی
اور حضرت مولانا عبداللہ صاحب اجمیری نے کیں۔

کوئٹہ کی تاریخ میں یہ اجلاس اپنی نظیر آپ تھے۔
پہلے عظیم الشان اجلاس میں تلاوت قرآن پاک کے بعد
جمعیۃ علماء اسلام کے مخلص ڈاکٹر جناب مرزا فیض اللہ خاں صاحب
نے سپاسنامہ پڑھا۔ جس کے جواب میں مولانا غلام غوث
ناظم اعلیٰ مرکزی نے مفصل تقریر فرمائی۔ دوسرے دن
حضرت علامہ مولانا شمس الحق صاحب نے فصیح و بلیغ اور
پُراز معلومات خطبہ ارشاد فرمایا۔ جسمیں تمام موجودہ مسائل
پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ تمام اجلاسوں میں حاضری کا
کوئی اندازہ ہی نہ ہو سکتا تھا۔

اور تعاون کا وعدہ فرمایا۔ کوئٹہ کے اجلاس میں الجزائر او
کشمیر کے بارہ میں تجاویز بھی پاس ہوئیں۔ اور ایک تجویز
میں حکومت پاکستان اور مغربی پاکستان سے پرزور
مطالبہ کیا گیا۔ کہ مرزائی چیف سیکرٹری فاروقی کو اس
عہدہ سے تبدیل کر کے کسی مسلمان کو مقرر کیا جائے۔

مولینا قادر بخش صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا دورہ

مولانا موصوف نے ۱۵ اگست سے ضلع ملتان
کا دیہاتی دورہ شروع کیا۔ بستی لنگڑیال، سورج میانی
محمد پور اور نواب پور کا دورہ کیا۔ جمعیۃ العلماء کے اغراض و
مقاصد کی اشاعت کی۔

حضرت مولینا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب

نے خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ کا دورہ فرمایا۔
جامع مسجد میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے جمعیۃ کے
اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اور آنے والے انتخاب
میں صحیح نمائندے بھیجنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا
اگر گندے ممبر اسمبلیوں میں پہنچ گئے تو یہ اسلام کو بدل
دیں گے۔ اور آنے والی نسلیں اس تبدیل شدہ اسلام
کو اصلی اسلام سمجھ کر گمراہ ہو جائیں گی۔

مولانا نور احمد صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ

نے کامونکے، گکھڑ اور وزیر آباد سے ہوتے ہوئے
اکال گڑھ پہنچے۔ جمعہ کے موقعہ پر آپ نے مفصل تقریر
فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے بعض لوگ
بن دیکھے "مزاجِ نبوت" کے شناسا ہونے کے مدعی
تو بن چکے ہیں۔ مگر جو لوگ آپ کے سامنے موجود ہیں۔
جن کے ہاتھ میں ملک کی باگ ڈور ہے۔ ان کے مزاجِ
فاسد کی کچھ بھی خبر لینا ہے۔ محرم کے یہ ہنگامے۔ یہ
لڑائیاں، تعزیوں اور جلوسوں کی یہ کثرت، سابقہ
راستوں کی تبدیلیاں، نئے لائسنسوں کا کثرت سے
اجرا، کیا یہ سب کچھ ان لیڈرانِ قوم کی نظر عنایت کا
نتیجہ نہیں ہے۔ جن کے دماغوں پر آئندہ الیکشن میں
کامیابی حاصل کرنے کا بھوت سوار ہے؟ اور کیا اس
کی ساری ذمہ داری اربابِ اقتدار پر عائد نہیں ہوگی؟ ہم
میں ایسے حضرات موجود ہیں جو ان دنوں شہداء کربلا
کو پیٹتے ہیں۔ خود روتے ہیں اور دوسروں کو رلاتے ہیں۔
لیکن "جو قوم اپنے گذشتہ شہیدوں پر روتی ہے۔ اس
قوم کے نوجوانوں سے جذبۂ شہادت فوت ہو جاتا ہے۔ اور
اگر ہماری حکومت بھی ایسے لوگوں کی ہم آہنگ اور ہمنوا

س طرح مجموعی حیثیت سے غمکدہ بنا دیا۔ افراد قوم
ح حریت اور جہاد کو یکسر مٹا دینے کے مترادف ہے۔
یات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔
اپنے آپ کو دہراتی ہے"۔ آج سے ہزاروں برس
ب فرعون مصر نے بنی اسرائیل کو مظالم کا تختۂ مشق
تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو یہ کہہ کر،
دلایا۔ عسیٰ ربکم ان یھلک عدوکم
خلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون
اوند قدوس تمہارے دشمن کو ضرور ہلاک کریگا۔
ی سرزمین میں تم کو اس کا جانشین بنائے گا۔ پھر دیکھے
یا عمل کرتے ہو۔ اس آخری جملے پر غور فرمائیے!
ن کی ہلاکت اور بنی اسرائیل کی خلافت قائم ہونے
یت میں کس قدر ذمے داری اس نو آزاد قوم پر
ئی۔ ایمان و عمل کے لحاظ سے ان کو آزاد نہیں چھوڑا
لہ ہر قدم پہ خلافت کے تقاضوں کو پورا کرنے اور
عملی کی زندگی بسر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
بالکل اسی طرح آج سے دس سال قبل خداوند نے لیے
ہیں برطانیہ کے پنجہ استبداد سے نجات دلائی۔ اور
پاکستان میں ایک آزاد اسلامی حکومت قائم کرنے
قعہ نصیب فرمایا۔ تو کیا قدرت ہمارے اعمال کا محاسبہ
ں کر رہی؟ اور کیا عمل و کردار کے لحاظ سے ہم آزاد
ڑ دیئے گئے ہیں؟ ہرگز نہیں!

قدرت نے اس ملک میں اقامتِ دین، امر بالمعروف
ی عن المنکر کا فریضہ ہمارے ذمے لازم رکھا ہے۔ مگر
ی بدبختی اور کس قدر حسرت کا مقام ہے کہ گزشتہ دس
لوں میں ہم نے اس فریضہ کی ادائیگی سے عمداً کوتاہی
ہے۔ ہمارا انفرادی اور اجتماعی جو قدم بھی اٹھ رہا ہے
ہ دینی تقاضوں اور خلافتِ ارضی کے منشا کے خلاف
ٹھ رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک فواحش و منکرات
گہوارہ بن کر رہ گیا۔ اس ملک میں ہم اسلامی تہذیب و
ن، مذہبی کلچر اور دینی ثقافت کی حفاظت کے مدعی تھے۔
ن وقت آنے پر ہمارا عمل اس کے خلاف ثابت ہوا۔
مسلمانو! تم بھی سوچو! جو کچھ ہوا تم نے دیکھ لیا۔
مائے ہوئے کو آزمانا عقل کی بات نہیں ہے۔ آئندہ
نتخابات میں ایسے لوگوں کو مت آگے آنے دو جو اقتدار
ے بھوکے، ملت کے غدار اور ہوا و ہوس کا شکار ہیں۔
لکہ ایسے لوگوں کو چن چن کر آگے بڑھانے کی کوشش
رو جو دینی شعور رکھتے ہوں۔ اور ملک و ملت کی خدمت
کے جذبہ سے سرشار ہوں۔ اسی ضرورت کے تحت جمعیۃ علماء
اسلام نے انتخابات لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تقریر ختم کرنے
کے بعد مولانا موصوف شام کی گاڑی سے حافظ آباد تشریف
لے گئے۔

بقیہ الجھرہ کا کھوج۔ اس محلے کے ہی نہیں۔ فیروز پور روڈ کے پار
جو گرونانک نگر ہے وہاں کے ہیں۔ آغا ایس۔ آئی نے
ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان غازی خدا بخش کو
بلایا جو اسی محلہ نور پورہ میں مقیم ہیں۔ ان سے رائے دریافت کی گئی

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

آزاد کشمیر

مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب سابق صوبائی مفتی آزاد کشمیر و کنوینر جمعیۃ علماء اسلام آزاد جموں و کشمیر از مقام عباسپور۔ تحصیل پونچھ نے اطلاع دی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام آزاد جموں و کشمیر کی ضلع وار تشکیل دی ہے۔ ہر ضلع جمعیۃ کی مجلس عامہ (جنرل کونسل) ستائیس افراد پہ اور مجلس عاملہ نو افراد پہ مشتمل ہو گی۔ اور تحصیل جمعیۃ کی مجلس عامہ پندرہ افراد پر اور مجلس عاملہ پانچ افراد پہ مشتمل ہو گی۔ اور حلقہ پٹوار وار جمعیۃ کی صرف مجلس منتظمہ گیارہ افراد پہ مشتمل ہو گی۔ اور دہ دہ وار جمعیۃ کی مجلس منتظمہ پانچ سے سات افراد پر شامل ہو گی۔ اور تمام آزاد جموں و کشمیر کی مجلس عامہ (جنرل کونسل) اکاون افراد پہ اور مجلس عاملہ اکیس افراد پر مشتمل ہو گی۔ ہر ضلع سے سترہ سترہ رکن لئے گئے ہیں۔ اور تمام ذیلی شاخوں کی تنظیم ضلع جمعیتیں کریں گی۔ ضلع پونچھ کے مرکزی مقام پلندری بارا دلاکوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام آزاد جموں و کشمیر کی جنرل کونسل کا اجلاس ماہ ستمبر ۵۷ء میں بلا کر مرکزی جمعیۃ کے عہدہ داران کا انتخاب کیا جاوے گا۔ اس سے قبل بمقام ہجیرہ، پونچھ ایک شوریٰ ماہ اگست میں منعقد کی جا کر اجلاس کے انتظامات کے لیئے استقبالیہ کمیٹی کی تشکیل کی جاوے گی۔

جمعیۃ علماء اسلام کالا گوجراں ضلع جہلم

کا عام جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب امیر جمعیۃ العلماء منعقد ہوا مندرجہ ذیل ریزولیشن بالاتفاق آراء منظور ہوئے۔

(۱) ا۔ قصبہ کالا گوجراں کی آبادی فیکٹریوں اور فوجی مل کی وجہ سے کئی گنا بڑھ گئی ہے۔

ب۔ قابل کاشت زمین کا بہت زیادہ رقبہ فیکٹریوں، ملوں اور دیگر عمارتوں کی نذر ہو چکا ہے۔ اس لئے زرعی پیداوار برائے نام رہ گئی ہے۔

ج۔ کیا مہاجر کیا مقامی کیا لیبر سب لوگ غریب طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اشیائے خوردنی کی نایابی کی وجہ سے ایک وقت بھی پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوتا۔

یہ درد انگیز اور ہوش ربا حالات متقاضی ہیں۔ کہ افسران بالا سے درخواست کی جائے کہ از راہِ ترحم و انصاف،
ا۔ قصبہ ہٰذا میں مستقل راشن بندی کا انتظام فرمایا جائے۔
ب۔ جب تک مستقل انتظام نہ ہو۔ فوری طور پر سابقہ سسٹم کو بحال کر کے فاقوں کی شدت سے لوگوں کو بچایا جائے۔
پاس ہوا کہ اس ریزولیشن کی نقل جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع جہلم اور جناب ڈی۔ الیف۔ سی جہلم کی خدمت میں بھیجی جائے۔

(۲) قصبہ کالا گوجراں کا ایک محلہ اور اس کے متعلقہ رقبہ کے مل اور فیکٹریاں میونسپل ایریا جہلم سے ملا کر قصبہ ہٰذا کو دیہی اور شہری دو جداگانہ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے جس سے قصبہ ہٰذا کی ذاتی حیثیت اور عام مفادات کو شدید نقصان

اور مرکز قبرستان شہری حصے میں نصیب ہو گا۔ قصبہ ہٰذا کے باشندے اس تقسیم کو اپنی پامالی اور صریح حق تلفی سمجھ رہے ہیں۔ بنا بریں یہ اجلاس لوکل سلف گورنمنٹ سے پر زور درخواست کرتا ہے کہ یا تو خود اسی قصبہ میں سمال ٹاؤن ایریا بنایا جائے تاکہ قصبہ ہٰذا کی مستقل اور خوشحالی ہو سکے یا قصبہ ہٰذا کو مکمل طور پر میونسپل ایریا میں شامل کیا جائے۔

روشن علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کالا گوجراں

جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان

کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۶ / اگست کو زیر صدارت حضرت مولانا پیر مبارک شاہ صاحب منعقد ہوا۔ جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم و توسیع پر غور و خوض اور جدید انتخاب پر بحث ہوئی۔ حضرت مولانا محمد امیر صاحب نائب صدر نائب صدر مرکزیہ کی روح کو ختم قرآن پاک کا ثواب پہنچایا گیا۔

اس کے بعد مودودیوں کے اس جھوٹی خبر کی تردید اور مذمت کی گئی کہ تنگی کے علماء اسلام مودودی جماعت میں داخل ہو گئے۔

ڈپٹی کمشنر مردان سے مطالبہ

اجلاس میں ڈپٹی کمشنر صاحب مردان سے مطالبہ کیا گیا کہ جلد از جلد میونسپل ایریا میں راشننگ سسٹم کے ذریعہ غریب عوام کو سستا غلہ مہیا کرنے کا انتظام کرے۔ اور ضلع بھر میں دوبارہ رنڈیوں کے ناچ گانے کے اجراء پر اظہار تشویش کرتے ہوئے ڈی سی مردان کو وعدہ دلاتے ہوئے پر زور مطالبہ کیا گیا کہ وہ ضلع بھر میں ناچ گانے پر پابندی عائد کرے۔ نیز یار ہوتی کے طوائف کا اڈہ ختم کرے۔

(حافظ محمد ایوب ناظم نشریات)

جمعیۃ علماء اسلام تنگی تحصیل چارسدہ کا اجتماع

جامع اسلامیہ تنگی میں ہوا۔ اجتماع میں مندرجہ ذیل علماء تنگی کے علاوہ صاحبزادہ عبدالباری صاحب فاضل دیوبند سکرٹری جمعیۃ علماء اسلام سرحد و مولانا قاضی فضل دیان صاحب شریک تھے۔ علماء کے نام یہ ہیں۔ مولانا عبیداللہ، صدر جمعیۃ علماء شمالی ہشتنگر، مولانا حکیم عزیز الرحمٰن ناظم اعلیٰ، مولانا حکیم حبیب اللہ صاحب، مولانا رحمت اللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی ہشت نگر، مولانا نور الحسین فاضل دیوبند مولانا ہدایت الحق صدر جمعیۃ علماء تنگی، مولانا فضل قدوس، مولوی نسیم گل ناظم اور مولوی نور حنیف وغیرہ۔ اجتماع میں ایک تجویز پاس ہوئی جس میں علماء تنگی نے اس بے بنیاد اور غلط خبر کی سخت مذمت کی ہے جس میں علماء تنگی کے جماعت اسلامی میں شامل ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔ تجویز میں جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے صلحاء سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اسلامی اخلاق کے پیش نظر آئندہ کے لئے کذب بیانی سے اجتناب کریں۔

یاد رہے کہ کل پشاور کے روزنامہ اخبار شہباز میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ تنگی کے مندرجہ بالا علماء، جماعت اسلامی میں داخل ہو گئے ہیں۔

ناظم حکیم عزیز الرحمٰن تنگی

دنیا بھر کی خبریں

پاکستان مغربی پاکستان کے گورنر کو مجبوراً استعفیٰ دینا پڑا۔ ان کی حکومت میں مجلس احرار الاسلام پر تمام مغربی پاکستان میں پابندی کا تازہ اعلان کیا گیا تھا جس سے مرزائیوں کے گھر میں گھی کے چراغ جلے تھے۔ آج ان کا چراغ بھی بجھ گیا۔ خدا کرے وہ اب گناہوں سے توبہ کر کے اللہ اللہ کرنے لگ جائیں۔

لاکمیشن لاکمیشن کا اعلان ہوگیا۔ جس پر کسی پارٹی نے اظہار اطمینان نہیں کیا۔ خدا جانے دین کا کام بے دین ممبر کس طرح کر سکیں گے۔

سیلاب عذاب سیلاب آہی گیا۔ آج تک جتنی پارٹیوں کی حکومت ہوئی سب نے سیلاب روکنے کے لیے مستقل کاروائی کرنے کی ڈھینگیں ماریں۔ لیکن اب تک وہ رعایا کی جان و مال بچانے کا مستقل کام نہیں کر سکے اور نہ وہ بیچارے جنگ اقتدار سے فارغ ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ لاہور اور اس سے نیچے کے علاقوں کو قبل از وقت اطلاع ہو چکی ہے۔ جس سے زیادہ نقصان کا خطرہ کم ہوگیا ہے۔

انتخابات انتخابات کا کام عجلت سے جاری ہے۔ اسمیں ایک بیلٹ بکس کی، تجویز نے ان پڑھ ووٹروں کے ووٹوں کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ چپڑاسی افسر لگائے تو خطرہ ہو سکتا ہے یہ خود لگائے تو بھی خرابی کا امکان ہے۔

مودودی جماعت دس سال تک مسلم لیگ کو خطرناک قسم کا برا بھلا کہنے کے بعد آج اس سے تعاون کر رہی ہے۔ دونوں کے لیڈر سہروردی کی انتہائی تذلیل کرتے کرتے اب اچانک ان کی تعریف کرنے لگ گئے ہیں۔

ری پبلکن پارٹی ری پبلکن پارٹی کے اقتدار کو ابھی کوئی خطرہ لاحق، نہیں ہے۔ ڈاکٹر خان صاحب کے نکل جانے سے بھی پارٹی کو فائدہ ہوا۔

سرحد عوامی لیگ توڑ دی گئی۔ پیر صاحب مانکی شریف کا صحیح مقام جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ پارٹی کی اکثریت نیشنل گروپ میں جائے گی۔

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تنظیم دن بدن، مضبوط ہوتی جارہی ہے۔ مختلف حصوں سے الیکشن کے امید وار جو اسلام کا بقا چاہتے ہیں جمعیۃ علماء سے تعاون کا یقین دلا رہے ہیں۔

کی ہے کہ ان گرما گرم ہفتوں کے باوجود عرب ممالک میں مستحکم دوستانہ تعلقات قائم ہوجائیں گے۔

شاہ سعود شامی اخباروں نے لکھا ہے کہ شاہ سعود نے امریکہ سے احتجاج کیا ہے کہ وزیر اعظم شام کے قتل کی سازش کی گئی ہے۔ امریکہ نے اطمینان دلایا ہے کہ وہ اس سازش میں ملوث نہیں ہے۔

شام حکومت شام کا ایک وفد امدادی اسکیموں کو آخری شکل دینے کے لیے روس روانہ ہو گیا ہے۔

سرکردہ قبائلی لیڈروں کا اعلان جنگ

کراچی۔ سرکردہ قبائلی لیڈروں نے صاحبزادہ عبدالجنان صاحب کی رہنمائی میں اعلان کیا ہے کہ ۱۵ اکتوبر تک رائے شماری کرانے میں بھارت ناکام رہا تو چالیس لاکھ قبائلی جنگ آزادی شروع کر دیں گے۔ اعلان تو قلب کو گرما دینے اور روح کو تڑپا دینے والا ہے۔ لیکن اگر اس پر عمل نہ کیا گیا۔ تو اس سے نہ صرف پٹھانوں بلکہ سارے پاکستان کی سبکی ہوگی۔ ایسے اعلانات پاکستان گورنمنٹ کے مشورہ کے بغیر کرنا غلطی ہے۔

سازشوں کے الزام شام امریکہ پر قتل کا الزام لگاتا ہے۔ اب روس پر شاہ حسین اردن کے خلاف سازش کا الزام لگایا گیا ہے (از ماست کہ بر ماست)

ظاہر شاہ والی کابل شاہ افغانستان ترکی دورہ پر گئے وہاں آپ کا غیر معمولی استقبال کیا گیا۔ خدا کرے ان دو نادم ملکوں کے سربراہوں کے ملنے سے اسلام کا بھلا ہو جائے۔

شام کی صورت حال سے شاہ سعود کی پریشانی

شام کی صورت حال کے بارہ میں غور و خوض کرنے کے لئے بیروت کے اخبار السیاست کی اطلاع کے مطابق شاہ سعود نے مصر کے ناصر اور شام کے، شکری القوتلی کو اپنے ہاں ریاض آنے کی دعوت دی ہے۔

انگریز ظالم انگریز ظالموں نے یمنی سرحدوں اور علاقوں پہ بمباری تیز کر دی ہے۔ روم کے یمنی سفارت خانے کی اطلاع ہے کہ برطانیہ فوج یمن کے علاقہ پر بمباری، دور مار توپوں اور ٹینکوں

خلاف احتجاج کیا ہے۔

مجلس تنظیم اہل السنت و الجماعت

اہل السنۃ والجماعت کے شعبۂ نشر و اشاعت مغربی پاکستان سے ایک مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ کیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر لاہور کی شیعہ نوازی اور جا[illegible] کے بارہ میں تحقیقات کی جائے جنہوں نے سنیوں میں عین موقعہ پہ لاوڈ سپیکر کے استعمال کی مما[illegible] دی۔

اصلاح رسوم کی قابل تقلید مثال

مردان سے صحبت خان صاحب ناظم اصلاحی کمیٹی جلبئی [illegible] دیتے ہیں۔ کہ حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالحق صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے گذشتہ سال اپنے [illegible] یہ تحریک شروع فرمائی تھی کہ جاہلانہ اور غیر شرعی رسوم تر[illegible] کے شرعی طریقہ سے شادی بیاہ کیا جایا کرے پھر آپ مقامات پر اس کے لئے سعی فرمائی۔ جس میں اللہ تعالےٰ [illegible] برکت ڈالدی۔ یہاں تک کہ صرف دو دن میں ایک [illegible] شادیاں ہوئیں۔ جن میں ماں باپ نے اپنی لڑکیوں کو شادی کی صورت میں بغیر رسوم مروجہ کے رخصت کیا [illegible] کے لاکھوں روپے بھی بچ گئے اور سنت رسول اللہ [illegible] تعالےٰ علیہ وسلم کا ثواب بھی ہوا۔ اللہ تعالےٰ ملا[illegible] شیخ الحدیث اور بانی مسلمانوں کو سلطان جلبئی کے نقش [illegible] پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک غلط فہمی کی اصلاح

بعض اخباروں میں یہ خبر شائع ہو گئی تھی کہ جم[illegible] پاکستان مودودی کی جماعت اسلامی سے تعاو[illegible] گی۔ اس خبر سے مختلف جگہوں میں غلط فہمی پیدا [illegible] ہمارے مرکزی دفتر اور عہدہ داروں سے استفسار [illegible] گئے۔ اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ [illegible] کو پھر غور سے پڑھیں۔ اس کا تعلق مرکزی جمعیۃ علما[illegible] مغربی پاکستان نہیں ہے۔ جس کے صدر مرکزیہ [illegible] مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب ہیں۔ اس [illegible] کے شائع کرنے والے بزرگ اپنے کو جمعیۃ علماء [illegible] کا نائب ناظم بتلاتے ہیں۔ بعد میں دوسرے دوست [illegible] صاحب رضوی نے اس کی تردید بھی کر دی ہے کہ [illegible] علماء پاکستان کے اجلاس میں میں شریک تھا۔ الب[illegible] تجویز لیگ یا اسلامی جماعت سے تعاون کی پاس نہیں [illegible] بلکہ ہم جماعت اسلامی سے اتحاد و اتفاق کو زندہ [illegible] کرتے ہیں۔ گویا علماء دین کی کوئی جماعت بھی مود[illegible] کو منہ نہیں لگاتی ——— (بھتیجا [illegible]

ہے بھی یا نہیں۔ اگر شیعہ صاحب کو مجلس عزا درکرانی ہے [illegible] بغیر لاوڈ سپیکر کے کرا سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کی آواز اور گو[illegible] سننے کے لئے تیار نہیں۔ اور اسی سے سنیوں کے جذبات [illegible]

سہ روزہ
ترجمانِ اسلام لاہور
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن
زیر سرپرستی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷
چیف ایڈیٹر غلام غوث ہزاروی
مسئول: عبد الواحد
معاون: عبد القادر قاسمی
مینجنگ ایڈیٹر غازی خدا بخش
ٹیلیفون نمبر
بدل اشتراک
سالانہ: نو روپے
ششماہی: پانچ روپے
قیمت:
فی پرچہ: تین آنے

جلد ۱ | ۷؍۱۱؍ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ مطابق ۳۱؍اکتوبر ۴؍نومبر ۱۹۵۷ء موافق ۱۵، ۱۹؍کاتک ۲۰۱۴ سمہ بکرمی | شمارہ ۳۸، ۳۹

عالم اسلام

پاکستان: پشاور ۲۴ اکتوبر پاکستان نیشنل پارٹی کی مرکزی تنظیمی کمیٹی کے اجلاس نے پاکستان میں آمرانہ رجحانات کا ذکر کرکے اس پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے۔ کہ انقلابی کونسل کی تشکیل کی کسی بھی کوشش کی مزاحمت کی جائے گی۔ ہمیں یہ پڑھ کر تعجب ہوا۔ کہ یا واقعی پاکستان میں آمریت کے رجحانات پرورش پا رہے ہیں۔ اور کیا یہاں انقلابی کونسل کے بارہ میں سوچا جا رہا ہے۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ پاکستان کے محل وقوع اور اندرونی رائے عامہ اور پارٹیوں کی پوزیشن کو دیکھتے ہوئے وہ شخص بڑا ہی خود دماغ ہوگا جو یہاں ڈکٹیٹرشپ قائم کرنا چاہئے۔ یا اپنی بادشاہی کا انقلابی کونسل کا خواب دیکھتے۔ ڈاکٹر خان صاحب نے ایک بار ہوا میں یہ گولہ پھینکا تھا۔ جس پر سارے پاکستان نے نفریں کی تھی۔ ڈاکٹر خاں صاحب سادہ پٹھان اور پھر ڈاکٹر ہے۔ وہ سیاسی شطرنج کیا جانے

سہروردی: مسٹر سہروردی صاحب اب جا بجا جلسے کرکے صدر جمہوریہ اسکندر مرزا پر الزام دھرتے ہیں۔ کہ انہوں نے مجھے استعفا دینے پر مجبور کیا۔ جناب والا! مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خویش باید زد۔ اس وقت جرأت کرتے استعفا نہ دیتے آپ کو معطل کیا جاتا۔ اسمبلی خود سوچتی۔ آپ لوگوں نے ابتدا سے جمہور اور جمہوریت کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ اس کا خمیازہ سب کو بھگتنا پڑے گا۔

ایران و عراق: دونوں ملکوں کے سربراہوں نے بات چیت کی جس کے نتیجہ کے طور پر دونوں ملکوں میں اقتصادی، سیاسی اور تجارتی معاہدات ہونے کا تصفیہ ہوگیا۔

شام و ترکی: اقوام متحدہ کی جنرل کونسل میں بحث جاری ہے۔ روس امریکہ پر اور امریکہ روس پر جنگ برپا کرنے کی کوششوں کا الزام لگا رہے ہیں۔ شام کے شمالی علاقہ پر بام یکم ہوائی جہاز ولی کے پرواز کا ذکر بھی کیا

ترکی نے شام کی سرحد کے ساتھ ساتھ لاکھوں فوج۔ ٹینک۔ کاریں۔ ہوائی جہاز اور تمام سامان جنگ جمع کر رکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ زبردست جنگ کی تیاری ہے۔ شاہ سعود نے شام و ترکی کے درمیان مصالحت کرانے کی پیش کش کی تھی مگر شام اس کو ٹال کر جنرل اسمبلی کے اندر ہی ترکی کے سوال کو لانا چاہتا ہے چنانچہ اس پر بحث ہو رہی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ دونوں ملکوں میں جنگ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دونوں کی حمایت میں دونوں کے دوست ممالک روس اور امریکہ نے کھلے الفاظ میں تعاون کا اعلان کر دیا ہے۔ اب جنگ تب ہی ہوگی جب عالمگیر جنگ کی تیاری ہو۔

لیکن روس کے سیارہ نے جو زمین کے گرد چکر لگانے لگا ہے اب تک نوّے لاکھ میل کی مسافت طے کر چکا ہے جنگ عظیم کو مؤخر کر دیا ہے۔ اس سیارہ کے ساتھ راکٹ بھی ہے۔ اور اس پر اچھا خاصا بلکہ مکمل کنٹرول ہے۔ اب جب تک امریکہ اس کا جواب نہ پیدا کرے بظاہر وہ جنگ کے لئے پہل نہ کرے گا۔ ترکی کا حملہ امریکہ کے مشورہ کے بغیر ناممکن ہے۔

الجزائر: الجزائر کے عربوں نے فرانسیسی بھیڑیوں کے مقابلہ کے لئے متحدہ جنگ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ روزانہ شہید ہو رہے ہیں۔ آگ برس رہی ہے۔ لیکن جہاد جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے تمام مسلمانوں کو نمازوں کے بعد ان کی فتح کے لئے دعا مانگنی چاہئے۔ مجاہدین کی استقامت کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ الجزائر کی جنگ کی وجہ سے فرانس روزانہ ڈیڑھ ارب فرانک خرچ کر رہا ہے۔ اب اس کا دیوالیہ نکل رہا ہے وہاں بحران کی کیفیت ہے پیرس میں چار ہفتوں سے کوئی وزارت مرتب نہیں ہو رہی۔ خزانہ خالی ہوگیا ہے۔ پیرس کی اطلاع ہے کہ ماہ نومبر میں شاید ملازموں کو تنخواہیں بھی نہ مل سکیں۔ دسمبر کے آخر تک خزانہ میں ایک ڈالر بھی نہ رہیگا

بلوچستان: بلوچستان اگرچہ پاکستان کا جزو ہے۔ لیکن وہاں کی دنیا ہی نرالی ہے۔ اب وہاں مستونگ قلات ڈویژن میں جمعیۃ علماء اسلام کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی ہے کہ مسجدوں میں سیاسی تقریریں نہ کی جائیں۔ اور وہاں کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مستونگ

گئی یہاں انہوں نے ایک جلوس کی قیادت کیوں کی۔ اب وہاں محکمہ قضا کے شرعی اور قرآنی فیصلوں کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کرنے کا حکم ہوا ہے۔ جو سراسر غلط اور شریعت مطہرہ کی توہین ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس پر کس طرح خاموش رہ سکتی ہے۔

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے یہ مسئلہ ۲۶؍اکتوبر کو محترم سردار رشید وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

کشمیر: متحدہ اقوام میں یہ تجویز زیر غور ہے کہ مسٹر گراہم کو کشمیر کے مسئلہ کے تصفیہ کے لئے بھیجا جائے۔ مگر بھارتی ذرائع نے ابھی سے کہہ دیا ہے کہ وہ ایسی تجویز کو رد کر دیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کشمیر کے بارہ میں کسی تصفیہ کے لئے تیار نہیں اب سوال تخت یا تختے کا ہے۔ کاشکہ ہمارے سربراہ شرابوں سینماؤں۔ اور ناچ رنگ سے قوم کی توجہ ہٹا کر مصر کے ناصر کی طرح پچاس لاکھ ہتھیار تقسیم کر دیں۔ مسلمانوں کو مرنا آتا ہے۔ لیکن اب یہ سبق ان سے بھلایا جا رہا ہے۔

ہندوستان بہر حال رائے شماری سے انکاری ہے انگریز اور امریکہ زور سے کشمیر سے ہم کو دبانے سے رہے تو اب غور کا مقام ہے کہ کشمیر کی رٹ کیوں لگائی جائے اور کیوں ہم اہل مغرب کی خوشامد کرتے پھریں۔ کیوں مسلمان بن کر اپنے مولیٰ کو پھر سے راضی نہ کریں۔ کیوں قرآنی حکم کے تحت تیاری کرکے جہاد شروع نہ کر دیں۔

مدرسہ عربیہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والہ کا

سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والہ کا جلسہ مورخہ ۶۔ ۷۔ ۸ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت جناب مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان جناب حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت جناب حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب مہتمم تنظیم اہلسنت و دیگر تمام مشاہیر فضلاء شرکت فرما رہے ہیں

آزادی کی موت

گذشتہ سے پیوستہ

از مولانا محمد اشفاق خاں صاحب غزنوی کرشن نگر لاہور

اگر :- تم مغرب کی طرف اس لئے بڑھ رہے ہو، کہ تمہیں اس سے بہت زیادہ اخلاص ہے۔ اور کہ تم پر اس کے احسانات (بصورت گندم گڑ کپڑے اور دیگر صدقات وخیرات کے) بہت زیادہ ہیں اور تم کے بہت ہی احسانمند مخلوق ہو، خدارا تبلاؤ کہ مغرب و مشرق کے احسانات تم پر زیادہ ہیں۔ یا رب مشرق و مغرب کے احسانات مشرق و مغرب کے احسانات کی فہرست " قرطاس ابیض " کی شکل میں ، تو تم شائع کر سکتے ہو، اور اس طرح ان کا شکریہ ادا کر سکتے ہو، مگر ان کے رب کے احسانات وانعامات تو تم پر اس قدر ہیں، کہ تم انہیں شمار ہی نہیں کر سکتے۔

افسوس صد افسوس ! جس کے انعامات واحسانات اتنے ہوں کہ شمار بھی نہ ہو سکیں، اس کا کوئی شکریہ نہیں، اس کے ساتھ احسانمندی کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ اس کے ساتھ تو احسان فراموشی کرنیوالا شاید تمہارے سے بڑھ کر اس وقت جہاں میں کوئی بھی نہ ہو۔ کیا یہی مسلمانی ہے؟ اور کیا یہی احسانمندی ہے۔؟ ذرا قرآن کے اس خطاب پر غور کرو اور اپنے گریبان میں منہ ڈالو!

اللہ الذی خلق السموات والارض وانزل من السماء ماءً فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم وسخر لکم الفلک لتجری فی البحر بامرہ وسخر لکم الشمس والقمر دائبین، وسخر لکم اللیل والنہار، واتٰکم من کل ما سالتموہ، وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا، ان الانسان لظلوم کفار۔

ترجمہ:- یہ اللہ ہی کی کار فرمائی ہے، کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کی تاثیر سے طرح طرح کے پھل تمہاری غذا کے لئے پیدا کر دیئے، اسی طرح اس نے یہ بات بھی ٹھہرا دی کہ سمندر میں جہاز تمہارے زیر فرمان رہتے، اور حکم الٰہی سے چلتے رہتے ہیں اور اسی طرح دریا بھی تمہاری کارگزاریوں کے لئے مسخر کر دیئے گئے۔ اور (پھر اتنا ہی نہیں بلکہ غور کرو تو) سورج اور چاند بھی تمہارے لئے مسخر کر دیئے گئے ہیں۔ کہ ایک خاص ڈھنگ پر گردش میں ہیں۔ اور رات دن کا اختلاف بھی (تمہارے فائدہ ہی کے لئے) مسخر ہے۔ غرضیکہ جو کچھ بھی مطلوب تھا۔ سب کچھ اس نے عطا کر دیا اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنی چاہو، تو وہ اتنی ہیں۔ کہ ہرگز شمار نہ کر سکو گے بلاشبہ انسان بڑا ہی ناانصاف بڑا ہی ناشکرا ہے

(ترجمہ ابی الکلام الدھلوی)

تو اب صاحبان عقل و دانش کے لئے وہی راہ ہے اور کہ ہمیشہ یہی ایک راہ رہی ہے، کہ وہ،

جبار و قہار خداوند قدوس کو اپنا دوست و مددگار بنائیں کہ اگر دنیا بھی کی جہاں و قہار ... [illegible]

جابرانہ و قاہرانہ بڑھیں تو ان کے قدموں تلے کی زمین ہلا دی جائے۔ "وذالک علی اللہ لیسیر"

"وہ رب المشرقین والمغربین کو اپنا دوست و مددگار بنائیں کہ اگر دنیا بھر کے کئی مشرق و کئی مغرب مل کر بھی ان سے سرکشی کریں۔ تو لشکر پھر ہی ان کے مغرور سروں ان کے آگے جھکنے پر مجبور کر دیں وما ذالک علی اللہ لعزیز،،

"وہ صانع قدیم و حکیم کو اپنا دوست و مددگار بنائیں۔ کہ اگر دنیا بھر کے موجد، کاریگر، اور حکما مل کر بھی ان سے بغاوت کریں اور اپنا دست ایجاد و حکمت " کھینچ لیں، تو وہ ان کے دماغوں کو ایجاد و اختراع کی آماجگاہ اور ان کے قلوب کو حکمت و دانش کی منڈی بنا دیئے۔ واللہ عزیز حکیم۔

وہ رب العالمین کو اپنا دوست اور مددگار بنائیں کہ عالم کی غلامی سے نجات پا کر عالم کے مقتدا اور پیشوا بنائے جائیں ان اللہ علی کل شیٔ قدیر۔

اور وہ بہت سے دوستوں اور مددگاروں کو چھوڑ کر ایک خدائے واحد و قہار کو اپنا دوست بنالیں کہ صاحبانِ عقل و دانش کا شیوہ یہی ہے۔

ءاربابٌ متفرقون خیرٌ ام اللہ الواحد القہار، ماتعبدون من دونہ الا اسماءً سمیتموھا انتم وآباؤکم ما انزل اللہ بہا من سلطان ان الحکم الا للہ امر الا تعبدوا الا ایاہ وذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون (سورۃ یوسف)

ترجمہ:- بھلا کئی معبود، جدا جدا بہتر یا اللہ اکیلا زبردست کچھ نہیں پوجتے ہیں سوائے اس کے مگر نام ہیں جو رکھ لئے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے، نہیں اتاری اللہ نے ان کی کوئی سند، حکومت نہیں ہے کسی کے سوائے اللہ، اس نے فرمادیا کہ پوجو مگر اسی کو، یہی راستہ سیدھا۔ مگر بہت لوگ نہیں جانتے

یٰقوم استغفروا ربکم

حکومت الٰہیہ سے دوستی اور معاہدے کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے حضور خلوص سے پچھلے تمام گناہوں سرکشیوں، ظلم اور ناانصافیوں اور غیر اللہ پرستیوں کی معافی چاہو اور آئندہ کے لئے مصمم ارادہ اور اٹل وعدہ دو، کہ آئندہ کبھی ایسا نہ کرو گے۔

اور اس کے ملک، پاکستان میں خدائی قانون فوری نافذ کرو، امن کا پرچم سر بلند کرو، اور تمام اسلامی ممالک اور ان ممالک سے جو تمہارے ساتھ ملنا چاہیں انہیں ملا کر ایک تیسرا بلاک قائم کرو۔ ان دونوں بلاکوں میں سے کسی ایک کے نہ ہو جاؤ اور اس طرح دوسرے سے دشمنی نہ پیدا کرو، بلکہ دونوں کو بڑی دکانیں سمجھو جہاں سے مال آسانی

مت شامل ہو، ان کی طرف مت جھکو، بلکہ رب کی جھاک کر، ایسے حالات پیدا کر دو۔ کہ یہ تمہاری طرف یقیناً پورا مشرق وسطی تمہارے ساتھ ہوگا۔ بلکہ پورا تمہارے زیر فرمان ہوگا۔ اور اس طرح تم دنیا کو جنگ عظیم سے بچا کر انسانیہ پر بڑا احسان کرو جس طرح کے احسانات تمہارے آباؤ اجداد ماضی کرتے چلے آتے ہیں۔ یہ تیسرا خدائی بلاک طاقت میں کسی سے کم نہ ہوگا۔ کیونکہ خدا کی تمام مخفی و جلی طاقتیں اس کے ساتھ ہونگی اور وہ تمہاری قوتوں میں خوب ترقی کرے گا۔

یٰقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرارا ویزدکم قوۃ الی قوتکم ولا تتولوا مجرمین ۔

اے قوم اپنے رب سے معافی مانگو، پھر اس کی طرف رجوع کرو، وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت کو اور بڑھائے گا اور تم نافرمان ہو کر نہ جاؤ۔

۔۔ محمد اشفاق خان غزنوی کرشن نگر لاہور ختم شد

مسلمانان بلوچستان کے مذہبی احساسات

حضرت مولانا عبد الشکور صاحب بگرامی خدمت ذرالمجد الکرم جناب جمیعۃ علماء اسلام کوئٹہ بلوچستان سے درخواست

تاریخی نکتہ نگاہ سے سرزمین بلوچستان علم و عرفان کا واحد مرکز ہے اسی وجہ سے انگریز کے دور میں بھی عوام اپنے مقدمات کو شریعت مصطفویہ کے مطابق فیصلہ کرتے رہے جب پاکستان معرض وجود میں آیا۔ لوگوں نے یہ سمجھا تھا کہ حقیقۃً قانون الٰہی کے مطابق سارے مقدمات کے فیصلے ہونگے۔ برعکس نام نہاد زنگی کا فور۔ لیکن اس نے بجائے اس کے کہ وہ قانون الٰہی جاری کرائے۔ ساٹھ ہزار بطریق حصول اشوہ ضلع خاران الناس تقسیم کر دیا۔ اگر کسی غریب نادار کو ایک سو روپیہ قرض دیتا تھا (غالباً کوآپریٹو بنک) ایک سال کے بعد۔ اس غریب سے ایک سو پانچ روپیہ لیتا تھا۔ عوام الناس بہت ہی مشوش ہیں کہ اگر ایسے حالات اگر ہو جائیں۔ تو ہمارا ایمان ہم سے چلا جائے گا۔ ضلع خاران کے عوام الناس نے یہ عزم بالجزم کیا ہے کہ آئندہ انتخابات میں ہم ایسے لوگوں کو ووٹ کبھی نہیں دیں گے میں امیر جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ مولانا عبد الشکور کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ جلد از جلد ضلع خاران میں جمعیۃ کی شاخ قائم کر کے عوام الناس کی پریشانی کو زائل کریں۔

بندہ ناچیز غلام محمد ضلع خاران بلوچستان،

ضروری اطلاعات

—● مضمون نگار حضرات ایک صفحہ پر حاشیہ چھوڑ کر خوشخط لکھا کریں۔

—● خریدار صاحبان خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

—● جمعیۃ علماء اسلام اور ترجمان اسلام کا چندہ بھیجنے والے حضرات علیحدہ علیحدہ اپنے چندوں کی تفصیل ضرور لکھا

فرمایا۔
آپ نے فرمایا۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ قوم یہ
طے کرے کہ وہ افرنگی تہذیب تمدن عادات اور اخلاق کو
...رتی ہے۔ یا محمد عربی صلعم کی پاک تعلیمات کو یہ اجلاس
... ساڑھے بارہ بجے رات تک رہا ہزاروں لوگ نہایت
...ق سے آخر تک سنتے رہے۔ اور یہ قرارداد حسب ذیل
...س کی گئی۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام چوہوان کا یہ عظیم الشان اجلاس
...ت پاکستان اور صدر مملکت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے
...انونی کمیشن سے پرویز اور سارے منکرین سنت
...خارج کر دیا جائے۔ ورنہ ان کا بنایا ہوا قانون ہمیں ہرگز
...منظور نہیں ہوگا۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام چوہوان کا یہ عظیم الشان اجلاس
...ومت کو توجہ دلاتا ہے کہ موجودہ حالات میں وہ اپنی خارجہ
...پالیسی پر نظر ثانی کرے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس موجودہ نازک وقت
...میں سیاسی رہنماؤں کے جنگ اقتدار اور دھڑے بندیوں کو
نفرت کی نگاہ سے دیکھتا اور ان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ
...ملک پر رحم کریں۔

(مولوی) فیض الرحمٰن ناظم جمعیۃ علماء اسلام چوبھوان۔

میاں چنوں میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل اور جلسہ عام

جامع مسجد اڈہ موٹراں میں اہل میاں چنوں ضلع ملتان کا
ایک عام اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان منعقد ہوا۔ جس
میں ملکی ضرورت کے پیش نظر جمعیۃ علماء اسلام میاں چنوں
کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور مندرجہ ذیل عہدہ داران باتفاق
رائے منتخب ہوئے۔

امیر :- مولانا محمد ابراہیم صاحب
نائب امیر :- مولانا محمد داؤد ارشد
ناظم اعلیٰ :- عبد الرشید ارشد
ناظم :- حکیم علی محمد چھگی
خازن :- قاضی محمد منیر۔

ایک پبلک جلسہ زیر صدارت خان محمد عقیل خان ڈائرکٹر
ہائی لیس سروس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا غلام
غوث صاحب نے ملکی و ملی مسائل پر ایک بصیرت افروز تقریر
ارشاد فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ امن عالم کی ضمانت حضرت
رسول اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں مضمر
ہے۔ اور دنیا بالآخر اس دروازے پر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوگی
آپ نے فرمایا کہ پرویز کا یہ کہنا کہ میں رسول کو تو مانتا ہوں مگر
رسول کی باتوں کو نہیں مانتا کتنا مضحکہ خیز ہے۔ حالانکہ قرآن کا ارشاد
ہے کہ حضور علیہ السلام اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے حضور
اپنی باتوں کے کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جن کا حکم خدا نے دیا ہے
اور انہی کاموں سے روکتے ہیں۔ جن سے بچنے کے لیے خدا
نے احکام جاری کئے۔

معاشرہ کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا

گراوٹ نہیں ہوئی تھی۔ جتنا مملکت کے قیام کے دس سالہ عرصہ
میں ہوگئی ہے۔ اس کا سبب رہنمایان ملت کی بے توجہگی اور
ارباب اقتدار کی رسہ کشی ہے۔ کہ ان کو اس دھندے سے فرصت
ہی نہیں ملتی کہ وہ اصلاح اخلاق و اعمال پر توجہ دیں۔ تحریک آزادی
نسواں۔ سینما بینی اور مخرب اخلاق لٹریچر نے اس پر جلتی آگ پر تیل
کا کام کیا ہے۔ مولانا کی تقریر ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور سامعین
نہایت ذوق شوق سے سنتے رہے۔

حضرت مولانا نے فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق بھی فرمایا کہ اختلافات
تیرہ سو سال سے چلے آرہے ہیں اور رہیں گے۔ مگر اس کو ہوا
دینا اور نفرت انگیز تقریریں کرنے کی کسی طرح بھی اجازت نہیں
ہونی چاہیے۔ جب کہ ہمارا ملک ان گنت اندرونی اور بیرونی
مشکلات میں الجھا ہوا ہے۔ ہمیں مل کر اپنی تمام تر توجہات ملکی
استحکام اور ملی خدمات پر مرکوز کرنا چاہیں۔

حضرت مولانا کی اس تقریر کا شہر کے ناخوشگوار حالات
پر بڑا اچھا اثر پڑا ہے اور لوگ حسرت بھرے انداز میں کہتے سنے
گئے ہیں۔ کہ اس طرح کی تقریریں وقتاً فوقتاً ہوتی رہیں۔ تو
ملک کے تمام مسائل از خود حل ہو جائیں۔ رات کے پونے گیارہ
بجے جلسہ ختم ہوا۔ اور حضرت مولانا پونے چار بجے پاکستان
ایکسپریس پر لاہور تشریف لے گئے۔

جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیشن پیش ہو کر پاس ہوئے

(۱) جمعیۃ علماء اسلام میاں چنوں کا یہ عام جلسہ حکومت مغربی
پاکستان کو متوجہ کرتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں یہاں شیعہ مولوی اسمٰعیل
نے انتہائی اشتعال انگیزی کی۔ جس کو اگر سنی مسلمان
حوصلہ اور صبر سے برداشت نہ کرتے تو خطرناک فساد ہو سکتا تھا
یہ اجلاس پاکستان کی سالمیت اور خیر خواہی کے پیش نظر حکومت
سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس طریق کار کا انسداد کر کے پاکستان
کو خانہ جنگی سے بچائے۔
یہ اجلاس مجلس اتحاد اسلامی سے بھی اپیل کرتا ہے۔ کہ اگر
وہ اپنے فرائض کی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی تو وہ مستعفی
کیوں ہو جاتی۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان کے اس طرز عمل پر انتہائی
افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ کہ اس نے ملک کے مجموعی احتجاج اور
مطالبہ کے باوجود پرویز جیسے بے دینی آدمیوں کو لاکمیشن میں
سے پرویز پرویزی جیسے لوگوں کو خارج کر کے ان کی جگہ قابل اعتماد
علماء کو مقرر کیا جائے۔

مولانا عبد الرشید ارشد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام میاں چنوں

ضلع بہاولپور کا تبلیغی دورہ

مولانا عبد الحی صاحب مظفر گڑھی مبلغ جمعیۃ علماء اسلام
ضلع ملتان نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا۔ جمعیۃ کے اغراض
و مقاصد سے عوام کو آگاہ کیا۔ عام مسلمانوں نے جمعیۃ کے ساتھ تعاون
کا وعدہ کیا۔ اکثر جگہوں پر جمعیۃ کی شاخیں قائم ہیں۔

جس جس جگہ جماعتوں کی تشکیل ہوئی وہ مندرجہ ذیل ہیں۔
منڈی یزمان :- امیر صوفی کریم بخش۔ نائب امیر حاجی حکیم صاحب
خزانچی مولوی غلام محمد۔ منڈی حاصل پور۔ امیر ڈاکٹر حسین شاہ صاحب
نائب امیر ڈاکٹر محمد شریف صاحب۔ خزانچی شاہ محمد ماسٹر صاحب

ڈیرہ نواب :- امیر حاجی نیاز محمد صاحب۔ ناظم منشی خدا بخش
صاحب۔ خزانچی مولوی غلام محمد صاحب۔
گوٹھ چنی :- امیر شیخ خلیل احمد صاحب۔ نائب امیر حکیم علی محمد
صاحب۔ ناظم اعلیٰ حافظ عبد الہادی صاحب، نائب ناظم اول
مولوی منظور احمد صاحب۔ نائب ناظم دوم ولی محمد صاحب۔
سالار جماعت حافظ حفیظ اللہ صاحب۔ خزانچی۔ عبد الشکور صاحب
بستی گمانی شریف :- امیر مولانا حبیب اللہ صاحب۔ نائب
امیر مولوی منظور احمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی حبیب احمد۔
نائب ناظم مولوی عبد العزیز صاحب۔ خزانچی۔ ماسٹر محمد منیر
صاحب۔ سالار مولوی عبد الرحمان صاحب۔
بیٹ احمد :- امیر مولانا ضیاء اللہ صاحب۔ نائب امیر دوست محمد
خان صاحب۔ ناظم اعلیٰ منشی غلام حیدر خان صاحب۔ نائب
ناظم قاضی بشیر احمد صاحب۔ خزانچی اللہ بخش خان صاحب۔
سالار دین محمد خان صاحب۔

چک نمبر ۵۶، چک نمبر ۱۰۸، چک نمبر ۲۶، خیرپور
ٹامیوالی، اعظم کوٹ، قصبہ عنایتی، قائم پور، چک نمبر ۱۰
چک نمبر ۸۸ و چک نمبر ۸۹، احمد پور شرقیہ، مد مستوئی
اُچ شریف میں تقریر کی۔

ضلع ملتان :- شہر کبیروالہ، چوکی ہزارہ
ہڑال۔ غوث پور، ٹھل نجیب، مبارک پور،
چوکی ہزارہ میں :- امیر جماعت سردار مہر محمد حیات
صاحب۔ نائب امیر مولانا مولوی امیر الدین صاحب۔ ناظم
مہر حاجی مولاداد صاحب۔ خزانچی حافظ عبد الحمید صاحب

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت

تیسرے اجلاس میں یہ افراد مجلس شوریٰ کیلئے منتخب کئے گئے
امیر اعلیٰ مولوی فضل اللہ۔ نائب امیر۔ مولوی محمد خان صاحب۔ ناظم اعلیٰ۔ مولانا
محمد نواز صاحب کنڈل چھپوی۔ ناظم۔ مولانا محمد یوسف صاحب ناظم۔ مولانا عبید اللہ
جان صاحب۔ خازن مولانا سکندر خان صاحب۔ مولانا محمد صادق صاحب
سید جان قریشی مولانا سلطان محمود صاحب مولانا محمد اسحاق صاحب۔
مولانا محمد نواز صاحب، ناور خیل۔ مولانا فردوس صاحب خریسان
ترجمان اسلام ۱۷ / ۱۱ اکتوبر میں تصحیح فرمالیں۔

موضع اباخیل تحصیل لکی میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک جلسہ ہوا جس میں
حضرت سید مولانا جان محمد صاحب مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان
...... رکن جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے
سیرۃ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات پر روشنی ڈالی۔ اور جمعیۃ کے
اغراض و مقاصد واضح کئے حاضرین نے خوشی سے جانی و مالی تعاون
کا وعدہ کیا۔ جلسہ کامیاب رہا۔ آخر میں باتفاق آراء سب یہ
قرارداد پاس ہوئی۔ کہ لاء کمیشن سے غلام محمد پرویز مسٹر بروہی
اور دیگر بے دین افراد کو نکال دیا جائے۔ تاکہ صحیح معنوں
میں کتاب و سنت کے بنیادوں پر قانون اسلام مرتب کیا جائے
کیونکہ پاکستان کی ترقی آئین اسلامی میں مضمر ہے۔
فضل اللہ امیر اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت محمد نواز ناظم اعلیٰ

ترجمان اسلام لاہور

... پاکستان ... ترقی ...

مراسلہ

مسٹر پرویز کے بیان کا تجزیہ !——!

از پیر مبارک شاہ فاضل دیوبند صدر جمعیتہ علماء اسلام حلقہ مردان

مردان ! بذریعہ اخبار شہباز مسٹر پرویز کی تقریر نظر سے گزری جس میں اس نے اپنے دیرینہ فن کا مظاہرہ کرکے اپنے مذہبی نظریات کی توضیح کی ہے۔ قوموں اور ملتوں کی تعمیر و تخریب لٹریچر اور معدان شدہ علمی ذخیرہ سے ہوتی ہے مسٹر پرویز کے لٹریچر پر عمیق نظر ڈالی جائے۔ تو یہ بات خوب عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ ان کی حد انتہا انکار حدیث ہے عامۃ المسلمین مسٹر غلام احمد پرویز کے دام فریب میں نہیں آسکتے ان کو یہ بیان کر میں حقی ... کے گھر میں پیدا ہوا ہوں وغیرہ وغیرہ محض تلبیس ... جس کا الزامی جواب یہ ... و مسٹر غلام احمد پرویز اپنے ہمنام اور ہم وطن غلام احمد قادیانی کی تاریخ پر نظر ڈالے کہ وہ کس گھرانے میں پیدا ہوا اور کس طریقہ پر نماز پڑھتا تھا۔ حالانکہ غلام احمد قادیانی کی کفریات مسٹر پرویز کے ... بھی مسلم ہیں۔ کیا غلام احمد پرویز صرف اتنے ... بننے پر غلام احمد قادیانی مسلمان ہو گا کہ وہ بھی حنفی ہے۔ اور حنفی طریقہ پر نماز پڑھتا تھا۔ یا اس کے دوسرے نظریات پر بحث کرے گا۔ عامۃ المسلمین کی نظر سے دونوں کی تخریبی سرگرمیاں پوشیدہ نہیں۔ اگر غلام احمد قادیانی مسلمانوں کو رسول کریم صلعم کی ذات سے بدظن کرتا ہے۔ تو دوسرا غلام احمد پرویز رسول کریم صلعم کے اقوال سے مسلمانوں کو بدظن کرتا ہے غلام احمد پرویز منکر حدیث کے ساتھ ساتھ منکر اطاعت رسول اور منکر اطاعت ذات باری بھی ہے مسٹر پرویز کے یہ اعتقادات ان کے لٹریچر سے معلوم ہو جاتے ہیں۔ انکار حدیث عجب انداز سے لوگوں کے پیش کرتا ہے " اگر احادیث بھی دین کا جزو ہوتیں۔ تو کیا رسول اللہ صلعم ان کی حفاظت کا کچھ انتظام نہ کرتے " مقام حدیث جلد ا صفحہ ۱۵۸ مسٹر پرویز اب احادیث کو دینی حیثیت نہیں دیتے ہیں " اگر کسی طرح یہ ثابت بھی کر دیا جائے۔ کہ فلاں روایت ... سے ... اس کا مفہوم ... ہو گا کہ

زمانہ مبارک میں فلاں گوشہ پر کس طرح عمل کیا گیا تھا " مقام حدیث جلد ا صفحہ ۶۶۔

البتہ احادیث میں مسٹر پرویز رد و بدل کے قائل ضرور ہیں وہ اگر ہمارے زمانے کا مرکز حکومت قرآنی سمجھے کہ اس عمل میں کسی رد و بدل کی ضرورت نہیں۔ تو اسے علی حالہ رائج کر دے۔ اور اگر یہ سمجھے کہ ہمارے زمانے کے تقاضے اس میں رد و بدل چاہتے ہیں۔ تو اس میں رد و بدل کر دے۔ یہ ہے احادیث کی دینی حیثیت " مقام حدیث جلد ا صفحہ ۶۶-۶۷

مسٹر پرویز کا اطاعت خدا اور اطاعت رسول سے انکار " خدا اور رسول سے مراد وہ مرکز ملت ہے جو دنیا میں خدائی قوانین نافذ کرے " مقام حدیث جلد ا صفحہ ۱۴ مسٹر پرویز مسلمانوں کو اطاعت رسول سے ان الفاظ کے ساتھ بدظن کرتے ہیں۔ "

رہیں گے۔ زکوٰۃ بھی جاتی رہیگی۔ قربانیاں ہوتی رہیگی۔ ... حج بھی کرتے رہیں گے۔ اور قوم بدستور بے گھر۔ بے ... بھوکی۔ ننگی۔ اسلام کے ماتھے پر کلنک کے ٹیکے کا موجب بنی رہے گی " (قرآنی فیصلے صفحہ ۵۲)

مسٹر پرویز کے ہاں حج رسم ہے۔ جزو اسلام نہیں ... بھی رسم ہے۔ اسلامی معاشرے کی جزو نہیں " قرآنی فیصلے ... یہ مسٹر پرویز کے لٹریچر کا اجمالی نقشہ ہے۔ ستم ظریفی یہ ... کہ " فتنہ انکار حدیث " حفاظت قرآن کے نام پر ... کیا گیا ہے۔ اور یہی منکر حدیث اپنی تحریک کو بڑی چالاکی سے چلا رہے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ آج کل مغرب ... اور مادہ پرستی کا دور دورہ ہے۔ لوگ شریعت کی پابندی کو توڑ کر آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ سوء اتفاق سے صاحب اقتدار کو ایسا ہی اسلام درکار ہے جس میں نہ نماز کی ضرورت ہو۔ نہ روزہ نہ حج کی، نہ زکوٰۃ کی ... سکریٹریٹ کا ... سیکرٹری مسٹر پرویز مغرب زدہ لوگوں کو مرضی کے مطابق دین ماڈرن بنانے کی خدمت انجام دے رہا ہے اور دین کے بنائے ہوئے معروف ... کو بدل رہا ہے۔ لیکن عامۃ المسلمین اب مزید اپنے دین ... لوگوں کی ... نہیں کرسکتے۔ اور پاکستان سے ہر گمراہی اور بدعت بالخصوص فتنہ انکار حدیث کو ختم کرنے کے لئے میدان عمل میں اتر آئے ہیں۔ اور آخری دم تک کتاب اللہ کے ساتھ حضور کی سنت کو اپنے سینوں سے لگائے رکھیں گے " اطاعت رسول کے بغیر " اطاعت خدا " ممکن ہی نہیں "

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی جمہوریہ کش پالیسی

ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام مسترنگ کی گرفتاری کے خلاف شدید احتجاج

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب صدر مرکزی جمعیتہ علماء اسلام کا بیان کہ

اخبارات میں مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام مسترنگ کی گرفتاری اور سپیشل جرگہ کی جانب سے دو سال قید بامشقت کی سفارش کی خبر پڑھی۔ تعجب ہوا کہ جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کے برسراقتدار گروہ نے پاکستان کو صرف ذاتی جاگیر سمجھ لیا ہے اور وہ اس کے اعمال پر محاسبہ کرنیوالے پر جملہ حقوق شہریت کو بیک جنبش قلم سلب کرنے میں ذرا شرم محسوس نہیں کرتا۔ اور تعجب پر تعجب یہ کہ فرنگی اقتدار کے پوجاری قسم کے لوگوں پر مشتمل جرگوں کے ذریعہ آج بھی حق کی ہر آواز کو دبا دیا جاتا ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام کے مقاصد عالیہ بالکل واضح ہیں کہ وہ اس ملک کو صحیح معنوں میں آزاد اور مضبوط اسلامی مملکت بنانا چاہتی ہے۔ اور ملک میں معاشرہ کے تمام مفاسد کو ختم کرنا اس کا نصب العین ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام ان مقاصد کے حصول کے پیش نظر تمام آئینی ذرائع سے بہ فائدہ اٹھائے گی۔ آئندہ انتخابات میں جان توڑ کر کوشش کرے گی۔ کہ ایسے نااہل غلط کار اور خود غرض اشخاص اور جماعتوں کو برسراقتدار آنے سے روک دے جو ملک وملت کے مفاد سے صریح بے اعتنائی برت رہے ہیں۔ جمعیتہ علماء اسلام کا ہر رکن جماعتی نظم و ضبط کی پابندی کیوجہ سے کوئی حرکت ملکی قانون کے خلاف کر ہی نہیں سکتا۔ مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام اگر اپنے جائز حقوق کے مطالبہ اور ازالہ تکالیف کے لئے کسی افسر کے پاس جانے والے افراد کے ساتھ اگر جلوس میں شامل ہوتے ہیں۔ تو یہ کونسی خلاف آئین حرکت ہے۔ جس کی پاداش میں انہیں دو سال قید بامشقت کی سزا کا مستحق گردانا جاتا ہے۔ لہذا میں سپیشل جرگہ کی اس سفارش اور حکومت کے اس رویہ کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہوں۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ مولانا کو فی الفور رہا کرے شہری آزادی کے اعلانات کی مٹی پلید نہ کریں اور باشندگان ملک کے شہری حقوق تباہ کرکے ان کے جذبات کو مجروح کرنے کے جرم سے باز رہیں۔ نیز میں آزادی پسند ہر پاکستانی سے اپیل کرونگا کہ وہ حکومت کی اس غلط پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے

محمود عفی عنہ

واطاعت صرف خدا کی ہو سکتی ہے کسی انسان کی نہیں۔ حتیٰ کہ رسول بھی اپنی اطاعت کسی سے نہیں کرا سکتا معارف القرآن جلد ۳ صفحہ ۲۸۴ مسٹر پرویز کا مقصد عظیم مسلمانوں کو اسلام سے روگردان کرنا ہے " اگر مسلمان مزید ذلت و خواری سے بچنا چاہتے تو اسے بہرحال مذہب چھوڑنا ہوگا " طلوع اسلام فروری ۹۵۲ صفحہ ۴۹ وہیں تے مسٹر پرویز اسلام کے مسلمہ ارکان سے مسلمانوں کو اس طریقہ پر بدظن کرتے ہیں۔

" دین اس ضابطے کا نام ہے جسے قرآن نے متعین کیا۔ اور مذہب ان عقائد و رسوم کا نام ہے جو ہم میں درج ہیں " اسلامی نظام صفحہ ۲۶ اس لئے مسٹر پرویز کے ہاں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ارکان محض مذہبی رسوم ہیں۔ جو مولویوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ " جب تک ... دین کی باگ ڈور مولویوں کے ہاتھ میں ... نکلتے

به مصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

پیر مبارک شاہ فاضل دیوبند صدر

مولانا سید گل بادشاہ صاحب صدر جمعیتہ علماء اسلام سرحد کی تمام فاضلین

(دارالعلوم دیوبند سے التماس)

بموجب مکتوب خصوصی حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند تمام حضرات فاضلین دارالعلوم دیوبند سے التماس ہے کہ جشن صد سالہ دستار بندی کا ایک عظیم الشان اجتماع ۱۹۵۶ء کے آخر میں دارالعلوم دیوبند میں ... ۱۳۲۶ھ ...

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام سرحد کا مسٹر پرویز کو چیلنج

پشاور۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام سرحد نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ فتنۂ انکار حدیث کا قائد مسٹر پرویز قرار پایا ہے۔ جمہور علماء اسلام نے اعلان کیا ہے۔ کہ انکار حدیث ایک عظیم فتنہ ہے۔ اور دین کے بنیادی اصول سے بغاوت ہے۔ اور مسلمانوں کے عقیدہ میں حدیث دین کا لازمی جزو ہے۔

مسٹر پرویز کی بصیرت علمی ایک اردو انشا پرداز اور دفتر کے ایک کلرک تک محدود ہے۔ معرفت حدیث اور اصول دین کے بصیرت اور قابلیت کا مسلّمہ معیار یہ ہے۔ کہ علوم آلیت عربیہ۔ علوم معانی۔ ادب۔ بلاغت عربیہ۔ فصاحت علوم بدائع عربیہ علوم قرآن و حدیث اصول تفسیر اصول حدیث علوم قانون اسلام فقہ اصول کے مسلمہ متعارف نصاب کا فارغ التحصیل اور مستند ہو۔ اور جس نے کافی زمانہ اس نصاب کے حلقہ درس گزارا ہو۔ ہم چیلنج کرتے ہیں۔ مسٹر پرویز اور اس کے مریدین کو۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام سرحد ایک ایسا اجتماع منعقد کرے گی۔ جس میں انگریزی تعلیم یافتہ حضرات وکلاء۔ کالجوں اور اسکولوں کے اساتذہ اور تمام دیگر مسلمانوں کو دعوت دے گی۔ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی طرف سے حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق استاد دار العلوم دیوبند و وزیر معارف ریاست قلات و ممبر جمعیۃ علماء اسلام مرکزی اجتماع میں موجود ہونگے۔

چاغی بلوچستان میں نہ تنخواہ ملے نہ رخصت

امیر جماعت کردگاپ بلوچستان اطلاع دیتے ہیں کہ پوسٹ دفتان علاقہ چاغی بلوچستان کے چند ملازمین ہیں جن کو لیویز کہتے ہیں عرصہ نو ماہ سے نہ ان کو تنخواہ ملتی ہے نہ رخصت کہ گھر جاکر خرچہ لے آئیں ان کو سخت تکلیف کا سامنا ہے۔ پولیٹیکل چاغی اور ڈویژن قلات کو درخواستیں دیں لیکن جواب ندارد۔

ہم متعلقہ افسروں کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ ملازمین کے آرام کا خیال رکھیں۔ اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے کا موقعہ مہیا نہ کریں۔

نئے وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

از صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد

محترم وزیر اعظم پاکستان مسٹر چندریگر صاحب نے جو ریڈیائی تقریر ارشاد فرمائی ہے۔ اس پر مولانا سید گل بادشاہ صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے تبصرہ فرماتے ہوئے کہا ہے۔ کہ رسمی تقاریر تمام وزراء کرتے گئے ہیں۔ کاش کہ وزیر اعظم صاحب اسلامی آئین کے نفاذ کی خوشخبری سناتے جس سے پاکستان اور مسلمان کی عزت و استحکام وابستہ ہے۔ اگر موصوف اسلامی امر و نواہی کی اہمیت کو سمجھ کر اس کی تشریح فرمائیں تو یہ خود ان کی اور سارے پاکستان کی خوش قسمتی ہوگی اور دنیا کے لیے نمونہ عمل

شہید کانفرنس کمالیہ

حضرت مولانا قاری لطف اللہ صاحب مرحوم گزشتہ سال ختم نبوت کے جلسہ کے لئے ملتان جاتے ہوئے بس کے حادثہ میں وہاڑی کے نزدیک شہید ہو گئے تھے ان کے ہمراہ حضرت مولانا شیخ احمد صاحب بورے والا بھی تھے۔ ان کی یاد میں کمالیہ میں عظیم الشان شہید کانفرنس ہوئی۔ جس میں شہر اور دیہات کے ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ بلند پایہ علماء دین نے مواعظ حسنہ سے اہل اسلام کو مستفید فرما شہداء کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ (ارشاد احمد انصاری کمالیہ)

دار الحدیث کی تعمیر

مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں دار الحدیث کی تعمیر ہونی ہے جس پر ۱۵۰۰۰ روپیہ خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔ بعض حضرات نے مدرسہ مذکور کے سالانہ جلسہ مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ ربیع الاول کچھ رقوم عنایت فرمائی تھیں۔ لیکن وہ ناکافی ہیں۔ خوش قسمت ہونگے وہ ارباب خیر جن کی کمائی اس تعمیر میں خرچ ہو جائے جہاں سے ہر سال ۲۵ پچیس طالب علم دورۂ حدیث سے فارغ ہو کر مذہبی تبلیغی اور تدریسی خدمات انجام دیتے ہیں

الداعی الی الخیر مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔

ناظم مرکزیہ مولانا عبد القادر صاحب سندھ

ایک ماہ دورہ پر حضرت مولانا عبید اللہ درخواستی مدظلہ العالی کی قیادت میں تشریف لے گئے ہیں۔

آپ جہاں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں سرعت سے قائم کر رہے ہیں۔ وہاں جمعیۃ کے آرگن "ترجمان اسلام" کو بھی اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی سعی تام فرما رہے ہیں۔ خداوند تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔

ناظم مرکزیہ مولانا عبد الواحد صاحب دفتری نظم و نسق

میں ہاتھ بٹا رہے ہیں اب انہوں نے شمالی پنجاب کے اضلاع کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ اگر جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخیں بھی فعال ثابت ہوئیں تو انشاء اللہ انتخاب کے معرکہ میں کامیابی یقینی ہے۔ ناظم دفتر مرکزیہ

نائب صدر مرکزیہ مولانا مفتی محمود صاحب

ممدال تحصیل کبیر والا میں

حضرت نائب صدر مرکزیہ نے بعد نماز جمعہ دو گھنٹہ تقریر فرمائی حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام سے حاضرین کو آگاہ کیا علاقہ کے علماء کرام بھی مدعو تھے۔ تقریر اس قدر مؤثر ثابت ہوئی کہ حلقہ نے نظام جمعیۃ کو اپنانے اور انتخابات میں جمعیۃ کے امیدوار کو ہی کامیاب کرنے کا وعدہ کیا۔

ممدال میں دو مخالف گروپ تھے۔ دونوں میں بفضل ایزدی اتحاد پیدا ہو گیا دونوں نے جمعیۃ کے ساتھ مکمل تعاون کا

ایک سرحد سے دوسری سرحد کو

ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب شمالی مغربی سرحد کے اضلاع کے دورے کے بعد بلوچستان میں پہنچ گئے۔ سبی، کوئٹہ، فورٹ سنڈیمن اور دیگر ایسے مقامات کا دورہ کر رہے ہیں۔ جہاں برفباری شروع ہو گئی ہے۔ الحمد للہ بلوچستان کی جمعیتیں اس مرد مجاہد کیساتھ پورا تعاون کر رہی ہیں۔

بیش بہا تحفہ کی خوشخبری

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ کا حاشیہ اور حضرت شیخ الہند رحمہ کا ترجمہ بے نظیر اضافے کے ساتھ طبع ہو رہا ہے۔

حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمہ کا ترجمہ حاشیہ موضح القرآن جسے موصوف نے بارہ سالہ طویل مدت اعتکاف میں کامل مراقبہ اور پورے غور و خوض کے بعد مرتب فرمایا ہے ہے جس کے متعلق تمام علماء ہند و پاک کا متفقہ فیصلہ ہے کہ آج تک اس سے بہتر کوئی ترجمہ نہ ہو سکا۔ شاہ صاحب رح کا یہ ترجمہ و حاشیہ اس قدیم نسخے سے لیا گیا ہے۔ جو سنہ ۱۳۱۲ھ کا مطبوعہ اصل نسخہ موجودہ زمانے کے ناشروں کے غلط تصرف اور بے جا اصلاح سے بالکل پاک و صاف رہا ہے۔ اس قرآن مجید مترجم بدو ترجمہ و دو حاشیہ میں پہلے شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ لکھا گیا ہے اور دوسرا ترجمہ حضرت شیخ الہند کا جو پہلے ترجمہ کی واضح شرح ہے شامل کیا گیا ہے۔ اور حاشیہ میں اوپر کی جانب سرورق موضح القرآن لکھی گئی ہے۔ جو اس کے اختتام پر (از عبد القادر رح) ذرا جلی قلم میں دیا گیا ہے۔ تاکہ موضح قرآن کا علامہ شبیر احمد عثمانی رح کے حاشیے سے اشتباہ نہ ہو جائے۔ موضح قرآن کے بعد علامہ عثمانی رح کے پورے فوائد شامل کر دیے گئے ہیں۔ دو ترجمہ اور دو حاشیہ کی وجہ سے سائز ۲۰×۲۶ رکھا گیا ہے۔ یہ عظیم الشان قرآن مجید مترجم بدو ترجمہ اور دو حاشیہ مجموعی خوبیوں کے اعتبار سے اپنی نظیر خود ہے۔ اس کے شروع میں ایک مقدمہ ضرورت حدیث پر شامل ہوگا جو استاد العلماء قاری محمد طیب صاحب دار العلوم دیوبند نے اس قرآن مجید کے لئے خاص طور پر مرتب فرمایا ہے اس وقت زیر طبع ہے آرڈر محفوظ کرا لیں۔ قیمت اندازاً پندرہ روپیہ رہے گی اور نمونہ کے صفحات مفت طلب فرما سکتے ہیں۔ ادارہ علوم شرعیہ رحیم منزل کے حاجی چاندو روڈ متصل جناح چوک کراچی

اعلان واجب البیان

بحکم فخر ملت مجدد دوران حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی یہ اعلان

متفرق خبریں

عادت پرمجبور :-

اخبارات کی یہ خبر سن کر کہ مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام مستونگ کو بوجہ اپنے جائز حقوق منوانے اور ناجائز دی ہوئی تکالیف کے ازالہ کے لئے کسی افسر کو ملنے کے لئے جانے والے چند افراد کی قیادت فرمائی تو اس کی پاداش میں حکومت کے مقررہ اسپیشل جرگہ نے دو سال با مشقت کی سزا دیدی ہے ممکن ہے۔ کہ ہمارے صدر مرکزی جناب مفتی محمود صاحب تعجب کیا ہو۔ مگر ہمارے خیال میں حکومت عادت پر مجبور ہے اور معذور ہوتا ہے لہٰذا تعجب کی ضرورت نہیں ہے بلکہ معنی خیز علاج کی ضرورت ہے تاکہ علالت مجبوری مع معذوری واقع نہ ہونے پائے۔ خیر یہ تو اطبا سیاست کا ذمہ ہے۔ ہم تو حکومت کو مؤدبانہ طور پر متنبہ کریں گے۔ کہ قوم پر پکڑ دھکڑ کا خوف وہراس ڈالکر اپنی کامیابی کا ڈنکا نہ بجائے اور نہ قوم کے زخم خوردہ دلوں پر نمک ہی ڈال کر علاج کرے بلکہ عادلانہ طریق پر قوم کے جملہ حقوق شہری آزادی کی پوری ضمانت دے اور مولانا محمد صدیق صاحب کو بغیر کسی شرط و ضمانت کے فی الفور رہا کرے تاکہ پوری قوم کے مجروح دلوں کا علاج ہوسکے۔ اگرچہ چند دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے۔

غلام یٰسین خادم جمعیت علمائے علاقہ مندال تحصیل کبیروالہ ملتان

نزلہ برعضو ضعیف

ملتان - بیان کیا جاتا ہے کہ صوبائی حکومت نے نظم ونسق پر اخراجات کو کم کرنے کی غرض سے فیصلہ کیا ہے۔ کہ "فاضل" ملازمین کو چھانٹی کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے ڈویژنل اور اضلاعی حکام کو اس سلسلے میں ہدایات بھی بھیج دی ہیں۔ پتہ چلا ہے کہ ان احکامات کا اثر فی الحال کلرکوں اور چپراسیوں پر ہی پڑا ہے۔ ایک سرکاری ذریعہ نے بتایا ہے۔ کہ صوبائی حکومت کے ان احکامات کے پیش نظر ڈویژنل کمشنر کے دفتر کے عملے سے بس کلرکوں اور ڈپٹی کمشنر کے ماتحت دفاتر کے ۱۱۱ (ایک سو گیارہ) چپراسیوں اور ۲۲ کلرکوں کو تخفیف میں لانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس ذریعہ نے بتایا ہے۔ کہ حکومت کے دوسرے محکموں میں بھی ملازمین کو تخفیف میں لایا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اندھا دھند چھانٹی سے دفاتر کی مستعدی پر اثر پڑنا لازمی ہے۔ کیونکہ اضلاعی دفاتر میں کلرکوں کی تعداد مطلوبہ تعداد سے پہلے ہی کم ہے۔ کاش وزراء اپنی تنخواہوں کو کم کرتے اور غریب چپڑاسی چھانٹی سے بچ جاتے۔

نہری پانی کے مذاکرات میں توسیع کر دی

واشنگٹن - عالمی بینک کو پاک وہند کے نہری پانی کے تنازعے کے متعلق مذاکرات میں ۱۴ دسمبر تک توسیع کی نہری پانی کے تنازعے کے متعلق مذاکرات کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ بینک نے حال ہی میں ان مذاکرات میں یکم اکتوبر سے تین ماہ کی توسیع کی تھی۔ پاکستان توسیع کی رضا مندی اس ماہ کے آغاز میں دے چکا ہے۔

لاہور

لاہور، خاکسار لیڈر علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی کو ہندوستان سے ... نیا دلی میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کی گرفتاری پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت ہوئی ہے۔

وہاں سے آمدہ اطلاعات کے مطابق علامہ مشرقی کو اس وقت گرفتار کیا گیا۔ جب وہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور کی طرف سے منظور کردہ پچاس ہزار روپے کی ضمانت پر بہاولپور جیل سے رہا ہوئے تھے، علامہ مشرقی اور ان کے نو ساتھیوں کو لاہور کے ایک مجسٹریٹ نے دفعہ ۲۴۳، ۳۴۳، ۳۵، ۱۰ اور ۳۰۷ کے تحت سزا دی تھی۔ ان پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے واہگہ سرحد پر اپنے کیمپ کے دوران پولیس کے حکام کو پیٹا تھا اور انہیں حبس بے جا میں رکھا تھا۔ یہ کیمپ انہوں نے دہلی کی طرف مارچ کرنے کے لئے گزشتہ جنوری میں لگایا تھا خاکساروں کے بیان کے مطابق علامہ مشرقی ایک لاکھ رضاکاروں کے ساتھ پرامن طور پر ہندوستان میں داخل ہو کر پنڈت نہرو سے اپیل کرنا چاہتے تھے کہ وہ انسانیت کے نام پر کشمیر سے نکل جائیں۔

تونس

تونس کی خبر ہے کہ الجزائر کے محاذِ آزادی نے اقوام متحدہ سے الجزائر میں جنگ بند کرنے کی اپیل کی ہے جس میں فرانس پر الجزائر میں نسل کشی کرنے کا الزام عائد کیا ہے محاذ کی انتظامیہ اور اسٹرنگ کمیٹی کے مشترکہ ۵ روزہ سیشن میں اقوام متحدہ سے الجزائر میں جنگ بند کرانے کے لئے ٹھوس اقدام کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ فرانس نے یہ جنگ بین الاقوامی کنونشن سے بے نیاز ہو کر جاری کر رکھی ہے۔

قاہرہ

قاہرہ کی اطلاع ہے۔ کہ عرب لیگ کی کونسل نے شام کی مکمل حمایت کا اعلان کیا ہے۔ ریڈیو کے بیان کے مطابق کونسل نے جس کا اجلاس قاہرہ میں ہوا تھا۔ ایک بیان میں کہا کہ اگر شام پر جارحانہ حملہ ہوا تو عرب لیگ کا ہر ممبر اسے اپنے پر حملہ تصور کرے گا۔ بیان میں ان دھمکیوں اور دباؤ ڈالنے کی چالوں کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے۔ جو شام کے خلاف استعمال کی جا رہی ہے

ملتان

ملتان - سرکاری اندازے کے مطابق راوی اور چناب میں حالیہ سیلابوں سے ملتان ڈویژن میں سرکاری اضلاع کو متاثر کیا۔ ان دونوں دریاؤں نے ۱۹۶۶ مربع میل رقبے میں ۱۳۳۲ گاؤں متاثر کئے جن میں سے چند گاؤں بہا لے گیا۔ ۴۲۶ گاؤں جھنگ میں ۴۹۶ ملتان میں ۸۰۳ ... میں اور ۱۰۲ منٹگمری میں متاثر ہوئے مجموعی طور پر ۹۵۹ ... سیلاب کی نذر ہوئے اس کے علاوہ سیلاب نے ۱۹۰۳ ... کو تباہ کیا مزید ۳۴ ہزار کو نقصان پہنچایا۔ سیلاب نے کل ... کنوؤں کو متاثر کیا جب کہ دوسری ذاتی املاک کو ۵۵۹۰۰ ... کا نقصان پہنچا۔

کراچی

کراچی، مرکزی وزیر محنت مسٹر فرید احمد نے اعلان کیا کہ حکومت مزدوروں کی حالت بہتر بنانے کے لئے ایسا قانون بنا رہی ہے۔ جس کے مطابق ان کے لئے کم از کم اجرتوں کا تعین کیا ...

گوجرانوالہ

گوجرانوالہ :- مسٹر سہروردی نے آدھ گھنٹے کی تقریر میں ون یونٹ اور مخلوط طریق انتخاب کے بارے میں اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں ملکی استحکام کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔

"ترجمان اسلام" (لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل (۷۱۳۲)

بگرانی خدمت

مورخہ ۳۱ اکتوبر و ۷ نومبر

ترجمان اسلام

مدیر اعلیٰ
غلام غوث ہزاروی

خدا خیر کرے

اس امر پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے کہ پاکستان کی کسی وزارت کو استحکام نصیب نہیں ہوا۔ نہ صوبائی وزارت کو نہ مرکزی کو نہ مشرقی پاکستان میں نہ مغربی پاکستان میں

سرحد میں پاکستان بننے کے بعد پہلی وزارت حسب سابق ڈاکٹر خان کی رہی پھر اس کی جگہ عبدالقیوم (بالقابہ وافعالہ) آگئے۔ مرد آہنی تھا لیکن تقدیر غالب آئی اعمال کی سزا ملی سرحد کی حکومت گئی اور مرکز میں ایک محکمہ آپ کے سپرد کر دیا گیا پھر وہ چھن گیا۔ اسکے بعد سے اب تک ان کا ستارہ گردش میں ہے۔ تیسری وزارت سردار رشید نے بنائی۔ چوتھے نمبر میں ہمارے دوست سردار بہادر وزیر اعلیٰ بنے۔ ان کے بعد نہ وزارت رہی نہ وزیر گشنر صاحب بہادر کی حکومت ہو گئی

یہی حال پنجاب کا ہے ممدوٹ کے بعد دولتانہ۔ دولتانہ کے بعد فیروز خاں۔ ان کے بعد نہ بانس رہے نہ بانسری بجے۔ پنجاب ہی ختم ہو گیا۔ یہی تماشا بنگال و سندھ میں ہوتا رہا۔ مرکز ان قلابازیوں میں اول نمبر رہا۔ خان لیاقت علی خاں مرحوم کی دیرپا قیادت سے پاکستان کو دشمنوں نے محروم کر دیا۔ دوسرے نمبر پر خواجہ ناظم الدین نے قربانی کر کے گورنر جنرل شپ کو لات مار کر قلمدان وزارت سنبھال لیا۔ آپ کی بزدلی آپ کو لے ڈوبی ظفر اللہ کے رعب میں آکر لٹیا ڈبو دی۔ تیسرے پہلوان محمد علی بوگرا امریکہ سے ٹریننگ اور تجربہ کار بن کر آ پہنچے گویا وہیں سے وزیر بن کر آئے۔ چند دنوں کے بعد آپ کے اقتدار کا سورج بھی غروب ہو گیا۔ اب چوہدری محمد علی کرسی وزارت عظمیٰ پر براجمان ہوئے۔ ایکی روح کو مودودی صاحب کی روح سے خاص لگاؤ ہے۔ ملک میں بڑی بڑی تعریفوں کے پل باندھے گئے آپ نے ایک تو غیر اسلامی دفعات پر مشتمل آئین جلدی میں بنوا ڈالا۔ جس میں آخری فیصلہ قرآن کی بجائے اکثریت کا ہو گا اور جس میں کافر ہونے اور کفر کی تبلیغ کا حق ہر پاکستانی کو دیا گیا۔ اور اب غیر پاکستانی عیسائی بھی جرأت کر کے ہزاروں مسلمانوں کو عیسائی بناتے اور قرآن و اسلام پر حملے کر رہے ہیں۔ دوسرے آپ نے پاکستان کا رشتہ امریکہ سے باندھ دیا۔ تا کہ کشمیر اور دفاع کا مسئلہ حل ہو جائے۔ مگر افسوس کہ ہم تو امریکہ سے جڑ گئے لیکن وہ ہمارے ساتھ نہیں جڑا وہ بھارت کو ہم سے زیادہ امداد دیتا رہا اور شاید اسی بے وفائی کی قدرتی سزا مشرق وسطیٰ کی سیاست میں بھگت رہا ہے۔ اب اس بزرگ کو آزاد پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے ایوان حکومت میں بٹھایا گیا۔ اگر کل پرسوں وزارتی جوڑ توڑ کا کھیل پھر شروع ہو جائے تو امریکہ کے حامی امیدوار موجود ہونگے۔ گویا ان کا وجود اب اشتراکی جراثیم سے بچنے کے لئے ایک تعویذ کا کام دے رہا ہے جو بطور حفظ ما تقدم تیار ہو چکا ہے۔ بہر حال محمد علی ثانی کے بعد مسٹر سہروردی

نون امریکہ کے خوش رکھنے کیلئے بڑے پاپڑ بیلے اور کشمیر کشمیر کشمیر کی تلاوت بھی اچھی خاصی کی آپ نے اسلامی اخلاقی برتری اور مومنانہ کریکٹر سے اور نہ پاکستان کے مادی ذرائع اور اہل اسلام کے جذبہ جہاد و حب موت ہی سے کشمیر کو فتح کرنا چاہا بلکہ اقوام مغرب سے دریوزہ گری پر ہی قناعت فرماتے رہے۔ اب آپ یوسف بے کارواں ہیں اور آپکی جگہ مسٹر چندریگر نے عنان حکومت سنبھال لی ہے جو چھٹے وزیر اعظم ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ جو لوگ مارچ ۵۸ء میں انتخابات ہو جانے پر بڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے تاکہ ملک کو ڈکٹیٹر شپ کی راہ پر گامزن ہونے سے بچایا جائے اب وزارتی رد و بدل کے بعد وہ سارا زور مطالبہ ختم ہو گیا گویا دو عہدے بدلنے سے جمہوریت کا راج ہو گیا۔ اب نومبر ۵۸ء کو انتخابات کرنے کا اعلان ہے لیکن بعض حلقے اسکو بھی ناممکن بتاتے ہیں اب جداگانہ اور مخلوط کی بحث اس خطرناک طرز پر دوبارہ چھڑ چکی ہے کہ مشرق و مغرب ایک دوسرے کو چیلنج کر چکے ہیں۔ یہی حال ون یونٹ کا ہے۔ جسکی وجہ سے خود لیگ میں بھی خطرناک پھوٹ پڑنے کا امکان ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا خیر کرے پاکستان پر رحم کرے لیکن ہمیں ڈر ہے جب تک برسر اقتدار آنے جانے والے سفیروں وزیروں اور گورنروں کا یہ گروپ موجود ہے جو نازک ترین حالات میں بھی اختیار و اقتدار کی مسابقت (گھوڑدوڑ) سے باز نہیں آتے اس وقت تک حالات رو باصلاح نہ ہو سکیں گے۔ یہ گروپ محدود و معدود ہے اور اسی لئے جب چکر ختم ہوتا ہے تو پرانے پٹے ہوئے مہرے پھر سامنے آجاتے ہیں پہلے غدار و دشمن ملک کے الزام سے نکالے جاتے ہیں پھر بکمال عزت و احترام سے لائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اب بعض وزیروں کا دوسرا دور ہے بعض کا تیسرا بعض خوش قسمت میاں جعفر شاہ صاحب کی طرح سدا بہار ہیں۔

اس تمام شر و فساد اور انتشار و انشقاق کی وجہ اللہ تعالیٰ و تبارک سے لاتعلقی ہے۔ اگر ہم میں للٰہیت اور اخلاص ہوتا تو پیش نظر صرف دین و اسلام کا وقار اور سربلندی ہوتی اور ذاتی وجاہتوں کے نزاعات و مشاجرات میں الجھ کر کبھی دین و دنیا کی تباہی کے باعث نہ بنتے۔ آج بھی ہماری نجات ملک کے فلاح و صلاح اور پاکستان کے استحکام کا ذریعہ صرف اور صرف یہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قانون کے سامنے جھک جائیں اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور شریعت کی روشنی میں جانی مالی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ ایسی صورت میں ہر شخص کے حقوق مشخص و متعین ہونگے۔ کسی زیادتی کا خطرہ نہ ہو گا۔ امیر و غریب خوش حال ہونگے دشمن ذلیل و مرعوب ہو گا۔ اور ہمارے ساتھ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ ہمیں اصلاح حال سے مایوس نہ ہونا چاہئے عوام کو بیدار ہو کر آئندہ حکومت تبدیل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جمعیۃ علماء اسلام انتخابات اور ہر ہر موقع پر قرآن و سنت کی روشنی میں اہل اسلام کی راہنمائی

ون یونٹ گورنمنٹ اور جمعیۃ علماء اسلام

(از حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مدیر و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان)

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ایک مذہبی جماعت ہے۔ جس کے دائرہ عمل میں دین و اسلام کے تمام شعبے داخل ہیں جن کے لئے قرآن و حدیث میں روشنی موجود اور جس کے کرنے کیلئے ہر مسلمان مامور ہے

اور اسی لئے اس نے آنے والے انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کیا ہے۔ تاکہ حکومت کی اصلاح اور اسلامی آئین کیلئے اندرونی کوشش کی جا سکے جب کہ باہر کی کوششیں زیادہ بار آور ثابت نہیں ہوتیں۔ اس لحاظ سے آج کل کی اصطلاح میں جمعیۃ علماء اسلام ایک سیاسی جماعت ہے۔ اور وہ بھی دوسری پارٹیوں کی طرح ملک میں اپنے مطبوعہ پروگرام کی روشنی میں جد و جہد کر رہی ہے تعجب ہے کہ آزادی تحریر و تقریر کے اعلانات اور آزادانہ انتخابات کے بلند بانگ دعووں کے باوجود قدم قدم پر ہماری راہ میں مشکلات پیدا کی جا رہی ہیں کہیں جلسہ پر پابندی ہے تو کہیں زبان پر کہیں داخلہ بند کیا جاتا ہے تو کہیں لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہیں ملتی پچھلے دنوں ڈی سی کراچی نے ہمارے جلسہ کے لئے صرف آدھ گھنٹہ کیلئے لاؤڈ سپیکر کی مضحکہ خیز اجازت دیکر حاتم طائی کی قبر پر لات ماری تھی

تازہ افسوسناک واقعہ یہ ہے کہ مستونگ (بلوچستان) میں جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ کو مسجد میں تقریر کرنے سے روکا گیا۔ عوام نے ایک جلوس نکالا۔ بس اس جلوس کی قیادت کرنے کے الزام میں حضرت مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سراوان (بلوچستان) کو گرفتار کر کے دو سال قید بامشقت کی سزا دیدی گئی۔ اور اخباری اطلاعات ہیں کہ مسجدوں میں سیاسی تقریروں کی ممانعت کا اعلان کر دیا گیا ہے

میں ون یونٹ گورنمنٹ کو متوجہ کرتا ہوں کہ یہ طریق کار کسی طرح صحیح نہیں اور نہ قابل برداشت ہی ہے مسجدوں کی تقریروں پر انگریز کافروں کے وقت بھی پابندی نہیں لگی اور ہزاروں احتجاجی جلوس نکلتے رہے ہیں جب تک فساد یا خلاف آئین کاروائی نہ کی جائے حکومت تشدد نہیں کرتی۔ لیکن جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ یہ سلوک سمجھ سے بالاتر ہے کیا اس میں کسی غلط فرقہ کے متعصب افسر کا ہاتھ ہے یا علماء اور حکومت میں منافرت پیدا کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ میں تمام آزادی پسند حضرات اور علماء کرام سے عرض کروں گا وہ اس رویہ کے خلاف احتجاج اور مولانا محمد صدیق صاحب کی رہائی کا مطالبہ کریں۔ اور محترم رشید صاحب وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مولانا موصوف کو رہا کر دیں اور حالات پر نگرانی رکھیں۔ فقط۔

ترجمان اسلام میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو

۳۱ اکتوبر ۱۹۵۷

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

ناظم مرکزی امیر جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب کا دورہ

ستشداد پور سندھ میں حضرت مولانا عبید اللہ صاحب درخواستی امیر حلقہ جنوبی پنجاب نے تقریر فرمائی جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بتلائے اور مسلمانوں کو جمعیۃ میں شامل ہونے کی ترغیب دی اور ... کو مولانا عبد القادر صاحب ... نے تقریر فرمائی علاقہ بھر میں دلچسپی اظہار کیا گیا۔ میر پور خاص میں جمعیۃ کی مندرجہ ذیل تشکیل ہوئی

امیر۔ مولانا حکیم محمد صالح صاحب ناظم دفتر مرکزی جامع مسجد

نائب امیر۔ مولانا عبد الغنی صاحب آجیاد کشمیری

ناظم اعلیٰ مولانا حکیم دین محمد صاحب محلہ ٹڈیراں آباد میر پور خاص

ناظم۔ منشی نصیر الدین صاحب۔

خازن۔ حاجی محمد علی صاحب۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودہا کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام سرگودہا کا ایک وفد نے زیر قیادت امیر ضلع حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مندرجہ مقامات پر کامیاب دورہ فرمایا۔ ۲۲ اکتوبر کو منڈی سلانوالی اور ۲۳ اکتوبر فروکہ میں زیر صدارت حاجی اللہ داد صاحب رئیس اعظم ۲۴ اکتوبر ساہیوال میں زیر صدارت مولانا عبد الشکور صاحب عظیم الشان اجلاس ہوئے جن میں چکوں سے کثیر مسلمانوں نے شرکت فرمائی۔ حضرت امیر صاحب اور ناظم اعلیٰ حکیم محمد نواز صاحب اور مولانا صالح محمد صاحب ناظم مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودہا اور حکیم شریف الدین نے ان ہر سہ مقامات پر تقاریر فرمائی۔ لوگوں کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سمجھاتے لوگوں سے جمعیۃ کے ساتھ مکمل تعاون کا یقین دلایا ہر سہ مقامات پر دھڑا دھڑ لوگ ممبر بن رہے ہیں عنقریب ان مقامات پر جمعیۃ کی تشکیل ہو جائے گی آج ایک وفد زیر قیادت امیر ضلع ہونائب امیر، ناظم اعلیٰ ضلع سرگودہا اور مولانا صالح محمد صاحب پر مشتمل ہے، شاہ پور روانہ ہو گیا ہے۔

محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودہا۔

تحصیل لکی مروت کی سرگرمیاں

موضع زنگی خیل میں زیر صدارت حاجی وطن صاحب ایک ... جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مولانا عبید اللہ صاحب ... اپنی تقریر میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد نہایت وضاحت سے بیان فرمائے اور ثابت کیا کہ ہمارے ملک اور مسلمانوں کی نجات صرف سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم لاتے ہوئے قانون میں ہے۔ اور اسی کے لئے مسلمانوں نے قربانیاں دی ... ہم اس ملک میں صرف اسلام کا قانون چاہتے ہیں۔ پرویز جیسے منکر حدیث کا لا کمیشن میں لاتے تقرر ہم کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔ تمام حاضرین نے ... نعروں سے اس کی تائید کی۔

ڈوڈہ میانہ (تحصیل نوشہرہ)

ڈوڈہ میانہ تحصیل نوشہرہ میں ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب مدظلہ مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک منعقد ہوا۔

حضرت شیخ الحدیث نے اپنی مبسوط تقریر میں جاہلانہ رسم و رواج کے قلع قمع کرنے اور بدعات کو ختم کرنے پر زور دیا۔ آپ نے منکرین حدیث کے اغراض و مقاصد بعید و کثیر و ریشہ دوانیوں کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔ آخر میں متفقہ طور پر یہ قرار داد پاس کی گئی۔ یہ عظیم اجتماع لا کمیشن میں منکرین سنت کی شمولیت پر احتجاج کرتا ہے۔ نیز مسٹر پرویز کی شیطانی اسلام کشی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ نیز علماء حق اراکین کمیشن سے اپیل کرتا ہے۔ کہ اگر قرآن و سنت کے مطابق اپنی ترتیب نہ دے سکیں تو پہلے ہی اجلاس کے بعد کمیشن سے بائیکاٹ کر دیں۔

سید شیر علی شاہ غفرلہ۔

جہلم میں زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام

جہلم میں سیرت النبی صلعم کا جلسہ حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی و امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد صاحب صدر نے فرمایا کہ سیرت النبی صلعم کا جلسہ کرنا مقصود نہیں بلکہ ہم کو سیرت پاک سے سبق حاصل کرنا چاہئیے۔ تاکہ ہم اپنی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گذاریں۔ نبوت ختم ہو چکی اب کوئی نیا نبی آنا نہیں۔ تبلیغ دین کا فریضہ ہمارے ذمہ ہے۔ اس وقت ملک میں بے حیائی اور بے دینی کا طوفان امڈتا چلا آ رہا ہے ہمیں منظم طور پر اس کا مقابلہ کرنا چاہئیے۔

مولانا نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ آپ جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بنیں اور نوجوان جمعیۃ کے رضا کاروں میں شامل ہو جائیں شہر جہلم کے باوردی رضا کاران جمعیۃ موجود تھے۔ خاص طور پر کالا گوجراں کے رضا کار جو پیدل سفر کر کے جلسہ میں شمولیت کی غرض سے آئے تھے۔ ان کے اس جذبہ کی بے حد تعریف کی۔ رضا کاروں کو تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ کے پروگرام کو لوگوں تک پہنچائیں خود با اخلاق اور صوم و صلوٰۃ کے پابند بنیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کو اس قدر مضبوط بنایا جائے اگر ضرورت پڑے تو استحکام پاکستان اور اسلام کی سربلندی کے لئے مالی و جانی قربانی پیش کر سکے۔

آپ کے بعد مقرر خوش بیان حضرت مولانا عبد الحنان صاحب خطیب صدر راولپنڈی نے فرمایا۔ کہ آج ہر جماعت نبی اکرم صلعم سے اپنی عقیدت کا اظہار کر رہی ہے۔ اس غرض سے یہ جلسہ منعقد کیا گیا قیامت کو ہمارے محبت کے زبانی وسنت کے مطابق نہ ہو آج مسلمان مغرب زدہ اصولوں کو اپنا کر فخر محسوس کرتا ہے۔ اور اپنے لئے ... کی شاہراہ سمجھتا ہے جس کے نتیجہ میں دن بدن تنزل کی ... جا رہا ہے بے حیائی عام ہے ہمدردی مفقود ہو چکی ... رشوت ستانی کا زور ہے بھائی بھائی کا دشمن ... دنیا میں ذلت کی زندگی گذارنے پر مجبور ہے۔ اگر ... دنیا میں با عزت اور سربلند رہنا چاہتے ہیں تو اپنے ... متبع شریعت بناؤ مولانا نے صحابہ کرام کی زندگی اور ... کی مجاہدانہ کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ... صحابہ نے نبی اکرم صلعم کے ایک ادنے اشارہ پر اپنی جانیں ... کر دیں۔ ان کا ہر عمل ارشادات نبوی کے مطابق ہوتا تھا ... تعالیٰ نے انہیں دنیا میں سرفراز کیا۔ آج ہم اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتے ہیں۔ کہ مسلمان دنیا میں ذلیل و خوار ... ہے۔ جب ہمارا دعوے محبت کا ہے۔ اور عمل اس ... خلاف ہے تو دنیا میں کیسے سرفراز ہو سکتے ہیں۔ ... ہمارا ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو ہماری زندگی ... زندگی ہو تاکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس کی رحمتیں ہمارے شامل حال ہوں۔ غرضیکہ مولانا کی تقریر نہایت مدلل اور ... تھی۔ جس کا سامعین پر بے حد اثر ہوا۔ دوران جلسہ حسب ذیل قرار دادیں بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا یہ عظیم الشان جلسہ ... کے تازہ حادثہ گمبیر پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے ... حادثہ میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے اعزہ و اقربا کے ساتھ اس غم میں برابر شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ ہلاک ہونے والوں کو جوار رحمت میں جگہ ... پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس حادثہ میں جانی و مالی نقصان اٹھانے والوں کو پورا معاوضہ دے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا یہ عظیم الشان جلسہ لا کمیشن میں ایسے افراد کی شمولیت اور نامزدگی کو سخت نفرت و حقارت سے دیکھتا ہے۔ جن کا کتاب و سنت پر ایمان ہی نہیں لہٰذا ان کے تقرر پر نظر ثانی کر کے حکومت جید اور مستند علماء کرام کو لا کمیشن کے ممبر منتخب کرے جو نہ صرف کتاب و سنت پر ایمان رکھتے ہوں۔ بلکہ کتاب و سنت اور اس کے آئین کے بہترین ماہر ہوں۔

ناظم جمعیۃ علماء اسلام جہلم۔

چودھواں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں

جمعیۃ علماء اسلام چودھواں کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت مولانا مولوی عبد الحق صاحب فاضل دیوبند صدر جمعیۃ علماء چودھواں منعقد ہوا۔ جس میں ناظم ضلع مولانا عبد اللطیف صاحب کلاچی نے تمہیدی طور پر تبلایا کہ علماء کرام آج میدان سیاست میں پھر کیوں اترے۔ آپ نے حکمران طبقہ کی بعض بد عنوانیوں اور دینی معاملات میں بے اعتنائیوں کا تذکرہ فرمایا۔

اس کے بعد حضرت ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب